

جامع السنن

حدیث انسائیکلوپیڈیا

انتخاب، جمع و ترتیب ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

تخریج، نظر ثانی و حواشی
حافظ حامد محمود الخضری، حافظ محمد فہد

تقریظ
ڈاکٹر شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



جلد اول





يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری



کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

فہرست عنوانات

(1) اخلاص کی کتاب

(2) وحی کے آغاز کی کتاب

(3) ایمان اور (اس کے ارکان) کی کتاب

(4) توحید کی کتاب

(5) شرک کی مذمت کی کتاب

(6) علم کی کتاب

(7) کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنے کی کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمُدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِی اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ (آل عمران : 102)

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ (النساء : 1)

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ (الاحزاب : 70، 71)

اَما بَعْدُ! فَإِنَّ اَحْسَنَ الْكِتَابِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا ، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ .

تمہید:

حق و باطل اور صدق و کذب کی کشمکش ازل سے چلی آ رہی ہے۔ انبیاء ورسل حق کے مبلغ اور داعی تھے۔ ان کے مخالفین راہ حق سے برگشتہ کرنے کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے رہے۔ گمراہی وضلالت سے بچنے اور راہ ہدایت پر مستقیم رہنے کا ہر دور میں ایک ہی اصول اور ضابطہ رہا کہ اس وقت کے نبی ورسول کی اتباع وفرمانبرداری کی جائے۔ آخر میں خاتم النّبیین محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے بھی وحی الٰہی کی اتباع کو راہ حق پر قائم رہنے اور گمراہی سے بچنے کا ضامن قرار دیا۔

دین اسلام کتاب وسنت کے مجموعے کا نام ہے۔ اہل اسلام کو اس پر عمل کی دعوت دی گئی ہے۔ صحابۂ

کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے آپ کو قولاً، فعلاً و عملاً قرآن و حدیث کے سانچے میں ڈھال دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت و شرف سے نوازا اور ان کے ایمان کو نمونہ قرار دیا۔

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ (البقرۃ: 137)

''پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

دین و دنیا کے تمام امور کو کتاب و سنت کے تناظر میں دیکھنا ضروری ہے۔ ہماری زندگی کے تمام معاملات کا حل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی سنت میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقع پر اختلاف ہوا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے اور اپنے اس مؤقف میں جذباتی نظر آئے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن کی ایک آیت پڑھی۔ مسئلہ کی وضاحت فرمائی تو عمر رضی اللہ عنہ قائل ہو گئے۔ خلافت و امارت کے سلسلہ میں اختلاف سامنے آیا، انصار نے خلافت کی آرزو کی، فرمان نبوی ''الائمة من قریش'' نے صحابہ کو ایک کر دیا اور خلعت خلافت قریش کے حصہ میں آئی۔

امت مسلمہ کے افتراق و انتشار کا سبب کتاب و سنت سے دوری ہے۔ نتیجتاً یہ خلیج بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ حالانکہ فی زمانہ ہر زبان میں قرآن کے تراجم و تفاسیر اور کتب احادیث کے مختلف زبانوں میں ترجموں نے ایک عام انسان کے لیے کتاب و سنت تک رسائی کو آسان بنا دیا ہے۔ اہل علم نے ہر دور کے تقاضوں کے مطابق عوام الناس کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ نے انصار السنہ لائبریری چک 110/12L چیچہ وطنی میں درس دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ لائبریری سے کتب کا مطالعہ کریں، اگر سمجھ نہ آئے تو علماء سے رجوع کریں۔

اللہ عزوجل نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا وعدہ اور ذمہ اپنے اوپر لیا ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾ (الحجر: 9)

''بے شک ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن) نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے یہاں ذکر سے مراد قرآن وسنت دونوں ہیں جیسا کہ سورۃ النحل میں قرآن کو ذکر کہا گیا ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ۝۴۴﴾

(النحل : 44)

''اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا، اور شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔''

سورۃ الطلاق میں قرآن حکیم کا بیان اس طرح ہے:

﴿قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا۝۱۰ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ (الطلاق : 10، 11)

''یقیناً اللہ نے تمھاری طرف ایک نصیحت نازل کی ہے۔ جو ایسا رسول ہے کہ تمھارے سامنے اللہ کی واضح بیان کرنے والی آیات پڑھتا ہے، تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے۔''

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ ذکر صرف قرآن حکیم ہی نہیں بلکہ صاحب قرآن کی حدیث بھی ذکر ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال احوال وتقریرات سب ذکر ہی ہیں اور اس آیت میں لفظ رسول ذکرا سے بدل دیا گیا ہے۔

حفاظت حدیث:

اللہ عزوجل نے قرآن مجید کی طرح حدیث رسول ﷺ بھی حفظ اور کتابت کے ذریعے محفوظ فرمائی ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَ اذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا۝۳۴﴾

(الاحزاب : 34)

''اور تمھارے گھروں میں اللہ کی جن آیات اور دانائی کی باتوں کی تلاوت کی جاتی ہے انھیں یاد کرو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے نہایت باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کے وفد کو امور دین کی تعلیم دی اور انہیں ارشاد فرمایا کہ

"اِحْفَظُوْهُنَّ وَاخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَائَكُمْ)) "انھیں حفظ کرلو اور جو تمہارے پیچھے ہیں انہیں ان کی خبر دے دو۔" ❶

امام زہری رحمہ اللہ نے شرح اصول اعتقاد اہل السنہ لالکائی میں فرمایا کہ سنت کو مضبوطی سے پکڑنا باعث نجات ہے۔

اسی لیے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((اِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَالْحَدِيْثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.)) ❷

"بے شک ہم حدیث کو حفظ کرلیا کرتے تھے اور حدیث تو رسول اللہ ﷺ سے حفظ کی جاتی تھی۔"

حدیث رسول اللہ ﷺ کو پڑھنا اور پڑھانا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طور طریقہ تھا۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تو اپنے شاگردوں سے فرمایا کرتے تھے کہ حدیث کے بارے میں مذاکرہ کیا کرو کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلاتی ہے۔ ❸

رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ حدیث رسول اللہ ﷺ کو بھی حفظ کیا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے حدیث رسول اللہ ﷺ کو یاد کرنے والوں کے لیے دعا بھی فرمائی ہے:

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ . . .)) ❹

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

اور دوسری حدیث میں ہے کہ:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَ وَعَاهَا وَاَدَّاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ، وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم: 53.

❷ صحیح مسلم، المقدمة، رقم: 20.

❸ سنن الدارمی، المقدمه، باب مذاکرة العلم، رقم: 617، 618.

❹ سنن ابوداؤد، کتاب العلم، رقم الحدیث: 3660۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

مِنْهُ . ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعِتِهِمْ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ یعنی خوش وخرم رکھے۔ جس نے میری کوئی حدیث سنی اور اسے محفوظ رکھا اور ہمیشہ یاد رکھا اور اس کو لوگوں تک پہنچادیا۔ بعض فقیہ یعنی دینی علم کو اٹھانے والے سمجھ دار نہیں ہوتے اور بعض حامل فقیہ یعنی عالم ان لوگوں تک پہنچادیتے ہیں جو ان سے زیادہ سمجھ دار ہوتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سچے مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک اللہ کے لیے خالص عمل کرنا اور دوسرے تمام مسلمانوں کے لیے خیرخواہی کرنا اور تیسرے مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ مسلمانوں کی جماعت کی دعا ان کو سب طرف سے گھیر لیتی ہے۔''

علامہ ابوالعباس الفرخی رحمہ اللہ نے اسی حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ:

اهل الحديث اصابة الحق
فازوا بدعوة سيد الحق

''حدیث والے حق جماعت ہیں جنھوں نے سید الخلائق کی دعا کی کامیابی حاصل کی ہے۔''

فوجوههم زهر منضرة
لاءلاءها كتالق البرق

''ان کے چہرے نہایت ہی منور اور رونق دار ہیں جو بجلی کی طرح چمکتے ہیں۔''

يا ليتني معهم فيدركني
ما ادركوه بها من السبق

''کاش میں بھی حدیث والوں کے ساتھ ہوتا، جو سبقت اور فضیلت انہیں حاصل ہے مجھے بھی حاصل ہوتی۔''

بشیر بن نہیک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''كُنْتُ اَكْتُبُ مَا اَسْمَعُ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، فَلَمَّا أَرَدْتُّ أَنْ أُفَارِقَهُ اَتَيْتُهُ بِكِتَابِهٖ

❶ ترتيب مسند الامام الشافعي، كتاب العلم : 16 .

فَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ لَهُ: هَذَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ: نَعَمْ.“ ❶

”میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو سنتا لکھ لیتا تھا، جب میں نے ان سے جدا ہونا چاہا تو ان کے پاس اپنی کتاب لے کر آیا اور اس کو انہیں پڑھ کر سنایا اور میں نے عرض کیا، یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے آپ سے سنیں، تو انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی۔“

حدیث کو دوسروں تک پہنچانے کی تلقین:

((تَسْمَعُونَ مِنِّى وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْكُمْ.)) ❷

”تم لوگ مجھ سے سنتے ہو دوسرے لوگ تم سے سنا کریں گے اور پھر تم سے سننے والوں سے بھی لوگ سنیں گے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ احادیث بیان کرنے والا نہ تھا سوائے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے، کیونکہ وہ لکھتے تھے۔ ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ علیہ السلام کے لکھوائے ہوئے احکامات پر مشتمل ایک صحیفہ تھا۔ ❹

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنتا اسے لکھ لیا کرتا تھا تاکہ اسے حفظ کرلوں۔ مجھے قریشیوں نے منع کردیا کہ تو ہر بات لکھ رہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان ہیں غصے اور خوشی (دونوں حالتوں) میں گفتگو کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے لکھنا موقوف کردیا۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی تو آپ نے اپنے دہن مبارک کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ((أُكْتُبْ فَوَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ.)) ❺ ”لکھا کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس سے سوائے حق کے اور کچھ نکلتا ہی نہیں۔“

موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس کریب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کتابوں میں سے ایک اونٹ

❶ سنن الدارمى، رقم: 511، مصنف ابن ابى شيبة: 50/9.

❷ سنن ابوداؤد، كتاب العلم، رقم: 3659، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 1784.

❸ صحيح بخارى، رقم: 113.

❹ صحيح بخارى، رقم: 3170.

❺ سنن ابوداؤد، كتاب العلم، باب كتابة العلم، رقم: 3646۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

کے وزن کے برابر کتابیں رکھیں، پھر جب علی بن عبداللہ بن عباس کو کسی کتاب کی ضرورت ہوتی تو وہ لکھ بھیجتے کہ فلاں کتاب میری طرف بھیج دیں تو وہ اس کتاب کو لکھ کر ایک نسخہ ان کی طرف بھیج دیتے تھے۔ ❶

معبد بن ہلال رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جب ہم زیادہ اصرار کرتے تو وہ اپنے پاس موجود رجسٹر ہمارے لیے نکال لیتے اور فرماتے: یہ وہ (احادیث) ہیں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، انہیں لکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تھا۔ ❷

معن بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرے سامنے عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے ایک کتاب رکھی اور قسم کھا کر کہا: یہ ان کے والد عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ ❸

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ نسخہ اس کتاب کا ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی وفات سے پہلے) صدقے کے بارے میں لکھوایا تھا اور یہ آل عمر بن خطاب کے پاس محفوظ تھی۔ نیز فرماتے ہیں: اسے مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پڑھوایا اور میں نے اسے اسی طرح یاد کرلیا اور یہی وہ تحریر ہے جسے عمر بن عبد العزیز نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر اور سالم بن عبداللہ بن عمر سے نقل کروایا تھا۔ ❹

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح تابعین، تبع تابعین اور محدثین عظام بھی حدیث کی حفاظت حفظ اور کتابت کرنے میں پیچھے نہ رہے۔

امام ابوداؤد سجستانی رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند امام ابوبکر عبد اللہ بن ابی داؤد رحمہ اللہ کے متعلق امام ابن شاہین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں بیس سال کے قریب احادیث سکھائیں میں نے اُن کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ وہ تو صرف حافظے سے احادیث لکھوایا کرتے تھے۔ ❺

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے پوچھا گیا سب احادیث جو میں آپ سے سنتا ہوں آپ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھی تھیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں تو اُن کی مجلس میں خاموش بیٹھا رہتا تھا، وہ خود ہی بیان کرتے تھے تو میں زبانی یاد کرلیتا تھا۔ ❻

---

❶ طبقات ابن سعد : 289/7 .　　❷ المسترك للحاكم : 573/3 .

❸ مصنف ابن ابی شیبة : 462/13 .

❹ سنن ابوداؤد، كتاب الزكاة، باب فی زكاة السائمة، رقم : 1570، سنن ابن ماجة، رقم : 1798 .

❺ تاريخ دمشق : 83/29 .　　❻ ابن سعد : 375/6 .

علم حدیث سیکھنے کا ثواب:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لاَ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ العَامِلِ .)) ❶

''جس نے علم سکھایا تو اس کے لیے عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا اور عمل والے کے اجر میں نقصان نہ ہوگا۔''

مزید فرمایا:

((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لاَ يُرِيْدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا، أَوْ يُعَلِّمَهُ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ .)) ❷

''جو دن کے شروع میں مسجد گیا اس کا صرف یہ ارادہ تھا کہ نیکی کی تعلیم حاصل کرے گا یا کسی کو نیکی کی تعلیم دے گا تو اس کو مکمل حج کے برابر اجر ہوگا۔''

حدیث رسول ﷺ کے بغیر قرآن حکیم کو سمجھنا ناممکن ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾﴾

(النحل : 44)

''اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا، اور شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔''

①: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ﴾ (البقرة : 197)

''حج کے مہینے معلوم ومقرر ہیں۔''

حج کا احرام حج کے مہینوں ہی میں باندھا جائے گا۔ سنت کے مطابق حج کرنے کا صرف یہی طریقہ ہے۔ قرآن حکیم تو دعویٰ کر رہا ہے کہ حج کے مہینے معلوم ومقرر ہیں لیکن قرآن مجید میں ان کے نام معلوم نہیں ہیں، لہٰذا بغیر احادیث حج کن مہینوں میں کیا جائے گا؟

❶ سنن ابن ماجة، رقم : 240۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔
❷ طبرانی کبیر، رقم : 7473۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

صحیح بخاری میں سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

②: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ:

﴿إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾ (التوبة : 40)

''جب وہ دونوں غار میں تھے۔''

قرآن مجید تو کہہ رہا ہے کہ غار میں دو آدمی تھے، اب کیسے پتہ چلے گا کہ دو آدمی کون تھے کیا کر رہے تھے؟ کیوں آئے تھے؟ اور کس غار کی بات ہو رہی ہے؟ کیا احادیث کے بغیر ہم سمجھ سکتے ہیں؟ صحیح بخاری رقم الحدیث 3653 میں ہے کہ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جبکہ میں غار ثور میں تھا۔ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لے تو ہم اُسے ضرور نظر آ جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! ان دو کے متعلق تیرا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے؟

③: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ:

﴿وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾

(التوبة : 118)

''اور ان تین افراد پر بھی (مہربانی فرمائی) جنھیں (حکم الٰہی کے انتظار میں) چھوڑ دیا گیا تھا، حتی کہ جب زمین فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں (بھی) ان پر تنگ ہوگئیں۔''

④: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾

(الانعام: 82)

''جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا، وہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے، اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پریشانی ہوئی چنانچہ:

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبَسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَيُّنَا لَا يَظْلِمُ

نَفْسَهٗ ، قَالَ ((لَيسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَابُنَیَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''وہ لوگ جنھوں نے اپنے ایمان میں ظلم شامل نہیں کیا'' (انعام:83) تو تمام مسلمان پریشان ہوگئے اور عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کون ایسا ہے، جس نے کوئی ظلم یعنی گناہ نہ کیا ہو؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''آیت میں ظلم سے مراد گناہ نہیں بلکہ شرک ہے، کیا تم نے سیدنا لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا، کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پریشانی ختم ہوئی۔

⑤: ﴿ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ﴾ (البقرہ : 184)

''تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو (روزہ نہ رکھے) تو (رمضان کے بعد) دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔''

اس آیت میں مریض سے کون کون مراد ہیں؟ اس کی وضاحت نہیں ہے لیکن حدیث نے اس کی وضاحت فرمائی ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے مسافروں کو روزہ موخر کرنے اور نصف نماز کی رخصت دی ہے جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو صرف روزہ موخر کرنے کی رخصت دی ہے۔''

⑥: ﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ (النور : 2)

''زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو اور اللہ تعالیٰ کے دین (کو نافذ کرنے) کے معاملے میں تم کو ترس نہ آئے۔ اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔''

❶ صحیح سنن نسائی، کتاب الصیام، رقم: 2274، سنن ابوداؤد کتاب الصوم، رقم : 2408، سنن ابن ماجہ کتاب الصیام، باب ما جاء فی الافطار للحامل والرفع 1667 .

اس آیت میں زانی کی سزا سو کوڑے بیان کی گئی ہے، لیکن یہ وضاحت نہ تھی کہ یہ سزا شادی شدہ جوڑے کی ہے، یا غیر شادی شدہ کے لیے ہے۔ چنانچہ حدیث رسول ﷺ نے اس کی وضاحت کی کہ مذکورہ سزا غیر شادی شدہ کے لیے ہے۔ شادی شدہ کو رجم کرنا ضروری ہے جیسا کہ آنے والے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

((قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ ثُمَّ جَاءَ فَاعْتَرَفَ بِاالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ شَهِدْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ .)) ❶

''سیّدنا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دو مرتبہ زنا کا اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں واپس لوٹا دیا۔ ماعز رضی اللہ عنہ پھر حاضر ہوئے اور دو مرتبہ زنا کا اعتراف کیا۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دے دی (تب لوگوں کو حکم دیا) جاؤ اسے سنگسار کردو۔''

⑦: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ (المائدہ: 3)

''حرام کیا گیا ہے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ جانور جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کے علاوہ کسی کا نام لیا جائے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَحِلَّتَ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ ، فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ: فَالْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَأَمَّا الدُّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ .)) ❷

''ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کیے گئے ہیں: دو مردار، مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون جگر اور تلی ہیں۔''

اس آیت میں کچھ حرام چیزوں کو بیان کیا گیا، ان میں سے مردار بھی ہے، لیکن حدیث رسول ﷺ

---

❶ صحیح سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، رقم: 4426.

❷ مسند احمد: 97/2، السلسلة الصحيحه، رقم: 1118، سنن ابن ماجه، کتاب الصيد، رقم: 3218، صحيح الجامع الصغير، رقم: 210.

نے مردار میں سے مچھلی اور ٹڈی کی تخصیص فرمادی کہ یہ دونوں مردار حلال ہیں، اسی طرح آپ ﷺ نے دو خون بھی حلال فرمائے کہ ان خونوں کو بھی کھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سمندر کا مردار حلال ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((سُئِلَ عَنِ الْبَحْرِ قَالَ (هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ .)) ❶

''نبی اکرم ﷺ سے سمندر کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار یعنی مچھلی حلال ہے۔''

⑧: قرآن حکیم میں حکم ربانی ہے:

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ﴾ (الاعراف : 32)

''اے محمد (ﷺ)! ان سے کہو، کس نے اس رزق کی پاکیزہ چیزوں کو اور اللہ کی زینت کو حرام قرار دیا ہے، جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالا ہے۔''

اس آیت میں زیب و زینت کی تمام چیزوں کو حلال قرار دیا گیا ہے، لیکن اس چیز کی وضاحت نہ تھی کہ عورتوں کے لیے کیا چیزیں حلال ہیں، اور مردوں کے لیے کیا؟ چنانچہ رسول اللہ نے وضاحت کی۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِإِنَاثِ أُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا .)) ❷

''میری امت کی عورتوں کے لئے سونا اور ریشم حلال کیا گیا ہے اور مردوں کے لیے حرام کیا گیا ہے۔''

⑨: قرآن حکیم میں حکم ربانی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ﴾ (المائدة : 6)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب نماز کے لیے اٹھو تو اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو، سروں پر مسح

❶ صحيح ابن خزيمه، رقم الحديث : 1112، سنن ابن ماجه ، كتاب الطهارة ، رقم: 386، 388، سنن ابى داؤد كتاب الطهارة ، رقم : 33، سلسلة الصحيحه ، رقم: 480.

❷ صحيح سنن النسائى ، كتاب الزينة ، رقم: 5148، سنن ترمذى ، كتاب اللباس ، رقم: 1720، سنن ابن ماجه ، كتاب اللباس ، رقم: 3595، ارواء الغليل ، رقم: 277، غاية الرام: 77 .

کرلو اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھولیا کرو۔"

اس آیت میں وضو کا حکم دیا گیا، لیکن اعضا کو دھونے کی کیفیت اور کتنی بار دھونا ہے، سر کا مسح کیسے کرنا ہے؟ کتنی دفعہ کرنا ہے؟ اس کی وضاحت حدیث رسول ﷺ ہی کرتی ہے۔

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((اَنَّ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهٖ فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ بِيَمِيْنِهٖ فِى الْاِنَاءِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ وُضُوْئِىْ هٰذَا .))[1]

"سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور برتن سے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا، کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا، ناک کو جھاڑا پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا اور کہنیوں تک بازو تین مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا پھر تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے پھر فرمایا "میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔"

⑩: قرآن حکیم میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ ﴾ (البقرہ: 187)

"کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سیاہ اور سفید دھاگے سے نمایاں ہو جائے۔"

اس آیت میں مذکور سفید او رسیاہ دھاگے سے کیا مراد ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ سمجھ سکے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مشکل پیش آئی جب آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی کہ سفید دھاگے سے دن اور سیاہ دھاگے سے رات مراد ہے، تو آیت کا مفہوم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سمجھ میں آیا ورنہ پریشان تھے، چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے ایک سفید دھاگہ اور ایک سیاہ دھاگہ اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا۔ سحری کے وقت ان دھاگوں کو قریب رکھ کر دیکھتے رہے، جب دونوں دھاگوں کا رنگ الگ الگ واضح نظر

[1] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، رقم: 538، سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، رقم: 106، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة و سننها، رقم: 285، صحیح بخاری، کتاب الوضو باب المضمضة فی الوضو، رقم: 164.

آنے لگا تو کھانا پینا بند کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب سیدنا عدی رضی اللہ عنہ کے اس عمل کا علم ہوا تو ازراہ مزاح فرمایا کہ تمہارا تکیہ تو بڑا لمبا چوڑا معلوم ہوتا ہے، جس میں رات اور دن دونوں سما جاتے ہیں، پھر آپ نے عدی رضی اللہ عنہ کا ابہام دور فرمایا اور اصل حقیقت کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہاں سیاہ اور سفید دھاگے سے مراد وہ نہیں ہیں، بلکہ رات کی تاریکی اور سفیدیٔ سحر مراد ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کی وضاحت پر بطور تائید (من الفجر) کے الفاظ نازل ہوئے۔ ❶

⑪: قرآن حکیم میں ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۳۸﴾ (المائدہ: 38)

''چوری کرنے والا مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کے جرم کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت کا سامان، اللہ غالب حکمت والا ہے۔''

اس آیت میں چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے، لیکن یہ وضاحت نہیں ہے کہ کتنے مال پر ہاتھ کاٹنا ہے؟ کہاں سے کاٹنا ہے؟ اور کس چیز پر ہاتھ نہیں کٹے گا، ان تمام چیزوں کی وضاحت حدیث رسول ﷺ کرتی ہے۔ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ .)) ❷

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پھل اور کھجور کی گری میں ہاتھ نہیں کٹے گا۔''

⑫: فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۷۸﴾

(البقرہ: 278)

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب (وکلواواشربوا حتیٰ یتبین) البقرہ 187/2، رقم: 4509، 4511.

❷ سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، رقم: 4388، سنن نسائی، کتاب قطع السارق، رقم: 4960، سنن ابن ماجه، کتاب الحدود، رقم: 2593 و 2594، ترمذی، کتاب الحدود عن رسول الله ﷺ، رقم: 1449، مسند احمد: 463/3۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ، جو سود باقی ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔"

اس آیت میں سود سے روکا گیا ہے، لیکن سود کی کلی وضاحت موجود نہیں ہے کہ سود کیا ہے؟ کن چیزوں میں ہے؟ کب ہوگا؟ کب نہیں ہوگا؟ ان تمام سوالوں کا جواب حدیثِ رسول ﷺ سے ملتا ہے۔ تو گویا حدیث رسول ﷺ قرآن کی تفسیر کرتی ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جَو جَو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر اور نقد بنقد ہونا چاہیے۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ مانگا اس نے سودی کاروبار کیا۔"[1]

حدیث رسول ﷺ حجت ہے خواہ متواتر ہو یا احاد:

﴿وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (القصص : 20، 21)

"اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا آیا (اور) اس نے کہا: اے موسیٰ! بلاشبہ سردار تیرے خلاف مشورہ کر رہے ہیں کہ تجھے قتل کر ڈالیں، لہٰذا تو نکل جا، بے شک میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں۔ تو موسیٰ اس شہر سے ڈرتا سہمتا، (پکڑے جانے کے) انتظار میں نکلا، (اور) اس نے کہا: اے میرے رب! تو مجھے ظالم قوم سے نجات دے۔"

﴿وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝﴾ (یٰس : 20)

"اور شہر کے سب سے دور کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا، اس نے کہا اے میری قوم! ان رسولوں کی پیروی کرو۔"

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے لیے کسی خاص مسئلہ کے بارے میں یہ کہنا جائز ہے کہ اس قدیم و جدید کے تمام مسلمانوں کا اجماع ہے تو میں خبر واحد کی حجیت کے متعلق ایسے ہی کہتا ہوں بلکہ میں اس کی بجائے یہ کہتا ہوں کہ مجھے یاد نہیں کہ فقہائے مسلمین میں سے کسی نے بھی خبر واحد کی حجیت میں اختلاف کیا ہو۔[2]

[1] صحیح مسلم، کتاب المساقاة، رقم: 1584.　[2] الرسالة، ص: 457.

فتاویٰ اللجنة الدائمة 366/4 میں ہے کہ جب خبر واحد رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوجائے تو وہ قابل حجت ہے خواہ اس کا تعلق عقائد سے ہو یا اعمال سے اس پر اہل السنہ کا اجماع ہے اور خبر واحد کے ثابت ہوجانے کے بعد جو اس کی حجیت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے۔

حدیث رسول اللہ ﷺ کی شرعی حیثیت:

﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾ (الحشر : 7)

''اور رسول تمھیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمھیں روک دے تو رک جاؤ۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.)) [1]

''مجھے اس وقت تک رہنے دو جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں، کیونکہ تم سے پہلے لوگ انبیاء سے (بکثرت) سوال کرنے اور انبیاء سے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے، جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اسے حسب طاقت بجالاؤ۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فہم بھی اسی بات کی تائید وتصدیق کرتا ہے کہ حدیث رسول ﷺ اسلامی قانون، مستقل حجت اور دلیل ہے، آپ کا فرمان درحقیقت فرمان الٰہی ہے۔ چنانچہ ان کے شاگرد جلیل القدر تابعی علقمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِّمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، اَلْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ.))

''اللہ کی ان عورتوں پر لعنت ہے، جو جلد میں ٹیٹو بنانے اور بنوانے والی ہیں، اور جو چہرے کے بال اکھاڑنے والی ہیں اور جو خوبصورتی کے لیے دانتوں میں فاصلہ بنانے والی ہیں، یہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والی ہیں۔''

[1] صحيح بخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله، رقم: 7288.

سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ بات بنو اسد قبیلہ کی ایک عورت کو پہنچی تو وہ ان کے پاس آ کر کہنے لگی: ''مجھے معلوم ہوا ہے آپ نے فلاں فلاں کام کرنے والی عورتوں پہ لعنت بھیجی ہے تو انہوں نے اس عورت سے کہا: "وَمَالِيْ لَاالْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِهِ"...... ''میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے، اور جس کا ذکر اللہ کی کتاب میں بھی ہے۔''

اس عورت نے کہا: میں نے دو تختیوں کے درمیان موجود سارا قرآن پڑھا مگر مجھے آپ کی کہی بات نہیں ملی، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم قرآن کو (کما حقہ) پڑھتی تو تمہیں یہ بات ضرور مل جاتی کیا تم نے یہ نہیں پڑھا:

﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾ (الحشر : 7)

''اور رسول جو تمہیں دے لے لو اور جس سے روکیں باز آ جاؤ۔''

اس عورت نے کہا کیوں نہیں یہ بات تو پڑھی ہے، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کاموں سے منع فرمایا ہے۔

اس عورت نے کہا: میرے خیال میں آپ کی بیوی یہ کام کرتی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''جاؤ اور دیکھ لو۔''

جناب علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: وہ عورت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر گئی، جا کر دیکھا، لیکن اسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ (میری بیوی) ایسی ہوتی میرے ساتھ نہ رہتی۔ ❶

قرون اولیٰ کے تمام مسلمان اس بات پر متفق رہے کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندگی کے ہر شعبہ میں شریعت اسلامی کا دوسرا اہم ترین مرجع ہے اور اس کی اتباع مطلقاً واجب ہے خواہ اس میں بیان کردہ حکم قرآن میں ہو یا نہ ہو کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، اللہ کی اطاعت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ ﴾ (النساء: 79، 80)

❶ صحيح بخاری، كتاب التفسير، باب وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا، رقم: 4886.

’’اور ہم نے آپ کو لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا اور اللہ گواہ کافی ہے، جو رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے منہ موڑا ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔‘‘

رسول اللہ ﷺ کی حلت وحرمت بھی اللہ تعالیٰ کی حلت وحرمت کے مترادف ہے۔

((اِنَّمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ .)) ❶

’’بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے بھی کچھ چیزوں کو اس طرح حرام کیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔‘‘

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ .))

’’مجھے قرآن اور اس جیسی اس کے ساتھ ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔‘‘

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ أَبَى قَالُوْا: مَنْ يَا أَبَى ؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى .)) ❷

’’میری پوری امت جنت میں داخل ہوگی، مگر جس شخص نے انکار کیا (صحابہ کرام نے پوچھا) وہ کون شخص ہے جو جنت میں جانے سے انکار کرے گا؟ فرمایا، جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں ہوگا، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔‘‘

((قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لَايَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ .)) ❸

’’تم لوگوں کو میں ایسی واضح شاہراہ پر چھوڑ رہا ہوں، جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے۔ میرے بعد اس سے وہی شخص اعراض کرے گا جو ہلاک ہونے والا ہوگا۔‘‘

❶ سنن الترمذی، کتاب العلم، رقم: 2664۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔
❷ مستدرك حاكم: 270/4.
❸ مسند احمد: 126/4، مستدرك حاكم: 170/1، سنن ابن ماجه، مقدمه، ، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، رقم: 43، سلسلة الصحيحة، رقم: 937.

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنْ السَّمَآءِ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، فَقَرَاؤُ الْقُرْآنَ وَعَلِمُوْ مِنَ السُّنَّةِ.)) ❶

''دیانتداری آسمان سے لوگوں کے دلوں میں اتری ہے یعنی انسان کی فطرت میں شامل ہے اور قرآن بھی (آسمان سے) نازل ہوا ہے، جسے لوگوں نے پڑھا اور سنت کے ذریعے سمجھا۔''

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وحی الٰہی ہے:

﴿وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴾ (یونس: 109)

''اور آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپ اس کی اتباع کیجیے، اور صبر کیجیے، حتی کہ اللہ فیصلہ کر دے، اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔''

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۙ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۙ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۖ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (الحاقة: 44 تا 48)

''اور اگر وہ ہم پر کوئی بات بنا کر لگا دیتا۔ تو یقیناً ہم اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے۔ پھر یقیناً ہم اس کی جان کی رگ کاٹ دیتے۔ پھر تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بے شک یہ (قرآن) ڈرنے والوں کے لیے یقیناً ایک نصیحت ہے۔''

﴿فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴾ (القیامة: 18، 19)

''تو جب ہم اسے پڑھیں تو تو اس کے پڑھنے کی پیروی کر۔ پھر بلاشبہ اسے واضح کرنا ہمارے ذمے ہے۔''

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ﴾ (النجم: 3، 4)

''اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔''

❶ صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، رقم: 7276.

سیدنا جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن کریم کی طرح سنت لے کر بھی آتے تھے۔ ❶

سیّدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری کوئی سنت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو سنت زندہ کرنے والے کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا۔ ❷

کتاب وسنت کی نشر واشاعت اور صدقہ جاریہ:

امام ذہبی رحمہ اللہ نے جلیل القدر تابعی نافع مولی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ترجمہ میں لکھا ہے:

"قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ نَافِعًا اِلٰى اَهْلِ مِصْرَ يُعَلِّمُهُمُ السُّنَنَ." ❸

''عبید اللہ بن عمر نے کہا: عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے نافع رحمہ اللہ کو اہل مصر کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی تعلیم دینے بھیجا تھا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی موت کے بعد جن اعمال کا ثواب پہنچتا ہے ان میں سے کچھ عمل یہ ہیں ❶ علم کی نشر واشاعت ❷ نیک اولاد ❸ قرآن مجید کا نسخہ جو ترکے میں چھوڑا گیا ہو ❹ مسجد کی تعمیر ❺ مسافر خانہ ❻ نہر بنوانا ❼ اور ایسا مال صدقہ جو بحالت صحت ادا کیا گیا ہو موت کے بعد بھی اس کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾ (المائدة : 67)

''اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دیجیے۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا، اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے بچائے گا، اور بلاشبہ اللہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ''

علم کی نشر واشاعت بہترین صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ عزوجل قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ ﴾ (يٰس : 12)

---

❶ سنن الدارمی، باب السنة قاضية على الكتاب، رقم : 588.

❷ سنن ابن ماجة، رقم : 209.

❸ تذكرة الحفاظ : 100/1.

''اور جو (اعمال) وہ آگے بھیج چکے انھیں ہم لکھ رہے ہیں اور ان کے آثار (نشاناتِ قدم) کو بھی اور ہم نے ہر شے کو واضح کتاب میں محفوظ کر رکھا ہے۔''

اس آیت کے تحت ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''یعنی ہم ان کے اعمال کو بھی لکھ لیتے ہیں جو انھوں نے خود سرانجام دیے اور ان کے نشانات کو بھی جو انھوں نے اپنے بعد پیچھے چھوڑے، ہم انھیں ان کا بدلہ دیں گے، اگر اعمال اچھے ہوئے تو اچھا بدلہ دے اور اگر برے ہوئے تو برا بدلہ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.)) [1]

''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اسے اس کا اجر ملے گا اور ان لوگوں کا اجر بھی جو اس کے بعد اسی کے مطابق عمل کریں گے لیکن عمل کرنے والوں کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ ایجاد کیا تو اسے اس کا گناہ ہوگا اور ان لوگوں کا گناہ بھی جو اس کے بعد اس کے مطابق عمل کریں گے لیکن ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔''

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهُ.)) [2]

''جب انسان فوت ہوتا ہے تو تین کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: (1) صدقہ جو اس کے بعد بھی جاری رہنے والا ہو (2) اور وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے اور (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة……، حديث: 1017.

[2] صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب ما يلحق الإنسان، حديث: 1631.

ابوبکر بن ابی مریم بیان کرتے ہیں:

"كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اِلى وَالِى حَمْصَ: مُرْ لِاَهْلِ الصَّلَاحِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ بِمَا يَغْنِيْهِمْ لِئَلَّا يَشْغَلَهُمْ شَيْءٌ عَنْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَمَا حَمَلُوْا مِنَ الْاَحَادِيْثِ." ❶

"عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حمص کے گورنر کے نام فرمان جاری کیا کہ علما وصلحا کے لیے بیت المال سے وظائف مقرر کیے جائیں جو ان کی ضروریات کو پورا کریں تاکہ وہ یکسو ہو کر تلاوت قرآن اور احادیث کی تدریس کر سکیں۔"

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

"وقد كان عمر رحمه الله يعطى من انقطع الى مسجد الى مع من بلده وغيرها، للفقه ونشر العلم وتلاوة القران فى كل عام من بيت المال مئة دينار." ❷

"سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہر شہر کی جامع مسجد وغیرہ میں قرآن وحدیث کی تعلیم، نشر واشاعت اور تلاوت قرآن کے لیے آنے والوں کو سالانہ بیت المال سے ایک سو دینار وظیفہ عنایت فرمایا کرتے تھے۔"

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى اَنْ يُّبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهُ مِنْهُ.)) ❸

"حاضر شخص غائب کو یہ حکم پہنچا دے کیونکہ ممکن ہے جس شخص کو یہ حکم پہنچایا جائے، وہ حاضرین سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

((بَلِّغُوْا عَنِّى وَلَوْ آيَةً.)) ❹

❶ شرف اصحاب الحديث: 6، تاريخ ابوزرعه دمشقى: 634/1.

❷ البدايه والنهايه: 216/9. ❸ صحيح بخارى، رقم: 104.

❹ صحيح بخارى، رقم: 3461.

''میری طرف سے (لوگوں کو میرا پیام) پہنچاؤ خواہ ایک آیت کیوں نہ ہو۔''

اور صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حَدِّثُوْا عَنِّیْ مجھ سے حدیث بیان کرو۔ ❶

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کی قسم! اگر میں سنت کو بلند نہ کروں اور بدعت کو ختم نہ کروں تو مجھے ایک لمحہ بھی دنیا میں زندہ رہنا اچھا نہیں لگتا اور میں تو یہاں تک پسند کرتا ہوں کہ میں جب بھی کبھی کسی سنت کو زندہ بلند کروں اور بدعت کو ختم کروں تو اسی کے ساتھ ساتھ میرے جسم کا ایک ایک ٹکڑا گر جائے۔ ❷

ابن سیرین رحمہ اللہ احادیث کے بارے میں فرماتے ہیں۔علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

"انظروا عمن تاخذون هذا العلم فانما هو الدين ." ❸

''جس سے علم حاصل کرتے ہو، ان کی جانچ پڑتال کرو، کیونکہ یہ دین ہے۔''

((إِتَّقُوااللّٰهَ يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ! وَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ هٰذِهِ الْأَحَادِيْث فَإِنَّهَا دِيْنُكُمْ .)) ❹

''اے نوجوانوں کی جماعت! اللہ سے ڈرو اور جن سے احادیث لیتے ہو ان کے بارے میں چھان پھٹک کرو، کیونکہ یہ تمہارا دین ہے۔''

حدیث رسول اللہ ﷺ شریعت میں قرآن کی طرح ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ۝۴۴﴾

(النحل : 44)

''اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا، اور شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔''

❶ صحيح مسلم، رقم : 7510.

❷ الجرح والتعديل لابن ابی حاتم : 883.

❸ الكفايه فی علم الروايه، رقم : 1218۔ اسی طرح کی ایک روایت محمد بن سیرین سے مقدمہ صحیح مسلم، باب بيان ان الاسناد من الدين، رقم: 26 میں بھی منقول ہے۔

❹ الكفايه فی علم الرواية، ص: 162 .

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

((مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ .)) ❶

''جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کردے گا۔''

جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے قرآن وسنت دونوں کی اطاعت کرنا ضروری ہے ورنہ کلمہ شہادت پر عمل نہیں ہوسکتا کیونکہ آپ اگر لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں، اللہ کے احکام کی اطاعت کریں اور زبان سے تو اقرار کریں کہ محمد رسول اللہ لیکن رسول کی اتباع نہ کریں تو یہ گواہی سچے دل سے ثابت نہیں ہوگی۔

((أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ .)) ❷

''مجھے قرآن اور اس جیسی اس کے ساتھ ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث کی حیثیت اسلام میں قرآن کی طرح ہے۔ اور دونوں اللہ عزوجل کی طرف سے عطا کردہ ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَاتَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا ، كِتَابُ اللّٰهِ ، وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ)) ❸

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے، وہ دو چیزیں یہ ہیں، ایک اللہ کی کتاب، (قرآن) اور دوسری اس کے رسول ﷺ کی سنت۔''

یہ حدیث بھی اس بات کی طرف اشارہ کررہی ہے کہ حدیث بھی قرآن کی ہی طرح ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے خود فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں دونوں ہی ہدایت کا ذریعہ ہیں، جس

❶ صحيح بخاری ، رقم : 128 .

❷ مسند احمد: 130/4 ، رقم : 17306 (17173) ، ابن حبان ، رقم : 2۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ موطا امام مالك ، كتا ب القدر ، باب النهى عن القول بالقدر ، رقم : 3 ، مستدرك حاكم ، 93/1 ، رقم: 324۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کا مطلب ہے کہ اگر ان میں سے ایک کو بھی چھوڑا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اسی مفہوم کی مزید احادیث بھی ملاحظہ فرمائیے:

سیدنا مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَلا إِنِّی أُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَمِثْلَه مَعَه أَلا یُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی أَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ: عَلَیْکُمْ بِهٰذَا الْقُرْآن، فَمَا وَجَدْتُمْ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ! وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، أَلاَ لَایَحِلُّ لَکُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَهْلِیِّ ، وَلَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ، وَلَالُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ یَسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْهِمْ اَنْ یَقْرُوْهُ، فَاِنْ لَمْ یَقْرُوْهُ، فَعَلَیْهِ اَنْ یُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ.)) ❶

''لوگو، یاد رکھو! قرآن ہی کی طرح ایک اور چیز یعنی حدیث مجھے اللہ کی طرف سے دی گئی ہے، خبردار! ایک وقت آئے گا کہ ایک پیٹ بھرا یعنی متکبر شخص اپنی مَسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور کہے گا: لوگو! تمہارے لیے یہ قرآن ہی کافی ہے اس میں جو چیز حلال ہے، اسے حلال مانو جو چیز حرام ہے، اسے حرام مانو۔ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا ہے، وہ ایسے ہی حرام ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ سنو! گھریلو گدھے کا گوشت بھی تمہارے لیے حلال نہیں (حالانکہ قرآن میں اس کی حرمت کا ذکر نہیں) نہ ہی کچلی والے یعنی نوکیلے دانت والے جن سے وہ شکار کرتے ہیں، نہ ہی کسی ذمی کی گری پڑی چیز کسی کے لئے حلال ہے۔ ہاں البتہ اگر اس کے مالک کو اس کی ضرورت ہی نہ ہو تو پھر جائز ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ.)) ❷

''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ چیزوں کو اس طرح حرام کیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے

❶ سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنه، رقم: 4604، سنن ابن ماجه، مقدمه، باب تعظیم حدیث رسول الله، رقم: 12۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم: 2664۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حرام کیا ہے۔"

حکمت، حدیث رسول اللہ ﷺ ہے:

﴿ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ (البقرة : 129)

"اے ہمارے رب! اور ان میں انھی میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انھیں کتاب و حکمت سکھائے اور انھیں پاک کرے، بے شک تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔"

﴿ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَ يُزَكِّيكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴾ (البقرة : 151)

"جیسے ہم نے تمھارے لیے تمھی میں سے ایک رسول بھیجا، وہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت کرتا ہے اور تمھیں پاک کرتا ہے اور تمھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمھیں وہ (باتیں) سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔"

﴿ وَّ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾ (البقرة : 231)

"اور اللہ کی طرف سے تم پر جو انعام ہوا اسے یاد کرو اور اس کتاب اور حکمت کو بھی یاد کرو جو اس نے تم پر نازل کی، وہ تمھیں اس کی نصیحت کرتا ہے اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴾

(آل عمران : 164)

"بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا، جب ان میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا، وہ انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بے شک وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾﴾

(الاحزاب : 34)

''اور تمھارے گھروں میں اللہ کی جن آیات اور دانائی کی باتوں کی تلاوت کی جاتی ہے انھیں یاد کرو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے نہایت باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

﴿وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿١١٣﴾﴾ (النساء : 113)

''اور اللہ نے آپ پر یہ کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے۔ اور آپ پر اللہ کا فضل بہت زیادہ ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں بہت واضح بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر دو چیزیں نازل فرمائی ہیں، ایک کتاب ہے اور دوسری حکمت ہے، کتاب سے مراد قرآن مجید اور حکمت سے مراد آپ کی سنت اور حدیث ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فذكر الله الكتاب وهو القرآن وذكر الحكمة فسمعت من ارضى من أهل العلم بالقرآن يقول: الحكمة سنة رسول الله، وهذا يشبه ما قال "والله أعلم. لان القرآن وذكر واتبعته الحكمة، وذكر الله منه على خلقه بتعليمهم الكتاب والحكمة فلم يجز۔ والله اعلم أن يقال: الحكمة هاهنا إلا سنة رسول الله." [1]

''پس اللہ نے کتاب کا ذکر کیا اور وہ قرآن ہے اور اس نے حکمت کا ذکر کیا، میں نے قرآن کے ان اہل علم سے جنہیں میں پسند کرتا ہوں یہ سنا کہ حکمت رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور یہ تفسیر (فرمان الٰہی) سے زیادہ مشابہ ہے، واللہ اعلم، کیونکہ قرآن مجید کے ذکر کے بعد حکمت کا ذکر کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کتاب وحکمت کی تعلیم کے ذریعے سے اپنی مخلوق پر احسان بیان فرما رہا ہے، لہٰذا یہاں سنت رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی چیز کو حکمت کہنا جائز نہیں، واللہ اعلم۔''

[1] الرسالة، ص: 111.

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"واذكرن ما يقرأ فى بيوتكن من آيات كتاب الله والحكمة ويعنى بالحكمة ما أوحى إلى رسول الله ﷺ من أحكام دين الله ولم ينزل به قرآن وذلك السنة." ❶

''اور حکمت اور کتاب الٰہی کی آیات میں سے جو تمہارے گھروں میں پڑھا جاتا ہے اسے یاد کرو۔ اور حکمت سے مراد وہ چیز ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف اللہ کے دین کے احکام کی وحی فرمائی گئی اور جن کے متعلق قرآن نہیں اترا اور یہ سنت ہی ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ويعلمهم الكتاب والحكمة، يعنى القرآن والسنة." ❷

''اور وہ انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، یعنی قرآن اور سنت کی۔''

امام مالک رحمہ اللہ نے ذم الکلام واھلہ ص: 81/5 میں ارشاد فرمایا کہ سنت کشتی نوح ہے جو اس پر سوار ہوگیا بچ نکلا اور جو نہ سوار ہوا ہلاک ہوگیا۔

حدیث رسول اللہ ﷺ کی مخالفت گمراہی ہے:

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝﴾ (الاحزاب: 36)

''اور کبھی بھی نہ کسی مومن مرد کا حق ہے اور نہ کسی مومن عورت کا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں کہ ان کے لیے ان کے معاملے میں اختیار ہو اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے سو یقیناً وہ گمراہ ہوگیا، واضح گمراہ ہونا۔''

اور دوسری جگہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا

❶ جامع البيان: 236/9.

❷ تفسير القرآن العظيم: 241/2.

﴿مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝٦٥﴾ (النساء : 65)

''چنانچہ (اے نبی!) آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر آپ کے کیے ہوئے فیصلے پر ان کے دلوں میں کوئی تنگی نہ آنے پائے اور وہ اسے دل و جان سے مان لیں۔''

قرآن وسنت کے ساتھ تمسک باعث ہدایت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنِّی قَدْ تَرَکْتُ فِیکُمْ شَیْئَیْنِ لَنْ تَضِلُّو بَعْدَهُمَا: کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِی وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتَّی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ .))❶

''بے شک میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں: تم ان دونوں کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور میری سنت اور یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آئیں گی۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شدت سے محبت کرتے تھے جس کی وجہ سے سنت رسول سے ذرا برابر بھی مخالفت گوارا نہیں کرتے تھے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:

((عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ .))❷

''میری اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔''

جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مال فیٔ کو بطور وراثت تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

((لَسْتُ تَارِکًا شَیْئًا کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّی أَخْشَی إِنْ تَرَکْتُ شَیْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِیغَ))❸

''میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑوں گا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل پیرا رہے مگر میں بھی اس پر اسی

❶ مستدرك حاكم: 319، سلسلة الصحيحة: 161 .

❷ سنن ابن ماجة ، رقم : 42، المشكاة، رقم : 165۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحيح بخاری، فرض الخمس، باب فرض الخمس: 3093، صحيح مسلم، الجهاد والسير، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما تركنا...... الخ: 1759 .

طرح عمل کروں گا، اگر میں نے آپ کے حکم میں سے کسی چیز کو چھوڑ دیا تو مجھے خدشہ ہے، میں گمراہ ہو جاؤں گا۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک دفعہ سنت کی پیروی کی ترغیب دلا رہے تھے تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

((لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ .)) ❶

''اور اگر تم اپنے نبی کی سنت (حدیث) کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔''

امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جو بات یہ لوگ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے سنائیں اسے لے لو اور جو اپنی رائے سے کہیں اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دو۔ ❷

﴿ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ ﴾

(محمد: 33)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم اللہ کی بات کو مانو، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو مانو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، ہم صحابہ کی جماعت اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے سمجھتے تھے کہ جس طرح چاہے عمل کرلو، اللہ تعالیٰ قبول فرمالے گا، لیکن اس آیت کے نازل ہونے کے بعد پتہ چلا کہ اللہ کے ہاں اپنی مرضی سے کیے ہوئے اعمال قبول نہیں ہوتے، بلکہ اعمال کی قبولیت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع شرط قرار دی گئی ہے کہ عمل قبول ہوں گے ہی بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہونے کی صورت میں وگرنہ قبول نہ ہوں گے۔ ❸

امام اوزاعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے دل کو سنت پر جمالو۔ ❹

((عَنْ مُعَاوِيَةَ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَاِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَآءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ .)) ❺

---

❶ السنن الكبرى للبيهقى : 9/3 .　❷ الاحكام فى اصول الاحكام : 1030/6 .

❸ تفسير ابن كثير ، 606/5 .　❹ اعلام الموقعين : 152/4 .

❺ مسند احمد 102/4 ، سنن ابى داؤد ، كتاب السنة ، باب : 4597 .

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ 72 گروہ دوزخ میں اور ایک جنت میں ہوگا (اور اس سے مراد) وہ لوگ ہیں جو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی) جماعت کی موافقت کرنے والے ہیں اور بے شک میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جن میں (بدعات کی) خواہشات یوں سرایت کر جائیں گی جیسا کہ باولے کتے کی بیماری اس کے ساتھی میں منتقل ہوجاتی ہے، اس کی کوئی رگ کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا مگر بیماری اس میں داخل ہوجاتی ہے۔''

کتاب وسنت فہم وعمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج کو مضبوطی سے پکڑ کر رکھیں اور بدعات وخرافات اور خواہشات سے دور رہیں۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل آراء کی حیثیت:

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ١١٥﴾ (النساء: 115)

''اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے، ہدایت کے خوب واضح ہو جانے کے بعد اور مومنوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے کی پیروی کرے، ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث وشریعت کے مقابل کسی صحابی کی بات کو قبول کرنا بھی گمراہی خیال کرتے تھے۔

ہزیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں، سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کی وراثت سے متعلق مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف اور بہن کے لیے بھی نصف ہے پھر انہوں نے سائل سے کہا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی اس مسئلہ میں میری موافقت کریں گے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہی مسئلہ پوچھا گیا اور ساتھ انہیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی بات بھی بتائی گئی تو انہوں نے فرمایا:

((لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ ابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ.))

''اگر میں ایسا فتویٰ دوں تو یقیناً میں گمراہ ہوگیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گیا، میں اس سے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہ بیٹی کے لیے نصف ہے، دو تہائی پورا کرنے

کے لیے پوتی کا چھٹا حصہ ہے، اور جو باقی بچ جائے وہ بہن کے لیے ہے۔"

سلف صالحین احادیث کے مقابل آراء کو قبول نہیں فرمایا کرتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أَمَا تَخَافُوْنَ أَنْ تُعَذَّبُوْا أَوْ يُخْسَفَ بِكُمْ أَنْ تَقُوْلُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ فُلَانٌ .)) ❶

"کیا تم اللہ کے عذاب سے نہیں ڈرتے یا اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ تم کو زمین میں دھنسا دے کہ تم کہتے ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور فلان نے کہا۔"

جلیل القدر تابعی محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے کسی آدمی کو نبی اکرم ﷺ کی حدیث سنائی اور اس نے کہا، فلاں ایسے اور ایسے کہتا ہے تو ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا:

"أُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَقُوْلُ قَالَ فُلَانٌ لَا أُكَلِّمُكَ اَبَدًا ." ❷

"میں تجھے نبی ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے فلاں نے یوں کہا میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ .)) ❸

"جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔"

سیدنا سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے ایک شخص کو عصر کے بعد اکثر نماز پڑھتے دیکھا، انہوں نے اس کو روکا تو وہ کہنے لگا: اے ابو محمد! کیا مجھے نماز پڑھنے کی وجہ سے اللہ عذاب دیں گے؟ تو انہوں نے کہا:

"لَا وَلٰكِنْ يُعَذِّبُكَ اللّٰهُ بِخَلَافِ السُّنَّةِ ." ❹

"نہیں، لیکن سنت کی مخالفت پر تجھے ضرور عذاب دیں گے۔"

<u>رسول اللہ ﷺ آخری نبی اور آپ ﷺ کی حدیث وسنت تا روزِ قیامت حرفِ آخر ہے:</u>

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ

❶ سنن دارمی، رقم: 445، جامع بیان العلم لابن عبدالبر: 2095، 2099.
❷ سنن دارمی، رقم: 455. ❸ صحیح بخاری، رقم: 5063.
❹ سنن دارمی، رقم: 450.

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ ﴾ (الاعراف : 158)

''کہہ دیجیے: اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، جس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، لہٰذا تم اللہ پر اور اس کے رسول اُمی نبی پر ایمان لاؤ، جو (خود بھی) اللہ اور اس کے (تمام) کلمات پر ایمان لاتا ہے، اور تم اس کی پیروی کرو، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔''

اور قرآن حکیم کے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ ﴾

(سباء : 28)

''اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر آج موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو میری پیروی کے بغیر ان کے لیے بھی کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔'' ❶

اور مزید نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم کیسا محسوس کرو گے جب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تمہارے درمیان ہوں گے (ان کی موجودگی میں بھی) تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا۔'' ❷

آخری کلمات:

جامع السنن کا ذکر کرنے سے پہلے یہ بتا تا چلوں کہ میرا حدیث کی خدمت اور اس سے دل و جان سے محبت کرنے کی مختلف وجوہات ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ کہ حدیث اللہ کی وحی اور آخر الزماں پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا کلام ہے اور دوسرے شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا حدیث پر کام، تخریج اور حکم کا مطالعہ بہت بڑی وجہ ہے۔ اور تیسرے شیخ البانی رحمہ اللہ کے شاگردوں سے علم حاصل کرنے کا اللہ عزوجل نے شرف

❶ سنن دارمی، المقدمه، رقم: 435۔ محقق نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ صحیح مسلم، رقم: 3449.

عطا فرمایا اور الشیخ سلیم الھلالی حفظہ اللہ سے اصطلاحاتِ حدیث، الشیخ علی الحلبی رحمہ اللہ سے فقہ الحدیث اور الشیخ موسیٰ نصر حفظہ اللہ سے علوم القرآن سیکھا تو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور بھی بڑھ گئی۔

کچھ اس کتاب کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید کے ساتھ یہی وہ احادیث تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سوالوں کے جواب دیتے اور مسائل کو حل فرما دیتے تھے اور آج بھی اگر ہم کو اسلام میں کوئی مسئلہ درپیش ہو ہم قرآن وسنت فہم وعمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

ہم نے جامع السنن کو زیادہ سے زیادہ احادیث کی کتب سے استفادہ کر کے ترتیب دیا ہے۔ تاکہ عام آدمی کو سینکڑوں کتب کی ضرورت نہ پڑے، بلکہ ایک ہی کتاب میں صحیح احادیث کا جامع اور مختصر مجموعہ میسر آسکے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے دین اسلام کو مکمل طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ جامع السنن کا ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ یہ کتاب اشاعت سے پہلے ہی مختلف کلاسز میں پڑھی اور پڑھائی گئی ہے۔

جامع السنن کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

1. محدثین کے منہج کو برقرار رکھا۔
2. بخاری ومسلم کو ترجیح دینے کی کوشش کی۔
3. صحیح احادیث کا مجموعہ۔
4. معروف احادیث کا انتخاب۔

((قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: حَدِّثُوْا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ أَتُحِبُّوْنَ أَنْ يُكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ .)) [1]

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے وہ کچھ بیان کرو جو وہ جانتے ہوں کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔''

5. ضعیف اور موضوع احادیث سے چھٹکارا۔
6. کم سے کم تکرار۔
7. غیر معروف احادیث سے اجتناب۔

[1] صحیح البخاری، رقم: 127.

8 فقہی ترتیب۔
9 ناسخ ومنسوخ کا لحاظ۔
10 شاذ احادیث سے پرہیز۔
11 وہم والی روایات سے دوری۔
12 احادیث کی تخریج وحکم کا اہتمام۔
13 جامع السنن ایک عام آدمی اور نئے مسلمان کو مدنظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔ پہلے کم وبیش 30 سال سے زائد اس منہج پر دعوت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا جس کے بے پناہ فوائد نظر آئے تو اسی کے نتیجہ میں یہ کتاب ترتیب دی۔
14 حالات حاضرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے کتب اور ابواب کا اضافہ۔
15 جامع السنن میں سو سے زائد احادیث کی کتب سے احادیث لی گئی ہیں۔

وہ کتب یہ ہیں:

1: صحیح بخاری از محمد بن اسماعیل البخاری، المتوفی 256ھ۔
2: صحیح مسلم از مسلم بن حجاج القشیری، المتوفی 261ھ۔
3: سنن ابو داود از ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، المتوفی 275ھ۔
4: سنن ترمذی از محمد بن عیسیٰ الترمذی، المتوفی 279ھ۔
5: سنن نسائی از ابوعبدالرحمٰن احمد شعیب النسائی، المتوفی 303ھ۔
6: سنن ابن ماجه از ابوعبداللہ محمد بن یزید (ابن ماجہ)، المتوفی 273ھ۔
7: شمائل ترمذی از ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، المتوفی 279ھ۔
8: سنن دارمی از ابومحمد عبداللہ بن الرحمٰن الدارمی، المتوفی 255ھ۔
9: السنة از محمد بن نصر المروزی، المتوفی 294ھ۔
10: سلسلة الاحاديث الصحيحة از علامہ ناصر الدین الالبانی۔
11: صحیح ابن خزیمه از ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ، المتوفی 311ھ۔
12: الفتح الربانی ترتیب مسند احمد بن حنبل الشیبانی، از علامہ ساعاتی۔

13: کتاب المنتقی از ابومحمد عبداللہ بن علی ابن الجارود، المتوفی 307ھ۔

14: الأدب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری، المتوفی 256ھ۔

15: جمع الفوائد از محمد بن سلیمان مغربی، المتوفی 1099ھ۔

16: عمدة الاحکام از حافظ عبدالغنی مقدسی، المتوفی 600ھ۔

17: شرح السنة از امام بغوی، المتوفی 516ھ۔

18: المؤطا از امام مالک بن انس، المتوفی 179ھ۔

19: مسند حمیدی از ابوبکر عبداللہ بن زبیر الحمیدی، المتوفی 219ھ۔

20: صحیفة همام بن منبه از ہمام بن منبہ، المتوفی 132ھ۔

21: معجم صغیر از ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، المتوفی 360ھ۔

22: مسند اسحاق بن راهویه از ابویعقوب اسحٰق بن راہویہ، المتوفی 238ھ۔

23: مسند الشافعی از امام شافعی، المتوفی 152ھ۔

24: مسند عبد الرحمن بن عوف از امام احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی، المتوفی 228ھ۔

25: مسند عمر بن عبد العزیز، از الامام ابوبکر محمد بن محمد بن سلیمان باغندی، المتوفی 312ھ۔

26: مسند ابوبکر، از ابوبکر احمد بن علی بن سعید المروزی، المتوفی 292ھ۔

27: مسند عبد الله بن عمر، از ابوامیہ محمد بن ابراہیم الطرطوسی۔

28: بر الوالدین، از امام محمد بن اسماعیل بخاری، المتوفی 256ھ۔

29: مسند سعد بن ابی وقاص، از الامام الحافظ ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم الدورقی (المتوفی 246ھ)۔

30: مسند عبد اللّٰه بن مبارك، از الامام الزاہد عبداللہ بن مبارک (المتوفی 181ھ)۔

31: صحیفه علی بن ابی طالب۔

32: مسند شهاب، القاضی ابوعبداللہ القضاعی، المتوفی 454ھ۔

33: مسند ابراهیم بن أدهم، امام ابن مندہ، المتوفی 395ھ۔

34: تهذیب فتح الربانی ترتیب مسند احمد بن حنبل الشیبانی۔

35: مسند ابوهریره، از امام ابواسحاق ابراہیم بن حرب العسکری السمسار۔

36: المؤطا لابن وھب، ازعبداللہ بن وہب القرشی، المتوفی 179ھ۔
37: کتاب القراء ۃ خلف الامام للبیھقی، المتوفی 458ھ۔
38: الزھد، از وکیع بن جراح، المتوفی 197ھ۔
39: مسند السراج، ازمحمد بن اسحاق بن ابراہیم السراج، المتوفی 313ھ۔
40: مسند اسامہ بن زید، از امام ابوالقاسم عبداللہ بن محمد المعروف ابن منیع البغدادی۔
41: فضائل صحابہ، از امام نسائی، المتوفی (303ھ)۔
42: کتاب الأمثال، از امام ابوالشیخ عبداللہ بن محمد الاصبہانی، المتوفی 369ھ۔
43: السنن دار قطنی ازعلی بن عمر الدارقطنی، المتوفی 385ھ۔
44: سنن الکبریٰ از ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی، المتوفی 458ھ۔
45: صحیح ابن حبان از ابوحاتم محمد بن حبان المتوفی، 356ھ۔
46: مسند طیالسی ازسلیمان بن ابوداؤد طیالسی، المتوفی 204ھ۔
47: مسند ابو عوانۃ از ابوعوانہ یعقوب بن اسحٰق، المتوفی 316ھ۔
48: کتاب السنۃ از ابوبکر احمد بن ابی عاصم، المتوفی 356ھ۔
49: مستدرك حاکم از ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم، المتوفی 405ھ۔
50: صحیح الجامع الصغیر از علامہ ناصرالدین البانی۔
51: الترغیب و الترھیب از امام عبدالعظیم المنذری، المتوفی 656ھ۔
52: مشکوٰۃ المصابیح از ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ التبریزی، المتوفی 741ھ۔
53: اللؤلوء والمرجان ازمحمد فواد عبدالباقی۔
54: مصنف عبدالرزاق از امام عبدالرزاق، المتوفی 211ھ۔
55: مسند بزار از ابوبکر احمد بن عمرو البزار، المتوفی 392ھ۔
56: معجم اوسط از ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، المتوفی 360ھ۔
57: معجم کبیر از ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، المتوفی 360ھ۔
58: مسند الفاروق، از حافظ ابن کثیر۔

59: دلائل النبوۃ، ازابوبکراحمد بن الحسین البیہقی ،المتوفی 458ھ۔
60: مستخرج ترمذی ، الحافظ ابی علی الحسن بن علی بن نصر الطّوسی،المتوفی 312ھ۔
61: موسوعہ ابی الدنیا ، ازالحافظ ابن ابی الدنیا،المتوفی 281ھ۔
62: مسند عائشۃ ازامام سیوطی،المتوفی 911ھ۔
63: مسند ابو یعلٰی ازابویعلی احمد بن علی،المتوفی 307ھ۔
64: بلوغ المرام، ازحافظ ابن حجرعسقلانی،المتوفی 852ھ۔
65: رفع الیدین فی الصلاۃ، ازحافظ ابن القیم الجوزیہ۔
66: شرح معانی الآثار ازابوجعفراحمد بن محمد سلامۃ الطحاوی،المتوفی 321ھ۔
67: السنن سعید بن منصور ، المتوفی 227ھ۔
68: الزھد، ازامام احمد بن حنبل،المتوفی 241ھ۔
69: الزھد، ازامام ہناد۔
70: الزھد، ازامام ابوداؤد،المتوفی 275ھ۔
71: الزھد، ازامام عبداللہ بن مبارک،المتوفی 181ھ۔
72: مسند ازامام عبد بن حمید۔
73: کتاب التوحید، ابن خزیمہ۔
74: شعب الإیمان، ازابوبکراحمد بن الحسین البیہقی ،المتوفی 458ھ۔
75: دلائل النبوۃ، ازابونعیم الاصفہانی۔
76: کنز العمّال، ازامام متقی الہندی۔
77: مصنف ابن ابی شیبۃ ازابوبکر بن ابی شیبہ،المتوفی 235ھ۔
78: مسند ابن ابی شیبۃ ازابوبکر بن ابی شیبہ،المتوفی 235ھ۔
79: مسند ابن الجعد، ازامام ابن الجعد۔
80: مسند نساء الصحابیات۔
81: مسند عبد اللہ بن ابی اوفٰی۔

82: تہذیب الآثار، ازطبری۔

83: سنن ، ازامام محمد بن ادریس الشافعی، المتوفی 204ھ۔

84: مسند الشامیین۔

85: کتاب الجمعة ، ازامام نسائی، المتوفی 303ھ۔

86: عمل الیوم واللیلة ، ازابوعبدالرحمٰن احمد شعیب النسائی، المتوفی 303ھ۔

87: کتاب الأدب ، ازابوبکر بن ابی شیبہ، المتوفی 235ھ۔

88: کتاب الشریعة ، ازامام الآجری۔

89: مسند الشاشی ، ازہیثم بن الکلیب الشاشی۔

90: حدیث علی بن المدینی ، ازامام علی بن عبداللہ المدینی۔

91: مسند سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ۔

92: تنبیه الحاذق مرویات جعفر الصادق ، ازالناجی بن ترکی الھجاری۔

93: المعجم لابن المقرئ، ابوبکرالخازن بن المقری۔

94: المعجم ابن الاعرابی ، ابوسعید بن الاعرابی۔

95: حدیث سفیان ثوری ، ازسفیان الثوری۔

96: سلسلة الذهب مرویات امام شافعی عن امام مالك۔

97: خصائص الکبریٰ، ازامام سیوطی۔

98: خصائص علی ، ازامام نسائی۔

99: مسند علی بن ابی طالب ، ازامام جلاالدین السیوطی۔

100: مسند فاطمه ، ازامام سیوطی۔

101: فضائل الصحابة ، ازامام احمد بن حنبل۔

102: مرویات الصحابی الجلیل ، ابوالدرداء ، ازاحمد عبداللہ کسار۔

103: حدیث الزهری ، ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن الزہری 381ھ۔

104: سنن الاوزاعی ، مروان بن محمد الشعارالبیرونی۔

105: الایمان ابن ابی شیبة ، ناصر الدین البانی۔

106: مقدمه الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم .

107: مسند امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما۔

108: حلیة الأولیاء، از ابونعیم اصفہانی۔

109: ریاض الصالحین، از امام نووی۔

اصل بات تو یہی ہے کہ اگر کوئی نیکی ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق اور مدد ہوتی ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برائی سے بچنے کی توفیق اور نیکی کی قوت بخشنے والا نہیں ہے۔ اللہ عزوجل ہی کے لیے تمام بڑائیاں اور تعریفات بیان ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه واللّٰه اکبر۔ اللہ عزوجل سب نیکیوں کی توفیق عطا فرماتا ہے تو اس خیر کو کرنے کے لیے کچھ اسباب اور آسانیاں فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے جیسے چاہے اور جس پر چاہے اپنا فضل و کرم فرماتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ جب کسی پر اللہ کے فضل و کرم کی بارش برس رہی ہوتی ہے تو وہ جانتا ہے کہ یہ صرف اللہ کا انعام ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے چہرے اور داڑھی سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے صحرا بنجر زمین اور پتھروں سے پانی پھٹتے ہوئے دیکھ کر اللہ کی محبت اور خوف سے اپنی کمی بیشیوں کی معافیاں مانگنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔

﴿ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴾ (الحدید : 21)

''یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

کتاب و سنت کی خدمت بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ: اَنَا عَبْدٌ لِاَخْبَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . '' ''میں احادیث رسول کا غلام ہوں۔'' مجھے تیس (30) سے زائد سال حدیث کی خدمت میں لگے ہوئے ہو گئے ہیں۔ امام بقی بن مخلد رحمہ اللہ کی طرح فقیرانہ بھیس میں سر پر پٹی باندھ کر ہاتھ میں لاٹھی، کاسہ اور ناد پکڑے بھکاری بن کر صدائیں لگائیں ''اَلْأَجْرُ رَحِمَكُمُ اللّٰه'' ''اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ دے دو۔'' پھر اللہ کے نام پر کچھ تعاون کرنے کے بجائے عام لوگوں نے نہیں بلکہ کچھ اہل علم نے جو میرے ساتھ کیا ایک باقاعدہ کتاب لکھی جا سکتی ہے اور بعض دوست احباب نے لکھنے کا حکم بھی دیا لیکن مجھے ملکہ زبیدہ یاد آ جاتی تھی جس نے نہر کھدوا کر حساب و کتاب والے رجسٹر نہر میں پھینک

دیے تھے۔ اسی طرح سفر جاری رہا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ فقیر الی اللہ پر اتنا فضل و کرم فرمایا کہ بیالیس کتب سلسلہ منہج احیاء السنہ کے تحت ترتیب دیں اور ایک سو پچاس اربعینات اور جامع السنن جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ترتیب دینے کی توفیق ملی۔ اگر اربعون میں چالیس احادیث لکھنا ہوتیں تو جب اکاؤنٹ کرتا تو چالیس سے کہیں بڑھ جاتیں اور نظر ثانی کرنے والے میرے محسن استاد حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ سے گزارش کرنا پڑتی کہ کسی نہ کسی طریقے سے یہ چالیس سے اوپر احادیث کو بھی شرح میں ڈال دیں۔ ایک دفعہ جب ہم چالیس اربعینات مکمل کر چکے تو حافظ صاحب نے حکم فرمایا کہ اربعون لکھنا بند کر دیں لیکن میں نے حافظ صاحب کو اللہ عزوجل کا واسطہ دیا تو انہوں نے مسکرا کر اپنے الفاظ واپس لے لیے اور نظر ثانی اور جمع و ترتیب کے کام کو آہستہ آہستہ جاری رکھا جو ایک سو پچاس تک پہنچ گئیں۔

کلماتِ تشکر:

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کچھ اسباب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور کچھ احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن حضرات کی کوششیں دعائیں میرے اس کام میں برابر کی شریک ہیں اگر وہ حضرات میری مدد نہ کرتے تو میرا خواب ادھورا ہی رہ جاتا اور اب ان حضرات کی مدد سے سو سے زائد احادیث کی کتب ایک سو پچاس سے زائد اربعون اور پچاس کے قریب مختلف موضوعات پر کام ہو رہا ہے۔

سب سے پہلے واجب الاحترام فضیلۃ الشیخ محدث العصر عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کی کرامت ہے آپ کی رہنمائی کے ساتھ آپ کی نصائح اور دعائیں بھی شامل رہیں استقامت کے ساتھ ہمارا ساتھ دیا اور کام کرنے کی اجازت دی اور اللہ گواہ ہے کہ اگر فضیلۃ الشیخ حفظہ اللہ ہم پر بھروسہ نہ کرتے تو آج تین سو کتاب جس میں ہماری کوشش ہے کہ دین اسلام کو سیکھنے کے لیے اس سے باہر نہ جانا پڑے مکمل نہ ہوتیں۔ اور کبھی کبھی میں حیران بھی ہوتا ہوں کہ ہم جیسے کم عقل اور کم علم لوگوں کو اجازت کیسے دے دی۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں ان کا شکریہ ادا کرسکوں بلکہ میں صرف دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل اس کا صلہ آپ کو احسن طریقے سے دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے۔ (آمین)

دوسرا سبب بقول موسیٰ علیہ السلام کی دعا:

﴿ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝ ﴾ (طٰہٰ: 29 تا 31)

''اور میرے لیے میرے کنبے میں سے ایک وزیر بنا دے۔ (یعنی) میرے بھائی ہارون کو۔

اس کے ساتھ میری کمر مضبوط کردے۔''

سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا اور اللہ تعالیٰ کا سیدنا ہارون علیہ السلام کو معین و مددگار اور شریک کار بنا دینا اس کی معرفت صرف اُسی کو ہوسکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے محسن بھائی دیا ہو۔ اللہ عزوجل نے مجھے بھی ایک ایسا بھائی دیا جس نے دین اسلام کی خدمت کی خاطر مجھے پینتیس سال سے زیادہ ہر قسم کے بوجھ سے فارغ کردیا اور آج اسی بھائی کی اس قربانی کی وجہ سے زیرنظر کتاب آپ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

تیسرا سبب اہل وعیال کا ہے جس نے کبھی اپنے حقوق وفرائض کا سوال تک نہیں کیا بلکہ میری اہلیہ نے اپنی گھریلو ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھائیں۔ اللہ عزوجل اُنہیں بہترین جزائے خیر دے۔ جس نے تیس سال سے زیادہ وقت میری مشغولیت کے باوجود صبر وتحمل سے گزارا۔

ایک صدی کے چوتھائی حصے سے زیادہ کوشش اور دعاؤں کے بعد اللہ عزوجل نے مدد فرمائی اور ایک منہج کے تحت فتح الرحمٰن کے نام سے ایک ہزار صفحات لکھے مگر دل کو سکون اور تسلی نہ ہوئی۔ اس کے بعد ایک اور منہج اختیار کیا جس میں میرا ساتھ دینے کے لیے ہمارے ادارہ کے کمپوزر ابوحفص محمد حسن خان نے وعدہ کیا کہ وہ اس کی کمپوزنگ کا فریضہ احسن طریقے سے ادا کریں گے، کیونکہ اس کی کمپوزنگ عام حالات سے ہٹ کر ہونی تھی اور ساتھ ساتھ مفید مشورے دیے اور حوصلہ افزائی بھی کی۔

جامع السنن کا کام شروع ہوگیا جب مجھے اس بات کی سمجھ آئی کہ یہ کتاب اُمت مسلمہ کے لیے بڑی مفید ثابت ہوگی تو حسن خان نے بھی میری بات کی تصدیق کی بلکہ ایک ایسی بات کہہ دی جس سے میں سالہا سال سے گزر رہا تھا کہ جب میں جامع السنن کو کمپوز نہیں کرتا مجھے سکون نہیں آتا۔ انہوں نے اس بابرکت کام کو آفس کے اوقات سے ہٹ کر پارٹ ٹائم باقاعدگی اور پوری محنت سے کمپوز کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اوران کی اہلیہ کو جزائے خیر دے جن کی مدد سے ہم کمپوزنگ کو مکمل کرپائے۔

جب کمپوزنگ ہونا شروع ہوگئی تو اگلا مرحلہ نظر ثانی کا تھا جو کہ قاری محمد فہد حفظہ اللہ کے حصہ میں آیا اور قاری محمد فہد حفظہ اللہ نے اس کام کو بہت احسن طریقے سے نبھایا اور ساتھ ساتھ قیمتی اصلاح ومشورے بھی دیے اور جہاں کہیں میری کم علمی نظر آئی اس کی بھی صلاح کی اور کتاب کو دو چاند لگادیے اور بقیہ دو چاند کے لیے جامع السنن میرے استاد حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ کے پاس پہنچ گئی جن کے ہاتھوں سے گزرنے کے بعد کتاب اس مقام پر پہنچی کہ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب اُمت محمدیہ کے لیے بڑی مفید ثابت ہوگی۔ ان شاءاللہ!

حافظ حامد صاحب عرصہ 25 سال سے میرے ساتھ سلسلہ تصنیف و تالیف میں مصروف کار ہیں۔ میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا، فن تصنیف بھی سیکھا، بہت ساری کتب پڑھیں، صحیح بخاری فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ سے پڑھی، جس کے نتیجہ میں انہوں نے مجھے امسال معہد کی طرف سے سند فراغت اور ساتھ میں سند اجازہ الروایۃ مرحمت فرمائی۔ جزاہ اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ.

اگر یہاں محمد شاہد انصاری حفظہ اللہ اور مرزا ذاکر احمد حفظہ اللہ کا نام نہ لیا جائے تو ناانصافی ہوگی یہ دونوں حضرات میرے حدیث پروجیکٹ میں تن من دھن سے ساتھ ہیں ان کا میرے ساتھ چلنا بڑا ہی بابرکت ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس کے عوض بہترین جزا دے۔ آمین

نشر و اشاعت میں انکل ابومومن منصور احمد حفظہ اللہ کی سرپرستی اور نصائح نہ ہوتیں تو نہ جانے میں کن گڑھوں میں گرا ہوتا۔ آپ والدین کی طرح میرے اوپر سایہ رکھے ہوئے ہیں۔

اسلامی اکادمی کے ارکان محمد رمضان محمدی حفظہ اللہ، محمد سلیم کھوکھر حفظہ اللہ اور انعام اللہ حفظہ اللہ کا بھی تہہ دل سے شکرگزار ہوں کہ یہ حضرات دن رات ان کتب کی نشر و اشاعت میں مصروف عمل ہیں۔

میرے اس پروجیکٹ میں بے شمار علماء کرام اور دوست احباب بھی ہیں۔ ہم مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہ کے تحت ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے احسان مند بھی ہیں۔

یہاں پر ہم ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق جاوید، منصور سلیم، میاں سجاد، محمد ناظر سدھو، ظفر اقبال، محمد نادر، فیصل جاوید، فیصل خان، اسجد محمود منج، محمد عرفان، اختر علی، شوکت حیات، انتصار، عبدالوحید، ابرار احمد، فیصل احمد، محمد عرفان گجر، محمد اشرف، محمد اکبر، محمد ندیم، محمد مشتاق، محمد نوید، عبد الستار، ماسٹر الطاف، عندلیب اور ادارہ کی مجلس شوریٰ جناب محمد شاہد انصاری، حاجی نوید آصف، شمشیر اشرف، محمد اکرم سلفی، مرزا ذاکر احمد اور ابوطلحہ صدیقی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ جن کے تعاون سے کتب حدیث کا مبارک کام جاری و ساری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوکر دعا گو ہیں کہ وہ اس کتاب کا نفع عام کردے یہ کتاب مدارس، لائبریریوں، بچوں، طالب علموں، نئے مسلمانوں اور کسی کو بھی تحفہ دینے کے لیے بڑی مفید اور مناسب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو تاروز قیامت باقی رکھے، تاکہ اسلام دشمن قوتوں کے خلاف محدثین اور فقہاء

کی علمی تراث کو منصۂ شہود پر لایا جا سکے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اگر کہیں کوئی خوبی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے۔ اور اگر کہیں خطا ونسیان ہے تو انسانی علمی کوتاہی کا نتیجہ ہے۔ اُمید کرتا ہوں اہل علم اصلاح فرمائیں گے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

وکتبہ

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

رئیس: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

Email: akmian311@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد للّٰہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وبعد!

اللہ عزوجل کے فضل وکرم اور خاص عنایت کے تحت ہمارا اپنا ادارہ ''انصار السنہ پبلی کیشنز لاہور'' عرصہ پچیس برس سے کتب حدیث کے تراجم اور سلسلہ احیاء منہج اہل السنہ والجماعۃ کے تحت مختلف عناوین پر خالص دینی کتب شائع کر کے منصۂ شہود پر لا رہا ہے۔ ذلك فضل اللّٰہ يؤتيه من يشاء

اپنی اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے آپ کا ادارہ علم الحدیث کی ایک اور بڑی کتاب ''جامع السنن'' ترجمہ اور علمی تخریج کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ یہ کتاب مستند احادیث کا اہم ماخذ ہے۔ یہ کتاب مستند احادیث کا اہم مآخذ ہے۔ جسے ہمارے بھائی ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی حفظہ اللہ نے ترتیب دیا ہے جبکہ اس کی علمی تخریج اور نظر ثانی کی خدمت ہمارے قریبی دوست حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ نے سرانجام دی ہے۔ اس مقام پر مجھے یہ کہنا مناسب لگ رہا ہے کہ یہ کتاب ایک نعمت غیر مترقبہ کے طور پر آپ کے سامنے ہے۔

حدیث کی حیثیت قرآن والی ہے:

یہ موقف بالکل درست ہے، اٹل اور دوٹوک ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کی وہی حیثیت ہے جو قرآن مجید کی ہے اور جس طرح قرآن مجید کے کسی ایک لفظ یا کسی ایک آیت کا منکر کافر ہوتا ہے اسی طرح رسول اکرم ﷺ سے ثابت کسی صحیح حدیث یا اس کے کسی ایک لفظ کا منکر کافر ہے۔ جس طرح قرآن مجید سے امر و نہی ثابت ہوتا ہے اسی طرح رسول اکرم ﷺ کی احادیث سے بھی امر و نہی ثابت ہوتا ہے۔ جس طرح قرآن مجید عقیدہ میں دلیل قطعی ہے اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث بھی عقیدہ میں دلیل قطعی ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے خود ارشاد فرمایا: ((أَ لا اِنِّی أُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ .)) (سنن ابوداؤد، رقم: 4604)

مسند احمد میں یہ الفاظ ہیں: ((اَلَا اِنِّی أُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ)) (مسند احمد: 16722)

''خبردار! مجھے قرآن مجید اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔''

''خبردار'' حرف تنبیہ ہے۔ خبردار! یہ بات توجہ سے سنو اور اسے اپنے دل و دماغ میں بٹھالو اور اسے آگے پہنچادو، لوگوں کو بتادو کہ مجھے میرے رب تعالیٰ نے کیا دیا ہے۔ مجھے اپنے رب کی طرف سے کیا ملا ہے......؟ فرمایا کہ: ((أُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ)) ''مجھے قرآن دیا گیا ہے۔'' ((وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ)) ''اور قرآن کے ساتھ ایک چیز اور بھی دی گئی ہے۔''

وہ بھی قرآن جیسی ہے۔ اس چیز میں اور قرآن میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یعنی جس طرح قرآن اللہ تعالیٰ کی وحی ہے، اسی طرح وہ چیز بھی اللہ تعالیٰ کی وحی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں دیں ہیں اور یہ بات تو قرآن مجید میں بھی ہے:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ (النساء: 113)

''اللہ تعالیٰ نے آپ (علیہ السلام) پر کتاب اور حکمت کو اتارا۔''

قرآن اور حدیث کا چرچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے:

قرآن و حدیث کا چرچا ابراہیم علیہ السلام کے دور سے ہوتا آرہا ہے۔ انھوں نے بیت اللہ بنایا اور پھر گڑگڑا کر کچھ دعائیں کیں۔ ان میں سے ایک دعا یہ بھی تھی:

﴿ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ﴾ (البقرة: 129)

''اے اللہ! اس سرزمین میں (میں نے یہ تیرا گھر بنایا ہے) اس قوم میں، ان لوگوں میں، ایک رسول بھیج۔''

جس کے بہت سے وظائف کے ساتھ ساتھ ایک وظیفہ یہ بھی ہو کہ:

﴿ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ (البقرة: 129)

''کہ وہ رسول انھیں قرآن اور حدیث کی تعلیم دے۔''

قرآن اور حدیث کا یہ ذکر اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مختلف ادوار میں جاری رہا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ہم نے چار چیزوں کی تعلیم دے دی ہے:

﴿ وَ يُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ﴾ (آل عمران: 48)

ایک تورات کی، دوسری انجیل کی، تیسری قرآن کی اور چوتھی حدیث کی۔

انجیل کی تعلیم اس لیے کہ وہ ان کی اپنی کتاب ہے، جس کی دعوت پر وہ مکلّف تھے۔ تورات کی اس لیے کہ ان کی قوم کے لیے احکام تورات کے تھے کہ جو ان سے قبل موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور قرآن و حدیث کی تعلیم اس لیے دی کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہ نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اُٹھالیا اور قیامت قائم ہونے سے قبل انھیں زمین پر بھیجے گا۔ اس وقت جو دور دورہ ہوگا وہ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا اور کیفیت یہ ہوگی کہ دین تقریباً مٹ چکا ہوگا، مختلف مذاہب، مختلف فرقے، مختلف گروہ، مختلف پارٹیاں، اس دین کا حلیہ بگاڑ چکی ہوں گی۔ اس وقت اس دین کی تجدید کی ضرورت ہوگی تو اللہ رب العزت نے عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے ہی قرآن و حدیث کی تعلیم دے دی تاکہ جب وہ قرب قیامت نازل ہوں تو قرآن و حدیث کے علم سے ان کا سینہ منور ہو اور وہ اس زمین پر قرآن و حدیث کو نافذ کریں۔ اس دین کے بگڑے حلیے کی اصلاح کریں اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم کردیں۔ تو گویا یہ قرآن وحدیث کا چرچا ہو رہا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کے مطابق دعائے ابراہیمی کے مطابق فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ (النسآء : 113)

''اللہ تعالیٰ نے آپ (علیہ السلام) پر کتاب اور حکمت کو اتارا۔''

قرآن اور حدیث کا ایک جیسا اعتبار ہے:

اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ ''یہ حدیث جو قرآن کے ساتھ مجھے دی گئی ہے یہ قرآن جیسی ہے'' کا معنی یہ ہے کہ جو آئینی حیثیت قرآن کی ہے، وہی حدیث کی ہے۔ کیوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو برابر قرار دے رہے ہیں۔ ایک اور حدیث میں مزید صراحت ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی کہ:

عنقریب ایک وقت آئے گا کہ ایک شخص اپنی مسند سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا، اپنی کرسی پر متمکن ہوگا:

((یَأْتِیْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ)) (سنن ابوداؤد ، رقم : 4605، سنن ابن ماجه، رقم : 13، سنن ترمذی ، رقم : 2663)

''اس کے پاس میرا کوئی امر آتا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ یہ قرآن میں تو نہیں ہے، ہمارے لیے قرآن کافی ہے۔''

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا جو امر ونہی ہے وہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا قرآن کا

امرونہی ہے۔ بلکہ ایک حدیث کے الفاظ ہیں کہ اس کو بتا دینا کہ:

((وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِثْلُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ)) (سنن ابن ماجه ، رقم : 12)

''جس چیز کواللہ تعالیٰ کا پیغمبر (ﷺ) حرام کہہ دے وہ ایسے ہی جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔''

یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی تحلیل اور تحریم وزن کے اعتبار سے، ایمان کے وجوب کے اعتبار سے، اطاعت کے اعتبار سے، قبول کرنے کے اعتبار سے، وہی طاقت وزور رکھتی ہے جو قرآن کی تحلیل وتحریم کے اندر ہے۔

پرویزیت یہودیت کی پیداوار ہے:

میرے دوستو! یہ فتنۂ انکار حدیث اور فتنۂ پرویزیت، اس کے بارے میں میرا دعویٰ یہ ہے کہ یہ گروہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ ولیدۂ یہود ہے۔ میری تحقیق کے مطابق یہ یہودیوں کی فیکٹری سے نکلا ہے۔ یہودیوں کا پیدا کردہ ہے، یہ یہودیوں کی ذریت ہے۔

یہودی اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں:

یہودی اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ یہود اسلام کے خلاف بڑی سازشیں کرنے والی قوم ہے۔ جب رسول اللہ اکرم ﷺ کے دور میں جہادی یلغار سے یہودیوں کو سرزمین عرب سے نکال دیا گیا اور بیشتر علاقوں میں ان کی عورتیں مسلمانوں کی لونڈیاں بن گئیں، ان کا مال واسباب مسلمانوں کے لیے مال غنیمت بن گیا اور وہ سرزمین عرب سے نکال دیے گئے تو پھر یہ لوگ آرام سے نہیں بیٹھے۔ پھر ان کے شب وروز کا کام اسلام کے خلاف سازشیں، اسلام کے خلاف پلاننگ اور تدبیریں کرنا تھا۔ انھوں نے سمجھ لیا کہ میدان جنگ میں ہم مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے چنانچہ اپنے ان شیطانی عقول سے، شیطانی افکار سے، اسلام کو کمزور کرنے کی کوشش کریں۔ یہ فتنہ ارتداد، فتنہ منع الزکوٰۃ، یہ سب یہود کی ہی سازش ہے۔ ان فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ بھی تھا۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ یہودی جاہل قوم نہیں ہے، یہ پڑھی لکھی قوم ہے۔ اس لیے قرآن نے ان کو مغضوب کہا ہے جو غضب کے قابل ہے۔ غضب کا مستحق وہ ہوتا ہے جو پڑھا لکھا ہونے کے باوجود نہ مانے اور عمل نہ کرے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا تھا:

﴿ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ﴾ (الصف : ۵)

''اے قوم والو! تم مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو، حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا سچا

رسول ہوں۔''

وحی کی اقسام:

ان کے پاس علم تھا، انھیں یہ بات معلوم تھی کہ دین اسلام کی اصل بنیادوحی ہے اور وحی کی دوصورتیں ہیں: قرآن مجید اور حدیث، وحی جلی اور وحی خفی، وحی متلو اور غیر متلو۔قرآن مجید اصولی کتاب ہے جو اصول وضع کرتی ہے۔اس نے احکام ومسائل کی طرف اشارے کر دیے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بیان اپنے پیغمبر ﷺ پر چھوڑ دیا۔ چھوڑا اس طرح کہ وہ بھی ہم آپ ﷺ کو بذریعہ وحی بتائیں گے، آگاہ کریں گے۔لیکن وہ بیان آپ اپنی زبان سے ان تک پہنچائیں اور اس بیان پر پورے دین کا مدار ہے۔قرآن مجید اکیلی کتاب معاشرے کونہیں چلاسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمارا ایک امتحان رکھا ہے کہ قرآن کے ساتھ وحی خفی کے طور پر حدیث دی اور قرآن کی تفسیر اور وضاحت حدیث سے کروائی۔سارا یہ معاملہ اتباع کا ہے اور اتباع کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہے۔چنانچہ یہودیوں کی یہ کوشش تھی کہ:

''ان کا ارتکاز صرف قرآن پر ہو جائے۔ایسا تو ممکن نہیں ہے کہ حدیث کو بھی چھوڑ دیں اور قرآن کو بھی چھوڑ دیں۔لیکن ان کو یہ دعوت دی جائے، یہ جراثیم ان کے اندر سرایت ہو جائیں کہ یہ قرآن کو تو نہ چھوڑیں لیکن حدیث کو چھوڑ دیں۔''

دین کا اصل مدار حدیث پر ہے اور فرقہ پرستی اور بدعات کی اساس انکار حدیث پر ہے۔

فتنہ انکار حدیث اور روافض:

لہٰذا وہ باطل گروہ جو عالم اسلام کی صفوں میں داخل ہوئے، ان تمام گروہوں کے مناہج کی بنیاد انکار حدیث تھی۔روافض نے حدیث کا انکار کیا۔ان کا طریقہ واردات یہ تھا کہ جناب علی رضی اللہ عنہ اور بعض وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جن کی ان کے ساتھ موالات اور دوستی ثابت ہے وہ پندرہ کے قریب ہیں، بس وہ صحیح ہیں باقی سب مرتد ہو گئے (نعوذ باللہ) ابوبکر صدیق، عمر بن الخطاب، عثمان غنی، ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم وہ ان سب کے ارتداد کے قائل ہیں۔جب وہ ان کا اسلام ہی قبول نہیں کرتے تو ان کے طریق سے آنے والی حدیثیں کیسے مانیں گے؟ چنانچہ انکار حدیث میں ان کا طریقہ واردات صحابہ رضی اللہ عنہم کے راستے سے تھا کہ وہ رحیل اوّل، وہ پہلا گروہ جس نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی حدیثیں سنیں، اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی سنتوں اور اعمال کا مشاہدہ کیا، حدیثوں کو روایت کیا، اس گروہ ہی کو نہ مانو تا کہ نہ اس کو مانیں اور نہ اس کے طریق

سے آنے والی حدیثوں کو مانیں، اس طرح حدیثوں کا صفایا ہوجائے، سنتوں کا انکار ہوجائے اور یہ پاکیزہ لوگ جنھوں نے اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کے عمل کو دیکھا، اپنے کانوں سے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کے فرامین کو سنا اور یہ دین کے محافظ، دین کے راوی، دین کے ناقل، سارا دین ان ہی کے طریق سے آتا ہے، جب ان کو ہی نہیں مانیں گے تو ان کے طریق سے آنے والی عام احادیث کا انکار خود ہی ہو جائے گا، یہ ایک سازش تھی۔

فتنہ انکار حدیث اور خوارج:

اس سے قبل ایک اور گروہ خوارج کا تھا۔ خوارج نے تحکیم کا بہانا بنایا اور شیخین یعنی ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کے علاوہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر کے قائل ہو گئے کہ تحکیم قبول کر کے یہ سب کے سب کافر ہو گئے (نعوذ باللہ) جب تحکیم کے بعد ان کی تکفیر کے قائل ہوئے تو ان کے نزدیک ان کی روایتوں کی اور ان کی حدیثوں کی حیثیت ختم ہوگئی۔ چنانچہ یہ دونوں فتنے یعنی روافض اور خوارج کی بدعات کی اساس انکار حدیث پر ہے۔ خوارج نے شیخین کے علاوہ سب کی احادیث کا انکار کر دیا اور روافض نے ان پندرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ جن کی موالات جناب علی رضی اللہ عنہ سے ثابت تھی، تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی مرویات کا انکار کر دیا اور وہ جو پندرہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے، ان کی بھی وہ احادیث لیں جو بقول ان کے اپنے ائمہ کی سند سے تھیں، جن کے راوی ان کے اپنے ائمہ تھے۔ بقیہ محدثین نہیں، بخاری اور مسلم ان کے ہاں محدث نہیں تو ان کی حدیثیں بھی نہیں لیں، بلکہ جن کے راوی ان کے اپنے ائمہ تھے ان کی حدیثیں لیں اور ان تمام احادیث کی بنیاد وضع تھی۔ ان میں ایسے لوگ شامل تھے جو وضاع اور کذاب تھے۔ نتیجہ یہ کہ انھوں نے اپنی اس فکر کے ذریعے سے احادیث کو بالکل مطعون اور ملتبس کرنے کی کوشش کی۔

تمام فتنوں کی جڑ یہودیت ہے:

یہ دین اسلام کے اولین فتنے تھے اور اگر آپ ان پر غور کریں گے، ان کے جز و اور اصول دیکھیں گے تو یہ سب کے سب ولیدۂ یہود ہیں، ان کی بنیاد میں آپ کو یہودی سازش ملے گی اور یہودیوں کو یہ معلوم تھا کہ مسلمانوں سے قرآن اور حدیث ہم نہیں چھین سکتے، اگر ہم حدیث کو چھیننے میں کامیاب ہو گئے تو پورا دین ختم ہوسکتا ہے کیوں کہ اکیلا قرآن سارے مسائل حل نہیں کرسکتا۔ قرآن نماز نہیں پڑھا سکتا۔ یہ جو کہتے ہیں کہ نماز پڑھو؟ یہ قرآن نے بیان نہیں کیا۔ کتنی نمازیں ہیں؟ قرآن نے نہیں بتایا۔ طریقہ نماز کیا ہے؟

قرآن نے نہیں بتایا۔ نماز شروع کہاں سے ہوگی، ختم کیسے ہوگی؟ قرآن نے نہیں بتایا۔

قرآن کہتا ہے زکوٰۃ دو، لیکن زکوٰۃ کی تفصیلات نہیں بتائیں۔ اگر کسی کے پاس اونٹ ہیں تو کیا نصاب ہے؟ بکریاں ہیں تو کیا نصاب ہے؟ سونا اور چاندی ہے تو کیا نصاب ہے؟ درہم اور دینار ہیں تو کیا نصاب ہے؟ روپیہ پیسہ ہے تو کیا نصاب ہے؟ باغات ہیں، کھیتیاں ہیں تو کیا نصاب ہے؟ اور اگر کھیتیوں کو پانی بارش سے دیا جائے تو اس کا کیا نصاب ہے؟ اور اگر ڈولوں کی مدد سے کھینچ کھینچ کر کھیتوں کو سیراب کیا گیا تو اس کا کیا نصاب ہے؟ قرآن نے یہ نہیں بتلایا۔ اکیلا قرآن نہ عبادت کو چلا سکتا ہے نہ معاملات کو چلا سکتا ہے۔ یہ سارے کا سارا کام حدیث رسول ﷺ کے ساتھ ہی سنور سکتا ہے۔ اس لیے حدیث کو چھینو، انھیں گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

فتنہ انکار حدیث اور معتزلہ:

تیسرا فرقہ اس دور میں معتزلہ کا تھا۔ معتزلہ نے ایک عجیب طرح چھوڑی اور تفریق کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ بعض اوقات ہمارے سامنے ایسی حدیثیں آتیں ہیں، جن کی بنیاد ایک راوی پر ہوتی ہے، یہ خبر واحد ہے اور بعض اوقات ایسی حدیثیں آتی ہیں، جن کے راوی پچاس، ساٹھ، ستر، اسی ہوتے ہیں۔ ان کی اصطلاح کے مطابق یہ خبر متواتر ہے۔ انھوں نے یہ شوشہ چھوڑا کہ خبر متواتر علم یقینی رکھتی ہے اور خبر واحد علم ظنی پر مشتمل ہے۔ لہٰذا ہم ظنون کو، شبہات کو، علم قرار نہیں دیں گے، وہ حدیث جو متواتر ہے، اسے ہم مانتے ہیں اور جو احاد ہیں، انھیں ہم نہیں مانتے۔ چنانچہ اس فرقے کی بنیاد بھی انکار حدیث ہے۔

خبر واحد پر عمل کی ایک مثال:

یہ سارے اصول لوگ دین پر ڈھاتے ہیں، لیکن کوئی شخص آ کر بتا دے کہ تمھارے گھر میں آگ لگ گئی تو بھاگے جائیں گے۔ اس کو نہیں کہیں گے کہ تم اکیلے ہو، خبر واحد ہے، ہم نہیں مانتے، اپنے گھر بھاگے جائیں گے کہ گھر جل نہ جائے۔ یہ نہیں کہیں گے کہ ہمارے گھر جلنے کی خبر پچاس، ساٹھ، ستر، اسی راوی لے کر آئیں گے تو پھر ہم مانیں گے کہ گھر کو آگ لگ گئی ہے ورنہ ہم نہیں مانیں گے، نہیں! وہ نقصان اپنی ذات کو ہو رہا ہے، بھاگے جائیں گے، لیکن یہ سارا معاملہ دین کو کمزور کرنے کی سازش ہے۔

باطل فرقوں کا بدعات کے لیے استدلال:

آپ دیکھیں! ابتداء میں جس قدر گروہوں اور فرقوں نے جنم لیا، ان تمام کی بدعات کا استدلال

قرآن سے تھا۔ چنانچہ جہمیہ، معطلہ، قدریہ، جبریہ، روافض، معتزلہ، متکلمین ان تمام نے جو بدعات اختراع کیں (تفصیلات آپ کتابوں میں پڑھ سکتے ہیں) لیکن انھوں نے اپنی تمام بدعات کا سہارا قرآن کے ذریعے لیا، اس طرح کہ اپنی من مانی تاویلیں کیں۔ سلامتی والا راستہ یہ ہے کہ قرآن کو لو اور اس کو اس طرح سمجھو جس طرح محمد رسول اللہ ﷺ نے سمجھا دیا ہے۔

حدیث ہی دین کی تکمیل ہے:

حدیث پورا دین ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے پوری زندگی پیش کیا۔ آخری وقت آ گیا تو یہ فرما گئے کہ:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَينِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِما: كَتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ .))

(مؤطا مالك : 321/2، مشكوة ، رقم : 361، المستدرك للحاكم : 63/1)

''میں تمھارے بیچ دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک ان دو چیزوں کو تھامے رہو گے، تمھیں دنیا کی کوئی طاقت گمراہ نہیں کر سکے گی، ایک قرآن اور دوسری حدیث۔''

کتاب اللہ میں بھی اس چیز کی تکرار وارد ہے:

﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ﴾ (النساء : 59)

''اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو۔''

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ ﴾ (آل عمران : 31)

''بتا دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔''

﴿ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ﴾ (النساء : 59)

''لوگو! اگر تمھارے درمیان نزاع ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔''

''اللہ کی طرف لوٹا دو'' یہ قرآن مجید ہے۔ اور ''رسول اللہ (ﷺ) کی طرف لوٹا دو'' یہ آپ ﷺ کی حدیث ہے۔ عمر بھر اسی چیز کی تکرار رہی کہ قرآن اور حدیث ہی دین ہے۔ لیکن ان گمراہ فرقوں نے حدیث کو چھوڑ کر جب اپنی عقل سے قرآن پر غور کیا تو گمراہ ہوئے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔

فتنہ انکارِ حدیث، قرآن کے خلاف سازش ہے:

لہٰذا فتنہ انکار حدیث ایک سازش ہے، نہ صرف یہ کہ حدیث کے خلاف بلکہ قرآن کے خلاف بھی،

کیوں کہ قرآن کا فہم حدیث کا محتاج ہے۔ جب تم حدیث کو نہیں مانو گے تو گویا تم نے قرآن کو بھی نہیں مانا۔ اب خوارج نے حدیث کا انکار کر دیا ہے کہ شیخین کے علاوہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمارے نزدیک کافر ہو گئے۔ (نعوذ باللہ)

لہٰذا ہم کسی کی حدیث کو نہیں مانیں گے، انھوں نے قرآن کو بھی نہیں مانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خوارج کی خبر دی کہ ایک قوم پیدا ہونے والی ہے۔ فرمایا:

((يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ))

''وہ دین سے نکل جائیں گے۔''

((كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ))

''جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے، واپس نہیں لوٹتا۔''

اور ساتھ ساتھ یہ فرمایا:

((وَيَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ وَلَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ))

(صحيح البخاري ، رقم : 6930، صحيح مسلم ، رقم : 2462)

''وہ قرآن کو پڑھیں گے، لیکن حقیقت یہ ہوگی کہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔''

فہم قرآن، حدیث کا محتاج ہے:

حدیث کے بغیر قرآن کو ماننا، کیا ماننا ہے، یہ ماننا نہیں ہے۔ اگر حدیث کو نہیں مانا تو تم نے قرآن کو بھی نہیں مانا۔ کیوں کہ فہم قرآن، حدیث کا محتاج ہے۔ اس وقت تک قرآن صحیح معنوں میں سمجھ میں نہیں آ سکتا، جب تک ساتھ ساتھ حدیث نہ ہو، چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ نبوت کیا تھا:

﴿ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ ﴾ (النحل : 44)

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو بھیجا ہے تاکہ جو وحی آپ کی طرف آ رہی ہے، اسے کھول کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کریں۔''

یہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ ہے۔ قرآن بیان کرتا ہے:

﴿ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ﴾ (الانعام : 114)

''اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف کتاب اُتاری۔''

’’مُفَصَّلًا‘‘ سے منکرین حدیث کا دھوکہ اور اس کا صفایا:

بیشتر منکرین حدیث اپنی جہالت کی بنیاد پر اس آیت سے دھوکا کھاتے ہیں، اور دیتے ہیں، اُن کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مفصل اتار دی، اس لیے کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس آیت کا یہ ترجمہ نہیں ہے، یہ ترجمہ جہالت کی بنیاد پر کیا گیا ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ﴾

بھئی یہ کیا ترکیب ہے؟ جس ترکیب کے مطابق عام پرویزی اس کا ترجمہ کرتے ہیں، وہ موصوف صفت والا ترجمہ کرتے ہیں، یہ کتاب مفصل ہے، جب کتاب مفصل ہے تو پھر کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ صاف کہہ دیتے ہیں۔ لیکن بتاؤ یہ موصوف صفت ہے؟ یہ ترکیب توصیفی ہے، آپ جانتے ہیں کہ ترکیب توصیفی میں دونوں جز موصوف اور صرف آپس میں مطابق ہوتے ہیں اور مطابقت چار چیزوں میں ہوتی ہے، جن میں سے ایک تعریف اور تنکیر کی بھی ہے۔ اب ”الْكِتَابَ“ معرفہ ہے۔ ”مُفَصَّلًا“ نکرہ ہے۔ معرفہ کی صفت نکرہ نہیں ہوسکتی، لہٰذا یہ ترکیب توصیفی نہیں ہے، جب ترکیب توصیفی نہیں ہے تو پھر اس کا ترجمہ ترکیب توصیفی والا نہیں ہوگا۔ ترکیب میں مفصلا ، الکتاب سے حال ہے۔ اب ترجمہ کرو:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ﴾

’’اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ (ﷺ) کی طرف کتاب اتاری، اس حال میں کہ اس کتاب کی تفصیل بھی بیان کر دی گئی ہے۔‘‘

معنی یہ کہ کتاب اور چیز ہے اور اس کی تفصیل اور چیز ہے۔ یہ تمھارا ترجمہ تمھارے جہل کی بنیاد ہے، جو غلط ہے۔ یہ ترکیب توصیفی نہیں ہے، بلکہ یہ حال ذوالحال ہے، اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب اتاری اس حال میں کہ اس کتاب کی تفصیل بھی اللہ تعالیٰ نے کی۔ بیان کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی دلیل صریح ایک اور مقام پر ہے:

﴿كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ﴾ (ھود: 1)

’’یہ کتاب ہے جس کی آیتیں محکم ہیں، پھر ان آیتوں کی تفصیل کی گئی۔‘‘

وہ تفصیل کس کی طرف سے ہے؟ ﴿مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ﴾

''وہ بھی اللہ حکیم وخبیر کی طرف سے ہے۔'' یعنی ایک کتاب ہے اور ایک اس کی تفصیل ہے، کتاب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کی تفصیل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ لہٰذا یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اس کی تفصیل بیان کرنا لوگوں کے سامنے پیش کرنا، یہ محمد رسول اللہ ﷺ کا وظیفہ ہے۔ چنانچہ یہ بات اچھی طرح ثابت ہوتی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی تفصیل کی۔ اس کی تفسیر خود بیان کردی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ دس آیتیں اترتیں:

((واَصحابُ رسول اللّٰه ﷺ لَمْ يُجاوِزُوهَا حَتّٰى يَتعلَّمُوا مَا فِيْهَا مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمِلِ .)) (فتاوٰی ابن تیمیه : 1308/3)

''اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وقت تک آگے نہ بڑھتے جب تک ان دس آیتوں کا علم وعمل اللہ تعالیٰ کے پیغمبر (ﷺ) سے حاصل نہ کر لیتے۔''

یہ علم دینے والا اللہ کا پیغمبر (ﷺ)۔ عمل بتانے والا اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ﷺ ہے اور آخری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ:

((فَتَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ وَالْعَمَلَ جَمِيْعًا .))

(الاتقان : 468/2 عن ابن مسعود ایضًا ، فتاوٰی ابن تیمیة : 331/13)

''ہم نے قرآن اور قرآن کا علم اور اس پر عمل تینوں چیزیں اکٹھی حاصل کیں۔''

اس کا معنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے قرآن مجید کی تفصیل اور تفسیر کی۔ اس کا ایک شاہد یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے:

((اَقَامَ عَلٰى حِفْظِ "الْبَقَرَةِ" ثَمَانَ سَنَوَاتٍ .)) (التفسیر والمفسرون : 7/2)

''صرف سورۃ البقرۃ کے حفظ کرنے پر انھیں آٹھ سال لگ گئے۔''

ان کا حافظہ کمزور نہیں تھا کہ آٹھ سال میں سورۃ البقرۃ یاد کی۔ بلا کے ذہین تھے، بلا کا حافظہ تھا، آج ہمارا بچہ بھی چند ماہ میں سورۃ البقرہ کا حافظ بن جاتا ہے، ان کا جو حفظ تھا اور تعلم تھا وہ تفسیر اور امر کے ساتھ ساتھ تھا یعنی سورۃ البقرۃ کو یاد رکھنے، اسے سیکھنے، اس کا علم حاصل کرنے پر آٹھ سال لگے۔ کیوں کہ قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت جو سب سے زیادہ احکام پر مشتمل ہے، وہ سورۃ البقرۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ سے اس سورۃ کو سیکھنے اور یاد کرنے میں آٹھ سال کا عرصہ لگا، یہ بھی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم،

اللہ کے پیغمبر ﷺ سے قرآن کی تفسیر لیا کرتے تھے۔طبرانی میں ایک روایت موجود ہے، اس سے بھی صراحت ہوتی ہے،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ:

((أنّ عُمَرَ قال ثُمَّ إنّ مِنْ آخِرِ مَا نَزَلَ آيةُ الرِّبوٰ وتوَفّی رسولُ الله قَبْلَ انْ يُفَسِّرُها .)) (مسند احمد: 49/1 ، رقم : 350، تفسیر طبری : 75/3)

''قرآن مجید کی جو آخری آیت اتری ، احکام کے لحاظ سے وہ سود کی آیت تھی اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر (ﷺ) اس آیت کی تفسیر بیان کرنے سے قبل ہی فوت ہو گئے۔''

اس میں دلیل ہے کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے ہر آیت کی تفسیر کی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے لی ،لیکن احکام میں جو آخری آیت نازل ہوئی ، وہ آیت ربا تھی اور اللہ کے پیغمبر ﷺ اس کی تفصیل بیان کرنے سے قبل ہی فوت ہو گئے۔اس میں کوئی نقص باقی نہیں رہا وہ آیت واضح تھی ،اس میں کوئی ابہام ہوتا یا تفصیل طلب کوئی چیز ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ اسے بیان کیے بغیر نہ چھوڑتے ،لیکن وہ بات واضح تھی ، البتہ اس میں دلیل ہے کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے ہر آیت کی تفسیر کی۔

قرآن کی تفسیر کا معاملہ انتہائی نازک اور حساس ہے:

قرآن کی تفسیر کا معاملہ سب سے زیادہ نازک اور حساس ہے۔امام مسروق رحمہ اللہ ایک تابعی گزرے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ:

''قرآن کی تفسیر کرنے والے چوکنے اور محتاط ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ، کیوں کہ قرآن کی تفسیر روایت ہے خالق کائنات کی طرف سے یہ کوئی کھیل یا مذاق نہیں ہے۔''

جس طرح اس کو منکرین حدیث اور پرویزیوں نے کھیل بنا دیا ہے۔من مانی کی تفسیریں کر کے اور من مانے مطالب بیان کر کے اسے ایک معمہ بنا دیا ہے۔ یہ قرآن کا مقام نہیں۔قرآن کی تفسیر کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((اَخَافُ عَلٰی اُمّتِی الکِتَابَ والَّلبَنَ .)) (مسند احمد، رقم : 16867)

''مجھے اپنی اُمت پر دو خطرے ہیں۔ایک خطرہ قرآن کے بارے میں ہے دوسرا خطرہ دودھ کے بارے میں ہے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا:''قرآن کا خطرہ کیا ہے،اور دودھ کا خطرہ کیا ہے؟'' فرمایا: کہ قرآن کا خطرہ یہ ہے کہ:

((یَتَعَلَّمَہُ الْمُنافِقُوْنَ ثُمَّ یُجَادِلُوْنَ بِہٖ الَّذِیْنَ آمنُوا .))

(مسند احمد، رقم : 16867)

''اس اُمت کے منافق، اس اُمت کے بعض بے ایمان لوگ، قرآن کو اپنی خواہشات کے مطابق سیکھیں گے اور سیکھنے کے بعد اس قرآن کو لے کر، اس کی آیتیں پڑھ پڑھ کر مومنین سے جھگڑیں گے۔''

اللہ کے نبی ﷺ کی یہ حدیث ان پرویزیوں پر مکمل فٹ ہو رہی ہے، جو قرآن کی آیتیں پڑھ پڑھ کر جھگڑتے ہیں اور بحثیں اور مناظرے کرتے ہیں، اس کے صحیح فہم کے ساتھ نہیں بلکہ من مانی تاویلوں کے ساتھ۔ فرمایا کہ یہ خطرہ تو قرآن کے بارے میں ہے۔ اور دوسرا خطرہ دودھ کے بارے میں یہ ہے کہ لوگ دودھ کے جانور بکریاں، اونٹنیاں، گائے وغیرہ میں مشغول ہو جائیں گے۔ ریوڑ ہوں گے، ان کو لے کر نکل جائیں گے۔

((فَیَخْرُجُوْنَ مِنَ الْجَمَاعَاتِ وَیَتْرُکُونَ الجُمُعَاتِ .)) (مسند احمد، رقم : 16867)

''نتیجہ یہ ہوگا کہ جماعتوں سے غیر حاضر ہوں گے اور جمعہ چھوڑتے جائیں گے۔''

یہ دودھ کا خطرہ ہے کہ کاروباروں میں اس قدر منہمک ہوں گے کہ کاروبار پھیل جائیں گے، ان کے پھیلاؤ کو سنبھالنے کے لیے وہ باہر نکلیں گے، جب وہ باہر نکلیں گے تو جماعتیں بھی چھوٹیں گی، جمعہ بھی رہ جائیں گے۔ فرمایا یہ خطرہ ہے دودھ کا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((ھَل تَعْرِفُ مَایَھْدِمُ الْإِسْلام؟ زِلَّۃُ الْعَالِمِ، وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بالکِتَابِ، وَحُکْمُ الْائمۃِ الْمُضِلِّیْنَ .)) (سنن دارمی ، رقم : 214)

''کیا تم جانتے ہو کہ اسلام کو گرانے والی کون سی چیزیں ہیں؟ عالم کی ٹھوکر، منافقین کا قرآن لے کر جھگڑنا اور گمراہ حکام۔''

اسلام کیسے منہدم ہوتا ہے یا اسلام کی عمارت کیسے گرتی ہے؟ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ہیں:

ایک ہے:

((زِلّۃ الْعَالِم)) ''عالم کی ٹھوکر۔''

دوسری چیز:

((وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ))

''اس اُمت کے بعض منافقین قرآن کی آیتیں لے لے کر جھگڑا کریں گے۔''

تیسری بات:

((اَئِمَّةٌ مُضِلِّيْنَ))

''گمراہ حکام کا حکم، ان کے فیصلے، ان کی قرارداد یں۔''

فرمایا کہ یہ بھی دین اسلام کو ڈھانے والی ہیں۔ اس سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ تفسیر قرآن کا کیا مقام ہے؟ یہ کوئی کھیل تماشا نہیں ہے۔ یہ بڑی احتیاط کا کام ہے، یہ ایک بڑا حساس عمل ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص گیا اور کہا کہ ﴿ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴾ قرآن کی ایک آیت ہے، اس کی تفسیر کیجیے! تو آپ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمت میں سب سے افضل ہیں، انھوں نے فرمایا کہ:

((اَيُّ سَمَآءِ تُظِلنی وَاَيُّ اَرْضٍ تُقِلُّنِيْ اِنْ قُلْتُ فِى الْقرآنِ بالرَّأي .))

(الاتقان فی علوم القرآن 304/1، الإحكام فی اصول القرآن لابن الجصاص)

''اگر میں قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کر دوں، تو مجھے بتاؤ کہ کون سا آسمان ہے جو مجھ پر سایہ کرے گا اور وہ کون سی زمین ہے جو مجھ کو پناہ دے گی۔''

یعنی یہ مسئلہ بڑا حساس ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے ثقہ صحابی ہیں، ان کا قول ہے:

((قال سَتَجِدُوْنَ اَقْوامًا يَدْعُونَكُمْ اِلٰى كتابِ اللّٰه وَقَدْ نَبَذُوْهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ))

(سنن الدارمی ، رقم: 143، جامع بیان العلم وفضلهٖ: 193/2)

''ایک دور آئے گا، کچھ گروہ پیدا ہوں گے، جن کی دعوت صرف قرآن کی طرف ہو گی اور ان کا اپنا حال یہ ہو گا کہ وہ خود قرآن کو اپنی پشتوں کے پیچھے پھینک چکے ہوں گے۔''

عمل کی قبولیت کی بنیاد فہم قرآن ہے:

ایسے لوگوں کو قرآن کا فہم ہی نہیں ہو گا، جن کی باتیں اپنے مفاد میں ہوں گی، ان کو لے لیں گے، باقی کو چھوڑ دیں گے۔ جب قرآن کا صحیح فہم ہی نہیں ہو گا تو عمل کیا ہو گا؟ عمل ہوتا ہے صحیح فہم کی بنیاد پر۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بڑا تاریخی قول ہے:

((اِنَّهُ سَيَأتِى ناسٌ يُجَادِلُونَكُم بِشُبُهاتِ الْقرآنِ فَخُذُوْهُمْ بِالسُّنَنِ فإنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰه .)) (سنن الدارمی ، رقم : 119)

میرے دوستو! کچھ لوگ تمھارے پاس آئیں گے، تم سے قرآن کے ذریعے جھگڑیں گے۔ قرآن پڑھ کر اپنی مرضی کے مفہوم بیان کر کے تم سے اختلاف کریں گے، جھگڑیں گے، مناظرے کریں گے۔ تم ان کو اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی حدیث سے پکڑنا۔

ایک اہم نکتہ: اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ:

میں اصل میں ایک اہم نکتے کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ انکار حدیث کا فتنہ دین کے خلاف، حدیث کے خلاف اور قرآن کے خلاف سازش ہے۔ قرآن مجید اتنی مقدس اور عظیم کتاب ہے کہ اس کی تفسیر بڑی احتیاط کا تقاضا کرتی ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ یقیناً آپ کہیں گے کہ شرک سے بڑا گناہ ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک گناہ اور بھی ہے جو شرک سے بھی بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر چار گناہوں کا ذکر کیا ہے:

﴿ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (الاعراف: 33)

''کہ اللہ تعالیٰ نے فواحش، معصیت اور گناہوں کو حرام کیا ہے۔ دوسرے نمبر پر وَالْبَغْيَ سرکشی کو حرام کیا ہے۔ یعنی فواحش سے بڑا گناہ سرکشی ہے۔ اور تیسرے نمبر پر فرمایا کہ شرک کو حرام کیا ہے یعنی سرکشی سے بڑا گناہ شرک ہے اور چوتھے نمبر پر فرمایا کہ ''تم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی چیز منسوب کرو جس کو تم جانتے ہی نہیں۔''

بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی بات منسوب کرنا، یہ شرک سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر کوئی بات کہنا یہ بڑی صریح اور ٹھوس دلیل کے ساتھ ہو۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو یہ شرک سے بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کے متعلق فرمایا:

﴿ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ ﴾ (الحاقة: 44-47)

''اگر ہمارا پیغمبر (علیہ السلام) اپنی کوئی بات ہماری طرف منسوب کرے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بات ہے، تو

ہم دائیں ہاتھ سے پیغمبر (ﷺ) کو اُٹھا کر کھینچ لیں گے اور پیغمبر (ﷺ) کی شہ رگ کاٹ کے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیں گے۔''

اللہ تعالیٰ پر کوئی بات بغیر علم کے کہنا بہت بڑا گناہ ہے۔ مجھے ضمناً ایک بات یاد آئی۔ میں نے بعض مساجد میں دیکھا ہے کہ ایک ہیڈنگ اوپر قائم کی ہوئی ہے، نیچے دس بارہ مقفّی و مسجع جملے لکھے ہوئے ہیں کہ:

''میرے بندے! تو میری طرف آ کر تو دیکھ، کرم کی انتہا نہ کر دوں تو پھر کہنا۔''

کرم کی انتہا کیا ہے؟ اس انتہا کو تم کیسے جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے یہ کہاں فرمایا ہے؟ قرآن میں کہاں ہے؟ حدیث میں کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ پر بغیر علم کے کوئی بات کہنا شرک سے بڑا گناہ ہے۔ یعنی یہ بڑا سنگین معاملہ ہے۔

حدیث کا انکار ہی قرآن کا انکار ہے:

اب میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ جو لوگ حدیث کا انکار کرتے ہیں، وہ قرآن کو بھی نہیں مانتے۔ قرآن کا بھی حق ادا نہیں کرتے۔ چنانچہ اپنی بات منانے کے لیے وہ قرآن میں اپنی مرضی کی من مانی تاویلیں کرتے ہیں، نتیجہ یہ کہ حدیث کا انکار تو کر ہی دیا۔ نہ قرآن کو مانا نہ دین کو مانا۔ یوں آہستہ آہستہ دین کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اب قرآن کی طرف آیئے! اس کی تفسیر کا مقام آپ نے سن لیا۔ امت کے بعض مشاہیر کے قول آپ نے سن لیے کہ قرآن کی تفسیر کا معاملہ کتنا گھمبیر ہے اور بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی بات منسوب کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ یہ سب باتیں آپ نے سن لیں جو میں نے شروع میں دعویٰ کیا کہ حدیث کے بغیر قرآن پر عمل نہیں ہوسکتا۔

صحابی رسول (ﷺ) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور ایک سوال کیا۔ انھوں نے جواب دیا تو وہ کہتا ہے کہ جو آپ نے حدیث بتائی ہے مجھے اس کا جواب قرآن سے بتاؤ؟ تو صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ "اِنَّكَ رَجُلٌ اَحْمَقُ" ''تم احمق آدمی ہو'' جو قرآن کی شرط لگا رہے ہو۔ پھر اس سے پوچھا کہ تم بتاؤ تم نے ابھی ظہر کی چار رکعت پڑھیں۔ یہ قرآن میں کہاں ہے؟ قراءت سری تھی، امام نے قراءت بالجہر نہیں کی۔ یہ سری قراءت قرآن میں کہاں ہے؟ تم نے نماز تکبیر تحریمہ سے شروع کی۔ تکبیر تحریمہ قرآن میں کہاں ہے؟ تم نے سورۃ فاتحہ پڑھی یہ قرآن میں کہاں ہے؟ تم نے ایک رکعت میں ایک رکوع کیا، دو سجدے کیے۔ قرآن میں یہ کہاں ہے؟ تم نے نماز سلام پھیرنے سے ختم کی یہ قرآن میں کہاں

ہے؟ اس کو زچ کر دیا کہ تم نے یہ کیا تماشا بنا رکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کو دین کی فکر تو یہی تھی کہ جو کچھ حدیث ہے، وہی قرآن ہے۔ جو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہی اللہ تعالیٰ کا فرمودہ ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (النسآء : 80)

''جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔''

ایک عورت ام یعقوب، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا کہ رات تم نے ایک مسئلہ بیان کیا۔ میں نے پورا قرآن دیکھا مجھے کہیں نہیں ملا۔ مجھے قرآن سے بتاؤ وہ کہاں ہے؟ تم نے کہا کہ:

((لَعَنَ اللّٰهُ لْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَات والمتَنَمِّصاتِ والمُتفلّجاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰه .))

''ان سب عورتوں پر اللہ کی لعنت جو اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال جوڑتی ہیں تا کہ بال لمبے ہو جائیں، حسن میں اضافہ ہو جائے اور وہ عورتیں جو اپنے گال چھدوا کر اس میں سرمہ بھرواتی ہیں، نقش و نگار کرتی ہیں تا کہ خوبصورتی پیدا ہو جائے۔ اور متنمصات وہ عورتیں جو اپنے بھنویں کے بال ترشوا کر باریک کرتی ہیں تا کہ خوبصورتی میں اضافہ ہو۔ اس عورت نے کہا کہ میں اپنے گھر گئی رات بھر نہیں سوئی۔ میں نے قرآن اوّل تا آخر پورا کا پورا کھنگال مارا مجھے یہ کہیں نہیں ملا۔ تم بتاؤ تم نے یہ کہاں سے لے لیا۔ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ جب تم قرآن دیکھ رہی تھی تو تمھارے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں گزرا:

﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ (الحشر : 7)

''جو چیز تمھیں پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) دے وہ لے لو اور جس چیز سے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) روکے اس سے رُک جاؤ۔''

کہاں ہاں! یہ آیت میں نے پڑھی ہے۔ فرمایا کہ پھر تم گواہ رہو میں نے اپنے ان دو کانوں سے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے۔ (صحیح البخاری ، رقم : 8486)

قرآن اور حدیث دونوں اللہ تعالیٰ کی وحی ہیں:

معنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان گو حدیث ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ ہی کا امر ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے علی الاطلاق بغیر کسی قید کے، بغیر کسی استثناء کے واضح اعلان کر دیا کہ جو چیز تم کو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

دے وہ لے لو اور جس سے روکے رُک جاؤ۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے دی ہے یہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کا امر ہے میں نے ان دو کانوں سے سنا ہے۔ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذہن یہ ہے کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کا جو فرمان ہے، وہ اللہ تعالیٰ ہی کا امر ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی وحی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا آرڈر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کا منصب یہ بیان کیا ہے:

﴿ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذْنِهِۦ ﴾ (الاحزاب : 45-46)

اور آگے ایک چھوٹا سا حرف ہے ﴿ بِإِذْنِهِۦ ﴾ وہ داعی جن کو اپنی دعوت پر اللہ تعالیٰ کا پورا اذن حاصل ہے، اللہ تعالیٰ کی اجازت اور اللہ تعالیٰ کا امر حاصل ہے۔ چنانچہ وہ جو بات فرمائیں گے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی بات ہے، ان کا فرمودہ اللہ تعالیٰ ہی کا فرمودہ ہے، ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے، قرون اولیٰ میں بھی یہی فکر تھی۔

ایک اعرابی حج کر رہا تھا احرام کی حالت میں ہے لیکن احرام اس کا قمیص کی شکل میں ہے، قمیص سلی ہوئی تھی، عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ، تابعین میں سے ایک محدث ہیں۔ انھوں نے دیکھا تو اس کو کہا کہ تم عجیب آدمی ہو تم نے سلا ہوا کپڑا پہنا ہوا ہے! احرام میں تو ان سلی چادر ہوتی ہے، وہ کہتا ہے کہ:

((إِيتِنِى بِشَىءٍ مِنْ كتابِ اللّٰه تَنْزِعُ هٰذا .))

''اے عبدالرحمٰن! اگر یہ قمیص اتروانی ہے تو قرآن کی آیت پیش کرو، صرف تمھارے کہنے سے نہیں اتاروں گا۔''

عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں قرآن سے ثابت کرتا ہوں کہ احرام کی حالت میں قمیص نہیں پہننی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ:

﴿ وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ﴾ (الحشر : 7)

''جو چیز تمھیں پیغمبر (ﷺ) دے وہ لے لو اور جس چیز سے پیغمبر (ﷺ) روکے اس سے رُک جاؤ۔''

اس نے کہا کہ اس میں قمیص کا ذکر کہاں ہے، حج اور احرام کا ذکر کہاں ہے؟ کہا کہ اس بات سے متفق ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا امر ہے کہ جو پیغمبر (ﷺ) دیں وہ لے لو۔ کہا کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ پھر کہا کہ "حدثنی فلان .... عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَايَلْبَسِ المحرِمُ القميصَ ''محرم احرام کی حالت

میں قمیص نہ پہنے۔''(صحیح البخاری ، رقم :5794)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو پیغمبر (ﷺ) دے وہ لے لو۔معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر (ﷺ) کی حدیث اللہ تعالیٰ ہی کا امر ہے، حدیث اور قرآن اللہ تعالیٰ کی وحی ہے۔تم قرآن کو مانو، حدیث کو نہ مانو۔ کس جواز پر؟ قرآن بھی اللہ تعالیٰ کا امر، حدیث بھی اللہ تعالیٰ کا امر، قرآن بھی اللہ تعالیٰ کی وحی، حدیث بھی اللہ تعالیٰ کی وحی، ایک وحی کو مانو ایک کو نہ مانو۔کس جواز کے تحت؟ جب کہ حال یہ ہے کہ قرآن کو ثابت کرنے والی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی حدیث ہے۔جب وحی اُترتی تو کسی کو معلوم نہ ہوتا کہ کیا اُتر رہا ہے اور جب فرشتہ وحی دے کر چلا جاتا تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ فرماتے کہ آج جو وحی اُتری ہے، یہاں لکھو۔بعض اوقات وحی آتی وہ حدیث ہوتی، اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ سنا دیتے۔یہ تفریق اور تمیز اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی زبان نے کیا ہے۔میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ فتنہ انکار حدیث پورے دین کے ساتھ ایک سازش ہے۔میں نے بات تھوڑی سی طویل کی۔قرآن کی تفسیر کے حوالے سے یہ ثابت کیا کہ قرآن کی تفسیر کا معاملہ بڑا گھمبیر اور بڑا احتیاط طلب معاملہ ہے۔

انکار حدیث کی بنیاد بے علمی پر مبنی ہے:

اللہ تعالیٰ پر بلا علم کوئی بات کہنا اور بلا علم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی بات منسوب کرنا سب سے بڑا گناہ ہے اور انکار حدیث کی بنیاد اسی معصیت اور اسی گناہ پر ہے، منکرین حدیث پوری زندگی اسی گناہ میں ملوث ہیں۔حدیث کو نہیں مانتے، قرآن کی من مانی تاویلیں کرتے ہیں، مرضی کی تفسیریں کرتے ہیں، شب و روز اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں باندھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہی نہیں۔ان کے پورے مذہب کی بنیاد اسی نحوست پر ہے۔قرآن کی تفسیر کا یہ معاملہ نہیں ہے۔چنانچہ آؤ! کچھ آیتیں سامنے رکھو، نظام عبادت کو لے لو، خرید و فروخت کو لے لو، شادی بیاہ کو لے لو، تجارت کے احکام کو لے لو، کھانے پینے کے معاملات کو لے لو، قرآن نے ان تمام چیزوں کو ذکر کیا ہے، اشارے دیے ہیں، قانون قائم کیے ہیں، لیکن وہ تفصیلات جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی حدیث نے بیان کی ہیں جب تک وہ ساتھ نہیں ہوں گی، قرآن چل ہی نہیں سکتا۔یا تو حدیثوں کو مانو یا پھر ان چیزوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف وہ باتیں منسوب کرو جو تم جانتے ہی نہیں اور یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔شرک سے بڑا گناہ بھی یہی ہے۔

اذان قرآن سے ثابت کرو:

علم جب تک قرآن اور حدیث سے نہیں ہوگا تب تک بات بنے گی نہیں، اب دیکھیں مثلاً عبادات کو لے لیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ (الجمعة : 9)

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے لیے ندا اور اذان ہو تو بھاگو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف۔''

ہمارا سوال باقی ہے کہ جمعہ کیا ہے؟ جمعہ کی رکعات کیا ہیں؟ کتنی ہیں؟ یہ سارے معاملات، یہ سوال ان پر قائم ہیں کہ ثابت کرو جمعہ کیا ہے؟ لیکن سب سے بڑی بات یہاں پر یہ ہے کہ یہاں جس اذان اور ندا کا ذکر ہے اس سے کیا مراد ہے۔ حدیث نے تو ہمیں بتا دیا کہ اذان یہ ہے جو اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اور لا الٰہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہے۔ پانچوں نمازوں کے وقت ہوتی ہے۔ جمعہ کے دن بھی ہوتی ہے، قرآن نے اس ندا کی تفسیر بیان نہیں کی۔ یہ اذان کیا ہے؟ یہ ندا کیا ہے؟ اس کا مطلب کیسے بیان کرو گے؟ جب تک حدیث کا سہارا نہیں لو گے جمعہ کی اذان بن ہی نہیں سکتی یا پھر اپنی مرضی کی کہو یا حدیث کو مانو یا مرضی کی تاویل کرو۔ مرضی کی تاویل کیا کرو گے وہ گمراہی کے سوا کچھ ہو ہی نہیں سکتی۔

سنت چھوڑی ڈھول مسلط ہو گیا:

جب اذان نہیں تھی تو صحابہ رضی اللہ عنہم سوچتے تھے کہ ہم کیا کریں۔ نماز کے اوقات کی اطلاع کیسے دیں؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی سوچ دیکھو، کسی نے کہا آگ جلاؤ، اور کسی نے کہا کہ نصاریٰ کا ناقوس لے لو۔ عقل پر جاؤ گے تو ایسی چیزیں سامنے آئیں گی۔ اس کی مثال ہمارے ملک میں بھی موجود ہے۔ سحری کی اذان لوگ نہیں مانتے، کہیں ہوتی ہے تو لوگ جھگڑے کرتے ہیں، اختلاف کرتے ہیں، یہ اذان کیا ہے؟ یہ کہاں سے آ گئی؟ ہم نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا یہ دی کہ رمضان کے مہینے میں سحری کے وقت افضل ترین گھڑیوں میں جب اللہ تعالیٰ آسمان اوّل پر ہوتا ہے اور پکارتا ہے اور ندائیں کرتا ہے ان گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ نے مراثیوں اور بھانڈوں کو اس قوم پر مسلط کر دیا کہ وہ طبلے اور ڈھول لے کر گلی گلی پیٹتے پھر رہے ہیں اور قوم خوش ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دین سے اعراض کرو گے تو ایسی نحوستیں اور پھٹکاریں اور لعنتیں تم پر قائم رہیں گی اور کیا خوب ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اذان سحری کو قبول کر لیا جائے۔ اس میں کیا رکاوٹ ہے؟ اس میں کیا برائی تھی۔ تو ہمارا یہ سوال قائم ہے کہ قرآن میں جمعہ کی جس ندا کا ذکر ہے، اس سے کیا

مراد ہے؟ قرآن نے تو واضح نہیں کیا کہ ندا کیا ہے؟ یہ اذان کیا ہے؟ یا حدیث کا سہارا لو یا من مانی تاویل کرو۔

"کَمَا عَلَّمَکُمْ" یہ تعلیم قرآن سے دکھاؤ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

(البقرة: 238، 239)

''اور تم سب نمازوں اور خاص طور پر درمیان والی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے بن کر کھڑے ہو۔ پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیدل یا سوار ہی (نماز پڑھ لو)، پھر جب تم امن میں ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمھیں وہ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے۔''

نمازوں کی حفاظت کرو، صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کرو۔ چنانچہ حفاظت سے کیا مراد ہے؟ نمازیں کیا ہیں؟ صلوٰۃ وسطیٰ کیا ہے؟ یہ سب ہمارے سوال تم پر قائم ہیں۔ طریقہ نماز کیا ہے؟ تعداد نماز کیا ہے؟ سری نماز کون سی ہے؟ جہری نماز کون سی ہے؟ کیوں ہے؟ رکوع کتنے ہیں؟ سجدے کتنے ہیں؟ یہ تمام چیزیں حدیث سے آپ کو ملیں گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

﴿ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ﴾ ''اگر تم پر خوف اور ڈر ہو ......'' ڈر کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً سیلاب پیچھے لگا ہوا ہے، کسی علاقے میں سیلاب آ گیا ہے، پانی چل رہا ہے اور آپ اس سے بچنے کے لیے بھاگ رہے ہیں، گھنے جنگل میں آپ موجود ہیں اور کوئی درندہ آپ کے پیچھے لگ گیا، اس کے خوف سے آپ بھاگ رہے ہیں، اسی دوران اگر آپ کو محسوس ہو کہ نماز کا ٹائم جا رہا ہے تو آپ بھاگتے بھاگتے نماز شروع کر دیں۔

﴿ فَاِنْ خِفْتُمْ ﴾ ''اگر عالم خوف ہو۔'' کیفیت خوف ہو تو نماز پڑھو رِجَالًا دوڑتے ہوئے اور اَوْ رُكْبَانًا اور سوار ہو تو پڑھو دوڑ رہے ہو تو پڑھو، پیدل ہو تو پڑھو، قبلہ سامنے ہو تو پڑھو، نہ ہو تو پڑھو، لیکن نماز کا وقت فوت نہ ہو، آگے کیا فرمایا: ﴿ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ﴾ ''جب تم امن میں آ جاؤ۔'' خوف ختم ہو جائے تو پھر اپنی مرضی کی پڑھنی ہے۔ نہیں فرمایا کہ: ﴿ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ ﴾ ''پھر تم پر یہ فرض ہے کہ بالکل وہ نماز پڑھو

کہ جو تم کو سکھا دی گئی ہے۔''

اب یہ نص قرآن ہے یعنی قرآن نے یہ اعلان کیا ہے کہ نماز تمھیں سکھائی گئی ہے۔ کہاں ہے بتاؤ! قرآن کا امر تو آ گیا کہ پھر تم نے وہ نماز پڑھنی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو تعلیم دی ہے وہ تعلیم کہاں ہے؟ پورے قرآن میں کہیں نہیں ہے۔ نماز کیسے پڑھنی ہے؟ نمازیں کتنی ہیں؟ شروع کیسے کرنی ہیں؟ ختم کیسے کرنی ہے؟ طریقہ رکوع کیا ہے؟ طریقہ سجدہ کیا ہے؟ سجدہ کن اعضاء پر ہوگا؟ قرآن نے کہیں نہیں بتلایا۔ یہ بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو نماز کی تعلیم دی ہے۔ نص قرآنی ہے کہ امن میں جب آ جاؤ تم پر فرض ہے کہ وہی نماز پڑھنی ہے جو قرآن نے سکھائی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی ہے، وہ کہاں تعلیم دی؟ اب یا تو من مانی کی تاویل کرو ﴿ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ ''بغیر علم اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرو جو کر رہے ہو'' یہ تمھاری جرأت اور جسارت ہے اور یا پھر سیدھا سادھا عافیت کا راستہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے بڑی توجہ کے ساتھ اور بڑی تاکید کے ساتھ نماز کی تعلیم دی اس کو حاصل کرو۔ قرآن قدم قدم پر محتاج ہے میرے پیغمبر ﷺ کی حدیث کا اس لیے کہ وہ بھی وحی اور یہ بھی وحی۔ اللہ تعالیٰ نے اس پوری وحی میں دین کا فہم رکھا ہے۔ اگر وحی کو آدھا کرو گے تو دین کا فہم بھی آدھا رہ جائے گا۔ بالکل ایسا ناقص ہوگا کہ آپ کہیں چل ہی نہیں سکتے۔ آپ کے معاملات، آپ کے شادی بیاہ آپ کے ترکہ اور میراث کے مسائل چل ہی نہیں سکیں گے۔

ترکہ کی وجہ سے غارت گری کا سد باب از حدیث:

دیکھیں میراث کا مسئلہ آ گیا۔ میراث تو فرض ہے نا؟ ہم اس میں غافل ہیں۔ ہم لوگ ترکہ نہیں بانٹتے۔ اللہ کے بندو! یہ بڑا گناہ ہے۔ میراث کی تقسیم فرض ہے۔ کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا مال موجود ہو تو اس کے ورثاء میں اس کا مال فوراً بانٹ دو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ﴾ (النساء: 7)

''والدین یا رشتہ دار مال چھوڑ کر جائیں تو مردوں کو بھی حصہ ملتا ہے عورتوں کو بھی حصہ ملتا ہے، مال تھوڑا ہو یا زیادہ۔''

ان کا ترکہ سو روپے ہو یا کروڑ روپے ہوں ان میں تقسیم ہوگا۔ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو اور آگے فرمایا:

﴿ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴾ (النساء : 7) ''یہ فرض حصہ ہے۔''

اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ مرنے والا مرجائے، اس کی موت ثابت ہو جائے اور یہ بھی ثابت ہو کہ اس کا مال بھی ہے اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ اس کے رشتہ دار بھی ہیں، جو اس کے وارث ہیں اس کا بیٹا یا اس کی بیٹی یا اس کی بیوی یا اس کی ماں یا اس کا باپ موجود ہیں، جب یہ تین چیزیں ثابت ہو جائیں تو نص قرآنی کا تقاضا یہ ہے کہ ورثہ تقسیم ہو جائے گا۔ مرنے والے کی موت ثابت ہو جائے اور وارثوں کی حیات ثابت ہو اور اس کا ترکہ موجود ہو۔ قرآن نے یہ تین چیزیں بتائی ہیں، ورثہ تقسیم کر دو۔ اس میں اگر حکم عام کو لے لو تو بڑی پریشانیاں ہوں گی، بڑے پھڈے ہوں گے، ایسی کئی مثالیں آپ کو ملیں گی اور اب بھی ملتی ہیں، بڑے بڑے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں کہ بیٹا اپنے باپ کو قتل کر دیتا ہے کہ باپ مرنے کا نام ہی نہیں لے رہا، یہ مرے تو مجھے اس کا مال ملے۔ مال کی خاطر بھائی بھائی کو مارے گا، باپ بیٹے کو مارے گا، بیٹا باپ کو مارے گا۔ قرآن کا تقاضا یہی ہے کہ مال لے لو، بیٹا باپ کو مار دے وہ مال چھوڑ گیا۔ اس کو ترکہ دے دو۔ کم از کم قرآن کے فہم سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ لیکن یہ سارے بند باندھنے والی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی حدیث ہے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے قواعد بیان کیے اپنی طرف سے نہیں بلکہ:

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ ﴾ (النجم : 3-4)

''اللہ کے پیغمبر (ﷺ) اپنی خواہش سے کبھی نہیں بولتے، اللہ تعالیٰ کی وحی سے بولتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ الْمَقْتُوْلَ))

''قاتل مقتول کا وارث نہیں ہو سکتا۔''

اور سنن ابوداؤد میں یہ الفاظ ہیں:

((لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ)) (سنن ابوداؤد : 4564)

''قاتل کے لیے ترکہ میں سب کچھ بھی نہیں۔''

فتنہ کا سد باب ہوا کہ نہیں؟ اگر یہ قاعدہ نہ ہوتا تو قتل و غارت گری کی وہ مثالیں ملتیں جن کا آپ تصور بھی نہ کر سکتے۔ یہ تحفظ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی حدیث نے فراہم کیا ہے اور قرآن مجید کے وہ احکام جن میں عموم مترشح ہو رہا تھا اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے ان میں خصوص پیدا کیا کہ ٹھیک

ہے ورثہ وارثوں کو دو، لیکن اگر وارث مقتول کا قاتل ہے، اگر وہ میت کا قاتل ہے تو وہ اس کے مال کا وارث نہیں ہوسکتا، کتنا بڑا اسلامتی کا قاعدہ ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''اگر مرنے والا مسلمان ہے اس کا بیٹا کافر ہے، کافر اپنے مسلمان باپ کا وارث نہیں ہوسکتا۔''

(صحيح مسلم ، رقم : 1614)

یہ مال کفار کے پاس نہیں جائے گا یہ بڑی سلامتی اور عافیت کا راستہ ہے۔ یہ کیسے کیسے قواعد ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی احادیث سے دین کی بہاریں سامنے آتی ہیں۔

اگر بیٹیاں دو ہوں تو پھر؟

میں کہتا ہوں کہ حدیث کے بغیر گاڑی چل ہی نہیں سکتی۔ قرآن نے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ورثاء میں سے بیٹا کوئی نہیں، صرف بیٹیاں ہیں وہ ترکہ کس طرح بٹے گا؟ قرآن میں یہ بات موجود ہے اور قرآن نے وہ ترکہ یہ کہہ کر بانٹ دیا کہ ''اگر بیٹی ایک ہی ہے تو اس کو آدھا مال دے دو، اگر دو سے زیادہ ہیں تو ان کو دو تہائی مال دے دو۔'' (النساء:۱۱) سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بیٹیاں اگر دو ہوں تو کیا کریں؟ حالانکہ قرآن اس بارے میں خاموش ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی مرنے والے کی دو ہی بیٹیاں ہوں۔ اب قرآن سے دلیل لاؤ۔ اس کو کیا حصہ دو گے؟ اگر حدیث کے بغیر دو گے تو ﴿وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ یہ شرک سے بڑا جرم ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک صحابی سعد بن ابی ربیع رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ! میرا شوہر فوت ہوگیا ہے اور دو بیٹیاں چھوڑ گیا ہے۔ ایک نہیں دو سے زائد نہیں بلکہ دو بیٹیاں چھوڑ گیا ہے اور سارا مال ان بیٹیوں کے چچا کے پاس ہے۔ انھوں نے مال دبا لیا تھا، اب ان بیٹیوں کا کوئی حصہ ہے یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''ان دو بیٹیوں کو بھی دو تہائی مال ملے گا۔''

اب یہ نص قطعی آ گئی، اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کا فرمان آ گیا۔ اب یہ دین بن گیا۔ لیکن اب اگر یہی بات ہم اپنی رائے سے کہہ دیں تو ﴿وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ کا جرم ہے، جو بڑی لعنت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی حدیث نے اس مسئلے کو حل کیا۔ جہاں قرآن خاموش تھا وہاں حدیث میں

صراحت کر کے، وضاحت کر کے بات کو مکمل کر دیا۔ تو اللہ کے بندو! عبادات ہوں، معاملات ہوں، ترکہ اور میراث کے معاملات ہوں، حدیث کے بغیر گاڑی نہیں چل سکتی۔

سزا کے لیے چوری کی مقدار:

اگر اسلامی حکومت ہو اور آپ اللہ تعالیٰ کی حدیں قائم کرنا چاہیں، حدود اللہ کا نفاذ ہو تو کوئی چور چوری کر کے آجائے۔ قرآن کہے گا:

﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا ﴾ (المائدۃ : 38)

''چور مرد ہو یا عورت ہو ان کا ہاتھ کاٹ دو۔''

قرآن نے قاعدہ بیان کر دیا کہ ان کا ہاتھ کاٹ دو۔ کون سا کاٹیں؟ دایاں کاٹیں یا بایاں ہاتھ کاٹیں؟ کہاں سے کاٹیں؟ قرآن خاموش ہے۔ اب بتاؤ کیا کرنا ہے؟ جب تک اللہ کے دین سے فیصلہ نہیں کرو گے تب تک بات نہیں بنے گی یا اپنی عقل سے بولو گے تو قرآن کی زد میں آؤ گے ﴿ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ اللہ تعالیٰ پر قول باندھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اب بتاؤ! کیا فیصلہ کرنا ہے؟ چوری کے مال کی تحدید کرنی ہے یا نہیں؟ ایک شخص اونٹنی چوری کرتا ہے۔ اس کا ہاتھ کاٹو گے؟ قرآن تو یہ کہتا ہے کہ ہاتھ کٹے گا۔ قرآن نے مال کی تقیید نہیں کی کہ مال کم ہو زیادہ ہو۔ ایک درہم ہو، یا دو درہم ہوں یا سو درہم ہوں، تقیید نہیں کی۔ جتنا مال چاہے چوری کر لے ایک دو آنے ہوں یا ایک کروڑ روپیہ ہو، اس کا ہاتھ کٹے گا۔ قرآن کا عموم یہی کہتا ہے کہ ہاتھ کٹے گا۔ کہاں سے؟ دایاں ہاتھ کٹے گا یا بایاں؟ قرآن خاموش ہے۔ یہ ساری تقییدات آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے ملیں گی، کہ کم از کم اتنا مال ہوگا تو ہاتھ کٹے گا ورنہ نہیں۔ یعنی ربع دینار۔ حدیث میں آتا ہے کہ دایاں ہاتھ کٹے گا اور حدیثیں موجود ہیں کہ کلائی سے کٹے گا۔ کیوں کہ ہاتھ اگر آپ لغتاً دیکھیں گے تو اس کا اطلاق کندھے سے بازو تک ہوسکتا ہے۔ حدیث کے بغیر کہو گے تو ﴿ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ کی زد میں آؤ گے۔ اگر آپ کہیں کہ اتنے مال میں کٹے گا اتنے میں نہیں کٹے گا تو وہ بھی ﴿ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ کی زد میں آؤ گے اور اگر حدیثوں کو لاؤ گے جو اللہ کے پیغمبر ﷺ کے مبارک فرامین ہیں اور آپ ﷺ کا جو نظام تعزیرات ہے اس کو ساتھ رکھو گے قرآن بھی ہے، حدیث بھی ہے تو مسئلہ بالکل سورج کی طرح واضح ہوگا۔ کوئی اشکال نہیں ہوگا۔ یعنی نظامِ حدود حدیث کے بغیر نہیں چل سکتا۔

کیا رضا مندی کی تجارت حلال ہے؟

اسی طرح تجارت لے لو، معاملات لے لو، خرید وفروخت لے لو۔ قرآن نے تجارت کا ذکر کیا فرمایا:

﴿لَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ (النساء : 29)

''لوگوں کا مال ناحق مت کھاؤ۔ ہاں مال کھاؤ لوگوں کا مگر طریق تجارت سے، جو تمھاری رضا مندی سے ہو۔''

اب قرآن نے قاعدہ بیان کر دیا کہ تجارت سے مال کھا سکتے ہو اور ساتھ ہی یہ بتا دیا کہ وہ تجارت فریقین کی باہمی رضا مندی سے ہونی چاہیے۔ سودا خریدنے والے اور بیچنے والے کی رضا سے ہونا چاہیے۔ بس بات ختم ہوگئی۔ ایک اور مقام پر فرمایا کہ:

﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ (البقرة : 275)

''اللہ نے ہر بیع کو حلال کیا ہے اور ہر سود کو حرام کیا ہے۔''

اس کا معنی یہ ہوا کہ ہر بیع جو باہمی رضا مندی سے ہے وہ حلال ہے، اس سے مال کھا سکتے ہیں۔ اب میں آپ کو کتنی مثالیں دوں بیسیوں مثالیں دے سکتا ہوں کہ عرب میں باہمی رضا مندی سے کئی تجارتیں موجود تھیں، جن سے اللہ کے پیغمبر ﷺ نے روک دیا۔ قرآن نے نہیں روکا۔ قرآن نے ایک قاعدہ بیان کر دیا کہ تجارت سے مال کھا سکتے ہو، بس تجارت میں ایک ہی شرط ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ تجارت دونوں فریقوں کی رضا مندی سے ہونی چاہیے۔ ایسی کئی تجارتیں ہیں جو عرب میں موجود تھیں اور فریقین کی رضا مندی سے ہوتی تھیں۔

بیع ملامسہ باہمی رضا مندی سے ہوتی تھی:

بیع ملامسہ کی حدیثوں میں کئی اقسام مذکور ہیں۔ بیع ملامسہ کی شکل یہ ہوتی تھی کہ میں آپ کے پاس آیا، آپ کی کپڑے کی دکان ہے، کپڑے کے تھان پڑے ہیں۔ ہم میں یہ طے پا گیا کہ دس ہزار روپیہ دوکاندار کو دے دو۔ اور گاہک کی آنکھوں پر پٹی باندھ لو۔ میری آنکھوں پر پٹی باندھ لو اور میں بند آنکھوں سے کپڑے کے تھانوں کو ہاتھ لگاؤں گا، جس جس تھان کو ہاتھ لگا لیا سب کے سب میرے اور یہ دس ہزار روپیہ تمھارا، یہ سودا وہاں موجود تھا۔ باہمی رضا مندی سے موجود تھا۔ بہ اطلاق قرآن یہ سودا جائز ہے، مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سودا باطل ہے۔ اس میں کتنے نقصانات ہیں؟ فریقین میں سے کوئی نہ کوئی

شخص خسارے کا متحمل ہوسکتا ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ میرا ہاتھ صرف چار تھانوں پر لگے تو چار تھانوں کی قیمت دس ہزار روپیہ نہ ہو۔ میں نقصان میں جاؤں گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ میرا ہاتھ سو تھانوں پر لگ جائے تو سو تھان کہاں اور دس ہزار کہاں! یہ اس کا نقصان ہے۔ شریعت کہتی ہے کہ یہ سودا باطل ہے۔ بہ نص قرآن اس میں کوئی قباحت نہیں۔ لیکن بیان مصطفیٰ ﷺ جو اللہ تعالیٰ کی وحی ہے، اس نے بتایا کہ سودے کی یہ صورت باطل ہے۔

بیع حبل الحبلہ:

رسول اللہ ﷺ نے بیع حبل الحبلۃ سے منع کر دیا: ((نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبلةِ)) (صحيح البخاري ، رقم : 2134) جاہلیت میں ایک سودے کی قسم باہمی رضامندی سے ہوتی تھی۔ حبل الحبلہ کی بیع کہ اپنا یہ اونٹ مجھے دے دو یا اونٹنی مجھے دے دو اور میں اس کے بدلے میں جو میری فلاں اونٹنی ہے جب وہ بچہ جنے گی اور وہ بچی جو اس اونٹنی کی پیدا ہوگی وہ حاملہ ہوگی اور جنے گی تو میں تمھیں اس کی قیمت کے عوض وہ بچہ دے دوں گا۔ یہ کتنا مجہول سودا تجارت ہے اور فریقین کی رضامندی بھی ہے۔ اب یہ سودا قرآن کی رُو سے جائز ہوتا ہے اور فریقین کی رضامندی بھی ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

بیع منابضہ:

شریعت نے بیع منابضہ سے روکا ہے۔ بیع منابضہ کی شکل یہ ہے کہ یہاں پیسے رکھ دو اور وہ سامنے جو تھان پڑے ہیں یا جو مال پڑا ہے، پتھر اُٹھا اُٹھا کر مارو جس مال کو تمھارا پتھر لگے گا، وہ سارے کا سارا تمھارا۔ اس سودے میں ان کی رضامندی موجود تھی۔ شریعت نے کہا کہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی حدیثیں موجود ہیں۔

بیع عینہ:

بیع عینہ سے شریعت نے روکا ہے۔ حالانکہ یہ سودا بھی ان کی باہمی رضامندی سے ہوتا تھا۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے روکا۔ بیع عینہ کیا ہوتی ہے؟ مثلاً مجھے پیسے کی ضرورت ہے میں آپ کے پاس آ گیا، پیسہ آپ کے پاس نہیں ہے، گاڑی ہے۔ میں کہوں کہ جی گاڑی مجھے دے دو۔ مثلاً گاڑی کی قیمت ہے دس ہزار روپیہ اور میں کہوں کہ یہ بیس ہزار کی مجھے دے دو۔ آپ نے دے دی، یہ بیس ہزار کب دو گے؟ سال کے بعد! اب میں بیٹھے بیٹھے آپ سے کہوں کہ بھائی یہ گاڑی مجھ سے آٹھ ہزار کی خرید لو۔ چنانچہ آپ وہ

آٹھ ہزار دیں اور وہ گاڑی مجھ سے لے لیں، مجھے پیسہ مل گیا ضرورت پوری ہوگئی اور میں آپ کا بیس ہزار کا مزید مقروض ہوگیا۔ وہ میں نے آپ کو دینا ہے یہ بیع عینہ ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے آج تک کتنی نمازیں پڑھیں؟ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے حج کیے؟ کتنے عمرے کیے؟ کتنے روزے رکھے؟ کتنے صدقے دیے؟ میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ سب کے سب برباد ہو چکے ہیں۔ زید کانپ اُٹھے کہ یہ کیسے؟ تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم نے فلاں سودا کیا؟ زید نے کہا جی ہاں۔ فرمایا وہ تو بیع عینہ ہے۔ اس سے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے اور حرام مال کھانے سے یہ حج یہ روزے یہ نمازیں یہ صدقے یہ زکاتیں سب کی سب برباد ہو جاتی ہیں۔ بیع عینہ کا سودا عرب میں باہمی رضامندی کی بنیاد پر موجود تھا۔ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا، اس کو باطل قرار دیا ہے۔

اس طرح بیسیوں مثالیں یہاں دی جاسکتی ہیں۔ قرآن نے تو کہہ دیا کہ تجارت باہمی رضامندی کی بنیاد پر ٹھیک ہے لیکن اس کی ساری صورتیں جو عرب معاشرے میں موجود تھیں اور باہمی رضامندی پر قائم تھیں اور بیوع ان کا نام تھا۔ ان وجوہات کو آپ جانتے ہیں تو بتائیے! یہ نظام تجارت حدیث کے بغیر چلے گا؟

جزیہ تک قتال:

قرآن اپنی تفسیر کے لیے قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی حدیث کا محتاج ہے اور اس طرح کی بے شمار مثالیں کتب حدیث میں موجود ہیں۔ مثلاً: جہاد کو لے لیجیے:

﴿ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴾ (التوبة : 29)

”تم لڑو ان سے جو کافر ہیں اور اس وقت تک قتال کرتے رہو جب تک وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دینا قبول نہ کرلیں۔“

اس وقت تک لڑتے رہو۔ اب یہاں کیا بتایا گیا ہے یعنی قواعد بیان ہو رہے ہیں کہ لڑتے رہو جب تک وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دینا قبول نہ کرلیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ قرآن حکیم کے اس مقام کو پڑھنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قتال اس وقت تک کرو جب تک کہ وہ جزیہ نہ دیں، لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں ایک شخص سے آپ قتال کر رہے ہیں، لڑ رہے ہیں اور وہ کہہ دے کہ بھئی میں اسلام قبول کرتا ہوں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ جزیہ دو گے تو چھوڑ دوں گا۔ میں تمھارا قبول اسلام نہیں مانتا۔ کیا یہ بات درست ہے؟

یہ صراحت کہاں سے آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اُمِرتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشھَدُوا انْ لَّا اِلٰه اِلَّا اللّٰه .))

(صحیح البخاری ، رقم : 25)

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتل کروں جب تک وہ میرے دین کو قبول نہ کرلیں۔''

یہ پہلی صورت ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ جزیہ دینے سے قبل اگر وہ اسلام قبول کرلیں، کلمہ پڑھ لیں تو ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔ قرآن نے قاعدے بیان کیے ہیں، لیکن اجمال ہے۔ تفصیلات اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بیان کی ہیں کہ ایک صورت جزیہ کی ہے اور ایک صورت قبول اسلام کی ہے۔ اگر لڑتے لڑتے وہ کلمہ پڑھ لیں، اسلام قبول کرلیں تو بھی ان کو چھوڑ دو، معاف کردو۔ آپ غور کریں عبادات کا معاملہ ہو، تجارات کا معاملہ ہو، شادی بیاہ کا معاملہ ہو، حدیث کے بغیر کام نہیں چلے گا۔

محرمات:

اسی طرح قرآن نے محرمات بیان کیے۔ ماں سے نکاح نہ کرو، بیٹی سے نکاح نہ کرو، اور بیوی کے تعلق سے کہا کہ بیوی کی بہن سے نکاح نہ کرو، ایک نکاح میں دو بہنیں جمع نہیں ہوسکتیں۔ اگر بیوی کے اور رشتہ دار منع ہوتے تو قرآن ان کا اشارہ کرتا۔ لیکن قرآن نے چند محرمات کو ذکر کرکے آگے صاف کہہ دیا کہ:

﴿وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ﴾ (النسآء : 24)

''اس کے بعد جو بھی ہے وہ حلال ہے۔''

لیکن اللہ کے پیغمبر ﷺ نے دو اور خواتین کا ذکر کیا کہ بیوی کی خالہ۔ کیا آپ بیوی کی خالہ سے نکاح کر سکتے ہیں؟ اگر صرف قرآن کو سامنے رکھتے ہو تو کر سکتے ہو۔ بیوی اور اس کی پھوپھی۔ ایک عورت نکاح میں ہے تو کیا اس کی پھوپھی سے نکاح جائز ہے؟ اگر صرف فہم قرآنی ہو تو جائز ہے، لیکن قرآن اور حدیث دونوں مل کر مکمل دین بنتے ہیں۔ بعض محرمات کا ذکر قرآن نے کردیا اور بعض کا ذکر اللہ کے پیغمبر کی حدیث نے کردیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ:

((نَھَی النَّبِی ﷺ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا وَالْمَرْاَۃُ وَخَالَتُھَا .))

(صحیح البخاری ، رقم : 5111)

''اللہ کے پیغمبر (ﷺ) نے روک دیا کہ ایک شخص ایک عورت اور اس کی خالہ سے یا ایک

عورت اور اس کی پھوپھی سے نکاح کرے۔"

حلال اور حرام اشیاء:

کھانے پینے کے معاملے میں قرآن کہتا ہے کہ کہہ دو کہ سارے مردار حرام ہیں:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ﴾ (المائدة: 3)

"تم پر سارے مردار حرام ہیں۔"

آپ مچھلی کے بارے میں کیا فرمائیں گے؟ قرآن نے تو سارے مرداروں کو حرام کہہ دیا ہے۔ مچھلی کھاؤ گے یا نہیں کھاؤ گے؟ دنیا کھا رہی ہے۔ حرام کھا رہی ہے یا حلال کھا رہی ہے؟ قرآن نے کہا ہے کہ سارے مردار حرام ہیں۔ ہاں! میرے پیغمبر ﷺ کی حدیث ہے:

((أُحِلَّتَ لَنَا مَيْتَتَانِ: اَلْحُوْتُ وَالْجَرَادُ)) (سنن ابن ماجه ، رقم: 3218)

"ہمارے لیے دو مردار حلال ہیں: ایک مچھلی، دوسرا ٹڈی۔"

یہ دونوں ہمارے لیے حلال ہیں اور پوری دنیا کھا رہی ہے۔ مچھلی کھا رہی ہے۔ سمندر سے ملے جس حال میں ملے سب کھا رہے ہیں۔ مچھلی باہر بکتی ہے اور وہ مردار ہوتی ہے۔ نص قرآن کا تقاضا یہ ہے کہ وہ نہ کھاؤ کہ مردار حرام ہے۔ کیوں کھاتے اور کھلاتے ہو؟ کھانے پینے کا معاملہ ہو، خرید وفروخت کا معاملہ ہو، اللہ کے پیغمبر ﷺ کی حدیث کے بغیر بات چل نہیں سکتی اور اگر اپنی مرضی سے کہو گے کہ مچھلی حلال ہے تو پھر ﴿وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ کی زد میں آؤ گے۔ "یہ کہ اللہ تعالیٰ پر وہ بات کیوں ہو جو تم نہیں جانتے۔" علم صرف قرآن اور حدیث کا نام ہے اور کچھ نہیں۔ چنانچہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کی حدیث میں ان مسائل کو واضح کیا گیا، ان مسائل کو حل کیا گیا۔ قرآن نے ایک مقام پر بیان کیا کہ:

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ (الانعام: 145)

"کسی کھانے والے پر چار چیزوں کے سواء کسی اور چیز کو حرام نہیں پاتا۔ ایک مردار ہے، دوسرا خون ہے رگوں میں چلنے والا، تیسرا خنزیر ہے اور چوتھا وہ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا، غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔"

فرمایا کہ ان چار چیزوں کے علاوہ میں کسی اور چیز کو حرام نہیں پاتا، یہ قرآن کا بیان ہے۔ پھر کتا کھالو،

کیوں کہ کتے کا ذکر نہیں ہے۔ کتے کی حرمت کہاں سے لاؤ گے؟ اپنی عقل سے لوگے تو یہ ہے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

دین دونوں چیزوں سے مل کر مکمل ہوتا ہے:

اگر اللہ کے پیغمبر ﷺ کی حدیث سامنے ہوگی، سارے مسائل حل ہیں۔ کچھ چیزوں کا ذکر قرآن نے کر دیا، کچھ کا حدیث نے کیا۔ وہ بھی اللہ کا امر ہے، یہ بھی اللہ کا امر ہے۔ دین جو ہے وہ ان دو چیزوں کے ساتھ مل کر مکمل ہوتا ہے۔ تو میں نے آپ کو عبادات سے، معاملات سے، شادی بیاہ سے، ترکہ اور میراث سے، طعام اور شراب سے، یہ کچھ مثالیں دیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ غور کرتے جائیں گے تو ایسی ہزاروں مثالیں آپ کو قرآن سے ملیں گی، جن کی تاویلیں یہ لوگ اپنی عقل اور خواہشات سے دن رات کرتے ہیں۔ مرضی کی نمازیں بناتے ہیں، مرضی کی اذانیں دیتے ہیں، مرضی کے کھانے کھاتے ہیں، مرضی کے بیاہ کرتے ہیں، سارے کام اپنی عقل پر موقوف ہیں اور یہ سب کیا ہے؟ ﴿ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ شرک سے بڑا گناہ ہے۔ حدیث کو چھوڑنے سے یہ سب سے بڑی نحوست اور پھٹکار ان پر مسلط ہے کہ یہ لوگ دن رات سب سے بڑے گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ حدیثوں کو چھوڑ کر گمراہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خلق کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو یہ ایک سازش ہے۔

قرآن اور حدیث دونوں وحی الٰہی ہیں:

قرآن و حدیث صحیح اور مکمل دین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن اُتارا، حدیث اُتاری اور قرآن و حدیث کے ذریعے اپنی حجت کو تمام کر دیا۔ قرآن بھی وحی ہے اور حدیث بھی وحی ہے۔ حسان بن عطیہ کا قول ہے کہ:

"اِنَّ جِبْرَائِيْلَ كَانَ يُنْزِلُ عَلَيْهِ السُّنَّةَ كَمَا كَانَ يُنْزِلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ ."

''جبرائیل امین (علیہ السلام) جس طرح اللہ کے پیغمبر ﷺ پر قرآن لے کر آتے تھے، اسی طرح اللہ کے پیغمبر ﷺ پر حدیثیں بھی لے کر آتے تھے۔''

چنانچہ حدیث بھی وحی ہے، قرآن بھی وحی ہے اور دونوں کی قوت تشریعی اعتبار سے، آئینی اعتبار سے بالکل مساوی ہے۔ جس طرح قرآن کا منکر کافر ہے اس طرح حدیث کا منکر بھی کافر ہے، جس طرح قرآن پر ایمان لانا فرض ہے، اس طرح حدیث پر ایمان لانا بھی فرض ہے اور دونوں کی طاقت اور قوت میں فرق نہیں ہے۔ جو فرق شریعت نے رکھے ہیں وہ یہ ہے کہ قرآن کو وحی متلو کہا گیا ہے، کیوں کہ قرآن مجید کی تلاوت

نماز میں ہوتی ہے۔نماز میں آپ کھڑے ہو گئے ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ ، ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ ، ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ قرآن کی تلاوت کریں۔ یہ قرآن کی شان ہے، ٹھیک ہے! لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حدیث اس تعلق سے بھی پیچھے نہیں ہے، آپ رکوع میں کیا پڑھتے ہیں، سجدے میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟ سجدے میں تو نص آ گئی۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے سجدے میں قرآن پڑھنے سے روک دیا۔تشہد کہاں سے آیا؟ احادیث سے۔جس طرح نماز میں قیام کی حالت میں آپ قرآن کی قراءت کرتے ہیں، لیکن بہت سی دعائیں بہت سے اوراد حدیث کے بھی ہیں۔قرآن کی تلاوت کا اجر وثواب ہے کہ ایک حرف کی دس نیکیاں ہیں اور حدیث مبارکہ چونکہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کی تشریح ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دی۔علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، الفاظ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کے ہیں اور قرآن بھی اللہ تعالیٰ کا علم ہے اور الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہونے کے تعلق سے اس کی قراءت کا ثواب ہے۔ایک ایک حرف کی دس نیکیاں ہیں، بڑے بڑے فضائل ہیں، لیکن حدیث تشریعی اعتبار سے ہے اور نماز میں قراءت کے لحاظ سے کسی طرح سے پیچھے نہیں ہے۔عقیدہ، عمل، قول، فضائل، احکام میں دونوں کی طاقت اور قوت مساوی ہے۔جس طرح قرآن دلیل قطعی ہے، اسی طرح حدیث بھی دلیل قطعی ہے۔اللہ ہمیں صحیح دین کا فہم عطا فرمائے اور قرآن اور حدیث پر صحیح معنی میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

مختصر دراسۃ الکتاب:

جامع السنن میں ان امور کا لحاظ رکھا گیا ہے:

1. محدثین کے منہج کو برقرار رکھا۔
2. بخاری ومسلم کو ترجیح دینے کی کوشش کی۔
3. صحیح احادیث کا مجموعہ۔
4. معروف احادیث کا انتخاب۔

((قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: حَدِّثُوْا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ أَتُحِبُّوْنَ أَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ .)) (صحیح البخاری، رقم: 127)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے وہ کچھ بیان کرو جو وہ جانتے ہوں کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔''

5. ضعیف اور موضوع احادیث سے چھٹکارا۔
6. کم سے کم تکرار۔
7. غیر معروف احادیث سے اجتناب۔
8. فقہی ترتیب۔
9. ناسخ ومنسوخ کا لحاظ۔
10. شاذ احادیث سے پرہیز۔
11. وہم والی روایات سے دوری۔
12. احادیث کی تخریج وحکم کا اہتمام۔
13. جامع السنن ایک عام آدمی اور نئے مسلمان کو مدنظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔ بھائی ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی حفظہ اللہ نے اس سے قبل کم وبیش 30 سال سے زائد اس منہج پر دعوت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا جس کے بے پناہ فوائد نظر آئے تو اسی کے نتیجہ میں یہ کتاب ترتیب دی۔
14. حالات حاضرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے کتب اور ابواب کا اضافہ۔
15. جامع السنن میں سو سے زائد احادیث کی کتب سے احادیث لی گئی ہیں۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس جامع السنن میں موجود روایات کے علاوہ بھی صحیح روایات موجود ہیں جو دیگر کتب احادیث میں موجود ہیں۔

آخری کلمات:

صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ محدثین نے دین حنیف کی جو خدمت کی ہے جو شخص بھی اس پر نظر ڈالے گا اس پر یہ بات واضح ہوجائے گی کہ علم وحکمت کا منبع سنت نبوی ہے اور اس کی حجیت سے انکار بلاشبہ جہالت وسفاہت ہے، اس لیے کہ علم وحکمت کی حجت کا منکر سوائے نادان اور بے عقل کے کون ہوسکتا ہے، نیز دیکھنے والے پر یہ امر بھی واضح ہوجائے گا کہ جس طرح یہ علم وحکمت نبی امی ﷺ کا معجزہ ہے، اسی طرح علماء امت بھی اس نبی امی ﷺ کا معجزہ ہیں جس کی اتباع کی برکت سے ایسے علماء پیدا ہوئے، ورنہ علماء یہود اور عیسائیوں کے رہبان اور تمام امتیں مل کر اگر بخاری اور مسلم جیسا ایک حافظ حدیث پیش کرنا چاہیں تو نہیں پیش کرسکیں گی۔ اس قسم کے ائمہ دین، دین اسلام کا معجزہ ہیں اور جو علم ان حضرات کو

عطا ہوا وہ بلاشبہ کرامت الٰہیہ ہے۔ بھائی ابوحمزہ عبد الخالق صدیقی ﷾ اور حافظ حامد الخضری ﷾ کی مرتب شدہ یہ عظیم الشان جامع السنن درحقیقت آنخضرت ﷺ کے معجزہ علم وحکمت اور فقہاء اسلام کی کرامت علمیہ کی تشریح ہے۔ مجھ ناچیز کی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنّفین، ناشر اور تمام مساھمین ومعاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور ناظرین کرام کے لیے اس کتاب کو موجب بصیرت وہدایت بنائے۔ آمین یا رب العالمین!

آخر میں مجھے کہنا ہوگا کہ ہم سے جو خدمت ہوسکتی تھی وہ ہم نے کردی ہے، آپ اس سے اخذ فیض کرتے ہوئے تمسک بالسنہ کا اہتمام کریں اور بدعات سے اجتناب کریں اور اسے دوسروں تک پہنچا کر بلغوا عني ولو آية کا فریضہ انجام دیں۔ جزاكم الله خيراً.

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى وآله وأصحابه أجمعين.

کتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

3 دسمبر 2023ء



اجازة فى رواية الحديث

الحمد لله الذى جعل الاسناد خصيصة هذه الأمة، وجعله من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء.

والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين محمد صلى الله عليه وسلم القائل: يحمل هٰذا العلم من خلف عدوله، والقائل: بلغوا عنى ولو اٰية والقائل: الا فليبلغ الشاهد الغائب والقائل: تسمعون منى ويسمع منكم ويسمع ممن سمع منكم والقائل: نضر اللّٰه امرأ سمع مقالتى فحفظها ثم اداها كما سمعها.

وعلىٰ اٰله وصحبهٖ ومن اقتدى بهديه وسنن بسنته إلى يوم الدين فنذكر في هٰذه العجالة روايتنا للحديث واجازاتنا فيه ووصل سندنا بالعلماء المحدثين، لكى نجيزبه من طلب منا الاجازة، وإن كنت لست أهلا لذلك ولكن تحقيقا لرغبة المستجيزين وابقاء لسلسلة الاسناد المباركة نكتب ونقول وباللّٰه التوفيق.

قرأنا الجامع الصحيح لأمير المؤمنين في الحديث الامام البخارى رحمه اللّٰه ومؤطا الامام مالك برواية يحيى بن يحيى المصمودى عنه على شيخنا المحدث الحافظ المقلب بجامع المعقول والمنقول الشيخ حاكم على الدهلوى هو قرأ هذين الكتابين وكثيرا من الكتب الأخرى مثل صحيح الإمام مسلم والسنن الأربعة على الشيخ المحدث عبيد الله رحمانى رحمه الله عن محدث الوقت الشيخ أحمد لله البرتاب كرى رحمه الله عن شيخ الكل فى الكل رئيس المحدثين فى الهند الشيخ نذير حسين المحدث البهارى ثم الدهلوى رحمه الله ح ويصل سندنا إلى الشيخ نذير حسين المحدث الدهلوى بطريق أعلى منه ايضا، وهوان شيخنا حاكم على رحمه الله قرأ على الشيخ أحمد الله بلوغ المرام لإبن حجر العسقلاني وجزأ من مشكاة

المصابيح والشيخ احمد الله من اشهر تلاميذ الشيخ نذير حسين كما تقدم، فأصبح سندنا هكذا: حاكم على عن أحمد الله عن نذير حسين (أى بواسطتين بينى وبين شيخ الكل) ولله الحمد:

ولنا إجازات عن المشايخ المعروفين بسند شيخ الكل نذير حسين محدث الدهلوي ونذكر بعضا منها:

أجازنا بجميع مروياته ومسموعاته شيخنا الكريم العالم الكبير المعروف بشيخ العرب والعجم العلامة بديع الدين شاه الراشدي السندي رحمه الله وهو يروي عن كثير من العلماء المحدثين:

فأجازه الشيخ المحدث القوى فى المناظرة الشيخ ثناء الله الامرتسرى عنه.

وأجازه الشيخ الفاضل المحدث ابوسعيد شرف الدين المحدث الدهلوي عن المحدث الشيخ محمد بشير بن بدر الدين السهسواني عنه.

وأجازه الشيخ المحدث التقى الزاهد الشيخ عبد الله روبرى عن محدث زمانه الشيخ عبدالمنان بن شرف الدين الوزير آبادى عنه.

وأجازه الشيخ المحدث المدرس بالحرم المكي الشيخ ابومحمد عبد الحق بن عبد الواحد بن محمد هاشم الهاشمى البها والفورى عن الشيخ أبى سعيد حسين بن عبد الرحيم البتالوي والشيخ أبى الوفاء الأمرتسرى والشيخ أبى الحسين محمد بن حسين الدهلوى والشيخ أبى اسماعيل ابراهيم بن عبد الله والشيخ أبى محمد بن محمود الطنافسي والشيخ أبى تراب عبد التواب بن قمر الدين الملتانى والشيخ أبى اليسار محمد بن عبد الله الغيطى والشيخ محمد بن أبى محمد الرياستي

كلهم عن شيخ الكل رحمه الله.

وأجازه الشيخ أبواسحاق نيك محمد الأمرتسرى عن الإمام ابن الإمام عبدالجبار بن عبد الله الغزنوى عن شيخ الكل

ح وكذلك أجازنا بجميع مروياته ومسموعاته واجازاته شيخنا الكريم محدث

النيبال الشيخ عبدالروف جند انغري النيبالي . وشيخنا الفاضل العالم الكبير الشيخ عبد الخالق الرحماني بن الشيخ المحدث عبد الجبار كنديلوي عن الشيخ عبيد الله الرحماني عن الشيخ أحمد الله برتاب غرى عن شيخ الكل .

ح وكذلك اجازنا بجميع مروياته ومسموعاته المحدث الشهير العالم الزاهد العابد التقى الشيخ سلطان محمود جلالفوري عن الشيخ عبد التواب ملتاني عن شيخ الكل .

والشيخ عبيد الله رحماني حصلت له الإجازة والرواية عن الشيخ المحدث أبى العلى محمد عبد الرحمٰن المباركفوري صاحب تحفة الأحوذي عن شيخ الكل (فأصبح بينى وبين الشيخ المباركفوري واسطتان) ولله الحمد ويصل سندنا الى المحدث الشهير الإمام الشوكاني رحمه الله عن طريق الشيخ أحمد الله برتاب غرى رحمه الله فقد حصلت له الاجازة والرواية عن الشيخ المحدث حسين بن محسن الأنصاري الخزرجى اليمانى عن محمد بن ناصر الحسني الحازمى وعن أحمد بن محمد بن على الشوكاني كلاهما عن الإمام الشوكاني رحمهم الله رحمة واسعة .

قلت: والأسانيد من شيخ الكل نذير حسين المحدث الدهلوي الى الأئمة الأعلام مذكورة فى كتب الحديث والتراجم .

وها أنا أسوق منها سندا واحدا إلى رئيس المحدثين وأمير المومنين فى الحديث الإمام محمد بن اسماعيل بن ابراهيم البخاري الجعفي رحمه الله ، وبالله التوفيق .

الشيخ نذير حسين المحدث الدهلوي حصل له السماع والقرأة والإجازة عن الشيخ محمد اسحاق الدهلوي عن جده من جهة الأم الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن شيخ أبى طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه ابراهيم بن حسن الكردي ، وهو قرأ صحيح البخاري على الشيخ أحمد بن محمد القشاشى قال أخبرنا به الشيخ شمس الدين بن محمد احمد الرملي أخبرنا الشيخ زين الدين زكريا بن محمد الانصاري قال قرأت على الشيخ الحافظ أبى الفضل شهاب الدين أحمد بن على ابن حجر

العسقلاني عن الشيخ أبى اسحاق ابراهيم بن أحمد التنوخى عن المسند المعمر أبى العباس أحمد بن أبى طالب الحجار سماعا لجميعه عن الشيخ سراج الدين أبى عبد الله الحسين بن المبارك الزبيدي عن الشيخ أبى الحسن عبد الرحمٰن مظفر الداودي عن أبى محمد عبد اللّٰه بن أحمد السرخسي عن أبى عبد الله محمد بن يوسف الفربري عن مؤلفه أمير المؤمنين في الحديث أبى عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري رحمه الله.

قلت قد أجزت لجميع ما تقدم من مروياتي ومسموعاتي وإجازاتى أخى فى الله الشيخ **أبوحمزة عبد الخالق الصديقي** بعد ما قرأ على **الصحيح للإمام البخارى** وأوصيه بتقوى الله تعالٰى فى السر والعلن وأن يخلص نيته ويتمسك بمنهج العلماء المحدثين في خدمتهم للسنة المطهرة على صاحبها ألف ألف تحية من حيث القرأة والسماع والحفظ والعمل والنشر والأداء كما قال الإمام عبد الله بن المبارك رحمه الله: أول العلم النية ثم السماع ثم الفهم ثم الحفظ ثم العمل ثم النشر، وان يجعل فى يده دائما كتابا من كتب الحديث فى إقامته ورحلاته كما سئل الامام البخاري عن دواء الحفظ فقال: إدمان النظر في الكتب، وأن يقف أمام أعداء السنة من المنكرين لها والمؤولين والمحرفين فيها وأن لا ينسانا ومشايخنا و والدينا وكل من حمل لواء السنة المطهرة في صالح دعواته وخاصة فى الاوقات المشهود لها بالاستجابة على لسان سيد الانبياء والمرسلين، واصلى واسلم عليه وعلى آله وصحبه وأهل طاعته أجمعين.

خادم زمرة الحفاظ المحدثين

عبد اللّٰه ناصر عبد الرشيد الرحمانى

غفر الله ولوالديه وأساتذته

بسم الله الرحمن الرحیم

1

كتاب الإخلاص

اخلاص کی کتاب

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُبْطِلُوا۟ صَدَقَٰتِكُم بِٱلْمَنِّ وَٱلْأَذَىٰ كَٱلَّذِى يُنفِقُ مَالَهُۥ رِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۖ فَمَثَلُهُۥ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُۥ وَابِلٌ فَتَرَكَهُۥ صَلْدًا ۖ لَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٢٦٤﴾ ﴾

(البقرة : 264)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر اس شخص کی طرح ضائع نہ کرو جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا تو اس کی مثال چکنے پتھر کی سی ہے جس پر مٹی پڑی ہو، پھر اس پر زور کی بارش ہو تو (ساری مٹی بہہ جائے اور) صاف چٹان رہ جائے۔ وہ (ریا کار) جو نیکی کرتے ہیں، اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِى وَنُسُكِى وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِى لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٦٢﴾ ﴾ (الانعام : 162)

''کہہ دیجیے: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت (سب کچھ) اللہ

رب العالمین ہی کے لیے ہے۔''

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (الحج : 37)

''اللہ تک ان (قربانی کے جانوروں) کا گوشت ہرگز نہیں پہنچتا اور نہ ان کا خون لیکن اس تک تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے، اسی طرح اس نے (چوپایوں) کو تمھارے تابع کر دیا تاکہ تم اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمھیں ہدایت دی، اور نیکی کرنے والوں کو بشارت دیجیے۔''

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ﴾ (البينة : 5)

''اور انھیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس حال میں کہ اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے، یکسو ہوکر اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی نہایت درست دین ہے۔''

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ؏﴾ (الماعون : 4 تا 7)

''پس ان نمازیوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے۔ وہ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور عام برتنے کی چیزیں روکتے ہیں۔''

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ﴾ (الكوثر : 2)

''پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔''

[1]...... عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب ما جاء ان الاعمال بالنية والحسبة، رقم : 54، صحيح مسلم، الامارة، باب قوله ﷺ، انما الاعمال بالنية، رقم : 4927.

ترجمة الحديث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمل نیت ہی سے

صحیح ہوتے ہیں اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو وہ نیت کرے گا، پس جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہجرت کرے اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اور جو کوئی دنیا کمانے کے لیے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت ان ہی کاموں کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

[2]...... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب البيوع، باب ما ذكر فى الأسواق، رقم: 2118، صحيح مسلم، كتاب الفتن، رقم: 7244.

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا، تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اسے شروع سے آخر تک کیونکر دھنسایا جائے گا جب کہ وہیں ان کے بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! شروع سے آخر تک ان سب کو دھنسا دیا جائے گا پھر ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔

[3]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الجهاد، باب لا هجرة بعد الفتح، رقم: 3077، صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب المبايعة بعد فتح مكة، رقم: 4831.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: اب ہجرت (مکہ سے مدینہ کے لیے) باقی نہیں رہی، البتہ حسن نیت اور جہاد باقی ہے۔ اس لیے جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً نکل جاؤ۔

[4]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: ((إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الجهاد، باب من حبسه العذر عن الغزو، رقم: 2839، صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب ثواب من حبسه من الغزو مرض أو غيره، رقم: 4932، 4933.

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک غزوہ پر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں لیکن ہم کسی بھی گھاٹی یا وادی میں چلیں وہ ثواب میں ہمارے ساتھ ہیں کہ وہ صرف عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آ سکے۔

[5]...... عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ ((لَا)) فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ فَقَالَ: ((لَا)) ثُمَّ قَالَ: ((الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ ـ أَوْ كَثِيرٌ ـ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ ((إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ)) يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الجنائز، باب رثاء النبی ﷺ سعد بن خولة، رقم: 1295، صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب الوصية بالثلث، رقم: 4209.

ترجمة الحديث عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں سخت بیمار تھا۔ میں نے کہا کہ میرا مرض شدت اختیار کر چکا ہے میرے پاس مال و اسباب بہت ہے اور میری صرف ایک لڑکی

ہے جو وارث ہوگی تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کو خیرات کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا آدھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک تہائی کر دو اور یہ بھی بڑی خیرات ہے یا بہت خیرات ہے اگر تو اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ محتاجی میں انہیں اس طرح چھوڑ کر جائے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ یہ یاد رکھو کہ جو خرچ بھی تم اللہ کی رضا کی نیت سے کرو گے تو اس پر بھی تمہیں ثواب ملے گا۔ حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو۔'' پھر میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ساتھی تو مجھے چھوڑ کر مکہ سے جارہے ہیں اور میں ان سے پیچھے رہ رہا ہوں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہاں رہ کر بھی اگر تم کوئی نیک عمل کرو گے تو اس سے تمہارے درجے بلند ہوں گے اور شاید ابھی تم زندہ رہو گے اور بہت سے لوگوں کو تم سے فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو نقصان۔ اے اللہ! میرے ساتھیوں کو ہجرت پر استقلال عطا فرما اور ان کے قدم پیچھے کی طرف نہ لوٹا۔ لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ تھے'' اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مکہ میں وفات پا جانے کی وجہ سے اظہار غم کیا تھا۔

[6]...... عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ قَالَ: وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب من سأل وهو قائم عالما جالسا، رقم: 123، صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب من قاتل لتكون كلمة اللّٰه هى العليا، رقم: 4919.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑائی کی کیا صورت ہے؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے اور کوئی غیرت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے، تو آپ نے اس کی طرف سر اٹھایا، اور سر اسی لیے اٹھایا کہ پوچھنے والا کھڑا ہوا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کے کلمے کو سربلند کرنے کے لیے لڑے، وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے۔''

[7]...... عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: خَرَجْتُ بِسِلَاحِيْ لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قُلْتُ: أُرِيْدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَان بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) قِيْلَ: هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الفتن، باب اذا التقى المسلمان بسيفهما، رقم: 7083، صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب إذا توجه المسلمان بسيفهما، رقم: 7252.

ترجمة الحديث حسن بصری نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ باہمی فسادات کے دنوں میں اپنے ہتھیار لگا کر نکلا تو سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے راستے میں ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے چچا کے لڑکے کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ (لوٹ جاؤ)۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب دو مسلمان اپنی تلواروں کو لے کر آمنے سامنے مقابلہ پر آ جائیں تو دونوں دوزخی ہیں۔'' پوچھا گیا یہ تو قاتل تھا، مقتول نے کیا کیا؟ فرمایا: ''وہ بھی اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کیے ہوئے تھا۔''

اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل قبول کرتا ہے

[8]...... عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: أَنَا خَيْرُ شَرِيْكٍ، فَمَنْ أَشْرَكَ بِي أَحَداً فَهُوَ لِشَرِيْكِي- يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَخْلِصُوْا الْأَعْمَالَ لِلّٰه فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَايَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا خَلَصَ لَهُ، وَلَا تَقُوْلُوْا: هٰذَا لِلّٰهِ وَلِلرَّحِمِ، وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهُ شَيْءٌ! وَلَا تَقُوْلُوْا: هٰذَا لِلّٰهِ وَلِوُجُوْهِكُم فَإِنَّهُ لِوُجُوْهِكُمْ، وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهُ شَيْءٌ.))

تخريج الحديث سنن الدارقطنى: 77/1، رقم: 133، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 145.

ترجمة الحديث سیدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بہترین حصہ دار ہوں اور وہ اس طرح کہ جو میرے ساتھ کسی کو حصہ دار بنائے گا،

میں اپنا سارے کا سارا حصہ اپنے حصے دار کو دے دوں گا (اور خود کچھ نہیں لوں گا)۔ لوگو! اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لیے کیا گیا ہو۔ یہ نہ کہا کرو: یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ رشتہ وقرابت کے لیے ہے، ایسی (تقسیم) میں سے اللہ کے لیے کچھ نہیں ہوتا اور یہ بھی نہ کہا کرو: یہ اللہ کے لیے ہے اور یہ جناب کی رضا کے لیے ہے، کیونکہ یہ سارے کا سارا تمھی کو ہی مل جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔"

[9]...... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ أَهْلِ الشَّامِ: أَيُّهَا الشَّيْخُ! حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ: رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا۔ قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ، قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ: جَرِيْءٌ، فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ۔ قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيلَ۔ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ۔ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَأُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، رقم: 1905.

ترجمة الحديث سلیمان بن یسار کہتے ہیں: جب لوگ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ارد گرد سے بکھر گئے تو اہل شام کے ایک سرکردہ آدمی نے کہا: محترم! ہمیں کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انھوں نے کہا: جی ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے روز

سب سے پہلے ان (تین قسم کے) افراد کا فیصلہ کیا جائے گا: (1) جس آدمی کو شہید کیا گیا، اسے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کا تعارف کرائے گا، وہ پہچان لے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو کیا عمل کر کے لایا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے تیرے راستے میں جہاد کیا، حتی کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، تو نے تو اس لیے جہاد کیا تھا تا کہ تجھے بہادر کہا جائے اور ایسے (دنیا میں) کہا جا چکا ہے۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (2) علم سیکھنے سکھانے اور قرآن مجید پڑھنے والا آدمی، اسے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کا تعارف کرائے گا، وہ اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو کون سا عمل کر کے لایا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے تیری خاطر علم سیکھا سکھایا اور قرآن مجید پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، حصولِ علم سے تیرا مقصد یہ تھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ قاری کہا جائے، سو ایسے تو کہا جا چکا ہے۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (3) وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے خوشحال و مالدار بنایا اور اسے مال کی تمام اقسام عطا کیں، اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کا تعارف کروائے گا، وہ پہچان لے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کون سا عمل کر کے لایا ہے؟ وہ کہے گا: جن مصارف میں خرچ کرنا تجھے پسند تھا، میں نے ان تمام مصارف میں تیرے لیے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، تیرا خرچ کرنے کا مقصد تو یہ تھا کہ تجھے سخی کہا جائے اور وہ تو کہہ دیا گیا ہے۔ پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا، جس کے مطابق اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔"

[10]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ مَسَامِعَ خَلْقِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ.

تخريج الحديث المعجم الاوسط للطبرانى : 484/4، مسند احمد : 430/11، رقم : 6839، وقال شعيب الارناؤوط: اسناده صحيح، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 148.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے عمل کے ذریعے لوگوں میں مشہور ہونا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنی مخلوقات کو اس کی بابت سنا دے گا اور اسے حقیر و ذلیل کر دے گا۔

نیکی خالصتاً اللہ عزوجل کے لیے کرنے کا بیان

[11]...... عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الرَّقِيْمَ فَقَالَ: ((إِنَّ ثَلَاثَةً كَانُوْا فِيْ كَهْفٍ فَوَقَعَ الْجَبَلُ عَلٰى بَابِ الْكَهْفِ فَأَوْصَدَ عَلَيْهِمْ، قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: تَذَاكَرُوْا، أَيُّكُمْ عَمِلَ حَسَنَةً لَعَلَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِرَحْمَتِهٖ يَرْحَمُنَا! فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: قَدْ عَمِلْتُ حَسَنَةً مَرَّةً، كَانَ لِي أُجَرَاءُ يَعْمَلُوْنَ، فَجَاءَ عُمَّالٌ لِيْ، فَاسْتَأْجَرْتُ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ بِأَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَجَاءَ نِيْ رَجُلٌ ذَاتَ يَوْمٍ وَسْطَ النَّهَارِ فَاسْتَأْجَرْتُهُ بِشَطْرِ أَصْحَابِهٖ، فَعَمِلَ فِي بَقِيَّةِ نَهَارِهٖ كَمَا عَمِلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فِي نَهَارِهٖ كُلِّهٖ فَرَأَيْتُ عَلَيَّ فِي الذِّمَامِ أَنْ لَّا أَنْقُصَهُ مِمَّا اسْتَأْجَرْتُ بِهٖ أَصْحَابَهُ، لِمَا جَهِدَ فِي عَمَلِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَتُعْطِي هٰذَا مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَنِيْ، وَلَمْ يَعْمَلْ إِلَّا نِصْفَ نَهَارٍ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَمْ أَبْخَسْكَ شَيْئًا مِنْ شَرْطِكَ وَ إِنَّمَا هُوَ مَالِيْ، أَحْكُمُ فِيْهِ مَا شِئْتُ۔ قَالَ: فَغَضِبَ وَذَهَبَ وَتَرَكَ أَجْرَهُ۔ قَالَ: فَوَضَعْتُ حَقَّهُ فِي جَانِبٍ مِنَ الْبَيْتِ مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ مَرَّتْ بِي بَعْدَ ذٰلِكَ بَقَرٌ، فَاشْتَرَيْتُ بِهٖ فَصِيْلَةً مِنَ الْبَقَرِ فَبَلَغَتْ مَاشَاءَ اللّٰهُ فَمَرَّ بِي بَعْدَ حِيْنٍ شَيْخًا ضَعِيْفًا لَا أَعْرِفُهُ، فَقَالَ: إِنَّ لِيْ عِنْدَكَ حَقًّا، فَذَكَّرَنِيْهِ حَتّٰى عَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: إِيَّاكَ أَبْغِي، هٰذَا حَقُّكَ فَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ جَمِيْعَهَا! فَقَالَ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! لَا تَسْخَرْ بِي! إِنْ لَّمْ تَصَدَّقْ عَلَيَّ فَأَعْطِنِيْ حَقِّي، قُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا أَسْخَرُ بِكَ، إِنَّهَا لَحَقُّكَ، مَا لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ جَمِيْعًا۔ اَللّٰهُمَّ! إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِوَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا! قَالَ: فَانْصَدَعَ الْجَبَلُ حَتّٰى رَأَوْا مِنْهُ وَأَبْصَرُوْا۔ قَالَ الْآخَرُ: قَدْ عَمِلْتُ حَسَنَةً مَرَّةً كَانَ لِي فَضْلٌ، فَأَصَابَتِ النَّاسَ شِدَّةٌ، فَجَاءَ تْنِي امْرَأَةٌ تَطْلُبُ مِنِّي مَعْرُوْفًا، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا هُوَ دُوْنَ نَفْسِكِ! فَأَبَتْ عَلَيَّ فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَذَكَّرَتْنِيْ بِاللّٰهِ، فَأَبَيْتُ عَلَيْهَا وَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ مَاهُوَ دُوْنَ نَفْسِكِ! فَأَبَتْ عَلَيَّ وَذَهَبَتْ، وَذَكَرَتْ لِزَوْجِهَا، فَقَالَ لَهَا: أَعْطِيْهِ نَفْسَكِ! وَاَغْنِيْ عِيَالَكِ فَرَجَعَتْ إِلَيَّ فَنَاشَدَتْنِيْ بِاللّٰهِ فَأَبَيْتُ عَلَيْهَا

وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ!مَاهُوَدُوْنَ نَفْسِكِ! فَلَمَّا رَأَتْ ذَالِكَ أَسْلَمَتْ إِلَيَّ نَفْسَهَا، فَلَمَّا تَكَشَّفْتُهَا وَهَمَمْتُ بِهَا، اِرْتَعَدَتْ مِنْ تَحْتِي فَقُلْتُ: مَاشَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ! فَقُلْتُ لَهَا: خِفْتِهِ فِي الشِّدَّةِ، وَلَمْ أَخَفْهُ فِي الرَّخَاءِ! فَتَرَكْتُهَا وَأَعْطَيْتُهَا مَا يَحُقُّ عَلَيَّ بِمَا تَكَشَّفْتُهَا، اَللّٰهُمَّ! إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِوَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا قَالَ: فَانْصَدَعَ حَتّٰى عَرَفُوْا وَتَبَيَّنَ لَهُمْ۔ قَالَ الآخَرُ: عَمِلْتُ حَسَنَةً مَرَّةً كَانَ لِي أَبْوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ، وَكَانَ لِي غَنَمٌ فَكُنْتُ أُطْعِمُ أَبَوَيَّ وَأَسْقِيهِمَا، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلٰى غَنَمِيْ قَالَ: فَأَصَابَنِي يَوْمُ غَيْثٍ حَبَسَنِي فَلَمْ أَبْرَحْ حَتّٰى أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ أَهْلِيْ، وَأَخَذْتُ مَحْلَبِيْ، فَحَلَبْتُ غَنَمِيْ قَائِمَةً فَمَضَيْتُ إِلٰى أَبَوَيَّ، فَوَجَدْتُّهُمَا قَدْ نَامَا، فَشَقَّ عَلَيَّ أَنْ أُوْقِظَهُمَا، وَشَقَّ أَنْ أَتْرُكَ غَنَمِيْ، فَمَا بَرِحْتُ جَالِسًا، وَمَحْلَبِي عَلٰى يَدِي حَتّٰى أَيْقَظَهُمَا الصُّبْحُ، فَسَقَيْتُهُمَا، اَللّٰهُمَّ! إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِوَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا! قَالَ النُّعْمَانُ: لَكَأَنِّي أَسْمَعُ هٰذِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ـ قَالَ الْجَبَلُ: طَاقٌ، فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوْا .))

تخريج الحديث مسند احمد : 366/30، صحيح بخارى، رقم : 3465، صحيح مسلم، رقم : 2743 عن ابن عمر .

ترجمة الحديث سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غار والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ایک غار میں تین آدمیوں نے پناہ لی، پہاڑ کا کچھ حصہ غار کے دروازہ پر گرا اور اس کا راستہ بند کر دیا۔ ایک نے کہا: یاد کرو، تم میں سے کس نے نیک عمل کیا ہے، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے بسبب ہم پر رحم کر دے۔ ایک آدمی نے کہا: میں نے ایک دفعہ ایک نیکی کی تھی، (اس کی تفصیل یہ ہے کہ) میرے کچھ مزدور کام کرتے تھے، میرے عمال میرے پاس آئے، میں نے ہر ایک کو معین مزدوری دی۔ ایک دن ایک آدمی نصف النہار کے وقت میرے پاس آیا، میں نے اسے مزدوری پر تو لگا دیا، لیکن (نصف دن) کی وجہ سے دوسرے مزدوروں کی مزدوری کے نصف کے بقدر دینے کا طے کیا، لیکن اس نے اس نصف دن میں اتنا کام کیا، جو دوسروں نے پورے دن میں کیا تھا، اس لیے میں نے اپنی

ذمہ داری سمجھی کہ اسے اس کے ساتھیوں کی طرح پوری اجرت دوں، کیونکہ اس نے اپنا کام کرنے میں پوری محنت کی ہے۔ ان میں سے ایک آدمی نے (اعتراض کرتے ہوئے) کہا: کیا تو اس کو وہی اجرت دے رہا ہے جو مجھے دی، حالانکہ اس نے نصف دن کام کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کے بندے! جو کچھ تجھ سے تیرے بارے میں طے ہوا تھا، اس میں میں نے کوئی کمی نہیں کی، یہ میرا مال ہے، میں جیسے چاہوں اس کے بارے میں فیصلہ کر سکتا ہوں۔ (میری اس بات سے) اسے غصہ آیا اور وہ اجرت چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے گھر کے ایک کونے میں اس کا حق رکھ دیا، پھر ایک دن میرے پاس سے گائے گزری، میں نے اس کی اجرت والے مال سے دودھ چھڑایا ہوا گائے کا بچہ خرید لیا، (اس کی نسل بڑھتی رہی اور) گائیوں میں اضافہ ہوتا رہا۔ ایک دن وہی مزدور میرے پاس سے گزرا، وہ بوڑھا اور کمزور ہو چکا تھا، اس لیے میں نے اسے نہیں پہچانا۔ اس نے کہا: میرا حق تیرے پاس ہے، جب اس نے مجھے یاد کرایا تو بات میری سمجھ میں آ گئی۔ میں نے کہا: میں تو تیری ہی تلاش میں تھا، میں نے اس پر (ساری گائیں) پیش کرتے ہوئے کہا: یہ تیرا حق ہے۔ اس نے کہا: اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق تو نہ کر، اگر میرے ساتھ ہمدردی نہیں کر سکتا تو میرا حق تو مجھے دے دے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا، یہ تیرا ہی حق ہے، اس میں کوئی چیز میری نہیں ہے، پس میں نے وہ سارا مال اسے دے دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ نیکی تیری ذات کے لیے کی ہے تو اس سے ہمارے لیے گنجائش پیدا کر۔ (اس دعا کی وجہ سے) پتھر اتنا ہٹ (یا پھٹ) گیا کہ باہر کا ماحول انھیں نظر آنے لگ گیا۔ دوسرے نے کہا: میں نے بھی ایک دفعہ ایک نیکی کی تھی۔ (تفصیل یہ ہے کہ) میرے پاس زائد از ضرورت مال تھا، لوگ شدت میں مبتلا ہو گئے، ایک عورت میرے پاس کچھ مال طلب کرنے کے لیے آئی۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! تیری شرمگاہ کے علاوہ اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ اس نے (ایسا کرنے سے) انکار کر دیا اور وہ چلی گئی، پھر وہ لوٹ آئی اور مجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیا، لیکن میں انکار پر تلا رہا اور کہا: نہیں، اللہ کی قسم! تیری شرمگاہ کے علاوہ اس کی کوئی قیمت نہیں۔ اس نے میرے مطالبے کا انکار دیا اور چلی گئی۔ اس نے یہ بات اپنے خاوند کو بتلائی تو اس نے کہا: تو اسے اپنا نفس دے دے (یعنی اسے زنا کرنے دے) اور (کچھ لے کر) اپنے بچوں کی ضرورت پورا کر۔ وہ آئی اور مجھ پر اللہ

تعالیٰ کی قسم کھائی، لیکن میں نے (پہلے کی طرح) انکار ہی کیا اور کہا: پہلے اپنا نفس فروخت کرنا ہوگا (یعنی اپنی عزت لٹانی ہوگی)۔ جب اس نے یہ صورتحال دیکھی تو اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا۔ جب میں نے اس کا کپڑا ہٹایا اور بدکاری کا ارادہ کرلیا تو اس پر میرے نیچے کپکپی طاری ہوگئی۔ میں نے اسے کہا: تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: میں جہانوں کے پالنہار اللہ سے ڈر رہی ہوں۔ میں نے اسے کہا: تو تنگدستی کے باوجود اس سے ڈرتی ہے اور میں تو خوشحالی میں بھی نہیں ڈرتا۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا اور اس کا کپڑا ہٹانے کے جرم میں جو کچھ مجھ پر عائد ہوتا تھا، میں نے اسے دے دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ نیکی تیری ذات کے لیے کی تھی تو آج اس (چٹان) کو ہٹا دے۔ (اس دعا کی وجہ سے) وہ مزید ہٹ گئی، حتی کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے لگ گئے۔ تیسرے نے کہا: میں نے بھی ایک نیکی کی تھی۔ (اس کی تفصیل یہ ہے کہ) میرے والدین بوڑھے تھے اور میرے پاس بکریاں تھیں۔ میں اپنے والدین کو کھانا کھلاتا اور دودھ پلاتا تھا اور پھر اپنی بکریوں کی طرف لوٹ جاتا تھا۔ ایک دن بارش نے مجھے (وقت پر) لوٹنے سے روک لیا، وہیں شام ہوگئی۔ جب میں گھر پہنچا، برتن لیا، بکریوں کا دودھ دوہا اور اپنے والدین کے پاس لے کر گیا، لیکن وہ (میرے پہنچنے سے پہلے) سو چکے تھے۔ ایک طرف ان کو بیدار کرنا مجھ پر گراں گزر رہا تھا اور دوسری طرف بکریوں کو (یوں ہی بے حفاظت چھوڑ آنا) پریشان کر رہا تھا۔ بہرحال میں برتن تھامے ان کے انتظار میں بیٹھا رہا، حتی کہ وہ صبح کو بیدار ہوئے اور میں نے ان کو دودھ پلایا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ نیکی تیرے لیے کی تھی تو (اس چٹان کو) ہٹا دے۔ سیدنا نعمان کہتے ہیں: گویا کہ میں یہ الفاظ اب بھی رسول اللہ ﷺ سے سن رہا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اس (پتھر کو غار کے دہانے سے) ہٹا دیا اور وہ نکل گئے۔''

اللہ عزوجل صورت انسانی کے بجائے دل کو دیکھتا ہے

[12]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَاَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم،

رقم : 2564 .

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے جسموں اور تمھاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو تمھارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

محض نیکی کی نیت پر اجر و ثواب کا ملنا

[13]...... عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِى أَنْ يَقُوْمَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ .))

تخريج الحديث سنن نسائی، قيام الليل، باب من أتى فراشه وهو ينوى القيام فنام، رقم: 1787، سنن ابن ماجه، اقامة الصلاة، باب ما جاء فيمن نام عن حزبه من الليل، رقم: 1344۔ شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (رات کو سونے کے لیے) اپنے بستر پر آیا اور رات (کے کسی حصہ میں بیدار ہو کر) تہجد پڑھنے کی نیت کی مگر صبح تک نیند کے غلبہ کی وجہ سے بیدار نہ ہو سکا تو اس کے لیے نیت کے مطابق ثواب لکھ دیا جائے گا اور نیند اس پر اس کے رب کی طرف سے صدقہ ہوگی۔"

[14]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ .))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ: يريدون أن يبدلوا كلام الله، رقم: 7501، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب اذا هم العبد بحسنة، رقم: 130 .

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے نہ لکھو یہاں تک کہ اسے کر نہ لے جب اسے کرلے، پھر اسے اس کے برابر لکھو اور اگر اس برائی کو وہ میرے خوف سے چھوڑ دے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھو اور اگر بندہ کوئی نیکی کا ارادہ کرے پھر وہ نیکی نہ کرے تو اس کے لیے نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس نیکی کو کر بھی لے تو اس جیسی دس نیکیاں اس کے لیے لکھو۔





2

کتاب بدء الوحی

وحی کے آغاز کی کتاب

﴿ اِنَّاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ کَمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی نُوۡحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ ۚ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطِ وَ عِیۡسٰی وَ اَیُّوۡبَ وَ یُوۡنُسَ وَ ہٰرُوۡنَ وَ سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۱۶۳﴾ ﴾ (النساء : 163)

''(اے نبی!) بے شک ہم نے آپ کی طرف وحی کی جیسے ہم نے نوح اور ان کے بعد دوسرے نبیوں کی طرف وحی کی، اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف وحی کی اور ہم نے داود کو زبور عطا کی۔''

﴿ وَ مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحۡیًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآیِٔ حِجَابٍ اَوۡ یُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِہٖ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّہٗ عَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ﴿۵۱﴾ ﴾ (الشوریٰ : 51)

''اور کسی بشر کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعے، یا پردے کے پیچھے سے، یا یہ کہ وہ کوئی رسول بھیجے، پھر اپنے حکم کے ساتھ وحی کرے جو چاہے، بے شک وہ بے حد بلند، کمال حکمت والا ہے۔''

نبی علیہ السلام کا نزول وحی کے وقت گھنٹی کی سی آواز محسوس کرنا

[15]...... عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رضی اللہ عنہ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰه ﷺ، رقم: 2، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب عرق النبی ﷺ فی البرد حین یأتیه الوحی، رقم: 2333.

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نامی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا کہ اللہ کے رسول! آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وحی نازل ہوتے وقت کبھی مجھ کو گھنٹی کی سی آواز محسوس ہوتی ہے اور وحی کی یہ کیفیت مجھ پر بہت شاق گزرتی ہے۔ جب یہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو میرے دل و دماغ پر (اس فرشتے) کے ذریعہ نازل شدہ وحی محفوظ ہو جاتی ہے اور کسی وقت ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ بشکل انسان میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے۔ پس میں اس کا کہا ہوا یاد رکھ لیتا ہوں۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے سخت کڑاکے کی سردی میں آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ (ﷺ) پر وحی نازل ہوئی اور جب اس کا سلسلہ موقوف ہوا تو آپ (ﷺ) کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی۔

غار حرا میں جبرائیل امین علیہ السلام کے وحی لانے کا بیان

[16]...... عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِءَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي

ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ، فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتّٰى جَائَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَائَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ، قَالَ فَقُلْتُ: ((مَا أَنَا بِقَارِئٍ)) قَالَ: فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ: ((مَا أَنَا بِقَارِئٍ)) فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ. فَقُلْتُ: ((مَا أَنَا بِقَارِئٍ)) فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ o خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رضی اللہ عنہا فَقَالَ ((زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي)) فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ ((لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي)) فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى، ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً قَدْ تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأٰى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوسٰى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟)) قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب بدء الوحی، باب كيف كان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ ﷺ، رقم: 3، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بدء الوحی، رقم: 160.

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا ابتدائی دور اچھے سچے پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا، آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح

صحیح اور سچا ثابت ہوتا، پھر من جانبِ قدرت آپ تنہائی پسند ہو گئے اور آپ ﷺ نے غارِ حرا میں خلوت نشینی اختیار فرمائی اور کئی کئی دن اور رات جب تک گھر آنے کو دل نہ چاہتا وہاں مسلسل عبادت اور یاد الٰہی وذکر وفکر میں مشغول رہتے توشہ ہمراہ لیے ہوئے وہاں رہتے۔ توشہ ختم ہونے پر ہی (اپنی) اہلیہ محترمہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور کچھ توشہ ہمراہ لے کر پھر وہاں جا کر خلوت گزیں ہو جاتے، یہی طریقہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ پر حق منکشف ہو گیا اور آپ غارِ حرا ہی میں قیام پذیر تھے کہ اچانک سیّدنا جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے محمد! (ﷺ) پڑھو، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا، آپ ﷺ فرماتے ہیں: جبریل نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھینچا کہ میری طاقت جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھو، میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، جبریل نے دوبارہ مجھے نہایت ہی زور سے بھینچا کہ مجھ کو سخت تکلیف محسوس ہوئی، پھر اس نے کہا کہ پڑھ! میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ جبریل نے تیسری مرتبہ پھر مجھے بھینچا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہنے لگا: ''پڑھو اپنے رب کے نام کی مدد سے جس نے پیدا کیا اور انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا، پڑھو اور آپ کا رب بہت ہی مہربانیاں کرنے والا ہے۔'' پس یہی آیات آپ جبرائیل علیہ السلام سے سن کر اس حال میں غارِ حرا سے واپس ہوئے کہ آپ کا دل اس انوکھے واقعہ سے کانپ رہا تھا۔ آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔'' آپ کو کمبل اڑھا دیا، جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو آپ نے اپنی زوجہ محترمہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا اور فرمانے لگے: ''مجھ کو اب اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے۔'' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی ڈھارس بندھائی اور کہا کہ آپ کا خیال صحیح نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ امرِ حق کا ساتھ دیتے ہیں۔ ایسے اوصافِ حسنہ والا انسان یوں بے وقت ذلت وخواری کی موت نہیں پا سکتا۔ پھر مزید تسلی کے لیے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو ان کے چچا زاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے

اور عبرانی زبان کے کاتب تھے، چنانچہ انجیل کو بھی حسبِ منشائے الٰہی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے۔ (انجیل سریانی زبان میں نازل ہوئی تھی پھر اس کا ترجمہ عبرانی زبان میں ہوا۔ ورقہ اسی کو لکھتے تھے) وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے آپ کے حالات بیان کیے اور کہا کہ اے چچازاد بھائی! اپنے بھتیجے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانی ذرا ان کی کیفیت سن لیجئے۔ وہ بولے کہ بھتیجے آپ نے جو کچھ دیکھا ہے، اس کی تفصیل سناؤ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول تا آخر پورا واقعہ سنایا، جسے سن کر ورقہ بے اختیار ہو کر بول اٹھے کہ یہ تو وہی ناموس (معزز رازدان فرشتہ) ہے جسے اللہ نے جناب موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا۔ کاش! میں آپ کے اس عہد نبوت کے شروع ہونے پر جوان عمر ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا: ''کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟'' (حالانکہ میں تو ان میں صادق و امین ومقبول ہوں) ورقہ بولا ہاں یہ سب کچھ سچ ہے مگر جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہوئے ہیں۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل جائے تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا مگر ورقہ کچھ دنوں کے بعد انتقال کر گئے۔ پھر کچھ عرصہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی آمد موقوف رہی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو آسمان و زمین کے درمیان دیکھا

﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿1﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ﴿2﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۗ﴿3﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا
وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ﴿4﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ﴿5﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۙ﴿6﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۭ﴿7﴾ ثُمَّ دَنَا
فَتَدَلّٰى ۙ﴿8﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿9﴾ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۭ﴿10﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَاٰى ﴿11﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿12﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿13﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿14﴾
عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۭ﴿15﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ﴿16﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿17﴾ لَقَدْ رَاٰى
مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿18﴾﴾ (النجم: 1 تا 18)

''قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے! کہ تمھارا ساتھی (رسول) نہ راہ بھولا ہے اور نہ غلط

راستے پر چلا ہے۔اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔ اسے نہایت مضبوط قوتوں والے (فرشتے) نے سکھایا۔ جو بڑی طاقت والا ہے، سو وہ بلند ہوا۔اس حال میں کہ وہ آسمان کے مشرقی کنارے پر تھا۔ پھر وہ نزدیک ہوا، پس اتر آیا۔ پھر وہ دو کمانوں کے فاصلے پر ہو گیا، بلکہ زیادہ قریب۔ پھر اس نے وحی کی اس (اللہ) کے بندے کی طرف جو وحی کی۔ دل نے جھوٹ نہیں بولا جو اس نے دیکھا۔ پھر کیا تم اس سے جھگڑتے ہو اس پر جو وہ دیکھتا ہے۔ حالانکہ بلاشبہ یقیناً اس نے اسے ایک اور بار اترتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ آخری حد کی بیری کے پاس۔ اسی کے پاس ہمیشہ رہنے کی جنت ہے۔ جب اس بیری کو ڈھانپ رہا تھا جو ڈھانپ رہا تھا۔ نہ نگاہ ادھر ادھر ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی۔ بلاشبہ یقیناً اس نے اپنے رب کی بعض بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔''

[17]...... عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ٥ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى﴾ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدكم آمين والملائكة...... الخ، رقم: 3232، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب فى ذكر سدرة المنتهى، رقم: 174.

ترجمة الحديث سلیمان شیبانی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے زر بن حبیش رحمہ اللہ سے اللہ کے فرمان: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۚ﴾ سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا مجھے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین علیہ السلام کو دیکھا تو اس کے چھ سو پر تھے۔

[18]...... عَنْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ۔ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَائَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ

السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِی زَمِّلُونِی)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ [المدثر : 1-5] فَحَمِيَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰه ﷺ، رقم : 4، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی، رقم : 161 .

ترجمة الحديث **ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی کہ** آپ ﷺ نے وحی کے رک جانے کے زمانے کے حالات بیان فرماتے ہوئے کہا: ''ایک روز میں چلا جا رہا تھا کہ اچانک میں نے آسمان کی طرف ایک آواز سنی اور میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا وہ آسمان وزمین کے بیچ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، میں اس سے ڈر گیا اور گھر آنے پر میں نے پھر کمبل اوڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔'' اس وقت اللہ پاک کی طرف سے یہ آیات نازل ہوئیں۔ ''اے لحاف اوڑھ کر لیٹنے والے! اٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور گندگی سے دور رہ۔'' اس کے بعد وحی تیزی کے ساتھ پے درپے آنے لگی۔

اسلام کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہونے کا بیان

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ﴾ (الحجر : 9)

''بے شک ہم ہی نے یہ ذکر (قرآن) نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

﴿ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَ لَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝ ﴾ (طٰه : 113، 114)

''اور اسی طرح ہم نے اس کو عربی قرآن نازل کیا اور ہم نے اس میں پھیر پھیر کر کئی پہلوؤں سے (اپنی) وعید بیان کی تاکہ وہ تقویٰ اپنائیں یا یہ (قرآن) ان کے لیے نصیحت پیدا

کرے گا۔ پس ثابت وسچا بادشاہ اللہ بلند و بالا ہے، اور (اے نبی!) آپ قرآن (پڑھنے) میں جلدی نہ کریں قبل اس کے کہ آپ کی طرف اس کی وحی پوری کی جائے اور کہیے: اے میرے رب! مجھے علم میں زیادہ کر۔''

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾﴾ (القیامۃ: 16 تا 19)

''تو اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دے، تا کہ اسے جلدی حاصل کر لے۔ بلاشبہ اس کو جمع کرنا اور (آپ کا) اس کو پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ تو جب ہم اسے پڑھیں تو تو اس کے پڑھنے کی پیروی کر۔ پھر بلاشبہ اسے واضح کرنا ہمارے ذمے ہے۔''

[19]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ [القيامة : 16] قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِo إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ [القيامة : 16، 17] قَالَ جَمْعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ [القيامة : 18] قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ [القيامة : 19] ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَرَأَهُ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، کتاب بدء الوحی، باب كيف كان بدء الوحی الى رسول الله ﷺ، رقم: 5، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الاستماع للقرأة، رقم: 448.

ترجمة الحديث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کلام الٰہی ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾ کی تفسیر کے سلسلہ میں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نزول قرآن کے وقت بہت سختی محسوس فرمایا کرتے تھے اور اس کی (علامتوں) میں سے ایک یہ تھی کہ یاد کرنے کے لیے آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح آپ ہلاتے تھے۔ سعید کہتے ہیں میں بھی اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں

جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما کو میں نے ہلاتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنے ہونٹ ہلائے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا) پھر یہ آیت اتری کہ ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! قرآن کو جلد جلد یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلاؤ۔ اس کا جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔'' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یعنی قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ ''پھر جب ہم پڑھ چکیں تو اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (اس کا مطلب یہ ہے) کہ آپ اس کو خاموشی کے ساتھ سنتے رہو۔ ''اس کے بعد مطلب سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔'' پھر یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ اس کو پڑھو (اس کو محفوظ کر سکو) چنانچہ اس کے بعد جب آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام (وحی لے کر) آتے تو آپ (توجہ سے) سنتے اور جب وہ چلے جاتے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (وحی) کو اسی طرح پڑھتے جس طرح جبریل علیہ السلام نے اسے پڑھا تھا۔

جبرائیل علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دورہ قرآن کرنے کا بیان

[20]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ .

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ ﷺ، رقم: 6، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب کان النبی ﷺ اجود الناس بالخیر من الریح المرسلة، رقم: 2308.

ترجمة الحديث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ جواد (سخی) تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلے میں جب) جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تو آپ بہت ہی زیادہ جودوکرم فرماتے۔ جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے، غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ جودوکرم فرمایا کرتے تھے۔

روم کے بادشاہ ہرقل کا رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو پہچاننے کا واقعہ

[21]...... أَخْبَرَنِی عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَه أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِی رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّأْمِ فِی الْمُدَّةِ الَّتِی كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِی مَجْلِسِهِ، وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِی يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِیٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا، فَقَالَ: أَدْنُوهُ مِنِّی، وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّی سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِی فَكَذِّبُوهُ، فَوَاللّٰهِ! لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَیَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ، ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِی عَنْهُ أَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ وَنَحْنُ مِنْهُ فِی مُدَّةٍ لَا نَدْرِی مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا! قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّی كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هَذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ، يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ! فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِی نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، لَقُلْتُ

رَجُلٌ يَأْتَسِى بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا قُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ، وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَائَهُمُ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي بَعَثَ بِهِ دِحْيَةُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ، يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَ ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران : 64] قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ

سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُورِ صَاحِبُ إِيلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفًّا عَلٰى نَصَارَى الشَّأْمِ، يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيثَ النَّفْسِ، فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُورِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ، مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالُوا لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُودُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ وَاكْتُبْ إِلَى مَدَايِنِ مُلْكِكَ، فَيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ، يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوا إِلَيْهِ، فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُونَ. فَقَالَ هِرَقْلُ هَذَا مُلْكُ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُومِيَةَ، وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ، حَتّٰى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوا هَذَا النَّبِيَّ، فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ، وَأَيِسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ، فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب بدء الوحى، باب كيف كان بدء الوحى الى رسول الله ﷺ، رقم: 7، صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب كتاب النبى ﷺ الى هرقل، رقم: 1773.

ترجمة الحديث عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ابوسفیان بن حرب نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ہرقل (شاہ روم) نے میرے پاس قریش کے قافلے میں ایک

آدمی بلانے کو بھیجا اور اس وقت یہ لوگ تجارت کے لیے ملک شام گئے ہوئے تھے اور یہ وہ زمانہ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے قریش اور ابوسفیان سے ایک وقتی عہد کیا ہوا تھا۔ جب ابوسفیان اور دوسرے لوگ ہرقل کے پاس ایلیا پہنچے جہاں ہرقل نے دربار طلب کیا تھا۔ اس کے گرد روم کے بڑے بڑے لوگ (علماء وزراء، امراء) بیٹھے ہوئے تھے۔ ہرقل نے ان کو اور اپنے ترجمان کو بلوایا۔ پھر ان سے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص مدعی رسالت کا زیادہ قریبی عزیز ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں بول اٹھا کہ میں اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں۔ (یہ سن کر) ہرقل نے حکم دیا کہ اس کو (ابوسفیان کو) میرے قریب لا کر بٹھاؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کی پیٹھ کے پیچھے بٹھا دو۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابو سفیان سے اس شخص کے (محمد ﷺ کے) حالات پوچھتا ہوں۔ اگر یہ مجھ سے کسی بات میں جھوٹ بول دے تو تم اس کا جھوٹ ظاہر کر دینا۔ (ابوسفیان کا قول ہے کہ) اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ غیرت نہ آتی کہ یہ لوگ مجھ کو جھٹلائیں گے تو میں آپ ﷺ کی نسبت ضرور غلط گوئی سے کام لیتا۔ خیر پہلی بات جو ہرقل نے مجھ سے پوچھی وہ یہ کہ اس شخص کا خاندان تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ تو بڑے اونچے عالی نسب والے ہیں۔ کہنے لگا اس سے پہلے بھی کسی نے تم لوگوں میں ایسی بات کہی تھی؟ میں نے کہا نہیں کہنے لگا، اچھا اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر اس نے کہا: بڑے لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی ہے یا کمزور لوگوں نے؟ میں نے کہا نہیں کمزوروں نے۔ پھر کہنے لگا: اس کے تابعدار روز بڑھتے جاتے ہیں یا کوئی ساتھی پھر (چھوڑ) بھی جاتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ کہنے لگا، کیا اپنے اس دعوائے (نبوت) سے پہلے کبھی (کسی بھی موقع پر) اس نے جھوٹ بولا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر کہنے لگا: کیا اس نے کبھی عہد شکنی کی ہے؟ میں نے کہا: اور اب ہماری اس سے (صلح کی) ایک مقررہ مدت ٹھہری ہوئی ہے معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرنے والا ہے۔ (ابوسفیان کہتے ہیں) میں اس بات کے سوا اور کوئی (جھوٹ) اس گفتگو میں شامل نہ کر سکا۔ ہرقل نے کہا کیا تمہاری اس سے کبھی لڑائی بھی ہوئی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ بولا پھر تمہاری اور اس کی جنگ کا کیا حال ہوتا ہے؟ میں نے کہا، لڑائی ڈول کی طرح ہے۔ کبھی وہ ہم سے (میدان جنگ) جیت لیتے ہیں اور کبھی ہم ان سے جیت لیتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا،

وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا، وہ کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی) باتیں چھوڑ دو اور ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے، پرہیز گاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ (یہ سب سن کر) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہہ دے کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور رسول اپنی قوم میں عالی نسب ہی بھیجے جایا کرتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ (دعویٰ نبوت کی) یہ بات تمہارے اندر اس سے پہلے کسی اور نے بھی کہی تھی، تو تم نے جواب دیا کہ نہیں، تب میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ اگر یہ بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہوتی تو میں سمجھتا کہ اس شخص نے بھی اسی بات کی تقلید کی جو پہلے کہی جا چکی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے، تم نے کہا کہ نہیں۔ تو میں نے (دل میں) کہا کہ ان کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا تو کہہ دوں گا کہ وہ شخص (اس بہانہ سے) اپنے آباء واجداد کی بادشاہت اور ان کا ملک (دوبارہ) حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس بات کے کہنے (رسالت کا دعویٰ کرنے) سے پہلے تم نے کبھی اس کو دروغ گوئی کا الزام لگایا ہے؟ تم نے کہا کہ نہیں۔ تو میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص آدمیوں کے ساتھ دروغ گوئی سے بچے وہ اللہ کے بارے میں کیسے جھوٹی بات کہہ سکتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ بڑے لوگ اس کے پیروکار ہوتے ہیں یا کمزور آدمی۔ تم نے کہا کمزوروں نے اس کی اتباع کی ہے، تو (دراصل) یہی لوگ رسولوں کے متبعین ہوتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں تم نے کہا کہ وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کی کیفیت یہی ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ کامل ہو جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا کوئی شخص اس کے دین سے ناخوش ہو کر مرتد بھی ہو جاتا ہے۔ تم نے کہا نہیں، تو ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے جن کے دلوں میں اس کی مسرت رچ بس جائے وہ اس سے لوٹا نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ کبھی عہد شکنی کرتے ہیں۔ تم نے کہا نہیں۔ رسولوں کا یہی حال ہوتا ہے، وہ عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور میں نے تم سے کہا کہ وہ تم سے کس چیز کے لیے کہتے ہیں۔ تم نے کہا کہ وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہیں بتوں کی پرستش سے روکتے ہیں۔ سچ بولنے اور پرہیز گاری کا

حکم دیتے ہیں۔ لہٰذا اگر یہ باتیں جو تم کہہ رہے ہو سچ ہیں تو عنقریب وہ اس جگہ کا مالک ہو جائے گا کہ جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ (رسول) آنے والا ہے مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ تمہارے اندر ہو گا۔ اگر میں جانتا کہ اس تک پہنچ سکوں گا تو اس سے ملنے کے لیے ہر تکلیف گوارا کرتا اور اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا۔ ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا وہ خط منگوایا جو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ حاکم بصریٰ کے پاس بھیجا تھا تو اس نے وہ ہرقل کے پاس بھیج دیا تھا۔ پھر اس کو پڑھا تو اس میں (لکھا تھا): ''اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے یہ خط ہے شاہ روم کے لیے۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تیرے سامنے دعوت اسلام پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ اسلام لے آئیں گے تو (تجھے دین و دنیا میں) سلامتی نصیب ہو گی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دوہرا ثواب دے گا اور اگر تم (میری دعوت سے) روگردانی کرو گے تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تم پر ہی پر ہو گا اور اے اہل کتاب! ایک ایسی بات پر آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا رب بنائے۔ پھر اگر وہ اہل کتاب (اس بات سے) منہ پھیر لیں تو (مسلمانو!) تم ان سے کہہ دو کہ (تم مانو یا نہ مانو) ہم تو ایک اللہ کے اطاعت گذار ہیں۔'' ابوسفیان کہتے ہیں: جب ہرقل نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے ارد گرد بہت شور وغوغا ہوا۔ بہت سی آوازیں اٹھیں اور ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ تب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابو کبشہ کے بیٹے (رسول اللہ ﷺ) کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا۔ (دیکھو تو) اس سے بنی اصفر (روم) کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ مجھے اس وقت سے اس بات کا یقین ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ عنقریب غالب ہو کر رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسلمان کر دیا۔ (راوی کا بیان ہے کہ) ابن ناطور ایلیاء کا حاکم ہرقل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کا لاٹ پادری بیان کرتا تھا کہ ہرقل جب ایلیاء آیا، ایک دن صبح کو پریشان اٹھا تو اس کے درباریوں نے دریافت کیا کہ آج ہم آپ کی حالت بدلی ہوئی پاتے ہیں (کیا

وجہ ہے؟) ابن ناطور کا بیان ہے کہ ہرقل نجومی تھا، علم نجوم میں وہ پوری مہارت رکھتا تھا۔ اس نے اپنے ہم نشینوں کو بتایا کہ میں نے آج رات ستاروں پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ ہمارے ملک پر غالب آ گیا ہے۔ (بھلا) اس زمانہ میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا لہٰذا ان کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔ سلطنت کے تمام شہروں میں یہ حکم لکھ بھیجئے کہ وہاں جتنے یہودی ہوں سب قتل کر دیئے جائیں وہ لوگ انہی باتوں میں مشغول تھے کہ ہرقل کے پاس ایک آدمی لایا گیا جسے شاہ غسان نے بھیجا تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے حالات بیان کیے۔ جب ہرقل نے (سارے حالات) سن لیے تو کہا کہ جا کر دیکھو وہ ختنہ کیے ہوئے ہے یا نہیں؟ انہوں نے اسے دیکھا تو بتلایا کہ وہ ختنہ کیے ہوئے ہے۔ ہرقل نے جب اس شخص سے عرب کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتلایا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں۔ تب ہرقل نے کہا کہ یہ ہی (محمد ﷺ) اس امت کے بادشاہ ہیں جو پیدا ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے اپنے ایک دوست کو رومیہ خط لکھا اور وہ بھی علم نجوم میں ہرقل کی طرح ماہر تھا۔ پھر وہاں سے ہرقل حمص چلا گیا۔ ابھی حمص سے نکلا بھی نہیں تھا کہ اس کے دوست کا خط (اس کے جواب میں) آ گیا۔ اس کی رائے بھی محمد ﷺ کے ظہور کے بارے میں ہرقل کے موافق تھی کہ محمد ﷺ (واقعی) رسول ہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے روم کے بڑے بڑے آدمیوں کو اپنے حمص کے محل میں طلب کیا اور اس کے حکم سے محل کے دروازے بند کر لیے گئے۔ پھر وہ اپنے خاص محل سے باہر آیا اور کہا "اے روم والو! کیا ہدایت اور کامیابی میں کچھ حصہ تمہارے لیے بھی ہے؟ اگر تم اپنی سلطنت کی بقا چاہتے ہو تو پھر اس نبی ﷺ کی بیعت کر لو اور مسلمان ہو جاؤ۔ (یہ سننا تھا کہ) پھر وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے (مگر) انہیں بند پایا۔ آخر جب ہرقل نے (اس بات سے) ان کی یہ نفرت دیکھی اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا تو کہنے لگا کہ ان لوگوں کو میرے پاس لاؤ۔ (جب وہ دوبارہ آئے) تو اس نے کہا۔ میں نے جو بات کہی تھی اس سے تمہاری دینی پختگی کی آزمائش مقصود تھی سو وہ میں نے دیکھ لی۔ تب (یہ بات سن کر) وہ سب کے سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے اور اس سے خوش ہو گئے۔ بالآخر ہرقل کی آخری حالت یہی رہی۔

رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت کا بیان

[22]...... عَنْ السَّآئِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِى خَالَتِى اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِى وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِى وَدَعَا لِى بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبوۃ، رقم : 3541، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوۃ...... الخ، رقم : 2345 .

ترجمة الحديث سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرا بھانجا بیمار ہے۔تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے حق میں برکت کی دعا کی، پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا، پھر میں آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا تو مجھے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان آپ کی مہر (نبوت) مسہری کے لٹو کی طرح نظر آئی۔

رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے کی مدت کا بیان

[23]...... عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مبعث النبی ﷺ، رقم : 3851، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب کم اقام النبی ﷺ بمکة والمدینة، رقم : 2351 واللفظ له .

ترجمة الحديث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ سال رہے آپ کی طرف وحی بھیجی جاتی تھی اور مدینہ میں دس سال رہے، آپ کی وفات ہوئی اور آپ تریسٹھ سال کے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہونے کا بیان

[24]...... عَنْ يَحْيَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ: أُنْبِئْتُ أَنَّهُ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ: أُنْبِئْتُ أَنَّهُ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ فَقَالَ: لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((جَاوَرْتُ فِيْ حِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُوْنِي وَصُبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا وَأُنْزِلَ عَلَيَّ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾.))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب سورة المدثر، رقم: 4924، صحیح مسلم، الایمان، باب بدء الوحی، رقم: 161.

ترجمة الحديث یحییٰ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ فرمایا کہ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ میں نے کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ سب سے پہلے نازل ہوئی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا کہ قرآن کی کون سی آیت سب سے پہلی نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ مجھے تو خبر ملی ہے کہ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ سب سے پہلے نازل ہوئی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں تمہیں وہی خبر دے رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے غار حرا میں تنہائی اختیار کی جب میں وہ مدت پوری کر چکا اور نیچے اتر کر وادی کے بیچ میں پہنچا تو مجھے پکارا گیا۔ میں نے اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں دیکھا اور مجھے دکھائی دیا کہ فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے۔ پھر میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالو اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ اے کپڑے میں لپٹنے والے! اٹھ کھڑے ہوں پھر لوگوں کو عذاب آخرت سے ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی

بڑائی بیان کیجئے۔

ورقہ بن نوفل کا رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو پہچاننے کا بیان

[25]...... عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ أَوَّلَ مَا بُدِىءَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَائَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَنَا بِقَارِىءٍ)) قَالَ: ((فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِىءٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِىءٍ ـقَالَ: ـ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَo خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍo اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُo الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِo﴾ الْآيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾)) فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ فَقَالَ: ((زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِيْ)) فَزَمَّلُوْهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ قَالَ لِخَدِيْجَةَ: ((أَيْ خَدِيْجَةُ مَا لِي خَشِيْتُ عَلَى نَفْسِيْ)) فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِيْجَةُ: كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ! لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا فَوَاللّٰهِ! إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ أَخِي أَبِيْهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيْلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ! اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيْكَ قَالَ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِيْ مَا ذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ أُنْزِلَ

عَلَى مُوسَى لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعٌ لَيْتَنِي أَكُوْنُ حَيًّا ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ)) قَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوْذِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب سورۃ اقرا باسم ربك الذی خلق، رقم: 4953، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی، رقم: 160.

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو نبوت سے پہلے سچے خواب دکھائے جاتے تھے چنانچہ اس دور میں آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھ لیتے وہ صبح کی روشنی کی طرح بیداری میں نمودار ہوتا۔ پھر آپ کو تنہائی بھلی لگنے لگی۔ اس دور میں آپ غار حرا تنہا تشریف لے جاتے اور آپ وہاں "تحنث" کیا کرتے تھے۔ عروہ نے کہا "تحنث" سے عبادت مراد ہے۔ آپ ﷺ وہاں کئی کئی راتیں جاگتے، گھر میں نہ آتے اور اس کے لیے اپنے گھر سے توشہ لے جایا کرتے تھے۔ پھر جب توشہ ختم ہو جاتا پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں لوٹ کر تشریف لاتے اور اتنا ہی توشہ پھر لے جاتے۔ اسی حال میں آپ غار حرا میں تھے کہ دفعتاً آپ پر وحی نازل ہوئی چنانچہ فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا: پڑھیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔" نبی ﷺ نے بیان کیا کہ "مجھے فرشتہ نے پکڑ لیا اور اتنا بھینچا کہ میں بے طاقت ہو گیا پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھو! میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انہوں نے پھر دوسری مرتبہ مجھے پکڑ کر اس طرح بھینچا کہ میں بے طاقت ہو گیا اور چھوڑنے کے بعد کہا کہ پڑھو! میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انہوں نے تیسری مرتبہ پھر اسی طرح مجھے پکڑ کر بھینچا کہ میں بے طاقت ہو گیا اور کہا کہ پڑھ! اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے، آپ پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی ہے، سے آیت ﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ تک۔" پھر رسول اللہ ﷺ ان پانچ آیات کو لے کر واپس گھر تشریف لائے اور گھبراہٹ سے آپ کے کندھے اور گردن کا گوشت پھڑک (حرکت کر) رہا تھا۔ آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ کر فرمایا: "مجھے چادر اوڑھا دو! مجھے چادر اوڑھا دو!" چنانچہ انہوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی۔ جب گھبراہٹ آپ سے دور ہوئی تو آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا:

”خدیجہ! اب کیا ہوگا مجھے تو اپنی جان کا ڈر ہو گیا ہے۔“ پھر آپ نے سارا واقعہ انہیں سنایا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ایسا ہرگز نہ ہوگا، آپ کو خوشخبری ہو، اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اللہ کی قسم! آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں، آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں، آپ کمزور و ناتواں کا بوجھ خود اٹھا لیتے ہیں، جنہیں کہیں سے کچھ نہیں ملتا وہ آپ کے یہاں سے پا لیتے ہیں، آپ مہمان نواز ہیں اور حق کے راستے میں پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور آپ کے والد کے بھائی تھے وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھ لیتے جس طرح اللہ نے چاہا انہوں نے انجیل بھی عربی میں لکھی تھی۔ وہ بہت بوڑھے تھے اور نابینا ہو گئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: چچا! اپنے بھتیجے کا حال سنیے۔ ورقہ نے کہا: بیٹے! تم نے کیا دیکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا حال سنایا جو کچھ آپ نے دیکھا تھا۔ اس پر ورقہ نے کہا یہی وہ ناموس (جبرئیل علیہ السلام) ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے تھے۔ کاش! میں تمہارے نبوت کے زمانہ میں جوان اور طاقت ور ہوتا۔ کاش! میں اس وقت تک زندہ رہ جاتا، پھر ورقہ نے کچھ اور کہا جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا واقعی یہ لوگ مجھے مکہ سے نکال دیں گے؟“ ورقہ نے کہا ہاں، جو دعوت آپ لے کر آئے ہیں اسے جو بھی لے کر آیا تو اس سے عداوت ضرور کی گئی۔ اگر میں آپ کی نبوت کے زمانہ میں زندہ رہ گیا تو میں ضرور بھرپور طریقہ پر آپ کا ساتھ دوں گا۔ اس کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور کچھ دنوں کے لیے وحی کا آنا بھی بند ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے بند ہو جانے کی وجہ سے غمگین رہنے لگے۔

وحی کے نزول کے وقت آسمان والوں کی کیفیت کا بیان

﴿حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾

(سبا : 23)

”یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں حق (فرمایا) اور وہی سب سے بلند، بہت بڑا ہے۔“

[26]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ

السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا فَيُصْعَقُونَ فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ حَتَّى إِذَا جَائَهُمْ جِبْرِيلُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ فَيَقُولُونَ يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكَ فَيَقُولُ الْحَقَّ فَيَقُولُونَ الْحَقَّ الْحَقَّ .

تخريج الحديث سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی القرآن، رقم : 4738۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ عزوجل کسی وحی کا کلام فرماتا ہے تو آسمان والے آسمان میں ایک آواز سنتے ہیں جیسے پتھر پر زنجیر گھسیٹی جارہی ہو، اس سے وہ بے ہوش ہوجاتے ہیں اور پھر اسی کیفیت میں رہتے ہیں حتیٰ کہ ان کے پاس جبریل آتے ہیں، ان کے آنے سے ان کے دلوں سے یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے اور وہ جبریل سے پوچھتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں: حق فرمایا۔ تو وہ بھی کہتے ہیں: حق فرمایا، حق فرمایا۔''



3

کتاب الإیمان

ایمان اور (اس کے ارکان) کی کتاب

ارکانِ ایمان کا بیان

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ﴾ (البقرة : 177)

”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکی تو اس شخص کی ہے جو اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، (آسمانی) کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لائے اور مال سے محبت کے باوجود اُسے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور گردنیں چھڑانے کے لیے خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکاۃ دے اور (نیکی ان کی بھی ہے جو) جب عہد کرلیں تو اپنا عہد پورا کریں اور تنگدستی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت صبر کریں، وہی لوگ سچے اور وہی پرہیز گار ہیں۔“

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ٭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۲۸۵ ﴾ (البقرة : 285)

''رسول (ﷺ) اس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں:) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

[27]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: [بَيْنَمَا] نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ: ((اَلْاِسْلَامُ : اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَ تُؤْتِىَ الزَّكَاةَ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا)) قَالَ : صَدَقْتَ فَعَجِبْنَالَهُ يَسْاَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ! [قَالَ] : فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِيْمَانِ، قَالَ : ((اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَ مَلَائِكَتِهِ، وَ كُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ)) قَالَ : صَدَقْتَ قَالَ : فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ : ((اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ)) قَالَ : فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: ((مَا الْمَسْؤُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ)) قَالَ : فَاَخْبِرْنِىْ عَنْ اَمَارَتِهَا قَالَ : ((اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ)) قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِىْ : ((يَا عُمَرُ ! اَتَدْرِىْ مَنِ السَّائِلُ)) ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ : ((فَاِنَّهُ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم : 8، مشكوٰة المصابيح، كتاب

الایمان، رقم: 2.

ترجمة الحديث سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اس دوران ایک آدمی ہمارے پاس آیا، جس کے کپڑے بہت ہی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے، اس پر سفر کے آثار نظر آتے تھے نہ ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا، حتیٰ کہ وہ دو زانو ہوکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے اور کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کے متعلق مجھے بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ وہ آپ سے سوال بھی کرتا ہے اور آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے، اس نے کہا: ایمان کے بارے میں مجھے بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان لاؤ اور تم تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان لاؤ۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، پھر اس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ اس کے متعلق سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا: اس کی نشانیوں کے بارے میں مجھے بتا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی اور یہ کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، تنگ دست بکریوں کے چرواہوں کو بلند و بالا عمارتوں کی تعمیر اور ان پر فخر کرتے ہوئے دیکھو گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ شخص چلا گیا، میں کچھ دیر ٹھہرا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: عمر! کیا تم جانتے ہو سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے، وہ تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لیے تمہارے پاس تشریف لائے تھے۔

[**28**]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا الْإِيمَانُ قَالَ: ((الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ)) قَالَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ: ((الْإِسْلَامُ؟ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ وَتُقِيمَ

الصَّلَاةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ)) قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ: ((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ قَالَ: ((مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ)) ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [لقمان : 34] الْآيَةَ ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ: ((رُدُّوهُ)) فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ: ((هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ مِنَ الْإِيمَانِ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب سؤال جبريل النبی ﷺ عن الإيمان، رقم: 50، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الإيمان والاسلام والاحسان، رقم: 9.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں کے وجود پر اور اس (اللہ) کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔'' پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو۔ اور فرض زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' پھر اس نے احسان کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔'' پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا (البتہ) میں تمہیں اس کی نشانیاں بتلا سکتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی، اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے (دیہاتی لوگ ترقی کرتے کرتے) مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے (یا درکھو) قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ ''اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے کہ وہ کب ہوگی'' (آخر آیت تک) پھر وہ پوچھنے والا پیٹھ

پھیر کر جانے لگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اسے واپس بلا کر لاؤ۔'' لوگ دوڑ پڑے مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔ امام ابوعبداللہ بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان تمام باتوں کو ایمان ہی قرار دیا ہے۔

[29]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ تُضَارُّونَ فِی رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((هَلْ تُضَآرُّونَ فِی الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ)) قَالُوا: لَا يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِی صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِی يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِی صُورَتِهِ الَّتِی يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهٗ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَیْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِی أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِی جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِیَ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُجَازٰی حَتّٰى يُنَجّٰی حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُّخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ يَّرْحَمَهٗ مِمَّنْ يَقُولُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِی النَّارِ يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ وَقَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَآءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِی حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى

النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَىْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِى عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِى رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِى ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِى رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَىْ رَبِّ قَدِّمْنِى إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لَا تَسْأَلُنِى غَيْرَ الَّذِى أَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَىْ رَبِّ وَيَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَقُولَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِى رَبَّهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَىْ رَبِّ أَدْخِلْنِى الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَىْ رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ لَهُ تَمَنَّهْ فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنّٰى حَتّٰى إِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِىُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)) قَالَ عَطَآءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِىُّ مَعَ أَبِى هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتّٰى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللّٰهَ قَالَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّى حَفِظْتُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَوْلَهُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، رقم: 6573، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: 182.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ

کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہیں پورے چاند کی رات کو چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمھیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے جب کوئی بادل (وغیرہ) نہ ہو۔'' صحابہ نے عرض کیا: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اسے (اللہ کو) اسی طرح دیکھو گے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع کرے گا، پھر فرمائے گا: جو شخص جس چیز کی عبادت کیا کرتا تھا، اس کے پیچھے چلا جائے، چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے چلا جائے، جو چاند کی پرستش کرتا تھا، وہ اس کے پیچھے چلا جائے اور جو طاغوتوں (شیطانوں، بتوں وغیرہ) کی پوجا کرتا تھا وہ طاغوتوں کے پیچھے چلا جائے گا اور صرف یہ امت، اپنے منافقوں سمیت باقی رہ جائے گی۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے پاس اپنی اس صورت سے مختلف صورت میں آئیں گے جس کو وہ پہچان سکتے ہوں گے، پھر فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم اسی جگہ ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آجائے، جب ہمارا رب آئے گا ہم اسے پہچان لیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے پاس اپنی اس صورت میں آئے گا جس میں وہ اس کو پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں۔ وہ کہیں گے: تو (ہی) ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے، پھر (پل) صراط جہنم کے درمیانی حصے پر رکھ دیا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے ہوں گے جو اس سے گزریں گے۔ اس دن رسولوں کے سوا کوئی بول نہ سکے گا۔ اور رسولوں کی پکار (بھی) اس دن یہی ہوگی: اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔ اور دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی طرح مڑے ہوئے سروں والے آنکڑے ہوں گے، کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟'' صحابہ نے جواب دیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ (آنکڑے) سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے لیکن وہ کتنے بڑے ہوں گے اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر اچک لیں گے۔ ان میں سے بعض ہلاک کیے جانے والے ہوں گے، جنہیں نجات دیے جانے تک اعمال کا بدلہ چکانا ہوگا۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور ارادہ فرمائے گا کہ اپنی رحمت سے، جن دوزخیوں کو چاہتا ہے، آگ سے نکالے تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان لوگوں میں سے جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، لا الہ الا اللہ کہنے والوں میں سے جن پر اللہ تعالیٰ رحمت کرنا

چاہے گا، انہیں آگ سے نکال لیں۔فرشتے ان کو آگ میں پہچان لیں گے۔ وہ انہیں سجدوں کے نشان سے پہچانیں گے۔آگ سجدے کے نشانات کے سوا آدم کے بیٹے (کی ہر چیز) کو کھا جائے گی۔ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدے کے نشانات کو کھانا حرام کر دیا ہے، چنانچہ وہ اس حال میں آگ سے نکالے جائیں گے کہ جل کر کوئلہ بن گئے ہوں گے، ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ اس کے ذریعے سے اس طرح اگ آئیں گے، جیسے سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں گھاس کا بیج پھوٹ کر اُگ آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا۔بس ایک شخص باقی ہوگا، جس نے آگ کی طرف منہ کیا ہوا ہوگا، یہی آدمی، تمام اہل جنت میں سے، جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: میرے رب! میرا چہرہ آگ سے پھیر دے، کیونکہ اس کی بدبو نے میری سانسوں میں زہر بھر دیا ہے اور اس کی تپش نے مجھے جلا ڈالا ہے، چنانچہ جب تک اللہ کو منظور ہوگا، وہ اللہ کو پکارتا رہے گا پھر اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: کیا ایسا ہوگا کہ اگر میں تمہارے ساتھ یہ (حسن سلوک) کر دوں تو کچھ اور مانگنا شروع کر دو گے؟ وہ عرض کرے گا: میں تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ وہ اپنے رب عزوجل کو جو عہد و پیمان وہ (لینا) چاہے گا، دے گا، تو اللہ اس کا چہرہ دوزخ سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے تو جتنی دیر اللہ چاہے گا کہ وہ چپ رہے (اتنی دیر) چپ رہے گا، پھر کہے گا: میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک آگے کر دے، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: کیا تم نے عہد و پیمان نہیں دیے تھے کہ جو کچھ میں نے تمہیں عطا کر دیا ہے اس کے سوا مجھ سے اور کچھ اور نہیں مانگو گے؟ تجھ پر افسوس ہے! آدم کے بیٹے! تم کس قدر عہد شکن ہو! وہ کہے گا: اے میرے رب! اور اللہ سے دعا کرتا رہے گا حتی کہ اللہ اس سے کہے گا: کیا ایسا ہوگا کہ اگر میں نے تمہیں یہ عطا کر دیا تو اس کے بعد تو اور کچھ مانگنا شروع کر دے گا؟ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! (اور کچھ) نہیں (مانگوں گا۔) وہ اپنے رب کو، جو اللہ چاہے گا، عہد و پیمان دے گا، اس پر اللہ اسے جنت کے دروازے تک آگے کر دے گا، پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو جنت کے اس کے سامنے کھل جائے گی۔ اس میں جو خیر اور سرور ہے وہ اس کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھے گا۔تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا وہ خاموش رہے گا، پھر کہے گا: میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے کہے گا: کیا تو نے پختہ عہد و پیمان نہ کیے تھے کہ جو کچھ تجھے دے دیا گیا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا۔ابن آدم تجھ پر افسوس! تو کتنا بڑا وعدہ شکن ہے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں

تیری مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب شخص نہ بنوں، وہ اللہ عزوجل کو پکارتا رہے گا حتی کہ اللہ عزوجل اس پر ہنسے گا اور جب اللہ تعالیٰ ہنسے گا (تو) فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ اس میں داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمنا کر! تو وہ اپنے رب سے مانگے گا اور تمنا کرے گا یہاں تک کہ اللہ اسے یاد دلائے گا، فلاں چیز (مانگ) فلاں چیز (مانگ) حتی کہ جب اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب کچھ تیرا ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی۔'' عطاء بن یزید نے کہا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، انہوں نے ان کی کسی بات کی تردید نہ کی لیکن جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی سے فرمائے گا: ''یہ سب کچھ تیرا ہوا اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی'' تو ابوسعید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ابوہریرہ! اس کے ساتھ اس سے دس گنا (اور بھی)، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تو آپ کا یہی فرمان یاد ہے: ''یہ سب کچھ تیرا ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر آپ کا یہ فرمان یاد رکھا ہے: ''یہ سب تیرا ہوا اور اس سے دس گنا اور بھی۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری شخص ہوگا۔

[30]...... عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُسْأَلُ عَنْ الْوُرُودِ فَقَالَ نَجِیءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا انْظُرْ أَیْ ذٰلِكَ فَوْقَ النَّاسِ قَالَ فَتُدْعَى الْأُمَمُ بِأَوْثَانِهَا وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ مَنْ تَنْظُرُونَ فَيَقُولُونَ نَنْظُرُ رَبَّنَا فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلَيْكَ فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ يَضْحَكُ قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ وَيَتَّبِعُونَهٗ وَيُعْطٰى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مُنَافِقٌ أَوْ مُؤْمِنٌ نُورًا ثُمَّ يَتَّبِعُونَهٗ وَعَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ وَحَسَكٌ تَأْخُذُ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِينَ ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُونَ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِی السَّمَآءِ ثُمَّ كَذٰلِكَ ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَشْفَعُونَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِی قَلْبِهٖ مِنْ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً فَيُجْعَلُونَ بِفِنَآءِ الْجَنَّةِ وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَرُشُّونَ عَلَيْهِمْ الْمَآءَ حَتّٰى يَنْبُتُوا نَبَاتَ الشَّیْءِ فِی السَّيْلِ وَيَذْهَبُ حُرَاقُهٗ ثُمَّ يَسْأَلُ حَتّٰى تُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهَا مَعَهَا .

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة فیها، رقم: 191.

ترجمة الحدیث ابوزبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے (جنت اور جہنم میں) وارد ہونے کے بارے میں سوال کیا جارہا تھا تو انہوں نے کہا: ہم قیامت کے دن فلاں فلاں (سمت) سے آئیں گے (دیکھو)، یعنی اس سمت سے جو لوگوں کے اوپر ہے۔ کہا: سب امتیں اپنے اپنے بتوں اور جن (معبودوں) کی بندگی کرتی تھیں ان کے ساتھ بلائی جائیں گی، ایک کے بعد ایک، پھر اس کے بعد ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔ وہ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ تو سب کہیں گے: (اس وقت) جب ہم تمہیں دیکھ لیں۔ تو وہ ہنستا ہوا ان کے سامنے جلوہ افروز ہوگا۔ انہوں نے کہا: وہ انہیں لے کر جائے گا اور وہ اس کے پیچھے ہوں گے، ان میں سے ہر انسان کو، منافق ہو یا مومن، ایک نور دیا جائے گا، وہ اس نور کے پیچھے چلیں گے۔ اور جہنم کے پل پر کئی نوکوں والے کنڈے اور لوہے کے سخت کانٹے ہوں گے اور جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اسے پکڑ لیں گے، پھر منافقوں کا نور بجھا دیا جائے گا اور مومن نجات پائیں گے تو سب سے پہلا گروہ (جو) نجات پائے گا، ان کے چہرے چودھویں کے چاند جیسے ہوں گے (وہ) ستر ہزار ہوں گے، ان کا حساب نہیں کیا جائے گا، پھر جو لوگ ان کے بعد ہوں گے، ان کے چہرے آسمان کے سب سے زیادہ روشن کی ستارے کی طرح ہوں گے، پھر اسی طرح (درجہ بدرجہ۔) اس کے بعد پھر شفاعت کا مرحلہ آئے گا اور (شفاعت کرنے والے) شفاعت کریں گے حتیٰ کہ ہر وہ شخص جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور جس کے دل میں جَو کے وزن کے برابر بھی نیکی (ایمان) ہوگی۔ ان کو جنت کے آگے کے میدان میں ڈال دیا جائے گا اور اہل جنت ان پر پانی چھڑکنا شروع کر دیں گے حتیٰ کہ وہ اس طرح اُگ جائیں آئیں گے جیسے کوئی چیز سیلاب میں اگ آتی ہے اور اس (کے جسم) کا جلا ہوا حصہ ختم ہو جائے گا، پھر اُس سے پوچھا جائے گا حتیٰ کہ اس کو دنیا اور اس کے ساتھ اس سے دس گنا مزید عطا کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان کا بیان

﴿ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

﴿مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴾ (البقرۃ : 136)

''کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اس کی اولاد کی طرف اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا، ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔''

﴿فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴾ (آل عمران : 52)

''پھر جب عیسیٰ نے ان میں کفر محسوس کیا تو ان سے کہا: اللہ کی راہ میں کون میرا مددگار بنے گا؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے انصار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔''

﴿قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴾ (آل عمران : 84)

''آپ کہہ دیجیے: ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا، اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد پر (نازل کیا گیا) اور ان (کتابوں) پر بھی جو موسیٰ، عیسیٰ اور دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں، ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (اللہ) کے فرمانبرادر ہیں۔''

﴿رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴾ (آل عمران : 193)

''اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا، وہ ایمان کی طرف بلاتا ہے، یہ کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! پس تو ہمارے گناہ بخش دے، اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ فوت کر۔''

﴿ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ ﴾

(المائدة : 69)

’’ان میں سے جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔‘‘

﴿ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ ﴾ (التوبة : 19)

’’کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا اس شخص کے (اعمال کے) مانند قرار دے رکھا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں ہو سکتے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔‘‘

﴿ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۞ ﴾ (المؤمن : 84)

’’پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو انھوں نے کہا ہم اس اکیلے اللہ پر ایمان لائے اور ہم نے ان کا انکار کیا جنھیں ہم اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے تھے۔‘‘

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۞ ﴾ (الحجرات : 15)

’’مومن تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انھوں نے شک نہیں کیا اور انھوں نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہی لوگ سچے ہیں۔‘‘

﴿ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۞ ﴾

(الملك : 29)

’’کہہ دیجیے وہی بے حد رحم والا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے اسی پر بھروسا کیا، تو تم عنقریب جان لوگے کہ وہ کون ہے جو کھلی گمراہی میں ہے۔‘‘

[31]...... عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْ لِّيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَكَ قَالَ: ((قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب جامع اوصاف الاسلام، رقم: 38.

ترجمة الحديث سیّدنا سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی کوئی بات بتائیے کہ آپ کے بعد [اور ابواسامہ کی حدیث کے مطابق: آپ کے علاوہ] مجھے کسی سے اس کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے، آپ نے ارشاد فرمایا: ''کہو: میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔

[32]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَآئَلُونَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، رقم: 3276، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الوسوسة فی الایمان، رقم: 134.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے (فضول) سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ سوال بھی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق کو پیدا کیا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جو شخص ایسی کوئی چیز دل میں پائے تو کہے: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا ہوں۔

ایمان باللہ کے افضل العمل ہونے کا بیان

[33]...... عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللّٰهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ)) قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَعْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا)) قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تُعِينُ ضَايِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ)) قَالَ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ! قَالَ: ((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ)) .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل، رقم: 2518، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الإیمان باللّٰه افضل الاعمال، رقم: 84.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔'' میں نے

پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو سب سے زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جو بہت زیادہ پسند ہو۔'' میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پھر کسی مسلمان کاریگر کی مدد کر یا کسی بے ہنر کی۔'' انہوں نے کہا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکا؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اپنے اوپر کرو گے۔''

[34]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ.

تخريج الحديث سنن النسائی، کتاب الزکاة، باب جهد المقل، رقم: 2526۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص حلال مال سے صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ قبول بھی حلال مال ہی فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں وصول کرتا ہے، اگرچہ وہ صدقہ ایک کھجور ہی ہو، پھر وہ کھجور رب رحمان کی ہتھیلی میں بڑھتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے، جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا پوستا ہے۔

جنت میں داخلہ ایمان سے مشروط ہونے کا بیان

[35]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوا)).

تخريج الحديث صحيح مسلم، الايمان، باب لا يدخل الجنة الا المؤمنون، رقم: 54.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ تم ایمان لے آؤ۔

[36]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِی قَلْبِهٖ

مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ، وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ.

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب تحريم الكبر وبيانه، رقم: 91.

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوسکتا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اور کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو۔

فرشتوں پر ایمان لانے کا بیان

﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝۹۸﴾ (البقرة: 98)

''جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک اللہ سب کافروں کا دشمن ہے۔''

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝۱۷۷﴾ (البقرة: 177)

''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکی تو اس شخص کی ہے جو اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، (آسمانی) کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لائے اور مال سے محبت کے باوجود اُسے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور گردنیں چھڑانے کے لیے خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکاۃ دے اور (نیکی ان کی بھی ہے جو) جب عہد کرلیں تو اپنا عہد پورا کریں اور تنگدستی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت صبر کریں، وہی لوگ سچے اور وہی پرہیزگار ہیں۔''

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ ﴾ (النساء : 136)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ، اس کے رسول اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب پر بھی جو اس نے پہلے نازل کی۔ اور جو شخص اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو وہ یقیناً بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔''

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ ﴾ (الاعراف : 206)

''بے شک جو (فرشتے) آپ کے رب کے پاس ہیں، وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے، وہ اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدے کرتے ہیں۔''

﴿ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ ﴾ (النحل : 49)

''اور آسمانوں اور زمین کے تمام جاندار اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور تمام فرشتے بھی، اور وہ تکبر نہیں کرتے۔''

﴿ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ ﴾ (الحج : 75)

''اللہ فرشتوں میں سے کچھ پیغام رساں چن لیتا ہے اور لوگوں میں سے (بھی)، یقیناً اللہ بہت سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔''

﴿ وَ تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ﴾ (الزمر : 75)

''اور تو فرشتوں کو دیکھے گا عرش کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔''

﴿ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (الشوریٰ : 5)

''آسمان قریب ہیں کہ اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو زمین میں ہیں، سن لو! بے شک اللہ ہی بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

﴿ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ۝﴾ (الزخرف : 19)

''اور انھوں نے فرشتوں کو، وہ جو رحمان کے بندے ہیں، عورتیں بنا دیا، کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت حاضر تھے؟ ان کی گواہی ضرور لکھی جائے گی اور وہ پوچھے جائیں گے۔''

نبی علیہ السلام کا جبریل امین کو ان کی اصل شکل میں دیکھنا

[37]...... عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ اَدْنٰى﴾ قَالَ أَخْبَرَنِی ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى جِبْرِيلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قام احدکم امین...... الخ، رقم : 3232، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب فی ذکر سدرة المنتهی، رقم : 174.

ترجمة الحديث ابواسحاق شیبانی نے بیان کیا: میں نے زر بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: ''وہ دو کمان کے برابر فاصلے پر تھے یا اس سے بھی زیادہ قریب تھے۔'' زر نے کہا: مجھے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

[38]...... عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَأَيْنَ قَوْلُهٗ: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى﴾ قَالَتْ إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيلُ علیہ السلام كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ وَاِنَّهٗ أَتَاهُ فِي هٰذِهِ الْمَرَّةِ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهٗ فَسَدَّ أُفُقَ السَّمَآءِ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب معنی قول اللّٰہ تعالی ولقد راٰہ نزلة اخری، رقم : 177.

ترجمة الحديث مسروق سے روایت ہے کہ، انہوں نے کہا: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہوگا: ''پھر وہ قریب ہوا اور اتر آیا اور دو کمانوں کے برابر یا اس سے کم فاصلے پر تھا، پھر اس نے اس کے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی؟'' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ تو جبریل تھے، وہ ہمیشہ آپ کے پاس انسانوں کی شکل میں آتے تھے اور اس دفعہ وہ آپ کے پاس اپنی اصل شکل میں آئے اور انہوں نے آسمان کے افق کو بھر دیا۔

فرشتوں کے نوری مخلوق ہونے کا بیان

[39]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلِقَتِ الْمَلَآئِكَةُ مِنْ نُورٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)).

تخريج الحديث صحيح مسلم، الزهد والرقائق، باب احاديث متفرقة، رقم: 2996.

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے نور سے پیدا کیے گئے اور جنات آگ سے پیدا کیے گئے اور انسان اس چیز سے پیدا کیا گیا جس کا تمہارے لیے ذکر کر دیا گیا یعنی مٹی۔

فرشتوں کی تعداد کا بیان

[40]...... عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ.

تخريج الحديث سنن ترمذى، كتاب الزهد، باب فى قول النبى لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا، رقم: 2312، وقال حسن، سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحزن والبكاء، رقم: 4190۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میں دیکھتا

ہوں تم نہیں دیکھتے ہو اور جو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے ہو، آسمان چر چرا رہا ہے اور چر چرانا اس کا حق ہے کیونکہ اس میں چار انگلیوں کی جگہ خالی نہیں ہے مگر فرشتہ اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ میں پیشانی رکھے ہوئے ہے، اللہ کی قسم! اگر تم بھی وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔ اور تم عورتوں سے صحبت کی لذت حاصل نہ کرتے، بلکہ تم اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اور انکساری کرتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل جاتے، کاش! کہ میں درخت ہوتا جو کٹ جاتا۔

[41]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب فى شدة حرنار جهنم، رقم: 2842.

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جہنم کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام پر ستر ہزار فرشتے مامور ہوں گے جو جہنم کو گھسیٹ کر لائیں گے۔

[42]...... عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ يَعْنِي رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ، ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ . قِيلَ؟ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ . قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ . فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ . قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ . قِيلَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَا: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ . فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ، قِيلَ مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ . فَأَتَيْتُ عَلَى

يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ: قِيلَ: مَنْ مَعكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قِيلَ: نَعَمْ. قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى. فَقِيلَ: مَا أَبْكَاكَ؟ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: مَنْ مَعكَ قِيلَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ، فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ: فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ، وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرَ، وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُولِ، فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى، فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً. قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ، فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ. فَجَعَلَ عَشْرًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ، قُلْتُ: سَلَّمْتُ، بِخَيْرٍ فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ

أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي، وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، رقم : 3207، صحيح مسلم، الايمان، باب الاسراء بالرسول، رقم : 164.

ترجمة الحديث سیدنا مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں ایک دفعہ بیت اللہ کے قریب نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان لیٹے ہوئے ایک تیسرے آدمی کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا، جو حکمت اور ایمان سے بھرپور تھا۔ میرے سینے کو پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا۔ پھر میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سواری لائی گئی۔ سفید، خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق۔ میں اس پر سوار ہو کر جبریل علیہ السلام کے ساتھ چلا۔ جب ہم آسمانِ دنیا پر پہنچے تو پوچھا گیا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جبریل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں! پھر میں آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، آؤ پیارے بیٹے اور اچھے نبی۔ اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبریل، سوال ہوا، آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی آئے ہیں؟ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ سوال ہوا، انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں۔ اب ادھر سے جواب آیا، اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں، آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ اس کے بعد میں عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے ملا، ان حضرات نے بھی خوش آمدید، مرحبا کہا اپنے بھائی اور نبی کو۔ پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے یہاں بھی سوال ہوا کون صاحب ہیں؟ جواب ملا جبریل، سوال ہوا، آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ سوال ہوا، انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں۔ اب آواز آئی اچھی کشادہ جگہ آئے، آنے والے کیا ہی صالح ہیں، یہاں یوسف علیہ السلام سے میں ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں میرے بھائی اور نبی، یہاں سے ہم چوتھے آسمان پر آئے اس پر بھی یہی سوال ہوا، کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل۔ سوال ہوا، آپ کے ساتھ اور کون صاحب ہیں؟ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ پوچھا کیا انہیں لانے کے لیے

آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ پھر آواز آئی، اچھی کشادہ جگہ آئے، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں! یہاں میں ادریس علیہ السلام سے ملا اور سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا، بھائی اور نبی۔ یہاں سے ہم پانچویں آسمان پر آئے۔ یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا، کیا انہیں بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں، آواز آئی، اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے کیا ہی اچھے ہیں۔ یہاں ہم ہارون علیہ السلام سے ملے اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مبارک، میرے بھائی اور نبی، آپ اچھی کشادہ جگہ آئے! یہاں سے ہم چھٹے آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا، کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ اور بھی کوئی ہیں؟ کہا کہ ''ہاں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں'' پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا تھا کہا ہاں، کہا اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں، اچھے آنے والے ہیں۔ یہاں میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، میرے بھائی اور نبی اچھی کشادہ جگہ آئے! جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا، بزرگوار! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ نوجوان جسے میرے بعد نبوت دی گئی، اس کی امت میں سے جنت میں داخل ہونے والے، میری امت کے جنت میں داخل ہونے والے لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔ اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل۔ سوال ہوا کہ کوئی صاحب آپ کے ساتھ بھی ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا، کیا انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ مرحبا، اچھے آنے والے۔ یہاں میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، میرے بیٹے اور نبی، مبارک، اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں! اس کے بعد مجھے بیت المعمور دکھایا گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے بتلایا کہ یہ بیت المعمور ہے۔ اس میں ستر ہزار فرشتے روزانہ نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ پڑھ کر جو اس سے نکل جاتا ہے تو پھر کبھی داخل نہیں ہوتا اور مجھے سدرۃ المنتہیٰ بھی دکھایا گیا، اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقامِ ہجر کے مٹکے ہوتے ہیں اور پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان، اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی تھیں، دو نہریں تو باطنی تھیں اور دو ظاہری، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ تو جنت میں ہیں اور دو ظاہری نہریں دنیا میں نیل اور فرات ہیں۔ اس کے بعد مجھ پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔ میں جب واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا

کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تجربہ ہو چکا ہے۔ تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی، اس لیے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دو اور کچھ تخفیف کی درخواست کرو۔ میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں چالیس وقت کی کر دیں۔ پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات (یعنی تخفیف کرانے) پر مصر رہے۔ اس مرتبہ تیس وقت کی رہ گئیں۔ پھر انہوں نے وہی فرمایا تو اب بیس وقت کی اللہ تعالیٰ نے کر دیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ بارگاہِ ربُ العزت میں میری درخواست کی پیشی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیا۔ میں جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اب بھی انہوں نے کم کرانے کے لیے اپنا اصرار جاری رکھا اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی کر دیں۔ اب میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا، تو انہوں نے پھر دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے کم کرانے کا اصرار کیا۔ میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا۔ پھر آواز آئی۔ میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) جاری کر دیا۔ اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا ہوں۔“

فرشتوں کے اہل ایمان کے ساتھ خصوصی تعلق کا بیان

﴿وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾﴾ (آل عمران: 123 تا 125)

”اور اللہ نے بدر میں عین اس وقت تمھاری مدد کی جب تم کمزور تھے۔ پس تم اللہ سے ڈرو تاکہ تمھیں شکر ادا کرنے کی توفیق ہو۔ (اے نبی!) جب آپ مومنوں سے کہہ رہے تھے: کیا تمھارے لیے کافی نہ ہوگا کہ اللہ آسمان سے تین ہزار فرشتے اتار کر تمھاری مدد کرے؟ کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور دشمن تم پر فوراً چڑھ آئے تو اسی لمحے تمھارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرے گا جن کے (خاص) نشان لگے ہوں گے۔“

﴿اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ

كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴾ (الانفال : 12)

''(اے نبی!) جب آپ کا رب فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا کہ بے شک میں تمھارے ساتھ ہوں، چنانچہ تم ان کو ثابت (قدم) رکھو جو ایمان لائے ہیں، میں جلد ہی ان لوگوں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا جنھوں نے کفر کیا، چنانچہ تم ان کی گردنوں پر وار کرو اور ان کے ہر (ہر) پور پر ضرب لگاؤ۔''

﴿ الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ﴾ (المؤمن : 7 تا 9)

''وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے اردگرد ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! تو نے ہر چیز کو رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے، تو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے اور انھیں بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! اور انھیں ہمیشہ رہائش والی ان جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کو بھی جو ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے (اس) لائق ہیں۔ بلاشبہ تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے اور انھیں برائیوں سے بچا اور تو جسے اس دن برائیوں سے بچا لے تو یقیناً تو نے اس پر مہربانی فرمائی اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔''

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ ﴾

(حم السجدة : 30 تا 31)

''بے شک وہ لوگ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر خوب قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔ ہم تمھارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور تمھارے لیے اس میں وہ کچھ ہے جو تمھارے دل چاہیں گے اور تمھارے لیے اس میں وہ کچھ ہے جو تم مانگو گے۔''

[43]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ.))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، رقم: 3209، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب اذا احب اللّٰه عبد احبه الى عباده، رقم: 2637.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت رکھو، چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام تمام اہلِ آسمان کو پکار دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے۔ اس لیے تم سب لوگ اس سے محبت رکھو، چنانچہ تمام آسمان والے اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد روئے زمین والے بھی اس کو مقبول سمجھتے ہیں۔''

دن اور رات کے فرشتوں کا باری باری دنیا میں آنا

[44]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب فضل صلاة العصر، رقم: 555، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، رقم: 632.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دن اور رات کے فرشتے باری باری تم میں آتے ہیں، اور نماز فجر اور نماز عصر میں دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔

آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا بیان

﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ ﴾ (البقرة : 4)

''اور وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت پر وہی یقین رکھتے ہیں۔''

﴿ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۗ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ﴾ (البقرة : 213)

''لوگ (پہلے) ایک ہی امت تھے (پھر ان میں اختلافات پیدا ہو گئے) تو اللہ نے نبی بھیجے، خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ اس نے برحق کتاب نازل کی، تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے جن میں انھوں نے اختلاف کیا اور اس میں اختلاف بھی لوگوں نے آپس کی ضد سے کیا جنھیں کتاب دی گئی تھی، حالانکہ ان کے پاس واضح دلیلیں آ گئی تھیں، پھر جو ایمان لے آئے انھیں اللہ نے اپنے حکم سے اس حق کا راستہ دکھا دیا جس میں لوگوں نے اختلاف کیا تھا اور اللہ جسے چاہتا ہے، سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔''

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ ﴾ (النساء : 136)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ، اس کے رسول اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب پر بھی جو اس نے پہلے نازل کی۔ اور جو شخص اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو وہ یقیناً بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔''

﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴾

(المائدة : 48)

''اور (اے نبی!) ہم نے آپ پر یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی، یہ تصدیق کرنے والی ہے اس کتاب کی جو اس سے پہلے تھی اور اس پر نگہبان ہے، چنانچہ آپ ان کے درمیان اللہ کی نازل کی ہوئی ہدایت کے مطابق فیصلے کریں اور آپ کے پاس جو حق آیا ہے اسے نظر انداز کر کے ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک دستور اور طریقہ بنایا اور اگر اللہ چاہتا تو تمھیں ضرور ایک امت بنا دیتا لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمھیں اس (کتاب) کے بارے میں آزمائے جو اس نے تمھیں دی ہے، چنانچہ تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، تم سب نے اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمھیں (اصل حقیقت) بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہتے تھے۔''

﴿وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا وَ عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ﴾ (الانعام : 91)

''اور انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے، جس وقت انھوں نے کہا: اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی، کہہ دیجیے: پھر وہ کتاب کس نے نازل کی تھی جسے موسیٰ لائے تھے جو تمام انسانوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی، جسے تم متفرق اَوراق میں نقل کرتے ہو۔ اس میں سے کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپا لیتے ہو۔ اور (اس کتاب کے ذریعے سے) تمھیں وہ علم دیا گیا تھا جو نہ تمھیں حاصل تھا اور نہ تمھارے باپ دادا کو۔ کہہ دیجیے: وہ اللہ نے (نازل کی تھی)، پھر انھیں (ان کے حال پر) چھوڑ دیجیے: وہ اپنی نکتہ چینیوں میں

کھیلتے رہیں۔"

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿٤١﴾ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿٤٢﴾﴾ (حٰم السجدة : 41، 42)

"بے شک وہ لوگ جنھوں نے اس نصیحت کے ساتھ کفر کیا، جب وہ ان کے پاس آئی (وہ بھی ہم پر مخفی نہیں ہیں) اور بلاشبہ یہ یقیناً ایک باعزت کتاب ہے۔ اس کے پاس باطل نہ اس کے آگے سے آتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے، ایک کمال حکمت والے، تمام خوبیوں والے کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔"

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٦﴾﴾ (الحديد : 26)

"اور بلاشبہ یقیناً ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی، پھر ان میں سے کچھ سیدھی راہ پر چلنے والے ہیں اور ان میں سے زیادہ نافرمان ہیں۔"

[45]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ: أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغروب، رقم : 557.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بے شک انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ ارشاد فرما رہے تھے کہ بے شک دوسری امتوں کی نسبت تمہاری مدت ایسے ہے جیسے عصر سے

مغرب تک کا وقت، اہل تورات کو تورات دی گئی انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ جب نصف النہار ہو گیا تو وہ عاجز آ گئے تو انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے عصر تک کام کیا پھر وہ بھی عاجز آ گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ پھر ہمیں قرآن دیا گیا تو ہم نے غروب شمس تک کام کیا تو ہمیں دو دو قیراط دیئے گئے، تو اہل تورات اور اہل انجیل نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ان کو دو دو قیراط دیئے اور ہمیں ایک ایک قیراط، حالانکہ ہم نے ان سے زیادہ عمل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے اجر میں کچھ ظلم کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لٰہذا یہ تو میرا فضل ہے۔ جس کو میں چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

[46]...... عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا، فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: هٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ! فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَآئِهِمْ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى! أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالَ: لَا، وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ، نَجِدُهُ الرَّجْمَ، وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا، فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ، وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ...... .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب رجم اليهود اهل الذمة فى الزنى، رقم: 1700.

ترجمة الحديث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے یہودی گزرا کوئلے سے کالا کیا ہوا اور کوڑے سے سزا یافتہ۔ آپ نے یہودیوں کو بلایا۔ اور ارشاد فرمایا: ''کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی یہی سزا پاتے ہو؟'' انہوں نے کہا: ہاں، پھر آپ نے ان کے علماء میں سے ایک شخص کو بلایا، اور ارشاد فرمایا: میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اللہ کی جس نے اتارا تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر کیا تمہاری کتاب میں زنا کی یہی حد ہے؟ وہ بولا نہیں۔ اور اگر آپ مجھ کو یہ قسم نہ دیتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ ہماری کتاب میں زنا کی حد تو رجم ہے، لیکن ہم میں عزت دار لوگ بہت زنا کرنے لگے تو جب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا میں پکڑتے تو اس کو چھوڑ دیتے، اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کرتے ......۔

رسولوں پر ایمان لانے کا بیان

﴿ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝١٦٥ ﴾ (النساء : 165)

''اور خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے رسول بھیجے، تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے اللہ کو الزام دینے کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ اور اللہ بڑا زبردست، خوب حکمت والا ہے۔''

﴿ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝١٢٤ ﴾ (الانعام : 124)

''اور جب ان کے پاس نشانی آتی ہے تو وہ کہتے ہیں: ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے، حتیٰ کہ ایسی ہی چیز خود ہمیں دی جائے جیسی رسولوں کو دی گئی۔ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کا کام کس کو سونپے۔ جن لوگوں نے جرم کیے انھیں جلد ہی اللہ کے ہاں ذلت ملے گی، اور اس مکر وفریب کی وجہ سے شدید عذاب ہوگا جو وہ کرتے رہے۔''

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠٩ ﴾ (یوسف : 109)

''اور آپ سے پہلے ہم نے مرد ہی (رسول بنا کر) بھیجے، ان کی طرف وحی کرتے تھے (اور) وہ بستیوں کے رہنے والوں میں سے تھے۔ کیا پھر وہ زمین میں نہیں چلے پھرے کہ دیکھتے ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟ اور پرہیزگاروں کے لیے آخرت کا گھر ہی بہتر ہے۔ کیا پھر تم سمجھتے نہیں؟''

﴿ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝٧٥ ﴾ (الحج : 75)

''اللہ فرشتوں میں سے کچھ پیغام رساں چن لیتا ہے اور لوگوں میں سے (بھی)، یقیناً اللہ بہت سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔''

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾﴾ (الاحزاب: 40)

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کا ختم کرنے والا ہے اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَّأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَآءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾﴾ (المومن: 78)

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول بھیجے، ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپ کو سنایا اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپ کو نہیں سنایا۔ اور کسی رسول کا اختیار نہ تھا کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نشانی لے آئے، پھر جب اللہ کا حکم آ گیا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور اس موقع پر اہل باطل خسارے میں رہے۔''

[47]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُعْطِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب فضائل القرآن، باب كيف نزول الوحی، رقم: 4981، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب وجوب الايمان برسالة نبينا محمد ﷺ، رقم: 152،

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر کو معجزات میں سے اس قدر حصہ دیا گیا ہے کہ جس پر انسان ایمان لا سکے اور مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا ہے وہ وحی (کلام الٰہی) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میری جانب بھیجا ہے پس (اسی کی وجہ سے) میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔

[48]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ﴿لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ

اللّٰهِ ﷺ فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوا أَیْ رَسُولَ اللّٰهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ)) قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ ذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِي اَثْرِهَا: ﴿اٰمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَآئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ فَلَمَّا فَعَلُوا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ قَالَ نَعَمْ: ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ قَالَ نَعَمْ: ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ﴾ قَالَ نَعَمْ: ﴿وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ﴾ قَالَ نَعَمْ.

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان تكليف الله ما يطاق، رقم: 125.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت اتری: ''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ ہی کا ہے اور تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تعالیٰ اس پر تمہارا محاسبہ کرے گا، پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر یہ بات انتہائی گراں گزری۔ کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول (پہلے) ہمیں ایسے اعمال کا پابند کیا گیا جو ہماری طاقت میں ہیں: نماز، روزہ، جہاد اور صدقہ، اور اب آپ پر یہ آیت اتری ہے جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم وہی بات کہنا چاہتے ہو جو تم سے پہلے دونوں اہل کتاب نے کہی: ہم نے سنا اور نافرمانی کی! بلکہ تم کہو: ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب! تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ''ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔'' جب صحابہ یہ الفاظ دہرانے

لگے اور ان کی زبانیں ان الفاظ پر رواں ہو گئیں، تو ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''رسول اللہ ﷺ اس (ہدایت) پر ایمان لائے جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی اور سارے مومن بھی۔ سب ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، (اور کہا) ہم (ایمان لانے میں) اس کے رسولوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ اے ہمارے رب! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔'' چنانچہ جب انہوں نے یہ (مان کر اس پر عمل) کیا تو اللہ عزوجل نے اس آیت (کے ابتدائی معنی) کو منسوخ کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی: ''اللہ کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس نے جو (نیکی) کمائی اور جو (برائی) کمائی (اس کا وبال) اسی پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کریں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا۔'' (اللہ نے) فرمایا: ہاں۔ (انہوں نے کہا:) ''اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے (گزر چکے ہیں)۔'' (اللہ نے) فرمایا: ہاں! (پھر کہا:) ''اے ہمارے رب! ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔'' (اللہ نے) فرمایا: ہاں! (پھر کہا:) ''اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر مہربانی فرما۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔'' (اللہ نے) فرمایا: ہاں۔

نبوت محمدی ﷺ پر ایمان لانے کا بیان

﴿ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ ﴾ (الاعراف: 158)

''کہہ دیجیے: اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، جس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، لہٰذا تم اللہ پر اور اس کے رسول اُمی نبی پر ایمان لاؤ، جو (خود بھی) اللہ اور اس کے (تمام) کلمات پر ایمان لاتا ہے، اور تم اس کی پیروی کرو، تا کہ تم ہدایت پاؤ۔''

﴿ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (سبا: 28)

''اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

[49]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ .

تخريج الحديث صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد ﷺ، رقم: 153.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت (امت دعوت) کا کوئی ایک بھی فرد، یہودی ہو یا عیسائی، میرے متعلق سن لے، پھر وہ مر جائے اور اس دین پر ایمان نہ لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا تو وہ اہل جہنم میں سے ہوگا۔''

[50]...... عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ .

تخريج الحديث سنن ترمذی، کتاب القدر، باب ما جاء فی الایمان بالقدر خیره وشره، رقم: 2145 وقال الالبانی صحیح، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فی القدر، رقم: 81.

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ چار چیزوں پر ایمان لائے بغیر مومن نہیں ہوسکتا: (1) گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ (2) موت پر ایمان لائے۔ (3) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے۔ (4) اور تقدیر پر ایمان لائے۔

[51]...... عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أُمَّتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدْنَتَهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَأَدْرَكَ

النَّبِيِّ ﷺ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقَّ سَيِّدِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَذَاهَا فَأَحْسَنَ غِذَائَهَا ثُمَّ أَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ)) ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ خُذْ هٰذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَ هٰذَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب وجوب الايمان برسالة نبينا محمد ﷺ، رقم: 154.

ترجمة الحديث شعبی سے روایت ہے، صالح الہمدانی نے کہا: میں نے اہل خراسان میں سے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا اور کہا: اے ابوعمرو! ہماری طرف اہل خراسان اُس آدمی کے متعلق جو اپنی لونڈی کو آزاد کرے، پھر اس سے شادی کر لے (یہ) کہتے ہیں کہ وہ اپنے قربانی کے جانور پر سوار ہونے والے کے مانند ہے۔ شعبی رحمہ اللہ نے کہا: مجھے ابوبردہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ہیں جنہیں اُن کا اجر دو بار دیا جائے گا: اہل کتاب کا آدمی جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور نبی ﷺ (کے دور) کو پایا تو آپ پر بھی ایمان لایا، آپ کی پیروی کی اور آپ کی تصدیق کی تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ اور وہ غلام جو کسی کی ملکیت میں ہے، اس نے اللہ کا جو حق اُس پر ہے، ادا کیا اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ اور ایک آدمی جس کی کوئی لونڈی تھی، اُس نے اسے خوراک دی تو بہترین خوراک مہیا کی، پھر اُسے تربیت دی تو بہت اچھی تربیت دی، پھر اس کو آزاد کر کے اُس سے شادی کر لی تو اس کے لیے بھی دو اجر ہیں۔ پھر شعبی نے خراسانی سے کہا: یہ حدیث بلا مشقت لے لو۔ پہلے ایک آدمی اس سے بھی چھوٹی حدیث کے لیے مدینہ کا سفر کرتا تھا۔

انبیاء کرام علیہم السلام میں تفاضل کا بیان

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴾﴿٢٥٣﴾

(البقرة: 253)

''یہ سب رسول ہیں، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی، ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا اور ان میں سے بعض کے درجے بلند کیے اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس (جبریل) کے ساتھ اس کی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان (رسولوں) کے بعد آنے والے لوگ باہم نہ لڑتے جبکہ ان کے پاس واضح نشانیاں آ چکی تھیں لیکن انھوں نے (باہم) اختلاف کیا، چنانچہ ان میں سے کچھ وہ ہیں جو ایمان لائے اور کچھ وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ باہم نہ لڑتے، لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ٘ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝﴾ (البقرة : 285)

''رسول (ﷺ) اس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں:) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

[52]...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ .

تخريج الحديث صحيح بخاری، کتاب الديات، باب اذا لطم المسلم يهوديا عند الغضب، رقم: 6916، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل موسیٰ علیه السلام، رقم: 2374.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کو ایک دوسرے پر (بغرض تنقیص) فضیلت مت دیا کرو۔

حشر کا بیان

﴿وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝﴾ (الكهف : 47)

''اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور آپ زمین کو صاف کھلی (میدان کی طرح) دیکھیں

گے، اور ہم ان کو اکٹھا کریں گے، چنانچہ ہم ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔"

﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ ﴾ (الانبياء : 104)

"جس دن ہم آسمان کو لکھے ہوئے کاغذ کے لپیٹنے کی طرح لپیٹ دیں گے، جس طرح ہم نے پہلی تخلیق کی ابتدا کی تھی اسی طرح ہم پھر اس کا اعادہ کریں گے۔ (یہ) وعدہ ہمارے ذمے ہے، بے شک ہم اسے (پورا) کرنے والے ہیں۔"

[53]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ أَلَا إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ: كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿شَهِيْدٌ﴾ فَيُقَالُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ)) .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4740 .

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: "تم قیامت کے دن اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ اکٹھے کیے جاؤ گے جیسا کہ ارشاد باری ہے: ﴿كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ......الخ﴾ (جس طرح ہم نے شروع میں اسے پیدا کیا تھا اسی طرح ہم اسے پھر لوٹائیں گے یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے۔ یقیناً ہم ایسا ضرور کرنے والے ہیں) پھر سب سے پہلے قیامت کے دن سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ سن لو! میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے فرشتے ان کو پکڑ کر بائیں طرف والے دوزخیوں میں لے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے ساتھ والے ہیں۔ ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہاری وفات کے بعد کیا کیا کرتوت کیے ہیں۔ اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ میں جب کہ ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا آخر آیت تک۔ ارشاد ہوگا یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر گئے جب تو ان سے جدا ہوا۔"

[54]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيامَةِ عَلَى ثَلاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ وَرَاهِبِيْنَ وَاثْنَان عَلَى بَعِيْرٍ وَثَلاثَةٌ عَلَى بَعِيْرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيْرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب كيف الحشر، رقم : 6522، صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب فناء الدنيا، رقم : 2861.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہوگا (ایک فرقہ والے) لوگ رغبت کرنے نیز ڈرنے والے ہوں گے (دوسرا فرقہ ایسے لوگوں کا ہوگا کہ) ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی اونٹ پر تین ہوں گے، کسی اونٹ پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے۔ اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (اہل شرک کا یہ تیسرا فرقہ ہوگا) جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہری ہوگی جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ وہاں ٹھہری ہوگی جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی صبح کے وقت وہاں موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہوگی۔''

یوم آخرت پر ایمان لانے کی فضیلت کا بیان

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾﴾ (الحاقة : 19 تا 22)

''سو جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا لو پکڑو، میرا اعمال نامہ پڑھو۔ یقیناً میں نے سمجھ لیا تھا کہ میں اپنے حساب سے ملنے والا ہوں۔ پس وہ ایک خوشی والی زندگی میں ہوگا۔ ایک بلند جنت میں۔''

[55]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ.

تخریج الحدیث سنن ترمذی، كتاب القدر، باب ما جاء في الايمان بالقدر خيره وشره، رقم: 2145، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب في القدر، رقم: 81۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ چار چیزوں پر ایمان لائے بغیر مومن نہیں ہوسکتا: (1) گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ (2) موت پر ایمان لائے۔ (3) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے۔ (4) اور تقدیر پر ایمان لائے۔

[56]...... عَنْ عَمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ قِيْلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شِئْتَ .))

تخریج الحدیث مسند أحمد: 207/1، رقم: 97 وقال احمد شاکر: اسنادہٗ صحیح.

ترجمة الحديث سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اسے کہا جائے گا: تو جنت کے آٹھ دروازوں میں جس دروازے سے چاہتا ہے، داخل ہو جا۔

دوبارہ جی اُٹھنے پر ایمان نہ لانے کا بیان

﴿ وَ يَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَآءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾ حَتّٰٓى إِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ أَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوْٓا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَآ أَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ ﴾ (حم السجدة: 19 تا 22)

''اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے، پھر ان کی الگ الگ قسمیں بنائی جائیں گی۔ یہاں تک کہ جوں ہی اس کے پاس پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے ان کے خلاف اس کی شہادت دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی؟ وہ کہیں گے ہمیں اس اللہ نے

بلوا دیا جس نے ہر چیز کو بلوایا اور اسی نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا اور اسی کی طرف تم واپس لائے جارہے ہو۔"

﴿ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ ﴾ (المدثر : 40 تا 47)

"جنتوں میں سوال کریں گے۔ مجرموں سے۔ تمھیں کس چیز نے سقر میں داخل کر دیا؟ وہ کہیں گے ہم نماز ادا کرنے والوں میں نہیں تھے۔ اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بے ہودہ بحث کرنے والوں کے ساتھ مل کر فضول بحث کیا کرتے تھے۔ اور ہم جزا کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارے پاس یقین آ گیا۔"

[57]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: أُرَاهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَشْتِمُنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي وَيُكَذِّبُنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي .

تخريج الحديث صحيح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی قول الله تعالي: وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده، رقم: 3193.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آدم کے بیٹے نے مجھے گالی دی اور یہ اس کے لیے مناسب نہ تھا کہ وہ مجھے گالی دیتا اور وہ مجھے جھٹلاتا ہے، اور اس کے لیے یہ مناسب نہیں۔ رہا اس کا گالی دینا تو وہ کہتا ہے میرا بیٹا ہے اور اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے جس طرح اس نے مجھے پہلی بار پیدا کیا دوبارہ (موت کے بعد) مجھے زندہ نہیں کرے گا۔

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان کا بیان

﴿ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ﴾ (الانعام : 59)

''اور اللہ کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں، اللہ کے علاوہ انہیں کوئی نہیں جانتا، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے، اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر یہ کہ اللہ اسے جانتا ہے اور اسی طرح نہ کوئی دانہ جو زمین کی تاریکیوں میں ہو اور نہ کوئی تر اور کوئی خشک، مگر یہ کہ وہ لوح محفوظ میں ہے۔''

﴿ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ (التوبة : 51)

''(اے نبی!) کہہ دیجیے: ہمیں تو صرف وہی (مصیبت) پہنچے گی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی، وہی ہمارا کارساز ہے۔ اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔''

﴿ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴾ (الاحزاب : 38)

''نبی پر اس کام میں کبھی کوئی تنگی نہیں جو اللہ نے اس کے لیے فرض کر دیا۔ یہی اللہ کا طریقہ ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزرے اور اللہ کا حکم ہمیشہ سے اندازے کے مطابق ہے، جو طے کیا ہوا ہے۔''

﴿ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾ (القمر : 49)

''بے شک ہم نے جو بھی چیز ہے، ہم نے اسے ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔''

﴿ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴾ (الحديد : 22)

''کوئی مصیبت نہ زمین پر پہنچتی ہے اور نہ تمھاری جانوں پر مگر وہ ایک کتاب میں ہے، اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں۔ یقیناً یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔''

﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴾ (الطلاق : 12)

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے، اور انہی کی طرح زمین کو بھی، ان سب میں حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے اعتبار سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔''

[58]...... عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتَّى أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ فَلَقِينَاهُ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ مِنِّي بُرَئَاءُ وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَلْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ أَصْحَابَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الايمان والاسلام والاحسان، رقم: 8.

ترجمة الحديث یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں: سب سے پہلے جس شخص نے تقدیر کے انکار کی بات کی وہ معبد جہنی ہے، میں اور حمید بن عبد الرحمٰن حمیری دونوں (سفر پر) نکلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے، ہم نے

(آپس میں بات کرتے ہوئے) کہا: کاش! ہماری نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے کسی سے ملاقات ہوجائے تو ہم ان سے اس نئے فتنے کے متعلق پوچھیں جو ان لوگوں نے پیدا کیا ہے، چنانچہ (خوش قسمتی سے) ہماری سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جب وہ مسجد سے نکل رہے تھے، ملاقات ہوگئی، پھر میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا۔ میں نے یہ اندازہ لگا کر کہ میرا ساتھی بات کرنے کی ذمہ داری اور حق مجھے سونپ دے گا، عرض کی: ابوعبدالرحمٰن! کچھ لوگ ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن میں غور وفکر اور تلاش وجستجو (کا دعویٰ) بھی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے اور امر (معاملہ) از سرے نو اور ابتدائی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب تم ان سے ملو (اور تمہارا ان کا آمنا سامنا ہو) تو انہیں بتادو کہ میں ان سے بری (و بیزار) ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھاتا ہے عبداللہ! (یعنی اللہ کی) اگر ان میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر ڈالے تو جب تک وہ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہیں لے آتا اس کا یہ خرچ مقبول نہ ہوگا، پھر انہوں نے حدیث بیان کرنی شروع کی اور کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اسی دوران میں ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت زیادہ سفید تھے، اس کے بال بہت زیادہ کالے تھے، وہ مسافر بھی نہیں لگتا تھا اور ہم لوگوں میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب آیا اور اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے ملا کر بیٹھ گیا پھر کہا: اے محمد! ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ اس نے (پھر) پوچھا: اور اسلام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، صلاۃ قائم کرنا، زکاۃ دینا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان کے صیام رکھنا۔ اس نے (پھر) پوچھا: احسان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اللہ کو دیکھنے کا تصور اپنے اندر پیدا نہ کرسکو تو یہ یقین کرکے اس کی عبادت کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ شخص آپ ﷺ کے ہر جواب پر کہتا جاتا تھا کہ آپ نے درست فرمایا اور ہم اس پر حیرت کرتے تھے کہ یہ کیسا عجیب آدمی ہے کہ وہ خود ہی آپ سے پوچھتا ہے اور خود ہی آپ ﷺ کے جواب کی تصدیق بھی کرتا جاتا ہے، اس نے (پھر) پوچھا: قیامت کب آئے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس سے پوچھا گیا ہے، وہ

پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا: اس کی علامت (نشانی) کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس وقت حالت یہ ہوگی کہ لونڈی اپنی مالکن کو جنے گی۔ اس وقت تم دیکھو گے کہ ننگے پیر چلنے والے، ننگے بدن رہنے والے، محتاج بکریوں کے چرانے والے ایک سے بڑھ کر ایک اونچی عمارتیں بنانے میں فخر کرنے والے ہوں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس واقعہ کے تین دن بعد ملے تو آپ نے ارشاد فرمایا: عمر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا؟ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے، تمہارے پاس تمہیں دین کی بنیادی باتیں سکھانے آئے تھے۔

ہر چیز کے تقدیر میں لکھے ہونے کا بیان

[59]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ. وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

تخريج الحديث سنن ترمذى، كتاب صفة القيامة، باب، رقم: 2516۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں، اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تیری حفاظت کرے گا، تم اس کی حفاظت کرو اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب تم سوال کرو، تو اللہ سے کرو اور جب تم مدد مانگو، تو اللہ سے مدد مانگو اور جان لو کہ اگر امت تمہیں کچھ نفع دینے پر متفق ہو جائے تو وہ تمہیں وہی نفع دے سکتی ہے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائے تو وہ صرف وہی نقصان پہنچا سکتی ہے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔

[60]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى

الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ .

تخريج الحديث صحيح مسلم ، كتاب القدر ، باب كل شئى بقدر ، رقم : 2655 .

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز حتیٰ کہ عجز وکیس (عاجزی وعقلمندی) بھی تقدیر کے ساتھ ہے۔

آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل تقدیر کے لکھے جانے کا بیان

﴿ إِنَّمَآ أَمْرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴾ (یٰس : 82)

''اس کا حکم تو، جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے، اس کے سوانہیں ہوتا کہ اسے کہتا ہے''ہو جا'' تو وہ ہو جاتی ہے۔''

﴿ وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴾ (التکویر: 29)

''اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے، جو سب جہانوں کا رب ہے۔''

[61]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَآئِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ .

تخريج الحديث صحيح مسلم ، كتاب القدر ، باب حجاج آدم و موسىٰ صلى الله عليهما وسلم، رقم : 2653 .

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں، فرمایا: اور اس کا عرش پانی پر تھا۔

منکرین تقدیر سے نفرت کا بیان

[62]...... عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهُ: إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ ، فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ فِي أُمَّتِي ـ الشَّكُّ مِنْهُ ـ

خَسْفٌ أَوْ مَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِی أَهْلِ الْقَدَرِ .

تخریج الحدیث سنن الترمذی، کتاب القدر، باب، رقم: 2152، سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الخسوف، رقم: 4061- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

ترجمة الحدیث نافع نے بیان کیا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا، اور کہا کہ فلاں آپ کو سلام کہہ رہا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ اس نے دین میں بدعت ایجاد کی ہے، اگر یہ صحیح ہے تو میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس امت میں یا میری امت میں راوی کو شک ہے، زمین میں دھنسنا اور شکلوں کا مسخ ہونا یا پتھروں کا برسنا قدریوں میں ہوگا۔''

[63]...... عَنْ عَلِیٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّی یُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ، یَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّی مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ بَعَثَنِی بِالْحَقِّ، وَیُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَیُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ .

تخریج الحدیث سنن الترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء فی الایمان بالقدر خیره وشره، رقم: 2145، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فی القدر رقم: 81- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص تب تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے، گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، اور موت پر اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان رکھے۔''

[64]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَایُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ، حَتّٰی یَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَهُ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیبَهُ .

تخریج الحدیث سنن ترمذی، کتاب القدر، باب ما جاء فی الایمان بالقدر خیره وشره، رقم: 2144 الصحیحة، رقم: 2439- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک تقدیر پر ایمان نہیں لاتا، وہ اچھی ہو یا بری اور جب تک اسے

یہ (پختہ) علم نہیں ہو جاتا کہ (اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق) جس چیز نے اسے لاحق ہونا ہے وہ ٹل نہیں سکتی اور جو ٹل گئی وہ لاحق نہیں ہو سکتی۔

[65]...... عَنِ ابْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي أُنَاسٍ مِّنْ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ يُكَذِّبُوْنَ بِقَدَرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ . يَعْنِي قَوْلَهٗ تَعَالىٰ: ﴿ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾.

تخريج الحديث معجم الكبير للطبرانی، رقم: 5316، الصحيحة للالبانی، رقم: 1539.

ترجمة الحديث ابن زرارہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ آیت میری امت کے آخری زمانے کے تقدیر کو جھٹلانے والے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی: ''دوزخ کے آگے لگنے کے مزے چکھو۔ بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک مقررہ اندازے پر پیدا کیا ہے۔'' (القمر: 48، 49)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعاً: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَرْفاً وَلَا عَدْلًا: عَاقٌّ وَمَنَّانٌ وَمُكَذِّبٌ بِالْقَدَرِ .

تخريج الحديث السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 1785.

ترجمة الحديث سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تین قسم کے اشخاص کی فرضی عبادت قبول ہوتی ہے نہ نفلی: نافرمان و بدسلوک، احسان جتلانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔

کلمہ ''لَوْ'' کہنے کی ممانعت کا بیان

[66]...... عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ اَحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب القدر، باب فى الامر بالقوة وترك العجز، رقم: 2664.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاقتور مؤمن اللہ تعالیٰ کو کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے اور دونوں میں ہی خیر و بھلائی ہے۔ تم اپنے لیے ہر نفع بخش چیز

کی حرص وتمنا رکھو اور اللہ سے مدد کا سوال کرو۔ اور عاجز نہ بنو، اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو یوں مت کہو کہ اگر میں اس طرح کر لیتا تو اس طرح ہو جاتا بلکہ یوں کہو: اللہ تعالیٰ نے جو مقدر کیا وہی ہوا اور جو کچھ اس نے چاہا کیا۔ یقیناً اگر (اگر) کہنا شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

ایمان کے تقاضوں کا بیان

[67]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب من الايمان ان يحب لأخيه ما يحب لنفسه، رقم : 18، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب ان يحب المسلم لاخيه ما يحب لنفسه، رقم : 45.

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

[68]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب حب الرسول من الايمان، رقم : 14 .

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی ایمان دار نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ میں اسے اس کے والد اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

[69]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب حب الرسول من الايمان، رقم : 15، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب محبة رسول الله، رقم : 44 .

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی

مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

[70]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ)) أَوْ قَالَ ((لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب انما يحب المسلم لاخيه ما يحب لنفسه، رقم: 45.

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک اپنے پڑوسی کے لیے (یا فرمایا: اپنے بھائی کے لیے) وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

[71]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان تحريم ايذاء الجار، رقم: 46.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی ایذا رسانی سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں، وہ جنت میں نہیں جائے گا۔''

[72]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم: 6475، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب اكرام الجار والضيف، رقم: 47.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے۔ اور جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔''

[73]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

تخريج الحديث صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب لا یدخل الجنة الا المؤمنون، رقم : 54.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم جنت میں داخل نہیں ہو گے، یہاں تک کہ تم مومن ہو جاؤ، اور تم مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے لگو، آپس میں سلام عام کرو۔''

[74]...... عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيمَانًا.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فی الایمان، رقم : 61، المعجم الکبیر للطبرانی : 165/2، رقم : 1678 شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسر آئی جبکہ ہم بھرپور جوان تھے تو ہم نے قرآن کا علم حاصل کرنے سے پہلے ایمان سیکھا، پھر ہم نے قرآن سیکھا تو اس سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوگیا۔

ایمان کی شاخیں

[75]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب امور الایمان، رقم : 9، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، رقم : 35.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

[76]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنْ الْإِيمَانِ .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان عدد شعب الايمان، رقم: 35.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان کے ستر سے اوپر (یا ساٹھ سے اوپر) شعبے (اجزاء) ہیں۔ سب سے افضل لا اله الا اللّٰه کا اقرار ہے اور سب سے چھوٹا کسی اذیت (دینے والی چیز) کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی شاخوں میں سے ایک ہے۔''

[77]...... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا .

تخريج الحديث سنن ابی داؤد، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الايمان ونقصانه، رقم: 4682، سنن ترمذی، كتاب الرضاع، باب فی حق المرأة على زوجها، رقم: 1162۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنوں میں سب سے کامل ایمان اس شخص کا ہے جس کا اخلاق ان سب سے بہتر ہے۔

[78]...... عَنْ صُهَيْبٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب المؤمن أمره كله خير، رقم: 2999.

ترجمة الحديث سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ اس کی ہر بات میں خیر ہے۔ اگر اسے خوشی پہنچتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے، دونوں ہی حالتیں اس کے لیے باعث خیر ہیں۔

ایمان کی حقیقت کا بیان

[79]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ

مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ الْآيَةَ ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْد اللّٰهِ جَعَلَ ذَلِك كُلَّهُ مِنَ الْإِيمَانِ.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب سؤال جبریل النبی عن الایمان، رقم: 50، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الایمان والاسلام والاحسان، رقم: 9.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے تو جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھنے لگے: ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور روز حشر اللہ کے حضور پیش ہونے پر، اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور قیامت کا یقین کرو۔ اس نے مزید سوال کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم محض اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ نماز ٹھیک طور پر ادا کرو اور فرض زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ پھر اس نے پوچھا: احسان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو، تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: قیامت کب برپا ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمہیں قیامت برپا ہونے کی کچھ نشانیاں بتائے دیتا ہوں: جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور جب اونٹوں کے غیر معروف سیاہ فام چرواہے فلک بوس عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے (تو قیامت قریب ہوگی)۔ دراصل قیامت ان پانچ باتوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے......'' اس کے بعد وہ شخص واپس چلا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لاؤ۔'' چنانچہ لوگوں

نے اسے تلاش کیا لیکن اس کا کوئی سراغ نہ ملا تو آپ نے فرمایا: یہ جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان تمام چیزوں کو ایمان قرار دیا ہے۔

[80]...... عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ يُجْلِسُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ أَقِمْ عِنْدِي حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي فَأَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَائَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَائَكُمْ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب اداء الخمس من الايمان، رقم: 53، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الامر بالايمان بالله تعالٰى ورسوله، رقم: 17.

ترجمة الحديث ابوجمرہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ وہ مجھے خاص اپنے تخت پر بٹھاتے۔ ایک دفعہ کہنے لگے: تم میرے پاس کچھ روز اقامت کرو، میں تمہارے لیے اپنے مال میں سے کچھ حصہ مقرر کردوں گا تو میں ان کے ہاں دو ماہ تک اقامت پذیر رہا۔ پھر انہوں نے فرمایا: جب وفد عبدالقیس نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: یہ کون لوگ ہیں یا کون سے نمائندے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم ربیعہ کے لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم آرام کی جگہ آئے ہو، نہ ذلیل ہوگے اور نہ شرمندہ! پھر ان لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم حرمت والے مہینے کے علاوہ دوسرے دنوں میں آپ کے پاس نہیں آسکتے کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ رہتا ہے،

لہٰذا آپ خلاصے کے طور پر ہمیں کوئی ایسی بات بتادیں کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس کی اطلاع کر دیں اور ہم سب اس (پر عمل کرنے) سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور انہوں نے آپ سے مشروبات کے متعلق بھی پوچھا تو آپ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا: آپ نے انہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو، اکیلے اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز ٹھیک طریقے سے ادا کرنا، زکاۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ اور (شراب سازی کے) چار برتنوں، یعنی بڑے مٹکوں، کدو سے تیار کردہ پیالوں، لکڑی سے تراشے ہوئے لگن اور تارکول سے رنگے ہوئے روغنی برتنوں سے انہیں منع کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے والوں کو ان سے مطلع کر دو۔

ایمان کی مٹھاس کا بیان

[81]...... عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، رقم : 16، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب خصائل من اتصف بهن ......الخ، رقم : 43.

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں یہ ہوں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پالیا: یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھے۔ یہ کہ وہ کفر میں واپس جانے کو ایسا برا جانے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

[82]...... عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا ، وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من رضى بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا، رقم : 34.

ترجمة الحديث سیّدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا اس نے ایمان کی لذت کو پالیا۔

[83]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِى أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الایمان، بابٌ، رقم: 51، صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسير، باب كتاب النبى ﷺ، الى هرقل، رقم: 1773.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہرقل نے ان سے یہ کہا: میں نے تم سے دریافت کیا تھا کہ اس کے پیروکار ترقی پذیر ہیں یا روبہ انحطاط؟ تو تم نے بتایا کہ وہ دن بدن زیادہ ہوتے جارہے ہیں۔ یقیناً ایمان کا معاملہ اسی طرح ہوتا ہے، حتیٰ کہ وہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا: اس کے متبعین میں سے کوئی دین میں داخل ہونے کے بعد اسے برا سمجھتے ہوئے مرتد بھی ہوجاتا ہے؟ تو تم نے جواب دیا: نہیں۔ اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے۔ جب اس کی بشاشت دلوں میں سرایت کرجاتی ہے، تو پھر کوئی شخص اس سے ناراض نہیں ہوتا۔

انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے

[84]...... عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب علامة الايمان حب الانصار، رقم: 17، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدليل على ان حب الانصار وعلى رضي الله عنهم من الايمان، رقم: 74.

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔

[85]...... عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب باب الدليل على ان حب الانصار وعلى رضی اللہ عنہم من الايمان، رقم : 76.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا آدمی انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

اہل ایمان کے درجات کا بیان

[86]...... عَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِی قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَان فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِی نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِی جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو الْحَيَاةِ وَقَالَ خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب تفاضل اهل الايمان فى الاعمال، رقم : 22، صحيح مسلم، الايمان، باب اثبات الشفاعة واخراج الموحدين من النار، رقم : 184.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہو، اسے جہنم سے کال لاؤ۔ تو ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا جو کہ جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر انہیں پانی یا زندگی کی نہر میں ڈالا جائے گا۔ (راویٔ حدیث) مالک کو شک ہے (کہ ان کے استاذ نے کون سا لفظ بولا)۔ وہ از سر نو یوں اگیں گے جیسے دانہ لب جو اگتا ہے۔ کیا تو دیکھتا نہیں وہ کیسے زرد زرد لپٹا ہوا نمودار ہوتا ہے۔ وھیب نے کہا: ہمیں عمرو نے حدیث بیان کی: زندگی (میں ڈالا جائے گا) اور جس کے دل میں رائی برابر خیر ہو۔

مومن اور مسلمان کی حقیقت کا بیان

[87]...... عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ

جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الايمان، باب اذا لم يكن الاسلام فی الحقيقة، رقم: 27، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب تألف من يخاف على ايمانه، رقم: 150.

ترجمة الحديث سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور سعد رضی اللہ عنہ وہاں بیٹھے تھے۔ آپ نے ایک شخص کو چھوڑ دیا، یعنی اسے کچھ نہ دیا، حالانکہ وہ تمام لوگوں میں سے مجھے زیادہ پسند تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا، اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: (مومن) یا مسلمان! میں تھوڑی دیر خاموش رہا، پھر اس کے متعلق میں جو جانتا تھا اس نے مجھے بولنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے دوبارہ عرض کیا: آپ نے فلاں شخص کو کیوں نظر انداز کر دیا؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن خیال کرتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: (مومن) یا مسلمان! میں پھر تھوڑی دیر چپ رہا، پھر اس کے متعلق جو میں جانتا تھا، اس نے مجھے مجبور کیا تو میں نے تیسری مرتبہ وہی عرض کیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی وہی فرمایا۔ اس کے بعد آپ گویا ہوئے: اے سعد! میں ایک شخص کو کچھ دیتا ہوں، حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ یہ اس اندیشے کے پیش نظر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ (وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اسلام سے پھر جائے اور) اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دے۔

ایمان کے کم اور زیادہ ہونے کا بیان

[88]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب زیادة الایمان ونقصانه، رقم: 44، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة فیها، رقم: 193.

ترجمة الحدیث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا اور اس کے دل میں ایک جَو کے برابر نیکی (ایمان) ہو، وہ دوزخ سے (ضرور) نکلے گا۔ اور جس نے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھلائی (ایمان) ہو، وہ دوزخ سے (ضرور) نکلے گا اور جس نے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا اور اس کے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی (ایمان) ہو، وہ بھی دوزخ سے (ضرور) نکلے گا۔

[89]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَالَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ. قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَالِحٌ وَقَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب النهی عن المنکر من الایمان، رقم: 179.

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ نے مجھ سے پہلے کسی امت میں جتنے بھی نبی بھیجے، ان کی امت میں سے ان کے کچھ حواری اور ساتھی ہوتے تھے، جو ان کی سنت پر چلتے اور ان کے حکم کی اتباع کرتے تھے، پھر ایسا ہوتا تھا کہ ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشین بن جاتے تھے۔ وہ (زبان سے) ایسی باتیں کہتے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے، اور ایسے کام کرتے تھے جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا، چنانچہ جس نے ان (جیسے لوگوں) کے خلاف اپنے دست وبازو سے جہاد کیا، وہ مومن ہے اور جس نے ان کے خلاف اپنی زبان سے جہاد کیا، وہ مومن ہے، اور جس نے اپنے دل سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے (لیکن) اس سے پیچھے رائی کے دانے برابر بھی

ایمان نہیں۔'' ابو رافع نے کہا: میں نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو سنائی تو وہ اس کو نہ مانے۔ اتفاق سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (بھی) مدینہ آ گئے اور وادی قناۃ (مدینہ کی ایک وادی ہے) میں ٹھہرے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھی ان کی عیادت کے لیے اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا، ہم جب جا کر بیٹھ گئے تو میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث اسی طرح سنائی جس طرح میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو سنائی تھی۔ صالح بن کیسان نے کہا: یہ حدیث ابو رافع سے (براہ راست بھی) اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

[90]...... عَنِ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزْنِی الزَّانِی حِينَ يَزْنِی وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِی عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِی بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هٰؤُلَآءِ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُوْلُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَلْحَقُ مَعَهُنَّ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَّرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، کتاب المظالم، باب النهبی بغير اذن صاحبه، رقم: 2475، صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 2475.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''زانی زنا نہیں کرتا، کہ جب زنا کر رہا ہو تو وہ مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا کہ جب چوری کر رہا ہو تو وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا کہ جب شراب پی رہا ہو تو وہ مومن ہو۔'' ابن شہاب نے بیان کیا کہ عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمٰن نے خبر دی کہ (اس کے والد) ابوبکر ان کے سامنے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ سب باتیں روایت کرتے، پھر کہتے: ''اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان میں یہ بات بھی شامل کرتے تھے کہ ''کسی بڑی قدر و قیمت والی چیز کو، جس کی وجہ سے لوگ لوٹنے والے کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہوں، وہ نہیں لوٹتا کہ جب لوٹ رہا ہو تو وہ مومن ہو۔''

[91]...... عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيمَانًا.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فی الایمان، رقم: 61، المعجم الكبير للطبرانی: 165/2، رقم: 1678۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسر آئی جبکہ ہم بھرپور جوان تھے تو ہم نے قرآن کا علم حاصل کرنے سے پہلے ایمان سیکھا، پھر ہم نے قرآن سیکھا تو اس سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہو گیا۔

مومن ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا

[92]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرِيَاءَ.

تخريج الحديث صحیح مسلم، كتاب الایمان، باب تحریم الكبر وبیانه، رقم: 91.

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی انسان جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے، آگ میں داخل نہ ہو گا اور کوئی انسان جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہے، جنت میں داخل نہ ہو گا۔''

ایمان کی فضیلت کا بیان

[93]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِّنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ و قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ.

تخريج الحديث صحیح مسلم، كتاب الایمان، باب فی الريح التی تكون قرب القيامة، رقم: 117.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ یمن سے ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہو گی اور کسی ایسے شخص کو نہ چھوڑے گی جس کے دل میں (ابو علقمہ نے کہا: ایک دانے کے برابر اور عبد العزیز نے کہا: ایک ذرے کے برابر بھی) ایمان ہو گا، مگر

اس کی روح قبض کرلے گی۔“

[94]...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا یَزِیدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَیْرًا.

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب كراهة تمنى الموت لضر نزل به، رقم: 2682.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے اس کے لیے دعا کرے کیونکہ جب تم میں سے کوئی فوت ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے اور ایمان والے شخص کی عمر اس کی بھلائی ہی میں اضافہ کرتی ہے۔

[95]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْیَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَدَّخِرُ لَهٗ حَسَنَاتِهٖ فِی الْآخِرَةِ وَیُعْقِبُهٗ رِزْقًا فِی الدُّنْیَا عَلٰی طَاعَتِهٖ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة، باب جزاء المومن بحسناته فى الدنيا والآخرة، رقم: 2808.

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جب کوئی کافر نیک عمل کرتا ہے تو وہ اس کے بدلے دنیا کی نعمتوں میں کھلا پلا دیا جاتا ہے اور رہا مؤمن تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو آخرت کے لیے ذخیرہ کرتا ہے اور اس کی اطاعت شعاری پر دنیا میں بھی اسے رزق عطا فرماتا ہے۔

[96]...... عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ یُّنَادِیَ أَیَّامَ التَّشْرِیْقِ: أَنَّهُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِیَ أَیَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

تخريج الحديث سنن نسائى، الايمان وشرائعه، باب تأويل قوله عزوجل قالت الاعراب...... الخ، رقم: 4994، سنن ابن ماجة، الصيام، باب ما جاء فى النهى عن صيام ايام التشريق، رقم: 1720.

ترجمة الحديث سیدنا بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عید الاضحیٰ کے دنوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ بے شک جنت میں صرف مومن انسان داخل ہوگا اور یہ (ایام تشریق) کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

[97]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أُرَاهُ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الجهاد والسير، باب درجات المجاهدين فى سبيل اللّٰه، رقم: 2790.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا خواہ اللہ کے راستے میں وہ جہاد کرے یا اسی جگہ پڑا رہے جہاں پیدا ہوا تھا۔'' صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں، ان کے دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں ہے۔ اس لیے جب اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ جنت کا سب سے درمیانی حصہ ہے اور جنت کے سب سے بلند درجے پر ہے۔ (یحییٰ بن صالح نے کہا کہ) میں سمجھتا ہوں یوں کہا کہ اس کے اوپر پروردگار کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔''

خالص ایمان کا بیان

[98]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوَسْوَسَةِ قَالَ: تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الوسوسة فى الايمان، رقم: 133.

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وسوسے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہی تو خالص ایمان ہے۔''

[99]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنّی أُحَدِّثُ نَفْسِى بِالْحَدِيْثِ، لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ: ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْإِيْمَان.

تخريج الحديث مسند احمد: 111/1، رقم: 93 وقال الارناؤط: حديث صحيح وهذا اسناد قوى وهو على شرط مسلم.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے دل میں ایسا وسوسہ پاتا ہوں کہ اس کو زبان پر لانے کی بجائے مجھے آسمان سے گرنا زیادہ پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو عین ایمان ہے۔

[100]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَان قَالَ: أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَ تُبْغِضَ لِلّٰهِ وَ تُعْمِلَ لِسَانَكَ فِى ذِكْرِ اللّٰهِ۔ قَالَ: وَمَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَ تَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ۔ (زَادَ فِی رِوَايَةٍ: وَأَنْ تَقُوْلَ خَيْرًا أَوْ تَصْمُتَ).

تخريج الحديث مسند أحمد، رقم: 22483.

ترجمة الحديث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے، اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھے اور اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رکھے۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مزید کچھ فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور تو لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرے، جو اپنے لیے پسند کرے اور ان کے لیے اس چیز کو ناپسند کرے، جس کو اپنے لیے ناپسند کرے۔ ایک روایت میں ہے: اور بھلائی والی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔''

قربِ قیامت مدینہ طیبہ کا مرکز ایمان ہونے کا بیان

[101]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا.

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، الایمان، بارز الی المدینۃ، رقم: 1876، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسلام بدأ غریباً، رقم: 147.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ایمان مدینہ کی جانب یوں سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے بل کی جانب سمٹ آتا ہے۔

[102]...... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا الْإِثْمُ؟ قَالَ: إِذَا حَكَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ۔ قَالَ: فَمَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: إِذَا سَاءَ تْكَ سَيِّئَتُكَ وَ سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ.

تخریج الحدیث مسند أحمد: 251/1، وصححه ابن حبان، رقم: 103، والحاكم: 14/1 ووافقهٗ الذهبي، وقال الالبانی: صحیح، الصحیحة، رقم: 50.

ترجمة الحدیث سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے یہ سوال کیا: گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی چیز تیرے دل میں کھٹکنے لگے تو اسے چھوڑ دے۔ اس نے کہا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تیری برائی تجھے بری لگے اور تیری نیکی تجھے خوش کر دے تو تو مؤمن ہوگا۔

معرفت ایمان کا بیان

[103]...... عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ (رضی اللہ عنہ) أَنَّهُ جَاءَ بِأَمَةٍ سَوْدَاءَ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَإِنْ كُنْتَ تَرٰى هَذِهِ مُؤْمِنَةً أَعْتِقُهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَشْهَدِيْنَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَتُؤْمِنِيْنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَعْتِقْهَا.

تخریج الحدیث مسند أحمد: 88/1 وقال الارناؤط اسناده صحیح، وصححه ابن

الجارود، المنتقى، رقم : 931.

ترجمة الحديث ایک انصاری صحابی سے روایت ہے کہ وہ سیاہ رنگ کی ایک لونڈی لے کر آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے مسلمان گردن آزاد کرنی ہے، اب اگر آپ اس لونڈی کو مومنہ خیال کرتے ہیں تو اس کو آزاد کر دیں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: کیا تو یہ گواہی دیتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: کیا تو مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر ایمان رکھتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو آزاد کر دے۔

مومن کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان

[104]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اَكفَرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا أَحَدُهُمَا.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الادب، باب من كفر اخاه بغير تاويل فهو كما قال، رقم : 6104، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من قال لاخيه المسلم يا كافر، رقم : 60.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کا کافر قرار دے تو دونوں میں سے ایک (ضرور) کفر کے ساتھ واپس لوٹے گا۔''

[105]...... عَنْ أَبِي ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ رَّجُلٍ اِدَّعٰى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ اِدَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا عَادَ عَلَيْهِ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب المناقب، باب، رقم : 3508، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب رجال من رغب عن ابيه، رقم : 61.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ''جس شخص نے دانستہ اپنے والد کے بجائے کسی اور (کا بیٹا ہونے) کا دعویٰ کیا تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا اور جس نے کسی (قوم کی طرف اپنی نسبت) کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے، وہ ہم میں سے نہیں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ اور جس شخص نے کسی کو کافر کہہ کر پکارا یا اللہ کا دشمن کہا، حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ (الزام) اسی (کہنے والے) کی طرف لوٹ جائے گا۔''

[106]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِتَالُ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ كُفْرٌ، وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ.

تخريج الحديث سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء سباب المؤمن فسوق، رقم: 2634، سنن نسائی، کتاب تحریم الدم، باب قتال المسلم، رقم: 4104۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا اپنے کسی مسلمان بھائی سے لڑنا کفر ہے اور اس سے گالی گلوچ کرنا فسق ہے۔

[107]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ! فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ.

تخريج الحديث مسند البزار: 17/9، رقم: 3519، المعجم الكبير للطبرانی: 193/18، الصحيحة، رقم: 3385۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی کو یوں کہتا ہے: او کافر! تو اس (کا گناہ) اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے اور مومن پر لعنت کرنا بھی اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔''

[108]...... عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

تخريج الحديث سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فیمن رمی اخاه بکفر، رقم: 2636۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جس چیز کا مالک نہ ہو اس چیز کی نذر مان لے تو اس نذر کا پورا کرنا واجب نہیں، مومن پر لعنت بھیجنے والا گناہ میں اس کے قاتل کی مانند ہے اور جو شخص کسی کو مومن کا فر ٹھہرائے تو وہ ویسا ہی برا ہے جیسے اس مومن کا قاتل اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کر ڈالا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دے گا۔

رسول اللہ ﷺ پر ایمان کا بیان

﴿قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِىِّ ٱلْأُمِّىِّ ٱلَّذِى يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝١٥٨﴾ (الاعراف : 158)

''کہہ دیجیے: اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، جس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، لہٰذا تم اللہ پر اور اس کے رسول اُمی نبی پر ایمان لاؤ، جو (خود بھی) اللہ اور اس کے (تمام) کلمات پر ایمان لاتا ہے، اور تم اس کی پیروی کرو، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔''

﴿وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝٢٨﴾ (سبا : 28)

''اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ۝٤٠﴾ (الاحزاب : 40)

''محمد (ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کا ختم کرنے والا ہے اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

[**109**]...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ : یَهُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ، ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهِ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد ﷺ ، رقم : 153 .

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اس امت کے جس یہودی اور عیسائی نے میرے متعلق سن لیا اور پھر وہ مجھ پر اتارے گئے دین وشریعت پر ایمان لائے بغیر فوت ہوجائے تو وہ جہنمی ہے۔

[**110**]...... عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ : رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِیِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِیْهِ ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ یَّطَأُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَهَا ، وَ عَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ، ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ، فَلَهُ اَجْرَانِ .

تخريج الحديث صحيح بخارى ، كتاب العلم ، باب تعليم الرجل امته واهله ، رقم : 97 ، صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، باب وجوب الايمان برسالة نبينا محمد ﷺ ، رقم : 154 .

ترجمة الحديث سیّدنا ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں کے لیے دواجر ہیں: اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا، مملوک غلام جب وہ اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی حق ادا کرے، اور ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی لونڈی ہو، وہ اس سے ہم بستری کرتا ہو، پس وہ اسے آداب سکھائے اور اچھی طرح مؤدب بنائے، اس کو بہترین زیور تعلیم سے آراستہ کرے۔ پھر اس کو آزاد کردے اور اس کے بعد اس سے شادی کرلے تو اس کے لیے دواجر ہیں۔

[**111**]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَ یُقِیْمُوا الصَّلَاةَ ، وَ یُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ .

تخريج الحديث صحيح بخارى ، كتاب الايمان ، باب فان تابوا واقاموا الصلاة ، رقم : 25 ، صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا الشهادتين ، رقم : 22 .

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں

سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں، جب ان کا یہ طرز عمل ہوگا تو انہوں نے حدودِ اسلام کے علاوہ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو مجھ سے بچالیا اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

[112]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ .

تخريج الحديث صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، باب من بقى الله بالايمان وهو غير شاك فيه ، رقم : 29 .

ترجمة الحديث سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے اس کو جہنم پر حرام کردیا۔

[113]...... عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

تخريج الحديث صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، باب من بقى الله بالايمان وهو غير شاك فيه ، رقم : 26 .

ترجمة الحديث سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو جنت میں داخل ہوگا۔

تکمیل ایمان کا بیان

﴿وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ (الانفال : 74)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے مغفرت اور باعزت روزی ہے۔"

[114]...... عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ، وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَ اَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ .

تخریج الحدیث: سنن ابی داوٗد، کتاب السنة، باب الدلیل علی زیادة الایمان ونقصانه، رقم : 4681۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ترجمة الحدیث: سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کے لیے محبت کی، اللہ کی خاطر بغض رکھا، اللہ کی رضا کی خاطر عطا کیا اور اللہ کے لیے روک لیا تو اس نے ایمان کو مکمل کرلیا۔

ایمان کے ثمرات کا بیان

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ﴿70﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿71﴾ ﴾ (الاحزاب : 70، 71)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔ وہ تمھارے لیے تمھارے اعمال درست کردے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے تو یقیناً اس نے کامیابی حاصل کرلی، بہت بڑی کامیابی۔''

﴿ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿15﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۡ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿16﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿17﴾ ﴾ (السجدة : 15 تا 17)

''ہماری آیات پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انھیں ان کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور ہم نے انھیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے، اس

عمل کی جزا کے لیے جو وہ کیا کرتے تھے۔"

[115]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التفسير، باب قوله: فلا تعلم نفس ما اخفى لهم، رقم: 4780، صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، رقم: 2824.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل ہی میں ان کا خیال آیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمتیں ذخیرہ کی ہیں اور یہ ان کے علاوہ ہیں جن پر تمہیں اطلاع ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان ان کے لیے چھپا رکھا گیا ہے، کسی نفس کو معلوم نہیں، ان اعمال کا بدلہ (دینے کے لیے) جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

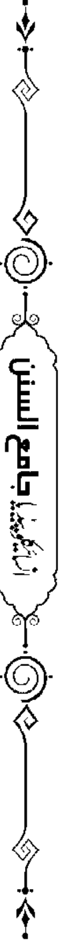
[116]...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب تفاضل اهل الايمان فى الاعمال، رقم: 22، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب اثبات الشفاعة واخراج الموحدين من النار، رقم: 184.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی

جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو، اس کو دوزخ سے نکال دو۔ تب (ایسے لوگ) دوزخ سے نکال لیے جائیں گے اور وہ جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر زندگی کی نہر میں یا بارش کے پانی میں ڈالے جائیں گے، (یہاں راوی مالک کو شک ہو گیا ہے) اس وقت وہ دانے کی طرح اُگ آئیں گے، جس طرح ندی کے کنارے دانے اگ آتے ہیں، کیا تم نے دیکھا نہیں کہ دانہ زردی مائل پیچ در پیچ نکلتا ہے۔





بسم اللہ الرحمن الرحیم

4

کتاب التوحید

توحید کی کتاب

عقیدۂ توحید کی فضیلت کا بیان

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝﴾

(آل عمران : 79)

''کسی شخص کو لائق نہیں کہ اللہ اسے کتاب وحکمت اور نبوت عطا کرے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ، بلکہ (وہ کہے گا:) تم رب والے بن جاؤ، کیونکہ تم اس کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور خود بھی اسے پڑھتے ہو۔''

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝﴾

(الانبیاء : 25)

''اور آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف یہی وحی کرتے رہے کہ بے شک میرے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو۔''

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴾ (محمد : 19)

''پس جان لے کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی اور اللہ تمھارے چلنے پھرنے اور تمھارے ٹھہرنے کو جانتا ہے۔''

[117]...... حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ [الْبُنَانِيِّ] إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِيْ قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوْكَ يَسْأَلُوْنَكَ عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسَى فَإِنَّهُ كَلَّمَ اللّٰهَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسَى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُوْنِيْ فَأَقُوْلُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ: يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَان فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ: يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَان فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ

فِيْ قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَان فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ)) فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِيْ خَلِيْفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ! جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيْكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ قَالَ: هِيْهِ، فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيْثِ فَانْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ: هِيْهِ فَقُلْنَا: لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيْعٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوْا فَقُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيْدٍ! فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ: خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِيْ كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ: ((ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ: يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَقُوْلُ: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ)).

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیامة...... الخ، رقم: 7510، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزله فیها، رقم: 193.

ترجمة الحديث حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے سعید بن ہلال عنزی نے بیان کیا، کہا کہ بصرہ کے کچھ لوگ ہمارے پاس جمع ہوگئے، پھر ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمارے لیے شفاعت کی حدیث پوچھیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ اپنے محل میں تھے اور جب ہم پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے ہم نے ملاقات کی اجازت چاہی اور ہمیں اجازت مل گئی۔ اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے ہم نے ثابت سے کہا تھا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے اور کچھ نہ پوچھنا، چنانچہ انہوں نے کہا: اے ابوحمزہ! یہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئے ہیں اور آپ سے شفاعت کی حدیث پوچھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد ﷺ نے بیان کیا، آپ نے فرمایا: ''قیامت کا دن جب آئے گا تو لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے، پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے رب کے پاس شفاعت کیجئے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، تم

ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے خلیل ہیں لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، ہاں، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! وہ اللہ سے شرف ہم کلام پانے والے ہیں لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، ہاں، تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لیے ہوں اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ تعریفوں کے الفاظ مجھے الہام کرے گا جن کے ذریعے میں اللہ کی حمد بیان کروں گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں، چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ کے حضور میں سجدہ کرنے والا ہوجاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، جو کہو گے وہ سنا جائے گا، جو مانگو گے وہ دیا جائے، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی، پھر میں کہوں گا: اے رب! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا کہ جاؤ! اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لو جن کے دل میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو، چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر میں لوٹوں گا اور یہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لیے سجدے میں چلا جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ کہو آپ کی سنی جائے گی میں کہوں گا: اے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ! اور جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے کم سے کم تر حصہ کے برابر بھی ایمان ہوا سے بھی جہنم سے نکال لو، پھر میں چلا جاؤں گا اور نکالوں گا۔'' پھر جب ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں حسن بصری کے پاس بھی چلنا چاہیے، وہ اس وقت ابوخلیفہ کے مکان میں تھے اور ان سے وہ حدیث بیان کرنی چاہیے جو انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کی ہے چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا، پھر انہوں نے ہمیں اجازت دی اور ہم نے ان سے کہا: اے ابوسعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے یہاں سے آئے ہیں اور انہوں نے ہم سے جو شفاعت کے متعلق حدیث بیان کی، اس جیسی حدیث ہم نے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا بیان کرو ہم نے ان سے حدیث بیان کی جب اس مقام تک پہنچے تو انہوں نے کہا اور بیان کرو۔ ہم نے کہا کہ اس سے زیادہ انہوں نے نہیں بیان کی انہوں کہا کہ انس رضی اللہ عنہ جب صحت مند تھے بیس سال اب سے پہلے تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی بھول گئے یا اس لیے بیان کرنا ناپسند کیا کہ کہیں لوگ

بھروسہ نہ کر بیٹھیں ہم نے کہا: ابوسعید! پھر آپ ہم سے وہ حدیث بیان کیجئے۔ آپ اس پر ہنس دیے اور فرمایا: انسان بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اس لیے کیا ہے کہ تم سے بیان کیا چاہتا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح تم سے بیان کی (اور اس میں یہ لفظ بڑھائے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا اور وہی تعریفیں کروں گا اور اللہ کے لیے سجدہ میں چلا جاؤں گا۔ اللہ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ جو کہو گے سنا جائے گا، جو مانگو گے دیا جائے گا جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی میں کہوں گا اے رب! مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجئے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی، میری بڑائی کی قسم! اس میں سے انہیں بھی نکالوں گا جنھوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا ہے۔''

[**118**]...... عَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآؤُهٗ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّی شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّی ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِی يَمْشِی اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِی بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِی شَيْئًا لَقِيتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الذكر والدعاء، رقم: 6833.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتے ہیں، جو شخص ایک نیکی لے کر آتا ہے تو اس کے لیے اس کے دس گنا برابر ثواب ہے اور میں اضافہ کرتا ہوں اور جو ایک بدی لے کر آتا ہے، سو اس کے لیے اس کے برابر برائی ہے، یا میں بخش دیتا ہوں اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو میرے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں اس کے چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھے زمین کی پورائی (بھرنے) کے برابر غلطیوں کے ساتھ ملتا ہے، بشرطیکہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میں اسے اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملتا ہوں۔''

[**119**]...... عَنْ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا

شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ ، وَرُوحٌ مِنْهُ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ))

تخريج الحديث صحيح بخارى ، كتاب الانبياء ، باب قوله يا اهل الكتاب لا تغلوا فى دينكم ، رقم : 3435 ، صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، باب من مات على التوحيد دخل الجنة ، رقم : 28 .

ترجمة الحديث سیّدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ وحدہ لاشریک ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں، جسے پہنچا دیا تھا اللہ نے مریم تک اور ایک روح ہیں اس کی طرف سے اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہوگا (آخر) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔''

[120]...... عَنْ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ ، قَالَ: غَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَّا تَقُوْلُوْهُ يَقُوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)) قَالَ: بَلَى! قَالَ: ((فَإِنَّهُ لَا يُوَافِي عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى ، كتاب استتابة المرتدين ، باب ما جاء فى المتأولين ، رقم : 6938 .

ترجمة الحديث سیّدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے، پھر ایک صاحب نے پوچھا کہ مالک بن دُخشن کہاں ہیں؟ ہمارے قبیلے کے ایک شخص نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا: ''کیا تم ایسا نہیں سمجھتے کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے اور اس کا مقصد اس سے اللہ کی رضا ہے۔'' اس صحابی نے کہا کہ ہاں، یہ تو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر جو بندہ بھی قیامت کے دن اس کلمہ کو لے کر آئے گا، اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔''

[121]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا

اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ.))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب زیادة الایمان ونقصانه، رقم: 44، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة فیها، رقم: 193.

ترجمة الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ لیا اور اس کے دل میں جَو (کے دانے کے) برابر بھی (ایمان) ہے تو وہ (ایک نہ ایک دن) دوزخ سے ضرور نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) ضرور نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گندم کے دانہ کے برابر خیر ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں اک ذرہ برابر بھی خیر ہے۔''

[122]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَالَ أَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ: ((لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوا)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب العلم، باب من خص العلم قوماً دون قوم، رقم: 129.

ترجمة الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس کیفیت کے ساتھ ملاقات کرے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، وہ (یقیناً) جنت میں داخل ہوگا۔'' معاذ بولے: (اے اللہ کے رسول!) کیا میں لوگوں کو اس بات کی بشارت نہ سنا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں، مجھے خوف ہے کہ لوگ اس پر بھروسا کر بیٹھیں گے۔''

توحید ربوبیت کا بیان

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ ﴾ (الفاتحة: 1)

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۲۱ ﴾ (البقرة : 21)

''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم بچ جاؤ۔''

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝۱ ﴾ (النساء : 1)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کر کے ان دونوں سے مرد اور عورتیں کثرت سے پھیلا دیے۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم آپس میں سوال کرتے ہو، اور رشتے توڑنے سے ڈرو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔''

﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ۝۱۰۲ ﴾ (الانعام : 102)

''یہ ہے اللہ، تمھارا رب، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے، چنانچہ تم اسی کی عبادت کرو، اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔''

﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۶۲ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝۱۶۳ ﴾ (الانعام : 162، 163)

''کہہ دیجیے: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت، (سب کچھ) اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے اسی (بات یعنی توحید) کا حکم دیا گیا ہے، اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔''

﴿ قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ مَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۳۱ ﴾ (یونس : 31)

''(اے نبی!) کہہ دیجیے: تمھیں آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہے یا کانوں یا آنکھوں کا

مالک کون ہے اور کون زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، اور کون ہے جو (دنیا کے) کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ تو وہ (کافر) ضرور کہیں گے: اللہ! کہہ دیجیے: کیا پھر تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟''

﴿ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾ ﴾ (المؤمنون : 84 تا 89)

''(اے نبی!) آپ (ان سے پوچھیں): اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ) کس کی ہے یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے۔ وہ ضرور کہیں گے: اللہ ہی کی ہے، کہہ دیجیے: کیا پھر تم نصیحت نہیں پکڑتے؟ آپ پوچھیں: ساتوں آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟ وہ ضرور کہیں گے: (یہ) اللہ ہی کے ہیں، کہہ دیجیے: کیا پھر تم ڈرتے نہیں؟ آپ (پھر) پوچھیں: کس کے ہاتھ میں ہے ہر چیز کی بادشاہی، جبکہ وہی پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل کسی کو پناہ نہیں دی جا سکتی، اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ؟) وہ ضرور کہیں گے: (بادشاہی) اللہ ہی کی ہے، کہہ دیجیے: پھر کہاں سے تم پر جادو کیا جاتا ہے؟''

﴿ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿١٦﴾ ﴾ (ق : 16)

''اور بلا شبہ یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم ان چیزوں کو جانتے ہیں جن کا وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے اور ہم اس کی رگ جاں سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔''

﴿ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ ﴾ (التغابن : 1)

''اللہ کا پاک ہونا بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔''

[**123**]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا

كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِى يَدْعُونِى فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِى يَسْأَلُنِى فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِى يَسْتَغْفِرُنِى فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيءَ الْفَجْرُ.

تخريج الحديث سنن الترمذی، ابواب السهو، باب ما جاء فی نزول الرب......الخ، رقم: 446۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات کو جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے آسمان دنیا پر اترتا ہے اور کہتا ہے: میں بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھے پکارے تاکہ میں اس کی پکار سنوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تاکہ میں اسے معاف کردوں؟ وہ برابر اسی طرح فرماتا رہتا ہے، یہاں تک کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔

[124]...... عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّهُ مَعَكُمْ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الجهاد، باب ما يكره من رفع الصوت فی التكبير، رقم: 2992، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذكر، رقم: 2704.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ہم کسی وادی میں اترتے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور ہماری آواز بلند ہو جاتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کھاؤ، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب اللہ کو نہیں پکار رہے ہو۔ وہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے۔ بے شک وہ سننے والا اور تم سے بہت قریب ہے۔''

[125]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ)) وَقَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ)) وَقَالَ: ((عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ: لما خلقت بيدي،

رقم : 7411، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف، رقم : 993.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، اسے رات دن کی بخشش بھی کم نہیں کرتی۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب اس نے آسمان وزمین پیدا کیے ہیں اس نے کتنا خرچ کیا ہے، اس نے بھی اس میں کوئی کمی نہیں پیدا کی جو اس کے ہاتھ میں ہے۔'' اور فرمایا: ''اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا رہتا ہے۔''

[126]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ أَقْصِرْ فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهَذَا الْمُجْتَهِدِ أَكُنْتَ بِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اذْهَبْ فَادْخُلْ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ.

تخريج الحديث سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فی النهی عن البغی، رقم : 4901- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: بنی اسرائیل میں دو آدمی آپس میں بھائی بنے ہوئے تھے۔ ایک گناہوں میں ملوث تھا جب کہ دوسرا عبادت میں کوشاں رہتا تھا۔ عبادت میں راغب جب بھی دوسرے کو گناہ میں دیکھتا تو اسے کہتا کہ باز آ جا۔ آخر ایک دن اس نے دوسرے کو گناہ میں پایا تو اسے کہا کہ باز آ جا۔ اس نے کہا: مجھے رہنے دے، میرا معاملہ میرے رب کے ساتھ ہے۔ کیا تو مجھ پر کوئی چوکیدار بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا یا تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ چنانچہ وہ دونوں فوت ہوگئے اور رب العالمین کے ہاں جمع ہوئے، تو اللہ نے عبادت میں کوشش کرنے والے سے فرمایا: کیا تو میرے متعلق

(زیادہ) جاننے والا تھا یا جو میرے ہاتھ میں ہے تجھے اس پر قدرت حاصل تھی؟ اور پھر گناہ گار سے فرمایا: جا میری رحمت سے جنت میں داخل ہوجا۔ اور دوسرے کے متعلق فرمایا: اسے جہنم میں لے جاؤ۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے ایسی بات کہہ دی جس نے اس کی دنیا اور آخرت تباہ کردی۔

[127]...... عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٌ ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ .

تخريج الحديث سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب: ومن سورة التوبة، رقم : 3095- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، میری گردن میں سونے کی صلیب لٹک رہی تھی، آپ نے فرمایا: عدی! اس بت کو نکال کر پھینک دو، میں نے آپ کو سورۂ براۃ کی آیت: ﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ان کی عبادت نہ کرتے تھے، لیکن جب وہ لوگ کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تھے تو وہ لوگ اسے حلال جان لیتے تھے اور جب وہ لوگ ان کے لیے کسی چیز کو حرام ٹھہرا دیتے تو وہ لوگ اسے حرام جان لیتے۔

[128]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظْ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلْ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتْ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتْ الصُّحُفُ .

تخريج الحديث سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، بابٌ، رقم : 2516- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

سواری پر پیچھے تھا، آپ نے فرمایا: اے لڑکے! بے شک میں تمہیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تم اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب تم مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔

[129]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَأَوْصَى بِذَلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

تخریج الحدیث سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، رقم: 1522۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! قسم اللہ کی! مجھے تم سے محبت ہے۔ پھر فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا ہرگز ترک نہ کرنا: "اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" اے اللہ اپنا ذکر کرنے، شکر کرنے اور بہترین انداز میں اپنی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔ چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت (اپنے شاگرد) صنابحی کو کی اور پھر صنابحی نے یہ وصیت (اپنے شاگرد) ابوعبدالرحمٰن کو کی۔

[130]...... عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوٰى عَنْ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ ((قَالَ يَا عِبَادِي اِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي اَغْفِرْ

لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَاعِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)) قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والادب، باب تحريم الظلم، رقم: 2777.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی روایت بیان کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے بیان کی، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، اس لیے مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو، سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہٰذا مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں ہی سب کے سب گناہ معاف کرتا ہوں، سو مجھ سے مغفرت مانگو، میں تمہارے گناہ معاف کروں گا۔ میرے بندو! تم کبھی مجھے نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھو گے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو، نہ کبھی مجھے فائدہ پہنچانے کے قابل ہو گے کہ مجھے فائدہ پہنچا سکو۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر تم میں سے ایک انتہائی متقی انسان کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور تمہارے

بعد والے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر تم میں سے سب سے فاجر آدمی کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر ایک کھلے میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں تو اس سے جو میرے پاس ہے، اس میں اتنا بھی کم نہیں ہوگا جو اس سوئی سے (کم ہوگا) جو سمندر میں ڈالی (اور نکالی) جائے۔''

توحید الوہیت کا بیان

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾ ﴾ (النحل : 36)

''اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو، پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی، اور ان میں سے بعض پر ضلالت ثابت ہو گئی، لہٰذا تم زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو (رسولوں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیسا (عبرتناک) ہوا؟''

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ ﴾

(الانبياء : 25)

''اور آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف یہی وحی کرتے رہے کہ بے شک میرے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو۔''

﴿ وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ﴿٤٥﴾ ﴾

(الزخرف : 45)

''اور ان سے پوچھیں جنھیں ہم نے آپ سے پہلے اپنے رسولوں میں سے بھیجا، کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کوئی معبود بنائے ہیں، جن کی عبادت کی جائے؟''

﴿ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ﴿١٩﴾ ﴾ (محمد : 19)

''پس جان لے کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی اور اللہ تمھارے چلنے پھرنے اور تمھارے ٹھہرنے کو جانتا ہے۔''

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاريات : 56)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝﴾

(الاخلاص: 1-4)

''کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔''

[131]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةُ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ آتِنِي مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتَكَ رَبَّكَ إِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾ فَأَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ .

تخريج الحديث سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الانفال، رقم : 3081- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (جنگ بدر کے موقع پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مشرکین مکہ پر) ایک نظر ڈالی، وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے صحابہ تین سو دس اور کچھ (کل 313) تھے۔ پھر آپ قبلہ رخ ہوگئے اور اپنے دونوں ہاتھ اللہ کے حضور پھیلا دیے اور اپنے رب کو پکارنے لگے: اے میرے رب! مجھ سے اپنا کیا ہوا وعدہ پورا فرما دے، جو کچھ تو نے مجھے دینے کا وعدہ فرمایا ہے، اسے عطا

فرمادے، اے میرے رب! اگر اہل اسلام کی اس مختصر جماعت کو تو نے ہلاک کردیا تو پھر زمین پر تیری عبادت نہ کی جاسکے گی۔ آپ قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے اپنے رب کے سامنے گڑگڑاتے رہے، یہاں تک کہ آپ کی چادر آپ کے دونوں کندھوں پر سے گر پڑی۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ کی چادر اٹھائی اور آپ کے کندھوں پر ڈال کر پیچھے ہی سے آپ سے لپٹ کر کہنے لگے: اللہ کے نبی! بس، کافی ہے آپ کی اپنے رب سے اتنی ہی دعا۔ اللہ نے آپ سے جو وعدہ کر رکھا ہے وہ اسے پورا کرے گا (ان شاء اللہ) پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴾ تو اللہ نے ان کی فرشتوں سے مدد کی۔

[132]...... أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ)) قَالُوا لَا؟ قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقٰى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا۔ فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَّجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ)) قَالُوا نَعَمْ قَالَ: ((فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ، ثُمَّ يَنْجُو، حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ

امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ. فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ؟ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ، حَتّٰى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)) قَالَ أَبُوسَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا قَوْلَهُ: ((لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب فضل السجود، رقم : 806، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: 182.

ترجمة الحديث سعید بن مسیّب اور عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ نے جواب

کے لیے پوچھا، کیا تمھیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے؟ لوگ بولے ہرگز نہیں اے اللہ کے رسول! پھر آپ نے پوچھا اور کیا تمھیں سورج کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے۔ لوگوں نے کہا نہیں اے اللہ کے رسول! پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے، لوگ قیامت کے دن جمع کیے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو جسے پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہو لیں گے۔ بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے ساتھ ہو لیں گے۔ یہ امت باقی رہ جائے گی، اس میں منافقین بھی ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک نئی صورت میں آئے گا اور ان سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ عز و جل ان کے پاس، ایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں، آئے گا اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ بھی کہیں گے کہ بے شک تو ہمارا رب ہے، پھر اللہ تعالیٰ بلائے گا پل صراط جہنم کے درمیان میں رکھا جائے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گزرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔ اس روز سوا انبیاء کے کوئی بھی بات نہ کر سکے گا اور انبیاء کرام علیہم السلام بھی صرف یہی کہیں گے۔ اے اللہ مجھے محفوظ رکھنا اے اللہ! مجھے محفوظ رکھنا اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکس ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول و عرض کو سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔ بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، پھر ان کی نجات ہو گی، جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو ملائکہ کو حکم دے گا کہ جو خالص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکال لو۔ چنانچہ ان کو وہ باہر نکالیں گے اور موحدوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے آثار کا جلانا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو نشان سجدہ کے سوا ان کے جسم کے تمام ہی حصوں کو آگ جلا چکی ہو گی، جب جہنم سے باہر نکلیں گے تو بالکل جل چکے ہوں گے۔ اس لیے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا جس سے وہ اس طرح ابھر آئیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب کے تھمنے کے بعد سبزہ ابھر آتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے

گا۔ لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا۔ یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص ہو گا۔ اس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہو گا اس لیے کہے گا کہ اے میرے رب میرے چہرے کو دوزخ کی طرف سے پھیر دے۔ کیونکہ اس کی بدبو مجھے مارے ڈالتی ہے اور اس کی چمک مجھے جلائے دیتی ہے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا اگر تیری یہ تمنا پوری کر دوں تو کیا تو دوبارہ کوئی نیا سوال تو نہیں کرے گا؟ بندہ کہے گا نہیں تیری بزرگی کی قسم اور جیسے جیسے اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ قول و قرار کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا چہرہ پھیر دے گا۔ پھر جب وہ جنت کی طرف چہرہ کرے گا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئے گی تو اللہ تعالیٰ نے جتنی دیر چاہا وہ خاموش رہے گا لیکن پھر بول پڑے گا اے اللہ! مجھے جنت کے دروازہ کے قریب پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں باندھا تھا کہ اس ایک سوال کے علاوہ کوئی اور سوال تو نہیں کرے گا؟ بندہ کہے گا اے میرے رب! مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ ہونا چاہیے۔ اللہ رب العزت فرمائے گا کہ پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر تیری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال نہیں کرے گا؟ بندہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم! تجھ سے اب دوسرا کوئی سوال نہیں کروں گا۔ چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھے گا اور جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دروازہ پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی، تازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ بندہ خاموش رہے گا۔ لیکن آخر بول پڑے گا کہ اے اللہ! مجھے جنت کے اندر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ افسوس اے ابن آدم! تو ایسا دغا باز کیوں بن گیا؟ کیا ابھی تو نے عہد و پیمان نہیں باندھا تھا کہ جو کچھ مجھے دے دیا گیا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگوں گا؟ بندہ کہے گا اے رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ بدنصیب مخلوق نہ بنا۔ اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا اور اسے جنت میں بھی داخلہ کی اجازت عطا فرما دے گا اور پھر فرمائے گا مانگ کیا ہے تیری تمنا ہے؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں چیز اور مانگو، فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ خود اللہ تعالیٰ ہی اسے یاد دہانی کرائے گا اور جب وہ تمام تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو فرمائے گا کہ تمہیں یہ سب اور اتنی ہی اور دی گئیں۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اور اس سے دس گنا اور زیادہ تمہیں دی گئیں۔'' اس پر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف یہی بات مجھے تجھے یاد ہے کہ تمہیں یہ تمنائیں اور اتنی ہی اور دی گئیں۔ لیکن سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

میں نے آپ کو یہ کہتے سنا تھا کہ یہ اور اس کی دس گنا تمنائیں تجھے دی گئیں۔

[133]...... عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: لِلنَّبِيِّ ﷺ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: مَا لَهُ؟ مَا لَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَبٌ مَا لَهُ؟ تَعْبُدُ اللّٰهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، رقم : 1396، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الايمان الذى يدخل به الجنة، رقم : 13 .

ترجمة الحديث سیّدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ آخر یہ کیا چاہتا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ تو بہت اہم ضرورت ہے۔ (سنو!) اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔''

[134]...... أَخْبَرَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِيُّ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَا أَسْتَطِعُ أَنْ آتِي مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّي لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيْ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ: ((سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟)) فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيْرَةٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُوْ عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشَنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَقُلْ أَلَا تَرَاهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)). قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ: ((فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الاطعمة، باب الخزیرة، رقم : 5401، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من مات علی التوحید دخل الجنة، رقم : 33.

ترجمة الحدیث محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی کہ سیّدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور قبیلہ انصار کے ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میری آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ برسات میں وادی جو میرے اور ان کے درمیان حائل ہے، بہنے لگتی ہے اور میرے لیے ان کی مسجد میں جانا اور ان میں نماز پڑھنا ممکن نہیں رہتا۔ اس لیے اے اللہ کے رسول! میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں آپ نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''ان شاء اللہ میں جلد ہی ایسا کروں گا۔'' سیدنا عتبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہو گیا تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ گھر میں داخل ہو گئے اور دریافت فرمایا کہ ''اپنے گھر میں کس جگہ تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟'' میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے اور (نماز کے لیے) تکبیر کہی۔ ہم نے بھی (آپ کے پیچھے) صف بنا لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں (نفل) نماز پڑھی، پھر سلام پھیر دیا، چنانچہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خزیرہ (حریرہ کی ایک قسم) کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے بنایا تھا۔ گھر میں قبیلہ کے بہت سے لوگ آ آ کر جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک صاحب نے کہا مالک بن دخیشن رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ اس پر کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ نہ کہو، کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کا قرار کیا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور اس سے اس کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔'' صحابی نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا (اے اللہ کے رسول!) لیکن ہم ان کی توجہ اور ان کا لگاؤ منافقین کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لیکن اللہ نے دوزخ کی آگ کو اس شخص پر حرام کر دیا ہے جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا ہو اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔''

[135]...... عَنْ عُثْمَانَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من مات على التوحيد دخل الجنة، رقم: 136.

ترجمة الحديث سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مر گیا اور وہ (یقین کے ساتھ) جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[136]...... عَنْ يَحْيَى ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى نَحْوِ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ: ((إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوْا ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِيْ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيْرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوْا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب ما جاء فى دعاء النبى ﷺ...... الخ، رقم: 7372، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الدعاء الى الشهادتين وشرائع الاسلام، رقم: 19.

ترجمة الحديث یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے بیان کیا، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ابو معبد سے سنا، بیان کیا کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا: ''تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو۔ اس لیے سب سے پہلے انہیں اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو ایک مانیں (اور میری رسالت کو مانیں) جب اسے وہ سمجھ لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ نے ایک دن اور رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے، جو ان کے امیروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں کو لوٹا دی جائے گی، جب وہ اس کا بھی اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ لینا اور لوگوں کے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا۔''

[137]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا مُعَاذُ! أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ؟)) قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟)) قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب التوحيد، باب ما جاء فی دعاء النبی ﷺ...... الخ، رقم: 7373.

ترجمة الحديث سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟'' انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ پھر بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟'' عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: ''یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔''

[138]...... عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَتَخَافُنِی قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّی قَالَ ((اَللّٰهُ يَمْنَعُنِی مِنْكَ)) قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَنُودِیَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرَ فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ.

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب فضائل القرآن وما يتعلق به، باب صلاة الخوف، رقم: 843.

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد پر) آئے حتیٰ کہ جب ہم ذات الرقاع (نامی) پہاڑ تک پہنچے۔ کہا: ہماری عادت تھی کہ جب ہم کسی گھنے سائے والے درخت تک پہنچتے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیتے، کہا: ایک مشرک آیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار درخت پر لٹکی ہوئی تھی، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پکڑ لی، اسے میان سے نکالا

اور رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا: تو پھر آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے تم سے محفوظ فرمائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اسے دھمکایا تو اس نے تلوار میان میں ڈالی اور اسے لٹکا دیا۔ اس کے بعد نماز کے لیے اذان کہی گئی، آپ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی، پھر وہ گروہ پیچھے چلا گیا، اس کے بعد آپ نے دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ کہا: اس طرح رسول اللہ ﷺ کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو دو رکعتیں۔

[139]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ)) .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب المغازی، باب غزوة الخندق، رقم: 4114، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل......الخ، رقم: 2724.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے جس نے اپنے لشکر کو فتح دی۔ اپنے بندے (نبی کریم ﷺ) کی مدد کی اور احزاب (افواجِ کفار) کو تنہا بھگا دیا۔ پس اس کے بعد کوئی چیز اس کے مدمقابل نہیں ہو سکتی۔''

توحید اسماء وصفات کا بیان

﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآىِٕهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾﴾ (الاعراف: 180)

''اور اللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، لہٰذا تم اسے ان (ناموں) سے پکارو، اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو اس کے ناموں میں کج روی اختیار کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں، جلد اس کی سزا پائیں گے۔''

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾﴾ (الاسراء: 110)

''کہہ دیجیے: (اللہ کو) ''اللہ'' کہہ کر پکارو یا ''رحمٰن'' کہہ کر، تم جس نام سے بھی پکارو تو اسی کے

لیے اچھے سے اچھے نام ہیں، اور اپنی نماز نہ بلند آواز سے پڑھیں نہ بالکل پست آواز سے، بلکہ اس کے بین بین راستہ اختیار کریں۔''

[140]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التوحید والرد علی الجهمیة، باب ان للّٰه مائة اسم الا واحدا، رقم: 7392، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی اسماء اللّٰه تعالٰی، رقم: 2677.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو انہیں یاد کرلے گا وہ جنت میں جائے گا۔''

[141]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التوحید والرد علی الجهمیة، باب السؤال باسماء اللّٰه تعالٰی...... الخ، رقم: 7393، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب ما یقول عند النوم وأخذ المضجع، رقم: 2714.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے بستر پر جائے تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے کپڑے کے کنارے سے تین مرتبہ صاف کرلے اور یہ دعا پڑھے: "بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ" ''اے میرے رب! تیرا نام لے کر میں اپنی کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے نام ہی کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا، اگر تو نے میری جان کو باقی رکھا تو اسے معاف کرنا اور اگر اسے (اپنی طرف سوتے ہی میں) اٹھالیا تو اس کی حفاظت اس طرح کرنا جس طرح تو اپنے نیکوکار بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

[142]...... عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ((أَللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَ)) وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ

النُّشُوْرُ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب السؤال باسماء اللّٰه......الخ، رقم : 7394.

ترجمة الحديث سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹنے جاتے تو یہ دعا کرتے: "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَأَحْيَ" ''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوں اور اسی کے ساتھ مروں گا۔'' اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ" ''تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اس کے بعد زندہ کیا کہ ہم مر چکے تھے اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

[143]...... عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ((بِاسْمِكَ نَمُوْتُ وَنَحْيَا)) فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب السؤال باسماء اللّٰه...... الخ، رقم : 7395.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں لیٹنے جاتے تو کہتے: ''ہم تیرے ہی نام سے مریں گے اور اسی سے زندہ ہوں گے۔'' اور جب بیدار ہوتے تو کہتے: ''تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔''

[144]...... عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ أَنِّى أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِى لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِالِاسْمِ الَّذِى إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِىَ بِهِ أَجَابَ.

تخريج الحديث سنن ابى داوٗد، كتاب الصلاة، باب الدعاء، رقم : 1493، سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب جامع الدعوات عن النبى، رقم : 3475۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے سنا:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ أَنِّی أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِی لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ" اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وسیلے سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں، تو تنہا اور ایسا بے نیاز ہے جس نے نہ تو جنا ہے اور نہ ہی وہ جنا گیا ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے اللہ سے اس کا وہ نام لے کر مانگا ہے کہ جب اس سے کوئی یہ نام لے کر مانگتا ہے تو عطا کرتا ہے اور جب کوئی دعا کرتا ہے تو قبول فرماتا ہے۔

[145]...... عَنْ هَانِیءٍ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يَكْنُونَهُ بِأَبِی الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمِی إِذَا اخْتَلَفُوا فِی شَیْءٍ أَتَوْنِی فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِیَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحْسَنَ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِی شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ .

تخريج الحديث سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، رقم: 4955، سنن النسائی، کتاب آداب القضاء، باب اذا حکموا رجلا فقضی بینهم، رقم: 5387. شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ہانی (بن یزید) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنی قوم کا وفد لے کر رسول اللہ ﷺ کے ہاں گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو سنا وہ اسے ''ابوالحکم'' کی کنیت سے پکارتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: "حَکَم" (فیصلہ کرنے والا) اللہ ہی ہے (یہ اسی کا نام ہے) اور تمام فیصلے اسی کی طرف ہیں۔ تمہیں یہ کنیت "ابو الحکم" کیونکر دی گئی ہے؟ اس نے عرض کیا: بے شک میری قوم والے جب کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو میرے پاس آجاتے ہیں اور میں ان میں فیصلہ کر دیتا ہوں اور پھر دونوں راضی ہوجاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ تیرے بیٹے کون ہیں؟ میں نے کہا: شریح، مسلم اور عبداللہ۔ آپ نے پوچھا: ان میں بڑا کون ہے؟ میں نے کہا: شریح۔ آپ نے فرمایا: تو تم ابوشریح ہو۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت وقدرت کا بیان

﴿ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴾ (البقرۃ: 105)

''اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

﴿ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ (البقرۃ: 148)

''تم جہاں کہیں بھی ہوگے، اللہ تم سب کو لے آئے گا، بے شک اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔''

﴿ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ (آل عمران: 29)

''اور وہ اسے بھی جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

﴿ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّھَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴾

(النساء: 133)

''اے لوگو! اگر اللہ چاہے تو تمھیں ہٹا کر تمھاری جگہ دوسروں کو لے آئے اور اللہ اس بات کی پوری قدرت رکھتا ہے۔''

﴿ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ (المائدۃ: 120)

''آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اس کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔''

﴿ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴾ (الحج: 74)

''انھوں نے اللہ کی قدر (اس طرح) نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے، بے شک اللہ بہت قوت والا، نہایت غالب ہے۔''

﴿ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴾ (المؤمنون: 86)

''اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟''

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴾

(فاطر: 44)

''اور اللہ کبھی ایسا نہیں کہ آسمانوں میں کوئی چیز اسے بے بس کر دے اور نہ زمین میں، بے شک

وہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (الزمر : 67)

''اور انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جو اس کی قدر کا حق ہے، حالانکہ ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک بنا رہے ہیں۔''

[146]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: جَاءَ حِبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِيْنَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى إِصْبَعٍ فَيَقُوْلُ:أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيْقًا لِقَوْلِ الْحِبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب التفسير، باب قوله وما قدروا الله حق قدره، رقم: 4811.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علمائے یہود میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد! ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا اس طرح زمین کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، پانی کو ایک انگلی پر اور مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر، پھر فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ نبی ﷺ اس پر ہنس دیئے اور آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے۔ آپ کا یہ ہنسنا اس یہودی عالم کی تصدیق میں تھا۔ آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: ''اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی اور حال یہ ہے کہ ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوں گے۔ وہ ان لوگوں کے شرک سے بالکل پاک اور بلند تر ہے۔''

[147]...... عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَقْبِضُ

اللّٰهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب التفسير، باب قوله وما قدروا الله حق قدره، رقم: 4812، صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، رقم: 2787.

ترجمة الحديث ابوسلمہ نے بیان کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ ''قیامت کے دن اللہ ساری زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا: آج حکومت صرف میری ہے۔ دنیا کے بادشاہ آج کہاں ہیں؟''

[148]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَطْوِى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرَضِينَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، رقم: 7051.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹے گا، پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے گا، پھر فرمائے گا: میں ہوں، بادشاہ، کہاں ہیں جبر کرنے والے؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے، پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹے گا، پھر فرمائے گا: میں ہوں، بادشاہ، کہاں ہیں جبر کرنے والے؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟''

[149]...... عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّتَاهْ! هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي مِمَّا قُلْتَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ [الانعام: 103] ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ:﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾ الْآيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ.

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التفسیر، بابٌ، رقم : 4855، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب معنی قول اللّٰه عزوجل: ولقد راٰه نزلة أخری، رقم: 177 .

ترجمة الحدیث مسروق نے بیان کیا کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ایمان والوں کی ماں! کیا محمد ﷺ نے معراج کی رات میں اپنے رب کو دیکھا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم نے ایسی بات کہی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے کیا تم ان تین باتوں سے بھی ناواقف ہو؟ جو شخص بھی تم میں سے یہ تین باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے جو شخص یہ کہتا ہو کہ محمد ﷺ نے شب معراج میں اپنے رب کو دیکھا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے آیت ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ﴾ سے لے کہ ﴿مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ تک کی تلاوت کی اور کہا کہ کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ سے بات کرے سوائے اس کے کہ وحی کے ذریعہ ہو یا پھر پردے کے پیچھے ہو اور جو شخص تم سے کہے کہ آپ ﷺ آنے والے کل کی بات جانتے تھے وہ بھی جھوٹا ہے۔ اس کے لیے انہوں نے آیت ﴿وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ (اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا) کی تلاوت فرمائی۔ اور جو شخص تم میں سے کہے کہ آپ ﷺ نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپائی تھی وہ بھی جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾ (اے رسول! پہنچا دیے وہ سب کچھ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے) ہاں آپ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔

[150]...... عَنْ أَبِی مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ فِینَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِی لَهُ أَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ وَفِی رِوَايَةِ أَبِی بَكْرٍ النَّارُ لَوْ كَشَفَهَا لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهٰی إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب فی قوله علیه السلام: ان اللّٰه لا ینام، رقم: 445.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہوکر پانچ باتوں پر مشتمل خطبہ دیا، فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ سونا اس کے شایان شان ہے، وہ میزان کے پلڑوں کو جھکاتا اور اوپر اٹھاتا ہے، رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے سے پہلے اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، اس کا پردہ نور ہے (ابوبکر کی روایت میں نور کی جگہ

نار ہے) اگر وہ اس (پردے) کو کھول دے تو اس کے چہرے کے انوار جہاں تک اس کی نگاہ پہنچے اس کی مخلوق کو جلا ڈالیں۔''

[151]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔ وَقَالَ: ۔ يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)) وَقَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التفسير، باب قوله: وكان عرشه على الماء، رقم: 4684، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف، رقم: 993.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندو! (میری راہ میں) خرچ کرو تو میں بھی تم پر خرچ کروں گا اور فرمایا: اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کے مسلسل خرچ سے بھی اس میں کمی نہیں آتی اور فرمایا تم نے دیکھا نہیں جب سے اللہ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے، مسلسل خرچ کیے جا رہا ہے لیکن اس کے ہاتھ میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں میزان عدل ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا رہتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان

[152]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب النكاح، باب الغيرة، رقم: 5220، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش، رقم: 2760.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے۔''

[153]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَغَارُ وَغَيْرَةُ

اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب النكاح، باب الغيرة، رقم: 5223.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔''

[154]...... عَنِ الْمُغِيْرَةِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ! لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِيْنَ وَالْمُنْذِرِيْنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم لا شخص اغير من اللّٰه، رقم: 7416، صحيح مسلم، كتاب اللعان، رقم: 1499.

ترجمة الحديث سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اس کی گردن مار دوں، پھر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے؟ بلا شبہ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ نے غیرت ہی کی وجہ سے فواحش کو حرام کیا ہے۔ چاہے وہ ظاہر میں ہوں یا چھپ کر اور معذرت اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں، اسی لیے اس نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے اور تعریف اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں، اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔''

لا الہ الا اللہ کی فضیلت کا بیان

[155]...... عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((أُخْرُجْ فَنَادِ فِي النَّاسِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.)) قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَالَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ فَقُلْتُ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((أُخْرُجْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.)) قَالَ عُمَرُ:

اِرْجِعْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوْا عَلَيْهَا ، فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ: مَارَدَّكَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ عُمَرَ ، فَقَالَ: ((صَدَقَ .))

تخريج الحديث السلسلة الاحاديث الصحيحة ، رقم : 1135 .

ترجمة الحديث سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نکل جا اور لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔'' وہ کہتے ہیں: میں اعلان کرنے کے لیے نکلا، آگے سے سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ٹاکرا ہوا، انھوں نے کہا: ابوبکر کہاں اور کیسے؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (یہ اعلان کیے بغیر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ جاؤ، مجھے خطرہ ہے کہ لوگ اس (بشارت) پر توکل کر کے عمل کرنا ترک کر دیں گے۔ میں لوٹ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''واپس کیوں آ گئے ہو؟'' میں نے آپ کو سیّدنا عمر والی بات بتلائی۔ آپ نے فرمایا: ''(عمر نے) سچ کہا۔''

[**156**]...... عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوْسٰى ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ وَ مَعِيَ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِي ، فَقَالَ: ((أَبْشِرُوْا وَبَشِّرُوْا مَنْ وَرَاءَ كُمْ ، أَنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ صَادِقاً دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ نُبَشِّرُ النَّاسَ ، فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَرَجَعَ بِنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ رَدَّكُمْ؟)) قَالُوْا: عُمَرُ۔ قَالَ: ((لِمَ رَدَدتَّهُمْ يَاعُمَرُ؟)) فَقَالَ عُمَرُ: إِذاً يَتَّكِلُ النَّاسُ ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

تخريج الحديث السلسلة الاحاديث الصحيحة ، رقم : 712 .

ترجمة الحديث ابوبکر بن ابوموسی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں اپنی قوم کے کچھ افراد کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اور پچھلوں کو بھی یہ خوشخبری سنا دو کہ جس نے صدقِ دل سے گواہی دی کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' ہم لوگوں کو خوشخبری سنانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے، ہمیں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملے

اور (جب ان کو صورتحال کا علم ہوا تو) ہمیں رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تمھیں کس نے واپس کر دیا؟'' ہم نے کہا: عمر نے۔ آپ نے پوچھا: ''عمر! تم نے ان کو کیوں لوٹا دیا؟'' سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (اگر لوگوں کو ایسی خوشخبریاں سنائی جائیں تو) وہ توکل کر بیٹھیں گے (اور مزید عمل کرنا ترک کر دیں گے)۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

[157]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعاً: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصاً دَخَلَ الْجَنَّةَ.))

تخريج الحديث السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2355.

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) ''جس نے خلوص دل سے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کہا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[158]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْداً حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَنَا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَا عَلَيْنَا، وَخَشِيْنَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُوْنَنَا، وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، حَتّٰى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَارِ، فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَاباً؟ فَلَمْ أَجِدْ، فَإِذَا رَبِيْعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةَ۔ وَالرَّبِيْعُ: الْجَدْوَلُ۔ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَبُوْهُرَيْرَةَ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَاشَأْنُكَ؟)) قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا، فَخَشِيْنَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا، فَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَأَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ، فَاحْتَفَزْتُ، كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ، وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي! فَقَالَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ!)) وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ، قَالَ: ((اِذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ، فَمَنْ لَقِيْتَ مِن وَّرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ.)) وَقَالَ: فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرَ، فَقَالَ: مَاهَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ؟ فَقُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيْتَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ۔ فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَخَرَرْتُ لِاسْتِي، فَقَالَ اِرْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

فَأُجْهِشْتُ بُكَاءً، وَرَكِبَنِيْ عُمَرُ فَإِذَا هُوَ عَلَى إِثْرِى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَكَ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ؟)) قُلْتُ: لَقِيْتُ عُمَرَ، فَأَخْبَرْتُ بِالَّذِى بَعَثْتَنِى بِهِ، فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَىَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِإِسْتِى قَالَ: اِرْجِعْ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((يَا عُمَرُ! مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بِأَبِى أَنْتَ وَأُمِّى، أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِىَ يَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِناً بِهَا قَلْبُهُ، بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّى أَخْشٰى أَن يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((فَخَلِّهِمْ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من مات على التوحيد دخل الجنة، رقم: 31.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردا گرد بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے ساتھ سیّدنا ابو بکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے، (ہوا یہ کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اٹھ کھڑے ہوئے (اور کہیں چلے گئے) اور واپس آنے میں (خاصی) تاخیر کی۔ ہم ڈر گئے کہ (اللہ نہ کرے) کہیں آپ کو ہم سے الگ جاں بحق نہ کر دیا جائے۔ ہم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب سے پہلے گھبرانے والا میں تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لیے نکل پڑا، حتی کہ میں بنونجار کے انصار کے باغ کے پاس پہنچ گیا، میں نے دروازے کی تلاش میں چکر لگایا، لیکن مجھے کوئی دروازہ نہ ملا۔ ایک چھوٹی نہر، خارجہ کے کنویں سے باغ میں داخل ہو رہی تھی، میں سمٹ کر اس میں سے داخل ہو گیا اور (بالآخر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''ابوہریرہ ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے پوچھا: ''تجھے کیا ہوا (ادھر کیوں آئے ہو)؟'' میں نے کہا: آپ ہمارے پاس بیٹھے تھے، اچانک اٹھ کھڑے ہوئے اور واپس آنے میں دیر کی، ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو ہم سے دور جاں بحق نہ کر دیا جائے، سو ہم گھبرا گئے اور سب سے پہلے گھبرانے والا میں تھا۔ (میں تلاش کرتے کرتے) اس باغ تک پہنچ گیا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر (فلاں سوراخ سے اس میں داخل ہو گیا)۔ بقیہ لوگ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ آپ نے اپنے دو جوتے دے کر مجھے فرمایا: ''ابوہریرہ! یہ میرے جوتے لے کر جاؤ اور اس باغ سے پرے جس آدمی کو ملو، اس حال میں کہ وہ دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے،

اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔'' (ہوا یہ کہ) مجھے سب سے پہلے سیّدنا عمر ملے، انھوں نے پوچھا: ابو ہریرہ! یہ جوتے کیسے ہیں؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے جوتے ہیں، آپ نے مجھے دے کر بھیجے ہیں کہ میں جس آدمی کو ملوں، اس حال میں کہ وہ دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے، اسے جنت کی خوشخبری سنا دوں۔ (یہ بات سن کر) سیّدنا عمر نے میرے سینے میں ضرب لگائی، میں سرین کے بل گر پڑا، انھوں نے کہا: ابو ہریرہ! چلو واپس۔ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس چل پڑا اور غم کی وجہ سے رونے کے قریب تھا، ادھر سے سیّدنا عمر میرے پیچھے پیچھے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! کیا ہوا؟'' میں نے کہا: میں سیّدنا عمر کو ملا، اسے آپ کا پیغام سنایا، اس نے میرے سینے میں ضرب لگائی، میں سرین کے بل گر پڑا اور کہا کہ: چلو واپس۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''عمر! کس چیز نے تجھے ایسا کرنے پر آمادہ کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا واقعی آپ نے سیّدنا ابو ہریرہ کو اپنے جوتے دے کر بھیجا کہ وہ جس آدمی کو ملے، اس حال میں کہ وہ دل کے یقین کے ساتھ یہ شہادت دیتا ہو کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے، اسے جنت کی خوشخبری سنا دے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں (میں نے بھیجا)۔'' سیّدنا عمر نے کہا: آپ ایسا نہ کریں، مجھے خطرہ ہے کہ لوگ (اس قسم کی بشارتوں پر) توکل کر کے (عمل کرنا ترک کر دیں گے)، آپ لوگوں کو عمل کرنے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں چھوڑ دو (یہ حدیث بیان نہ کرو)۔''

کلمہ توحید لا الہ الا اللہ افضل ترین ذکر ہونے کا بیان

[159]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

تخریج الحدیث سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء ان دعوة المسلم مستجابة، رقم: 3383، سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل الحامدين، رقم: 3800۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سب سے بہترین ذکر ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ'' اور بہترین دعا ''الْحَمْدُ لِلَّهِ'' ہے۔

[160]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْإِیمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰی عَنِ الطَّرِیقِ وَالْحَیَآءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِیمَان))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب امور الایمان، رقم : 9، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، رقم : 35.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایمان کے ستر سے اوپر (یا ساٹھ سے اوپر) شعبے (اجزاء) ہیں۔ سب سے افضل ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کا اقرار ہے اور سب سے چھوٹا کسی اذیت (دینے والی چیز) کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی شاخوں میں سے ایک ہے۔''

کلمہ شہادت کا بیان

[161]...... عَنْ عُمَرَ، قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ فِی غَزَاةٍ فَقُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْعَدُوَّ قَدْ حَضَرَ وَهُمْ شُبَاعٌ، وَالنَّاسُ جِیَاعٌ؟ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَلَا نَنْحَرُ نَوَاضِحَنَا فَنُطْعِمَهَا النَّاسَ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((مَنْ کَانَ مَعَهُ فَضْلُ طَعَامٍ، فَلْیَجِیْءْ بِهٖ.)) فَجَعَلَ یَجِیْءُ بِالْمُدِّ وَالصَّاعِ وَأَکْثَرَ وَأَقَلَّ فَکَانَ جَمِیعُ مَا فِی الْجَیْشِ بِضْعاً وَعِشْرِیْنَ صَاعاً، فَجَلَسَ النَّبِیُّ إِلٰی جَنْبِهٖ، وَدَعَا بِالْبَرَکَةِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((خُذُوْا وَلَا تَنْتَهِبُوْا.)) فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَأْخُذُ فِی جِرَابِهٖ وَفِی غِرَارَتِهٖ، وَأَخَذُوْا فِی أَوْعِیَتِهِمْ، حَتّٰی إِنَّ الرَّجُلَ لَیُرْبِطُ کُمَّ قَمِیْصِهِ فَیَمْلَاهُ فَفَرَغُوْا وَالطَّعَامُ کَمَا هُوَ! ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَأْتِی بِهِمَا عَبْدٌ مُحِقٌّ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ حَرَّ النَّارِ.))

تخریج الحدیث السلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم : 3221.

ترجمة الحدیث سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک غزوے میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! دشمن شکم سیر ہو کر پہنچ چکا ہے اور ہم بھوکے ہیں (کیا بنے گا)؟ انصار نے کہا: کیا ہم اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلا نہ دیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زائد کھانا ہے، وہ لے آئے۔'' کوئی ایک مد لے کر آیا تو کوئی ایک صاع اور کوئی زیادہ لے کر آیا تو کوئی کم۔ پورے لشکر میں

سے چوبیس صاع (تقریباً پچاس کلوگرام) جمع ہوئے۔ نبی کریم ﷺ اس ڈھیر کے ساتھ بیٹھ گئے، برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ''لینا شروع کردو اور لوٹو مت۔'' لوگوں نے اپنے اپنے تھیلے، بوریاں اور برتن بھر لیے، حتیٰ کہ بعض افراد نے اپنی آستینیں باندھ کر ان کو بھی بھر لیا، وہ سب فارغ ہو گئے اور اناج ویسے کا ویسا ہی پڑا رہا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو بندہ حق کے ساتھ یہ دو (گواہیاں) لے کر آئے گا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی حرارت سے بچائے گا۔''

[162]...... عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلاً فِي الْوَادِي يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَأَنَا أَشْهَدُ وَأَشْهَدُ أَن لَّا يَشْهَدَ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا بَرِئَ مِنَ الشِّرْكِ.)) يَعْنِي: الشَّهَادَتَيْنِ۔ وَاللَّفْظُ لِلنَّسَائِي وَزَادَ الطَّبَرَانِيُّ فِي أَوَّلِهِ: ...... إِذَا سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ، ثُمَّ سَمِعَ......)) الْحديث.

تخريج الحديث معجم الاوسط للطبرانی: 266/2، رقم: 9059، السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2897.

ترجمة الحديث یوسف بن عبد اللہ بن سلام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے، آپ نے ایک وادی سے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اور میں بھی گواہی دیتا ہوں، مزید میں یہ شہادت بھی دیتا ہوں کہ جو آدمی ایسی گواہی دے گا وہ شرک سے بری ہو جائے گا۔'' آپ ﷺ کی مراد دو شہادتیں (توحید و رسالت) ہیں۔ یہ امام نسائی کے الفاظ ہیں اور امام طبرانی نے روایت کے شروع میں یہ اضافہ کیا ہے: (انھوں نے سنا کہ لوگ پوچھ رہے تھے: اے اللہ کے رسول! کون سے اعمال افضل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور رسول پر ایمان لانا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور حج مبرور کرنا، پھر سنا...... مکمل حدیث بیان کی۔

[163]...... عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَبْشِرُوْا

أَبْشِرُوْا، أَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((فَإِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَتَمَسَّكُوْا بِهِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا وَلَنْ تَهْلِكُوْا بَعْدَهُ أَبَداً.))

تخريج الحديث السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 713.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''خوش ہو جاؤ، خوش ہو جاؤ، کیا تم لوگ یہ شہادت نہیں دیتے کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں؟'' صحابہ نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ قرآن ایک رسی ہے، اس کا ایک کنارہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا کنارہ تمھارے ہاتھ میں ہے، اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو، کیونکہ اس کے بعد تم ہرگز نہ گمراہ ہو سکتے ہو اور نہ ہلاک ہو گے۔''

[**164**]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتْ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتْ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ.

تخريج الحديث سنن الترمذى، كتاب الإيمان، باب: من يموت وهو يشهد أن لا اله الا الله، رقم: 2639، سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، رقم: 4300۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کو چھانٹ کر نکالے گا اور سارے لوگوں کے سامنے لائے گا اور اس کے سامنے (اس کے گناہوں کے) ننانوے دفتر پھیلائے جائیں گے، ہر دفتر حد نگاہ تک ہوگا، پھر اللہ عزوجل پوچھے گا: کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا تم پر میرے محافظ کاتبوں نے

ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں اے میرے رب! پھر اللہ کہے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ تو وہ کہے گا: نہیں، اے میرے رب! اللہ کہے گا (کوئی بات نہیں) تیری ایک نیکی میرے پاس ہے۔ آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم (وزیادتی) نہ ہوگی، پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا جس پر "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" لکھا ہوگا۔ اللہ فرمائے گا: جاؤ اپنے اعمال کے وزن کے موقع پر (کانٹے پر) موجود رہو، وہ کہے گا: اے میرے رب! ان دفتروں کے سامنے یہ پرچہ کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اللہ فرمائے گا: تمہارے ساتھ زیادتی نہ ہوگی۔ آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: پھر وہ تمام دفتر (رجسٹر) ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں، پھر وہ سارے دفتر اٹھ جائیں گے اور پرچہ بھاری ہوگا (اور سچی بات یہ ہے کہ) اللہ کے نام کے ساتھ (اس کے مقابلہ میں) جب کوئی چیز تولی جائے گی، تو وہ چیز اس سے بھاری ثابت نہیں ہوسکتی۔

[165]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب قول النبى ﷺ بنى الاسلام على خمس، رقم: 8، صحيح مسلم، كتاب الايمان، دعاؤكم ايمانكم، رقم: 16.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے: اول: "**شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ**" کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

[166]...... عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ اَوَّلُ مَنْ قَالَ فِي الْقَدْرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدُنِ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ اَنَاوَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ اَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلْنَاهُ عَمَّا يَقُوْلُ هٰؤُلَآءِ فِي الْقَدْرِ فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِي اَحَدُ نَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّ صَاحِبِيْ سَيَكِلُ الْكَلَامَ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا اَبَا

عَبْدِالرحْمٰنِ اِنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَ ذَكَرَ مِنْ شَانِهِمْ وَاَنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَّا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ فَقَالَ اِذَالَقِيْتَ هٰٓؤُلَاءِ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّي بَرِيْءٌ مِّنْهُمْ وَاَنَّهُمْ بُرَءٰٓؤُامِنِّيْ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ اَنَّ لِاَحَدِهِمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقَهٗ مَاقَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بَالْقَدْرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَايُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُالسَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْ نِيْ عَنِ الْاِسْلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا)) قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَ يُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَان قَالَ ((اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ)) قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَان قَالَ ((اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَراهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ)) قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ ((مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَ عْلَمَ مِنَ السَّائِلِ)) قَالَ فَاَخْبِرْ نِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ ((اَنْ تَلِدَالْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَ اَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ)) قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّآئِلُ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((فَاِنَّهٗ جُبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ))۔

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الايمان والاسلام والاحسان، رقم: 8.

ترجمة الحديث یحییٰ بن یعمر روایت کرتے ہیں کہ بصرہ میں سب سے پہلے مسئلہ تقدیر پر گفتگو کا آغاز معبدالجہنی نے کیا، میں (یحییٰ) اورحمید بن عبدالرحمٰن الحمیر ی حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلے، ہم نے آپس میں کہا: اے کاش! ہماری ملاقات سیّدنا نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہو جائے، تو ہم اس سے (یہ لوگ جو کچھ تقدیر کے بارے میں کہہ رہے ہیں) اس کے بارے میں پوچھ لیں، تو

اتفاقاً ہماری ملاقات عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے مسجد میں داخل ہوتے ہوئے ہوگئی، میں اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا، ہم میں سے ایک ان کے دائیں اور دوسرا ان کے بائیں تھا۔ میں نے خیال کیا، میرا ساتھی یقیناً گفتگو کا معاملہ میرے ہی سپرد کرے گا، چنانچہ میں نے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن (یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) واقعہ یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں کچھ ایسے لوگ ہیں، جو قرآن کی قرأت کرتے ہیں اور علم کے متلاشی ہیں (اس طرح) ان کے حالات بیان کیے ان لوگوں کا خیال ہے کہ تقدیر کا کوئی مسئلہ نہیں۔ ہر کام نئے سرے سے ہو رہا ہے (اللہ تعالیٰ کو پہلے سے اس کا علم نہیں ہے) تو انھوں نے فرمایا: جب تیری ان لوگوں سے ملاقات ہو تو انہیں بتانا، میں ان سے بری ہوں (ان سے میرا کوئی تعلق نہیں) اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جس ذات کی قسم اٹھاتا ہے، اس کی قسم! ان میں سے کسی ایک کے پاس اگر احد پہاڑ کے برابر سونا ہو، جسے وہ خرچ کر دے، اللہ تعالیٰ اس سے قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ تقدیر پر ایمان لے آئے، پھر کہا، مجھے میرے والد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، اسی اثنا میں، اچانک ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا، جس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال بہت ہی زیادہ سیاہ تھے، اس پر سفر کے اثرات دکھائی دیتے تھے، اور ہم میں سے کوئی ایک اسے جانتا پہچانتا بھی نہ تھا، حتیٰ کہ وہ آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا، اور اپنے گھٹنے، آپ کے گھٹنوں سے ملا دیئے، اور اپنی ہتھیلیاں، اپنی رانوں پر رکھ لیں، (جیسے طالب علم استاد کے سامنے بیٹھتا ہے) اور پوچھا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اسلام کے بارے میں بتلایئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں (بندگی اور عبادت کے لائق کوئی نہیں) اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں۔ نماز کا اہتمام کرے، زکاۃ ادا کرتا رہے، رمضان کے روزے رکھے، بیت اللہ کا حج کرے اگر اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو، اس نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں اس کی اس بات پر تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا ہے اور پھر (خود ہی) تصدیق کرتا ہے، اس نے سوال کیا، مجھے ایمان کی حقیقت سے آگاہ کیجئے، آپ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن یعنی قیامت کو مان لے اور تقدیر کو خیر کی ہو یا شر کی، تسلیم کر لے۔ اس نے کہا، آپ نے درست فرمایا۔ اس نے پوچھا، پس مجھے احسان کی حقیقت کی خبر دیجئے، آپ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی بندگی و طاعت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے حالانکہ تو اسے نہیں دیکھ

رہا یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے، اس نے سوال کیا، مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے، آپ نے جواب دیا: جس سے قیامت کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے، وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا) اس نے کہا، تو مجھے اس کی کچھ علامات (نشانیاں) ہی بتا دیجئے، آپ نے فرمایا: لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تو دیکھے گا ننگے پاؤں، ننگے بدن والے، محتاج، بکریوں کے چرواہے عمارتوں کی تعمیر میں، ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔'' سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے پھر وہ سائل چلا گیا تو میں کچھ عرصہ ٹھہرا رہا، بعد میں مجھ سے آپ نے پوچھا: اے عمر! تجھے معلوم ہے سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے تمہارے پاس تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

لا الہ الا اللہ پر موت آنے کا بیان

[167]...... عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من مات على التوحيد دخل الجنة، رقم: 136.

ترجمة الحديث سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مر گیا اور وہ (یقین کے ساتھ) جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

[168]...... عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَائَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَبِي طَالِبٍ ((يَا عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ)) فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ، وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ، حَتَّى قَالَ أَبُوطَالِبٍ: آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ﴾ الْآيَةَ.

(التوبة: 113)

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الجنائز، باب اذا قال المشرك عند الموت: لا اله الا اللّٰه، رقم : 1360، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب صحة اسلام من حضره الموت مالم يشرع فى النزع، رقم : 24.

ترجمة الحديث ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیّب نے اپنے والد (مسیّب بن حزن رضی اللہ عنہ) سے خبر دی، ان کے والد نے انہیں یہ خبر دی کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ دیکھا تو ان کے پاس اس وقت ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''چچا! آپ ایک کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کہہ دیجئے تا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کلمہ کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔'' اس پر ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا ابو طالب! کیا تم اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کلمۂ اسلام ان پر پیش کرتے رہے۔ ابو جہل اور ابن ابی امیہ بھی اپنی بات دہراتے رہے۔ آخر ابوطالب کی آخری بات یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں۔ انہوں نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا پھر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا۔ تا آنکہ مجھے منع نہ کر دیا جائے۔'' اس پر اللہ نے آیت ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ﴾ (التوبه :113) نازل فرمائی۔

[169]...... عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ۔ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ، وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي، فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ)) قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ: فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو

عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُلْ ذٰلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ))، قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب المساجد فى البيوت، رقم: 425، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من مات على التوحيد دخل الجنة، رقم: 33.

ترجمة الحديث محمود بن ربیع انصاری نے بیان کیا کہ سیّدنا عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور غزوہ بدر کے حاضر ہونے والوں میں سے تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول! میری بینائی میں کچھ فرق آ گیا ہے اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا ہوں، لیکن جب برسات کا موسم آتا ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان جو وادی ہے وہ بھر جاتی ہے اور بہنے لگ جاتی ہے اور میں انہیں نماز پڑھانے کے لیے مسجد تک نہیں جا سکتا، اے اللہ کے رسول! میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور (کسی جگہ) نماز پڑھ دیں تاکہ میں اسے نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں، راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا عتبان رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: ''ان شاء اللہ میں تمہاری اس خواہش کو پورا کروں گا۔'' سیّدنا عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (دوسرے دن) جب دن چڑھا تو رسول اللہ ﷺ اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں تشریف لے آئے اور رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے اجازت دے دی، جب آپ گھر میں تشریف لائے تو بیٹھے بھی نہیں اور پوچھا کہ ''تم اپنے گھر کے کس حصہ میں مجھ سے نماز پڑھنے کی خواہش رکھتے ہو؟'' سیّدنا عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی، ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور صف باندھی پس آپ نے دو رکعات (نفل) نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا، سیّدنا عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے آپ کو تھوڑی دیر کے لیے روکا اور آپ کی خدمت میں حلیم پیش کیا جو آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا، سیّدنا عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محلّہ والوں کا ایک مجمع گھر میں لگ گیا اور مجمع میں سے ایک شخص بولا کہ مالک بن دخیشن یا (یہ کہا) ابن دخشن دکھائی نہیں دیتا؟ اس پر کسی دوسرے نے کہہ دیا

کہ وہ تو منافق ہے جسے اللہ تعالیٰ اور رسول سے کوئی محبت نہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ''ایسا مت کہو، کیا تم دیکھتے نہیں کہ اس نے "لا الہ الا اللہ" کہا ہے اور اس سے مقصود خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنا ہے۔'' تو منافقت کا الزام لگانے والا بولا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے، ہم تو بظاہر اس کی توجہات اور دوستی منافقوں ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنے والے پر، اگر اس کا مقصد خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو، تو دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے۔''

[170]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ قَالَ فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ قَالَ حَتّٰى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللّٰهَ عَلَيْهَا قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَجَآءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهٖ قَالَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَذُو النَّوَاةِ بِنَوَاتِهٖ قُلْتُ وَمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالنَّوٰى قَالَ كَانُوا يَمُصُّونَهٗ وَيَشْرَبُونَ عَلَيْهِ الْمَآءَ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهَا حَتّٰى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوِدَتَهُمْ قَالَ فَقَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: ((أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُولُ اللّٰهِ لا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

تخريج الحديث صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من مات علی التوحید دخل الجنة، رقم: 138.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، لوگوں کا زادِ راہ ختم ہوگیا، کہا کہ حتیٰ کہ بعض سواریوں (اونٹوں) کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! کاش آپ لوگوں کا بچا کھچا توشہ جمع فرما لیں اور اس پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا، گندم والا اپنی گندم لایا اور کھجور والا کھجور۔ مجاہد کہتے ہیں جس کے پاس گٹھلیاں تھیں وہ گٹھلیاں لے آیا۔ راوی نے پوچھا (مجاہد سے) کہ گٹھلیوں کا لوگ کیا کرتے تھے، جواب ملا، ان کو چوس کر پانی پی لیتے تھے۔ (سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں، جمع شدہ توشہ پر آپ نے دعا فرمائی، تو لوگوں نے، اپنے اپنے توشہ کے برتنوں کو بھر لیا۔ اس وقت آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے جو بندہ بھی اللہ

تعالیٰ کو ان دونوں باتوں میں (توحید ورسالت) بلا شک وشبہ ملے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

[171]...... عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِّمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَّاحِدًا وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من مات على التوحيد دخل الجنة، رقم : 142.

ترجمة الحديث صنابحی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیّدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جبکہ وہ موت کے قریب تھے تو میں رو پڑا، وہ مجھے فرمانے لگے، ٹھہریے کیوں روتے ہو؟ پس اللہ کی قسم! اگر مجھ سے گواہی لی گئی تو میں تیرے حق میں گواہی دوں گا اور اگر مجھے سفارش کا موقعہ ملا تو میں تیری سفارش کروں گا اور اگر میرے بس میں ہوا تو میں تجھے ضرور نفع پہنچاؤں گا۔ پھر کہا: اللہ کی قسم! جو حدیث بھی میں نے تمہاری بہتری کا باعث بننے والی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی، وہ ایک حدیث کے سوا تم تک پہنچا دی اور وہ حدیث بھی آج تمہیں سنائے دیتا ہوں، کیونکہ میری جان قبض ہونے کو ہے، میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔

کلمہ توحید کی تصدیق کرنے کا بیان

[172]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِهِ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ : ﴿قل لو كان البحر...... الخ﴾، رقم : 7463، صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب فضل الجهاد والخروج......

الخ ، رقم : 1876 .

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اپنے گھر سے صرف اس غرض سے نکلا کہ خالص اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور اس کے کلمۂ توحید کی تصدیق کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضمانت لے لیتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا، یا پھر ثواب اور غنیمت کے ساتھ اس کے گھر واپس کرے گا۔''

[173]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّأَنَّ النَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَآءَ))

تخريج الحديث صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، باب من مات عمل التوحيد دخل الجنة ، رقم : 140 .

ترجمة الحديث سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، (اس کا کوئی شریک نہیں۔) اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے بندے، اس کی بندی کے بیٹے اور اس کا کلمہ ہیں، جسے اس نے مریم کی طرف القا کیا تھا، اور اس کی طرف سے (عطا کی گئی) روح ہیں، اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، اس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا، جنت میں داخل کر دے گا۔

توحید کی برکات کا بیان

﴿وَمَنْ أَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُورًا ﴿١٩﴾﴾

(بنی اسرائیل : 19)

''اور جو آخرت چاہے اور اس کے لیے پوری پوری سعی کرے، جبکہ وہ مومن ہو، تو یہی لوگ ہیں جن کی سعی قابل قدر ہے۔''

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾

(الانعام : 82)

''جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا، وہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے، اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

[**174**]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ !إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي ، يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي ، يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً .

تخريج الحديث سنن الترمذی ، کتاب الدعوات ، بابٌ ، رقم : 3540۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! تو نے نہ مجھے پکارا اور نہ مجھ سے امیدیں وابستہ کیں، (اگر تو ایسا کرتا تو) میں تیرے تمام گناہ بخش دیتا، اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، خواہ تیرے کتنے ہی گناہ ہوں، اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ بادلوں تک بھی پہنچ جائیں تو تُو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تیرے تمام گناہ بخش دوں گا، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، اے ابن آدم! اگر تُو میرے پاس زمین بھرنے کے برابر بھی گناہ لے آئے، مگر تو نے میرے ساتھ ذرہ برابر بھی شرک نہ کیا ہو، تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھے ملوں گا۔

[**175**]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ: ((مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلَّهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ)) وَقُلْتُ أُخْرَى: مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلَّهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ .

تخريج الحديث صحيح بخاری ، كتاب الايمان والنذور ، باب اذا قال واللّٰه لا تكلم اليوم ، رقم : 6683 ، صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، باب من مات لا يشرك باللّٰه شيئا دخل الجنة ، رقم : 92 .

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ فرمایا: اور میں نے (اسی پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کلمہ کہا (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو گا تو وہ جہنم میں جائے گا اور میں نے دوسری بات کہی کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا وہ جنت میں جائے گا۔

[176]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ.))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب زيادة الايمان ونقصانه، رقم : 44، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب ادنى اهل الجنة منزلة فيها، رقم : 193.

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لیا اور اس کے دل میں جَو (کے دانے کے) برابر بھی (ایمان) ہے تو وہ (ایک نہ ایک دن) دوزخ سے ضرور نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) ضرور نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گندم کے دانہ کے برابر خیر ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں اک ذرہ برابر بھی خیر ہے۔

[177]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الاقضية، باب النهى عن كثرة المسائل من غير حاجة، رقم : 4481.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلا شبہ اللہ تمہارے لیے تین چیزیں پسند کرتا ہے اور تین ناپسند کرتا ہے: وہ تمہارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹو اور وہ تمہارے لیے قیل وقال (فضول باتوں) کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔''

[178]...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب الديات، باب التغليظ فى قتل مسلم ظلماً، رقم: 2618۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں اللہ تعالیٰ کو ملا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ اور نہ ہی اس نے ناحق خون بہایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

روزِ قیامت دیدارِ الٰہی نصیب ہونے کا بیان

﴿ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ ﴾ (القيامة: 22، 23)

''اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے۔''

[179]...... أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ]؛ح: وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ أَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ

السَّعْدَانِ أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ مِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوْهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنَ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِامْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ قَدْ قَشَبَنِي رِيْحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ فَيَقُوْلُ: لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْدَ ذَلِكَ: يَا رَبِّ قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ: أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ: لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ تَسْأَلُنِي غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيُعْطِي اللّٰهَ مِنْ عُهُوْدٍ وَمَوَاثِيْقَ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيُقَرِّبُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا رَأَى مَا فِيْهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ: أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتَّى يَضْحَكَ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُوْلِ فِيْهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيْهَا قِيْلَ لَهُ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الْأَمَانِيُّ فَيَقُوْلُ لَهُ: هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)) قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، رقم : 6573، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب معرفة طريق الرؤية، رقم : 182 .

ترجمة الحديث سعید اور عطاء بن یزید نے خبر دی اور انہیں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسری سند) اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے،

کہا ہم کو معمر نے، انہیں زہری نے، انہیں عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سورج کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ اس پر کوئی بادل، ابر وغیرہ نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کیا نہیں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا جب کوئی بادل نہ ہوتو تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، نہیں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کو اسی طرح قیامت کے دن دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ تم میں سے جو شخص جس چیز کی پوجا پاٹ کیا کرتا تھا وہ اسی کے پیچھے لگ جائے۔ چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کیا کرتے تھے وہ اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ چنانچہ جو لوگ چاند کی پرستش کیا کرتے تھے وہ اس کے پیچھے ہولیں گے۔ جو لوگ بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے لگ جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی اور اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے نہ ہوں گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے تجھ سے اللہ کی پناہ۔ ہم اپنی جگہ پر اس وقت تک رہیں گے جب تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے سامنے نہ آئے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے پھر حق تعالیٰ اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا (آؤ میرے ساتھ ہولو) میں تمہارا رب ہوں! لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے، پھر اسی کے پیچھے ہو جائیں گے اور جہنم پر پل بنا دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کروں گا اور اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ! مجھ کو سلامت رکھنا۔ اے اللہ مجھ کو سلامت رکھنا اور وہاں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں دیکھے ہیں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ پھر سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے البتہ اس کی لمبائی چوڑائی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے اور اس طرح ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور بعض کا عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا، پھر وہ نجات پا جائے گا۔ آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے انہیں نکالنا چاہے گا جنہیں نکالنے کی اس کی مشیت ہوگی۔ یعنی وہ جنہوں نے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کی گواہی دی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالیں۔ فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ ابن آدم کے جسم میں سجدوں کے نشان کو کھائے۔ چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ جل کر کوئلے ہو چکے ہوں گے پھر ان پر پانی چھڑکا جائے گا جسے ماء الحیاۃ (زندگی بخشنے والا پانی) کہتے ہیں اس وقت وہ اس طرح تر و تازہ ہو جائیں گے جیسے سیلاب کے بعد زرخیز زمین میں دانہ اگ آتا ہے۔ ایک ایسا شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اور وہ کہے گا اے میرے رب! اس کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کی لپیٹ نے مجھے جھلسا دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے، ذرا میرا منہ آگ کی طرف سے دوسری طرف پھیر دے۔ وہ اسی طرح اللہ سے دعا کرتا رہے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیرا یہ مطالبہ پورا کر دوں تو کہیں تو کوئی دوسری چیز مانگنی شروع نہ کر دے۔ وہ شخص عرض کرے گا نہیں، تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں مانگوں گا۔ چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دیجیے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے ابھی یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگے گا۔ افسوس! اے ابن آدم تو بہت زیادہ وعدہ خلاف ہے۔ پھر وہ برابر اسی طرح دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر میں تیری یہ دعا قبول کر لوں تو تو پھر اس کے علاوہ کچھ اور چیز مانگنے لگے گا۔ وہ شخص کہے گا نہیں، تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا اور کوئی چیز تجھ سے نہیں مانگوں گا اور وہ اللہ سے عہد و پیمان کرے گا کہ اس کے سوا اب کوئی اور چیز نہیں مانگے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ شخص خاموش رہے گا، پھر کہے گا اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے یہ یقین نہیں دلایا تھا کہ اب تو اس کے سوا کوئی چیز نہیں مانگے گا۔ اے ابن آدم! افسوس!، تو کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے بدبخت بندہ نہ بنا۔ وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا جب اللہ ہنس دے گا تو اس شخص کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کر چنانچہ وہ اس کی خواہش کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو، چنانچہ وہ پھر خواہش کرے گا یہاں تک کہ اس کی خواہشات

ختم ہو جائیں گی تو اللہ کی طرف سے کہا جائے گا کہ تیری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی زیادہ نعمتیں اور دی جاتی ہیں۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی سند سے کہا کہ یہ شخص جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا ہوگا۔

[180]...... عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً، يَعْنِي الْبَدْرَ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوْا)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ﴾ (ق: 39) قَالَ إِسْمَاعِيلُ افْعَلُوْا لَا تَفُوْتَنَّكُمْ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب فضل صلاة العصر، رقم: 554، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتی الصبح...... الخ، رقم: 633.

ترجمة الحديث سیّدنا جریر بن عبداللہ (بجلی) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے، آپ نے چاند پر ایک نظر ڈالی، پھر ارشاد فرمایا: ''تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو اب دیکھ رہے ہو، اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی زحمت بھی نہیں ہوگی، پس اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز سے تمہیں کوئی چیز روک نہ سکے تو ایسا ضرور کرو''، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ''پس اپنے مالک کی حمد و تسبیح کر سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے۔'' اسماعیل نے کہا کہ (عصر اور فجر کی نمازیں) تم سے چھوٹنے نہ پائیں، ان کا ہمیشہ خاص طور پر خیال رکھو۔

[181]...... عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَى رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب اثبات رؤية المؤمنين فی الآخرة ربهم، رقم: 449.

ترجمة الحديث سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے، (اس وقت) اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا، تمہیں کوئی چیز چاہیے جو تمہیں مزید عطا کروں؟ وہ جواب دیں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے! کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا تو انہیں کوئی چیز ایسی عطا نہیں ہوئی ہو گی جو انہیں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو۔

عقیدہ توحید کے منکرین کے خلاف جنگ کا بیان

﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَ خُذُوهُمْ
وَاحْصُرُوهُمْ وَ اقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا
سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٥ وَ إِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتّٰى
يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ۝٦ كَيْفَ يَكُونُ
لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ رَسُولِهٖٓ إِلَّا الَّذِينَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا
اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝٧ كَيْفَ وَ إِنْ يَّظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا
يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَ تَأْبٰى قُلُوبُهُمْ ۚ وَ أَكْثَرُهُمْ
فٰسِقُونَ ۝٨ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهٖ ۚ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ۝٩ لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ۚ وَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ۝١٠ فَإِنْ تَابُوا
وَ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۚ وَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُونَ ۝١١ وَ إِنْ
نَّكَثُوٓا أَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوٓا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ
لَآ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ ۝١٢ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوٓا أَيْمَانَهُمْ وَ هَمُّوا
بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَ هُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝١٣ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ
وَ يَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۝١٤ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۚ وَ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ
وَ اللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝١٥ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِينَ جٰهَدُوا مِنْكُمْ وَ لَمْ

يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

(التوبة : 5 تا 16)

''پھر جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو تم مشرکین کو جہاں کہیں پاؤ قتل کر دو اور انھیں پکڑ لو اور ان کا محاصرہ کر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھے رہو، پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اور (اے نبی!) اگر مشرکوں میں سے کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دیں یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے، پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دیں، اس لیے کہ بے شک وہ ایسے لوگ ہیں جو علم نہیں رکھتے۔ بھلا مشرکوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کوئی عہد کیونکر ہو سکتا ہے سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد حرام کے قریب عہد لیا تھا، پھر (جب تک) وہ تمھارے ساتھ سیدھے رہیں تو تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو۔ بے شک اللہ متقیوں کو پسند کرتا ہے۔ کس طرح (مشرکوں سے عہد رہ سکتا ہے؟) جبکہ ان کا یہ حال ہے کہ اگر وہ تم پر غلبہ پالیں تو وہ تمھارے معاملے میں رشتے داری کا لحاظ کریں گے نہ کسی عہد کا۔ وہ اپنے مونہوں (زبانوں) سے تمھیں خوش کرتے ہیں اور ان کے دل انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔ انھوں نے اللہ کی آیات کو تھوڑی سی قیمت میں بیچا، پھر (لوگوں کو) اس کے راستے سے روکا، بے شک برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ وہ کسی مومن کے معاملے میں رشتے داری کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی عہد کا، اور وہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں تو وہ دین میں تمھارے بھائی ہیں۔ اور ہم اپنی نشانیاں ان لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ اور اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمھارے دین میں طعن کریں تو کفر کے (ان) سرداروں سے جنگ کرو، بے شک ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، شاید کہ وہ باز آئیں۔ کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑو گے جنھوں نے اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول کو (مکہ سے) نکالنے کا ارادہ کیا اور انھوں نے ہی پہلے پہل تم سے لڑائی شروع کی؟ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ اللہ ہی زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ ان سے (خوب) لڑائی کرو، اللہ انھیں تمھارے

ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انھیں رسوا کرے گا ار ان کے خلاف تمھاری مدد کرے گا اور مومنوں کے سینوں کو شفا (ٹھنڈک) بخشے گا۔ اور وہ ان کے دلوں کا غصہ دور کرے گا اور اللہ جس پر چاہے توجہ فرماتا ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا، خوب حکمت والا ہے۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تمھیں (یونہی) چھوڑ دیا جائے گا؟ جبکہ ابھی اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو نہیں جانا جنھوں نے جہاد کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا اور تم جو عمل کرتے ہو اللہ ان کی خوب خبر رکھتا ہے۔''

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَ اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۲۸ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ۝۲۹ ﴾ (التوبة: 28، 29)

''اے ایمان والو! بلاشبہ مشرک تو ہیں ہی پلید، لہٰذا وہ اپنے اس برس کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔ اور اگر تمھیں تنگ دستی کا خوف ہے، تو اگر اللہ چاہے گا تو تمھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، خوب حکمت والا ہے۔ ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اس چیز کو حرام نہیں ٹھہراتے جسے اللہ نے اور اس کے رسول نے حرام ٹھہرایا ہے، اور دین حق کو قبول نہیں کرتے، وہ جو اہل کتاب میں سے ہیں، (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔''

[182]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّی مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، رقم: 1399، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا الشهادتين، رقم: 21.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے حکم دیا

گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللّٰہ کے قائل ہو جائیں، چنانچہ جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا قائل ہو گیا، اس نے میری طرف سے اپنا مال اور خون محفوظ کر لی، الا یہ کہ اس (اقرار) کا حق ہو، اور اس شخص کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔“

[183]...... حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ.))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب الجهاد من الايمان، رقم: 36، صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب فضل الجهاد والخروج فى سبيل اللّٰه، رقم: 1876.

ترجمة الحديث ابو زرعہ بن عمرو بن جریر نے بیان کیا کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا، اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہو گیا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) اس کو میری ذات پر یقین اور میرے رسولوں کی تصدیق نے نکالا ہے۔ (میں اس بات کا ضامن ہوں) کہ یا تو اس کو واپس کردوں ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ، یا (شہید ہونے کے بعد) جنت میں داخل کر دوں (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) اور اگر میں اپنی امت پر (اس کام کو) دشوار نہ سمجھتا تو کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر مارا جاؤں۔“

[184]...... عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الجهاد، باب من قاتل لتكون كلمة اللّٰه هى العليا، رقم: 2810، صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب من قاتل لتكون كلمة اللّٰه...... الخ، رقم: 1904.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے غنیمت حاصل کرنے کے لیے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے ناموری کے لیے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے تا کہ اس کی بہادری کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کون لڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس ارادہ سے جنگ میں شریک ہوتا ہے کہ اللہ ہی کا کلمہ بلند رہے، صرف وہی اللہ کے راستے میں لڑتا ہے۔''

[185]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ.

تخريج الحديث سنن النسائی، کتاب الجهاد، باب ثواب السرية التى تحفق، رقم: 3126۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجاہدین کی جو جماعت بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتی ہے، پھر وہ غنیمت حاصل کر لیتے ہیں، تو انہیں ان کے آخرت کے اجر میں سے دو تہائی اجر دنیا میں مل جاتا ہے، اور ایک تہائی (اجر) ان کے لیے باقی رہ جاتا ہے، پھر اگر انہیں مالِ غنیمت نہ مل سکے (وہ رہ جائے یا شہید ہو جائے)، تو ان کے لیے ان کا مکمل اجر (قیامت کے دن کے لیے محفوظ) ہو جاتا ہے۔''

کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

[186]...... عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهٰذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَقَالَ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَقَتَلْتَهُ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ قَالَ ((أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا)) فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ وَّأَنَا وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتّٰى يَقْتُلَهُ ذُو الْبُطَيْنِ يَعْنِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ﴾ فَقَالَ

سَعْدٌ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰی لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتّٰی تَكُونَ فِتْنَةٌ۔

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب تحريم قتل الكافر بعد قول الشهادة، رقم: 96.

ترجمة الحديث سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حدیث کے الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چھوٹے سے لشکر میں (جنگ کے لیے) بھیجا، ہم نے صبح قبیلہ جہنیہ کی شاخ خرقات پر حملہ کیا، میں نے ایک آدمی پر قابو پا لیا تو اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دیا لیکن میں نے اسے نیزہ مار دیا، اس بات سے میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس نے اسلحے کے ڈر سے کلمہ پڑھا، آپ نے ارشاد فرمایا: ''تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا تاکہ تمہیں معلوم ہو جاتا کہ اس نے (دل سے) کہا ہے یا نہیں۔'' پھر آپ میرے سامنے مسلسل یہ بات دہراتے رہے، یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ (کاش!) میں آج ہی اسلام لایا ہوتا (اور اسلام لانے کی وجہ سے اس کلمہ گو کے قتل کے عظیم گناہ سے بری ہو جاتا۔) ابوظبیان نے کہا: (اس پر) سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اور میں اللہ کی قسم! کسی اسلام لانے والے کو قتل نہیں کروں گا جب تک ذوالبطین، یعنی اسامہ اسے قتل کرنے پر تیار نہ ہوں۔ ابوظبیان نے کہا: اس پر ایک آدمی کہنے لگا: کیا اللہ کا یہ فرمان نہیں: ''اور ان سے جنگ لڑو حتی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ کا ہو جائے۔'' تو سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم فتنہ ختم کرنے کی خاطر جنگ لڑتے تھے جبکہ تم اور تمہارے ساتھی فتنہ برپا کرنے کی خاطر لڑنا چاہتے ہو۔

[187]...... عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ قَالَ إِنَّا لَقُعُودٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اذْهَبُوا بِهِ فَاقْتُلُوهُ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبُوا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ حَرُمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ.

تخریج الحدیث سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الکف عمن قال لا اله الا الله، رقم: 3930- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحدیث نعمان بن سالم بیان کرتے ہیں کہ ان کو عمرو بن اوس نے خبر دی کہ اس کے والد سیّدنا اوس رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ہمیں واقعات بیان کر رہے تھے اور وعظ ونصیحت فرمارہے تھے تو ناگہاں ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے آہستہ سے بات کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور قتل کردو۔'' جب وہ آدمی مڑ کر جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا'' کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے؟'' وہ کہنے لگا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے لے جاؤ اور چھوڑ دو۔ مجھ کو حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑوں حتی کہ وہ اس کا اقرار کرلیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ جب وہ اس کا اقرار کرلیں تو مجھ پر ان کے خون اور مال حرام ہیں۔

توحید کا اقرار کرنے والوں کی شفاعت کا بیان

[188]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَّا يَسْأَلَنِی عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث، رقم: 99.

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت کسے ملے گی؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''اے ابوہریرہ! مجھے یقین تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارے میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا۔ کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی۔ سنو! قیامت میں سب سے زیادہ فیض یاب میری شفاعت سے وہ شخص ہوگا، جو سچے دل سے یا سچے جی سے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہے گا۔''

اہل توحید کا بدعملی کی وجہ سے جہنم جانے کا بیان

[189]...... عَنْ أَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِی قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَان فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِی نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ (شَكَّ مَالِكٌ) فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِی جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً)).

تخریج الحدیث صحيح بخاری، كتاب الايمان، باب تفاضل اهل الايمان فی الاعمال، رقم : 22، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب اثبات الشفاعة واخراج الموحدين من النار، رقم : 184.

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوجائیں گے تو اللہ تعالیٰ پاک فرمائے گا، جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہو، اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ تب (ایسے لوگ) دوزخ سے نکال لیے جائیں گے اور وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہوچکے ہوں گے۔ پھر وہ زندگی کی نہر میں یا بارش کے پانی میں ڈالے جائیں گے۔ (یہاں ”مالک“ راوی کو شک ہوگیا ہے کہ اوپر کے راوی نے کون سا لفظ استعمال کیا) اس وقت وہ دانے کی طرح اگ آئیں گے جس طرح ندی کے کنارے دانے اگ آتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ زردی مائل پیچ در پیچ نکلتا ہے۔“

[190]...... حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ [الْبُنَانِيِّ] إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! هَؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَائُوْكَ يَسْأَلُوْنَكَ عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ

الرَّحْمنِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسَى فَإِنَّهُ كَلَّمَ اللّٰهَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسَى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُوْنِي فَأَقُوْلُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِيْ الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ: يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِي فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَان فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ: يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِي فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَان فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِي فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَان فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ)) فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِيْ مَنْزِلِ أَبِيْ خَلِيْفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ! جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيْكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ قَالَ: هِيْهِ، فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيْثِ فَانْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ: هِيْهِ فَقُلْنَا: لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيْعٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَلَا أَدْرِيْ أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوْا فَقُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيْدٍ! فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ: خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ: ((ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ: يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَقُوْلُ: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ)).

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیامة مع الانبیاء وغیرهم، رقم: 7510.

ترجمة الحديث سعید بن ہلال عنزی نے بیان کیا کہ بصرہ کے کچھ لوگ ہمارے پاس جمع ہو گئے، پھر ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تا کہ وہ ہمارے لیے شفاعت کی حدیث پوچھیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ اپنے محل میں تھے اور جب ہم پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے ہم نے ملاقات کی اجازت چاہی اور ہمیں اجازت مل گئی۔ اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے ہم نے ثابت سے کہا تھا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے اور کچھ نہ پوچھنا، چنانچہ انہوں نے کہا: اے ابوحمزہ! یہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئے ہیں اور آپ سے شفاعت کی حدیث پوچھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کا دن جب آئے گا تو لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے، پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے رب کے پاس شفاعت کیجئے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے خلیل ہیں لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، ہاں، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! وہ اللہ سے شرف ہم کلام پانے والے ہیں لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، ہاں، تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لیے ہوں اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ تعریفوں کے الفاظ مجھے الہام کرے گا جن کے ذریعے میں اللہ کی حمد بیان کروں گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں، چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ کے حضور میں سجدہ کرنے والا ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، جو کہو گے وہ سنا جائے گا، جو مانگو گے وہ دیا جائے، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی، پھر میں کہوں گا: اے رب! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا کہ جاؤ! اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لو جن کے دل میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو، چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر میں لوٹوں گا اور یہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لیے سجدے میں چلا جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ کہو آپ کی سنی جائے گی

میں کہوں گا: اے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ! اور جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوا سے بھی جہنم سے نکال لو، پھر میں چلا جاؤں گا اور نکالوں گا۔“ پھر جب ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں حسن بصری کے پاس بھی چلنا چاہیے، وہ اس وقت ابوخلیفہ کے مکان میں تھے اور ان سے وہ حدیث بیان کرنی چاہیے جو انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کی ہے چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا، پھر انہوں نے ہمیں اجازت دی اور ہم نے ان سے کہا: اے ابوسعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے یہاں سے آئے ہیں اور انہوں نے ہم سے جو شفاعت کے متعلق حدیث بیان کی، اس جیسی حدیث ہم نے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا بیان کرو ہم نے ان سے حدیث بیان کی جب اس مقام تک پہنچے تو انہوں نے کہا اور بیان کرو۔ ہم نے کہا کہ اس سے زیادہ انہوں نے نہیں بیان کی انہوں کہا کہ انس رضی اللہ عنہ جب صحت مند تھے بیس سال اب سے پہلے تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی بھول گئے یا اس لیے بیان کرنا ناپسند کیا کہ کہیں لوگ بھروسہ نہ کر بیٹھیں ہم نے کہا: ابوسعید! پھر آپ ہم سے وہ حدیث بیان کیجئے۔ آپ اس پر ہنس دیے اور فرمایا: انسان بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اس لیے کیا ہے کہ تم سے بیان کیا چاہتا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح تم سے بیان کی (اور اس میں یہ لفظ بڑھائے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا اور وہی تعریفیں کروں گا اور اللہ کے لیے سجدہ میں چلا جاؤں گا۔ اللہ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ جو کہو گے سنا جائے گا، جو مانگو گے دیا جائے گا جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی میں کہوں گا اے رب! مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجئے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی، میری بڑائی کی قسم! اس میں سے انہیں بھی نکالوں گا جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا ہے۔“

[191]...... عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِي النَّارِ، حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِيْهَا حَمَمًا، ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ، فَيُخْرَجُوْنَ وَيُطْرَحُوْنَ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْغِثَاءُ فِي حَمَالَةِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ.))

تخريج الحديث: السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2451.

ترجمة الحديث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بعض اہل توحید کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا، حتی کہ وہ جل جل کر کوئلہ ہو جائیں گے، پھر اللہ کی رحمت ان کو پا لے گی، انھیں نکالا جائے گا، جنت کے دروازوں پر لایا جائے گا، جنتی لوگ ان پر پانی چھڑکیں گے اور ان کا جسم یوں اگے گا جیسے سیلاب کے بہاؤ سے جمع ہونے والے کوڑا کرکٹ (میں بیج سے پودا) اگتا ہے۔''

[192]...... عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((أُخْرُجْ فَنَادِ فِي النَّاسِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.)) قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَالَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ فَقُلْتُ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((أُخْرُجْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.)) قَالَ عُمَرُ: اِرْجِعْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَّتَّكِلُوْا عَلَيْهَا، فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ: ((مَارَدَّكَ؟)) فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ عُمَرَ، فَقَالَ: ((صَدَقَ.))

تخريج الحديث السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 1135.

ترجمة الحديث سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نکل جا اور لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔'' وہ کہتے ہیں: میں اعلان کرنے کے لیے نکلا، آگے سے سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ٹاکرا ہوا، انھوں نے کہا: ابوبکر کہاں اور کیسے؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (یہ اعلان کیے بغیر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ جاؤ، مجھے خطرہ ہے کہ لوگ اس (بشارت) پر توکل کر کے عمل کرنا ترک کر دیں گے۔ میں لوٹ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''واپس کیوں آ گئے ہو؟'' میں نے آپ کو سیّدنا عمر والی بات بتلائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''(عمر نے) سچ کہا۔''

[193]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((يُخْرَجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، رقم: 6566.

ترجمة الحدیث سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جماعت جہنم سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شفاعت کی وجہ سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہوگی جن کو جھنمیین کے نام سے پکارا جائے گا۔

صرف اللہ ہی سے دعا مانگنے کا بیان

﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾ ﴾ (الاسراء : 110)

''کہہ دیجیے: (اللہ کو) ''اللہ'' کہہ کر پکارو یا ''رحمٰن'' کہہ کر، تم جس نام سے بھی پکارو تو اسی کے لیے اچھے سے اچھے نام ہیں، اور اپنی نماز نہ بلند آواز سے پڑھیں نہ بالکل پست آواز سے، بلکہ اس کے بین بین راستہ اختیار کریں۔''

﴿ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ ﴾ (النمل : 62)

''(کیا یہ بت بہتر ہیں) یا وہ (اللہ) جو مجبور و لاچار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے، اور وہ اس کی تکلیف دور کر دیتا ہے، اور وہ تمھیں زمین میں جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ تم کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

﴿ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾ ﴾ (القصص : 88)

''اور آپ اللہ کے ساتھ کسی کو الٰہ کو مت پکاریں، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے، اسی کی حاکمیت و فرمانروائی ہے اور تم (سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

﴿ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ ﴾ (العنکبوت : 17)

''تم تو اللہ کے سوا بتوں کی عبادت کرتے ہو، اور تم جھوٹ گھڑتے ہو، بلاشبہ اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ تمھارے لیے رزق کا اختیار نہیں رکھتے، لہٰذا تم اللہ کے ہاں رزق تلاش کرو، اور تم اسی کی عبادت کرو اور تم اسی کا شکر کرو، تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

﴿يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ إِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝﴾ (فاطر : 13، 14)

''وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا، ہر ایک ایک مقرر وقت تک چل رہا ہے۔ یہی اللہ تمھارا پروردگار ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے مالک نہیں۔ اگر تم انھیں پکارو تو وہ تمھاری پکار نہیں سنیں گے اور اگر وہ سن لیں تو تمھاری درخواست قبول نہیں کریں گے اور قیامت کے دن تمھارے شرک کا انکار کر دیں گے اور تجھے ایک پوری خبر رکھنے والے کی طرح کوئی خبر نہیں دے گا۔''

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝﴾ (الاحقاف : 5)

''اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو اللہ کے سوا انھیں پکارتا ہے جو قیامت کے دن تک اس کی دعا قبول نہیں کریں گے اور وہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں۔''

﴿قُلْ إِنَّمَآ أَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ أُشْرِكُ بِهٖٓ أَحَدًا ۝ قُلْ إِنِّيْ لَآ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝﴾

(الجن : 20، 21)

''کہہ دیجیے میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ کہہ دیجیے بلاشبہ میں تمھارے لیے نہ کوئی نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا۔''

[194]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَّدْعُونِي

فَأَسْتَجِيبَ لَهٗ وَمَنْ يَّسْأَلُنِی فَأُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِی فَأَغْفِرَ لَهٗ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء......، رقم : 1772 .

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''برکت اور رفعت کا مالک ہمارا رب، ہر رات کو جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، (تو) دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کون مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی پکار سنوں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اس کو دوں، اور کون مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخشش دوں؟''

[195]...... عَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيمَا رَوٰى عَنْ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ ((قَالَ يَا عِبَادِی اِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِی وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِی كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُونِی اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِی كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُونِی اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِی كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُونِی اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِی اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِی اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِی اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّی فَتَضُرُّونِی وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِی فَتَنْفَعُونِی يَا عِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْكِی شَيْئًا يَاعِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِی شَيْئًا يَا عِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِیْ صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُونِی فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِی اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِی اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدْ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)) قَالَ سَعِيدٌ كَانَ اَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِیُّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، رقم : 6572 .

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی روایت بیان کی جو آپ نے اللہ

تبارک وتعالیٰ سے بیان کی، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، اس لیے مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو، سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہٰذا مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں ہی سب کے سب گناہ معاف کرتا ہوں، سو مجھ سے مغفرت مانگو، میں تمہارے گناہ معاف کروں گا۔ میرے بندو تم کبھی مجھے نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھو گے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو، نہ کبھی مجھے فائدہ پہنچانے کے قابل ہوگے کہ مجھے فائدہ پہنچا سکو۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے انسان اور تمہار جن سب مل کر تم میں سے ایک انتہائی متقی انسان کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر تم میں سے سب سے فاجر آدمی کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر ایک کھلے میدان میں کھڑے ہوجائیں اور مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کردوں تو اس سے جو میرے پاس ہے، اس میں اتنا بھی کم نہیں ہوگا جو اس سوئی سے (کم ہوگا) جو سمندر میں ڈالی (اور نکالی) جائے۔''

[196]...... عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ .

تخریج الحدیث سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الدعاء، رقم: 3372، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الدعاء، رقم: 1479۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا ہی عبادت ہے، پھر آپ ﷺ نے آیت ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ

عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴾ تلاوت فرمائی، (تمہارا رب فرماتا ہے: تم مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں، بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، وہ جلد ہی جہنم میں ذلیل ورسوا ہوکر داخل ہوں گے)۔

[197]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي .))

تخریج الحدیث السلسلة الصحیحة، رقم: 2942، الادب المفرد، رقم: 616.

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جو وہ مجھ سے گمان کرتا ہے اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

تمام اعمال کی قبولیت کی بنیاد توحید پر ہونے کا بیان

﴿ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾

(المائدة: 5)

''اور جو ایمان سے انکار کرے گا تو اس کا عمل یقیناً برباد ہو گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔''

﴿ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (الانعام: 88)

''اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو جو وہ عمل کرتے تھے برباد ہو جاتے۔''

﴿ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (ھود: 16)

''اور برباد ہو گیا جو کچھ انھوں نے اس (دنیا) میں کیا تھا اور جو عمل وہ کرتے رہے، ضائع ہو گئے۔''

﴿ وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (الزمر: 65)

''اور بلا شبہ یقیناً تیری طرف وحی کی گئی اور ان لوگوں کی طرف بھی جو تجھ سے پہلے تھے کہ بلا شبہ اگر تو نے شریک ٹھہرایا تو یقیناً تیرا عمل ضرور ضائع ہو جائے گا اور تو ضرور بالضرور خسارہ اٹھانے

والوں سے ہو جائے گا۔''

[198]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: إِنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَنْحَرَ مِئَةَ بُدْنَةٍ، وَأَنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ خَمْسِينَ بُدْنَةً، وَأَنَّ عَمْرًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ۔ فَقَالَ: ((أَمَّا أَبُوْكَ فَلَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيْدِ، فَصُمْتَ وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ، نَفَعَهُ ذٰلِكَ.))

تخريج الحديث مسند احمد: 307/11، رقم: 6704، السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 484.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عاص بن وائل نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی کہ وہ سو اونٹ ذبح کرے گا (لیکن وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مر گیا)، اس کے بیٹے ہشام بن عاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کر دیئے تھے اور دوسرے بیٹے سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تیرے باپ نے توحید کا اقرار کیا ہوتا اور تو اس کی طرف سے روزہ رکھتا یا صدقہ کرتا تو اسے فائدہ ہوتا۔''

[199]...... عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ، إِذَا اَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ، اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَ يْنِ. فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ اُمَّتِهِ، لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ، وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب الأضاحى رسول الله ﷺ، رقم: 3122، مسند احمد: 37/43، رقم: 25843۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرنا چاہتے تو دو بڑے بڑے، موٹے تازے، سینگوں والے، چتکبرے اور خصی مینڈھے خریدتے۔ ایک اپنی امت کی طرف سے ذبح فرماتے، یعنی امت کے ہر اس فرد کی طرف سے جو اللہ کی توحید کی گواہی دیتا ہو اور آپ ﷺ کے پیغام پہنچانے (اور رسول ہونے) کی گواہی دیتا ہو۔ اور دوسرا محمد (ﷺ) کی طرف سے اور محمد ﷺ کی آل کی طرف سے ذبح کرتے۔

[200]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: هِشَامُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ

وَيَقْرِى الضَّيْفَ ، وَيَفُكُّ الْعِنَاهَ ، وَيُطْعِمُ الطَّعَامَ ، لَوْ أَدْرَكَ أَسْلَمَ ، هَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهُ؟ قَالَ: ((لَا ، إِنَّهُ كَانَ يُعْطِى لِلدُّنْيَا وَذِكْرِهَا وَحَمْدِهَا وَلَمْ يَقُلْ يَوْماً قَطُّ رَبِّ اغْفِرْ لِى خَطِيْئَتِى يَوْمَ الدِّيْنِ .))

تخريج الحديث مسند ابی يعلى، رقم : 6965، السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 2927.

ترجمة الحديث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا: ہشام بن مغیرہ صلہ رحمی کرتا تھا، مہمانوں کی میزبانی کرتا تھا، غلاموں کو آزاد کرتا تھا، کھانا کھلاتا تھا اور اگر وہ اسلام کا دور پاتا تو مسلمان بھی ہو جاتا، آیا یہ اعمال اس کے لیے نفع مند ثابت ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، وہ تو دنیوی غرض و غایت، توصیف و شہرت اور خوشامد و چاپلوسی کے لیے دیتا تھا، اس نے ایک دن بھی نہیں کہا: اے میرے ربّ! روزِ قیامت میرے گناہوں کو معاف فرما دینا۔''

اللہ تعالیٰ سے متعلق حسن ظن رکھنے کا بیان

[201]...... عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِثَلَاثٍ يَقُولُ ((لَا يَمُوتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب الامر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، رقم : 7229.

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے ہر شخص کو اسی حالت میں موت آئے کہ وہ اللہ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہو۔''

[202]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿ويحذركم الله

نفسه﴾، رقم: 7405، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء باب الحث على ذكر الله تعالى، رقم: 2675.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں، پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آجاتا ہوں۔''

[**203**]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب من احب لقاء الله......، رقم: 6507، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب من احب لقاء الله...... الخ، رقم: 2684.

ترجمة الحديث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملنے کو دوست رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور عائشہ رضی اللہ عنہا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازدواج نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے ملنے سے موت مراد نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے

(اللہ سے ملاقات اور اس کی رضا اور جنت کے حصول کے لیے) ہوتی ہے، اس لیے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے، اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے۔ وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے، پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

اللہ عزوجل سے ڈرنے کی فضیلت کا بیان

﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾﴾

(البقرۃ: 150)

”پس تم ان سے مت ڈرو اور صرف مجھ سے ڈرو تاکہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کروں اور شاید کہ تم ہدایت پاؤ۔“

﴿ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ﴿١٤﴾﴾ (ابراھیم: 14)

”جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور میری وعید سے ڈرا۔“

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾﴾ (فاطر: 28)

”اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے صرف جاننے والے ہی ڈرتے ہیں، بے شک اللہ سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے۔“

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾﴾ (الرحمٰن: 46)

”اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، دو باغ ہیں۔“

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ﴿٨﴾﴾ (البینۃ: 7، 8)

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، وہی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں، جن کے نیچے سے

نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے۔ یہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈر گیا۔"

[204]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ وَاذْرُوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول اللّٰه تعالىٰ: ﴿يريد ان يبدلوا...... الخ﴾، رقم: 7506، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب سعة رحمة اللّٰه تعالىٰ، رقم: 2756.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایک شخص نے جس نے (بنی اسرائیل میں سے) کوئی نیک کام کبھی نہیں کیا تھا، وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا ڈالیں اور اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی دریا میں بکھیر دیں کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے مجھ پر قابو پالیا تو ایسا عذاب مجھے دے گا جو دنیا کے کسی شخص کو بھی وہ نہیں دے گا، پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اس نے خشکی کو حکم دیا اور اس نے بھی اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: اے رب! تیرے خوف سے میں نے ایسا کیا اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔"

[205]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب من جلس فى المسجد ينتظر الصلاة، رقم: 660.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سات طرح کے آدمی ہوں گے، جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سایہ کے سوا اور

کوئی سایہ نہ ہوگا: (1) انصاف کرنے والا بادشاہ، (2) وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں جوانی کی امنگ سے مصروف رہا، (3) ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے، (4) دو ایسے شخص جو اللہ تعالیٰ کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی محبت ہے، (5) وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے برے ارادہ سے بلایا لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، (6) وہ شخص جس نے صدقہ کیا، مگر اتنے پوشیدہ طور پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا، (7) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

[**206**]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوْبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا قَالَ أَبُوْ شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ: ((لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ))

تخريج الحديث صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب التوبة، رقم: 638.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو احادیث (بیان کیں) ایک نبی کریم ﷺ سے اور دوسری خود اپنی طرف سے کہا کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا محسوس کرتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح ہلکا سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ کیا۔ ابوشہاب نے ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کیفیت بتائی پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کی: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی پر خطر جگہ پڑاؤ کیا ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں وہ سر رکھ کر سو گیا ہو اور جب بیدار ہوا تو اس کی سواری غائب رہی ہو۔ آخر بھوک و پیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ

اپنے دل میں سوچ کہ مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہیے اور جب وہ واپس ہوا اور پھر سو گیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں کھانا پینا لیے ہوئے سامنے کھڑی ہے تو خیال کر و اس کو کس قدر خوشی ہو گی۔''

[207]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ.

تخريج الحديث سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی فضل البکاء من خشیة اللّٰہ، رقم: 2311۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے خوف اور ڈر سے رو پڑا وہ جہنم میں داخل نہیں ہو گا حتی کہ دودھ دوبارہ پستان میں لوٹ جائے (جو ناممکن ہے) اور (اسی طرح) اللہ کے رستہ کی گرد و غبار اور جہنم کا دھواں دونوں ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ کے مختار کل ہونے کا بیان

﴿ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ ﴾ (آل عمران: 26، 27)

''آپ کہہ دیجیے: اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لیتا ہے اور تو ہی جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔ سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ تو رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو مردے سے زندے کو اور زندے سے مردے کو نکالتا ہے اور جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔''

﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ﴾

(آل عمران: 128)

''(اے نبی!) آپ کا اس معاملہ میں کچھ اختیار نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے، چاہے تو انھیں عذاب دے، کیونکہ وہ ظالم ہیں۔''

﴿قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝﴾ (آل عمران : 154)

''کہہ دیجیے: سب اختیار اللہ ہی کا ہے۔ وہ اپنے دلوں میں وہ بات چھپاتے ہیں جو آپ (ﷺ) کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر اس معاملے میں ہمارا بھی کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ کہہ دیجیے: اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے تو بھی جن کی قسمت میں قتل ہونا لکھا تھا وہ اپنی قتل گاہوں کی طرف ضرور نکل آتے، اور یہ اس لیے ہوا کہ جو کچھ تمھارے سینوں میں ہے اللہ اسے آزمائے اور تاکہ تمھارے دلوں میں سے وسوسے صاف کر دے اور اللہ سینوں کے بھید خوب جانتا ہے۔''

﴿لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (الروم : 4)

''اقتدار و اختیار اللہ ہی کے لیے ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی، اور اس (غلبے والے) دن مومن بھی (اپنی فتح پر) خوش ہوں گے۔''

﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (التکویر : 29)

''اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے، جو سب جہانوں کا رب ہے۔''

[208]...... عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ.

تخریج الحدیث سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب لا یقال خبثت نفسی، رقم: 4980۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمۃ الحدیث سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں مت کہو: جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے، بلکہ یوں کہو: جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔

[209]...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ تُشْرِكُونَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَعْرِفُهَا لَكُمْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب الكفارات، باب النهى ان يقال ما شاء الله وشئت، رقم: 2118۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ اہل کتاب میں سے ایک شخص کو ملا تو (یہودی) نے کہا تم بہت اچھی قوم ہو اگر تم شرک نہ کرو، تم کہتے ہو جو اللہ چاہے اور محمد چاہے۔ اس شخص نے اپنا خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اس بات کو جانتا تھا کہ تم کہا کرو جو اللہ چاہے اور پھر محمد چاہے۔

[210]...... عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ اِلَى اللّٰهِ)) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ [ال عمران: 128]

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة احد، رقم: 4645.

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کا ایک رباعی دانت توڑ ڈالا گیا اور آپ ﷺ کے سر پر زخم لگایا گیا تو آپ ﷺ اس سے خون صاف کرنے لگے اور فرماتے تھے: ''وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے، جس نے اپنے نبی کا سر زخمی کر ڈالا اور اس کا رباعی دانت توڑ ڈالا، حالانکہ وہ انھیں اللہ کی طرف بلاتا ہے؟'' تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی، ''اس معاملہ میں تیرا کوئی اختیار نہیں ہے۔'' (آل عمران: 128)

[211]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا، فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ: يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ

شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِى عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِى هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِى عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِى نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّى لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب قوله تعالىٰ: ﴿وانذر عشيرتك...... الخ﴾، رقم: 205.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو آپ نے عمومی حیثیت سے (سب کو) اور خاص کر کے (الگ خاندانوں اور لوگوں کو ان کے نام لے لے کر) فرمایا: ''اے کعب بن لوی کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچا لو، اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچا لو، اے عبد الشّمس کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچا لو، اے عبدمناف کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچا لو، اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو آگ سے بچا لو، اے فاطمہ (بنت رسول اللہ)! اپنے آپ کو آگ سے بچا لو، میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (کسی مؤاخذے کی صورت میں) تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، ہاں! تم لوگوں کے ساتھ رشتہ ہے، اسے میں اسی طرح جوڑتا رہوں گا جس طرح جوڑنا چاہیے۔''

[212]...... عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ [الشعراء : 214] قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِى عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا بَنِى عَبْدِمَنَافٍ لَا أُغْنِى عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِى عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِى عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِى مَا شِئْتِ مِنْ مَالِى لَا أُغْنِى عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الوصايا، باب هل يدخل النساء والولد فى الأقارب، رقم: 2753، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب فى قوله تعالىٰ: ﴿وانذر عشيرتك الاقربين﴾، رقم: 204.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب (سورۂ شعراء کی) یہ آیت اللہ تعالیٰ

نے اتاری ''اوراپنے نزدیک کے ناطے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا'' تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قریش کے لوگو! یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا، تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے بدل) مول لے لو (بچا لو) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا (اس کی مرضی کے خلاف میں کچھ نہیں کرسکوں گا) اے عبد مناف کے بیٹو! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔ اے عباس عبدالمطلب! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔ اے صفیہ میری پھوپھی! اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد! بیٹا تو چاہے میرا مال مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے تیرے کچھ کام نہیں آؤں گا۔''

اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اُس کے ارادے کا بیان

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾﴾ (آل عمران : 26)

''آپ کہہ دیجیے: اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لیتا ہے اور تو ہی جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔ سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔''

﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾﴾ (الانعام : 125)

''چنانچہ اللہ جسے ہدایت دینا چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے، اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کا سینہ بہت تنگ کر دیتا ہے جیسے وہ آسمان میں چڑھ رہا ہو، اسی طرح اللہ ان لوگوں پر پلیدی (مسلط) کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔''

﴿وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾﴾ (الکھف : 23، 24)

''اور آپ کسی شے کے متعلق کبھی یہ نہ کہیں: بے شک میں اسے کل کرنے والا ہوں۔ مگر یہ کہ

اللہ چاہے۔ اور جب آپ بھول جائیں تو اپنے رب کو یاد کریں اور کہیں: امید ہے کہ میرا رب اس معاملے میں رشد و بھلائی سے قریب تر بات کی طرف میری رہنمائی کرے گا۔''

﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴾

(القصص : 56)

''(اے نبی!) بے شک جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، بلکہ اللہ ہی جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔''

﴿ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴾ (التکویر : 29)

''اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے، جو سب جہانوں کا رب ہے۔''

[213]...... عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ فَاعْزِمُوْا فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب فی المشیئة والارادة......الخ، رقم : 7464، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب العزم بالدعاء ولا یقل ان شئت، رقم : 2678 .

ترجمة الحدیث سیّدنا انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو اور کوئی دعا میں یہ نہ کہے: اگر تو چاہے تو فلاں چیز مجھے عطا کر، کیونکہ اللہ سے کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔''

[214]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ: ((أَلَا تُصَلُّوْنَ؟)) قَالَ عَلِيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُوْلُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب فی المشیئة والارادة، رقم : 7465، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما روی فیمن نام اللیل، رقم : 775 .

ترجمة الحدیث سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انہیں سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات میں تشریف لائے اور ان سے کہا: ''کیا تم لوگ نماز

تہجد نہیں پڑھتے۔'' سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھادے گا جب میں نے یہ بات کہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا، البتہ میں نے آپ کو واپس جاتے وقت یہ کہتے سنا، آپ اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ ارشادفرما رہے تھے: ''انسان بڑا ہی بحث کرنے والا ہے۔''

[215]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيْءُ وَرَقُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيْحُ تُكَفِّئُهَا فَإِذَا سَكَنَتْ اعْتَدَلَتْ وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب فی المشیئة والارادة...... الخ، رقم: 7466، صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب مثل المؤمن کالزرع، رقم: 2809.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مؤمن کی مثال کھیت کے نرم پودے کی سی ہے کہ جدھر کی ہوا چلتی ہے تو اس کے پتے ادھر ہی جھک جاتے ہیں اور جب ہوا رک جاتی ہے تو پتے بھی برابر ہوجاتے ہیں، اسی طرح مؤمن آزمائشوں میں بچایا جاتا ہے لیکن کافر کی مثال صنوبر کے سخت درخت جیسی ہے وہ ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ دیتا ہے۔

[216]...... عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ [يَقُوْلُ:] ((إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوْبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَأُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيْلِ الْإِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهِ حَتَّى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَأُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيْتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ قَالَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ: رَبَّنَا! هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب فی المشیئة والارادة...... الخ، رقم : 7467.

ترجمة الحديث سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ منبر پر کھڑے ارشاد فرما رہے تھے: ''تمہارا زمانہ گزشتہ امتوں کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت ہوتا ہے تورات والوں کو تورات دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ دن آدھا ہوگیا، پھر وہ عاجز ہوگئے تو انہیں اس کے بدلے میں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے اس پر عصر کی نماز کے وقت تک عمل کیا اور پھر وہ عمل سے عاجز آ گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا، پھر تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر سورج ڈوبنے تک عمل کیا اور تمہیں اس کے بدلے میں دو دو قیراط دیے گئے۔ اہل تورات نے اس پر کہا کہ اے ہمارے رب! یہ لوگ مسلمان سب سے کم کام کرنے والے اور سب سے زیادہ اجر پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں اجر دینے میں کوئی ناانصافی کی ہے؟'' وہ بولے: نہیں! تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ تو میرا فضل ہے، میں جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں۔''

[217]...... عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَهْطٍ قَالَ: ((أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا [وَلَا تَزْنُوْا] وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهُوْرٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذَلِكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب فی المشیئة والارادة...... الخ، رقم : 7468، صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب الحدود کفارات لاهلها، رقم : 1709.

ترجمة الحديث سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، اسراف نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور من گھڑت بہتان کسی پر نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، پس تم میں سے جو کوئی اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے کہیں لغزش کی اور اسے دنیا میں ہی پکڑ لیا گیا

تو یہ حد اس کے لیے کفارہ اور پاکی بن جائے گی اور جس کی اللہ نے پردہ پوشی کی تو پھر اللہ پر ہے جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے اس کا گناہ بخش دے۔''

[218]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَدِيْنَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب فى المشيئة والارادة...... الخ، رقم: 7473، صحيح مسلم، كتاب الفتن واشراط الساعة، باب قصة الجساسة، رقم: 2943.

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجال مدینے تک آئے گا لیکن دیکھے گا کہ فرشتے اس کی حفاظت کر رہے ہیں، پس نہ تو دجال اس سے قریب ہو سکے گا اور نہ طاعون، اگر اللہ نے چاہا۔''

[219]...... عَنْ أَبِي مُوْسَى، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَرُبَّمَا قَالَ: جَائَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: ((اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُوْلِهِ مَا شَاءَ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب فى المشيئة والارادة...... الخ، رقم: 7476، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام، رقم: 2627.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مانگنے والا آتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو آپ ارشاد فرماتے: ''اس کی سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی ثواب ملے، اللہ اپنے رسول کی زبان پر وہی جاری کرتا ہے جو چاہتا ہے۔''

اہل توحید کے لیے رحمت الٰہی کی وسعت کا بیان

﴿ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ﴾

(آل عمران: 107)

''اور جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے، وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

﴿ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴾ (النساء : 175)

''پھر جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے اور اس (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو وہ ضرور انھیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا، اور انھیں اپنی طرف (پہنچنے کے لیے) سیدھا راستہ دکھائے گا۔''

﴿ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴾ (الاعراف : 56)

''اور زمین کی اصلاح کے بعد تم اس میں فساد نہ کرو، اور اللہ کو خوف سے اور طمع کرتے ہوئے پکارو، بے شک اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے۔''

﴿ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴾ (الاعراف : 156)

''اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے، چنانچہ جلد ہی میں اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گار ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں اور (ان کے لیے بھی) جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔''

[220]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب الرجاء مع الخوف، رقم : 6469، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب فی سعة رحمة الله تعالٰی، رقم : 2752.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن بنایا تو اس کے سو حصے کیے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے رکھے۔ اس کے بعد تمام مخلوق کے لیے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحم

معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے کبھی بے خوف نہ ہو۔''

[221]...... عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی سعة رحمة اللّٰه، رقم: 6979.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر مومن کو یہ علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سزا کیا ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کی امید ہی نہ رکھے، اور اگر کافر کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ کے پاس رحمت کس قدر ہے تو کوئی ایک بھی اس کی جنت سے مایوس نہ ہو۔''

[222]...... عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِينُ اللَّهِ مَلْأَى. وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْآنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی النفقة ......الخ، رقم: 2308

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اس (سلسلۂ سند) کو نبی ﷺ تک لے جاتے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔'' اور آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کا دایاں ہاتھ (اچھی طرح) بھرا ہوا ہے...... ابن نمیر نے مَلأٰی کے بجائے مَلْآنْ (کا لفظ) کہا...... اس کا فیض جاری رہتا ہے، دن ہو یا رات، کوئی چیز اس میں کمی نہیں کرتی۔''

[223]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِى عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِى الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَيُخْرِجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ

أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ.

تخريج الحديث سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب من یموت وهو یشهد ان لا اله الا اللّٰه، رقم : 2639، سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ما یرجی من رحمة اللّٰه......الخ، رقم : 4300۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک آدمی کو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے الگ کرے گا، پھر اس کے اعمال نامہ کے ننانوے صحیفے پھیلائے جائیں گے، ہر صحیفہ انتہائے نظر تک ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو اس سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے مقرر کیے ہوئے کراماً کاتبین نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ فرمائے گا: ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، اور آج کے دن تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا، چنانچہ ایک ورق نکالا جائے گا جس میں لکھا ہوگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنے ترازو کے پاس حاضر ہو، وہ کہے گا: اے میرے رب! اس ورق کی اتنے بڑے صحیفوں کے سامنے کیا حیثیت ہے؟ اللہ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے صحیفوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں اور اس ورق کو ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو صحیفوں والا پلڑا اٹھ جائے گا اور ورق والا پلڑا ابوجھل ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔

[224]...... عَنْ أَسَامَةِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِءُ السَّلَامَ وَيَقُولُ ((إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلَى

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ قَالَ: حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ ((هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الجنائز، باب قول النبى ﷺ يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، رقم: 1284، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، رقم: 923.

ترجمة الحديث سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کو اطلاع بھجوائی کہ میرا ایک لڑکا فوت ہونے کے قریب ہے، اس لیے آپ ﷺ تشریف لائیں۔ آپ نے انہیں سلام کہلوایا اور کہلوایا: ''اللہ تعالیٰ ہی کا سارا مال ہے، جو لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا تھا اور ہر چیز اس کی بارگاہ سے وقت مقررہ پر ہی واقع ہوتی ہے۔ اس لیے صبر کرو اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھو۔'' پھر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے قسم دے کر اپنے یہاں بلوا بھیجا۔ اب رسول اللہ ﷺ جانے کے لیے اٹھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور بہت سے دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ بچے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا گیا۔ جس کی جانکنی کا عالم تھا۔ ابوعثمان نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جیسے پرانا مشکیزہ ہوتا ہے (اور پانی کے ٹکرانے کی اندر سے آواز ہوتی ہے۔ اسی طرح جانکنی کے وقت بچہ کے حلق سے آواز آرہی تھی) یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ سعد رضی اللہ عنہ بول اٹھے کہ یارسول اللہ! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ تو اللہ کی رحمت ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے (نیک) بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے ان رحمدل بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔''

نبی کریم ﷺ کا اپنی امت کو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دینے کا بیان

﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ ﴾ (البقرة: 21، 22)

''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم بچ جاؤ۔ جس نے تمھارے لیے زمین کو ایک بچھونا اور آسمان کو ایک چھت بنایا اور آسمان سے کچھ پانی اتارا، پھر اس کے ساتھ کئی طرح کے پھل تمھاری روزی کے لیے پیدا کیے، پس اللہ کے لیے کسی قسم کے شریک نہ بناؤ، جب کہ تم جانتے ہو۔''

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝﴾ (ص : 65، 66)

''کہہ دیجیے میں تو صرف ایک ڈرانے والا ہوں اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ، جو ایک ہے، بڑے دبدبے والا ہے۔ جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے اور ان چیزوں کا جو ان دونوں کے درمیان ہیں، سب پر غالب، بہت بخشنے والا ہے۔''

[225]...... عَنْ يَحْيَى ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى نَحْوِ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ: ((إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوْا ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيْرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوْا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب ما جاء فی دعاء النبی ﷺ...... الخ، رقم: 7372، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدعاء الی الشهادتین وشرائع الاسلام، رقم: 19.

ترجمة الحديث یحیٰی بن عبداللہ بن صیفی نے بیان کیا، انہوں نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ابو معبد سے سنا، بیان کیا کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ نے سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: ''تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو۔ اس لیے سب سے پہلے انہیں اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو ایک مانیں (اور میری رسالت کو مانیں) جب اسے وہ سمجھ لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ نے ایک دن اور رات میں ان پر پانچ

نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے، جو ان کے امیروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں کو لوٹا دی جائے گی، جب وہ اس کا بھی اقرار کرلیں تو ان سے زکوٰۃ لینا اور لوگوں کے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا۔"

[226]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا مُعَاذُ! أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ؟)) قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟)) قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب ما جاء فى دعاء النبى...... الخ، رقم: 7373.

ترجمة الحديث سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟" انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ پھر بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟" عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: "یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔"

[227]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، رقم: 7374.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص (قتادہ بن نعمان) کو بار بار ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے سنا، صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس طرح واقعہ بیان کیا جیسے وہ اسے کم سمجھتے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان

[228]...... عَنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِيْ لَضَرَبْتُهُ

بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ! لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّيْ وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِيْنَ وَالْمُنْذِرِيْنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)) .

تخريج الحديث صحيح بخاری، کتاب التوحيد، رقم: 7416.

ترجمة الحديث سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اس کی گردن مار دوں، پھر یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے؟ بلا شبہ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ نے غیرت ہی کی وجہ سے فواحش کو حرام کیا ہے۔ چاہے وہ ظاہر میں ہوں یا چھپ کر اور معذرت اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں، اسی لیے اس نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے اور تعریف اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں، اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔“

صرف اللہ ہی کے عالم الغیب ہونے کا بیان

﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴾

(الاعراف: 188)

”کہہ دیجیے: میں اپنی جان کے لیے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں۔“

﴿وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴾ (یونس: 20)

”اور وہ کہتے ہیں: اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں نازل کی گئی؟ تو آپ کہہ دیجیے: یقیناً غیب تو اللہ ہی کے لیے ہے، پھر تم انتظار کرو، بے شک میں (بھی) تمھارے

ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔''

﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝﴾

(النمل : 65)

''کہہ دیجیے: آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی بھی غیب (کی بات) نہیں جانتا، اور وہ (خودساختہ معبود) تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ (قبروں سے) کب اٹھائے جائیں گے۔''

﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ۙ﴾

(الشوریٰ : 52)

''اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے ایک روح کی وحی کی، تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے اور لیکن ہم نے اسے ایک ایسی روشنی بنا دیا ہے جس کے ساتھ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں اور بلاشبہ تو یقیناً سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔''

﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ۙ﴾ (الجن : 26، 27)

''(وہ) غیب کو جاننے والا ہے، پس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ مگر کوئی رسول، جسے وہ پسند کر لے تو بے شک وہ اس کے آگے اور اس کے پیچھے پہرا لگا دیتا ہے۔''

[229]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللّٰهُ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰه تعالٰی : ﴿عالم الغيب...... الخ﴾، رقم : 7379.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''غیب

کی پانچ کنجیاں ہیں، جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا: اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس جگہ وہ مرے گا اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔''

[230]...... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُوْلُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ﴾ [الانعام: 103] وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالٰی: ﴿عالم الغيب...... الخ﴾، رقم: 7380، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب معنی قول الله عزوجل: ﴿ولقد راٰه نزلة اخرى﴾، رقم: 177.

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ کہتا ہے کہ محمد نے اپنے رب کو دیکھا تو وہ جھوٹ کہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ ''نظریں اس کو دیکھ نہیں سکتیں۔'' اور جو کوئی کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ غیب جانتے تھے تو جھوٹ کہتا ہے کیونکہ آپ ﷺ خود فرماتے ہیں: ''غیب کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں۔''

[231]...... عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَقُوْلِيْ هٰكَذَا، وَقُوْلِيْ مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب المغازی، بابٌ، رقم: 4001.

ترجمة الحديث سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جس رات میری شادی ہوئی تھی نبی کریم ﷺ اس کی صبح کو میرے یہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے، جیسے اب تم یہاں میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ چند بچیاں دف بجا رہی تھیں اور وہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔ جن میں ان کے ان خاندان والوں کا ذکر تھا جو بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، انہی میں ایک لڑکی نے یہ مصرع بھی پڑھا کہ ''ہم میں نبی ﷺ ہیں جو کل ہونے والی بات کو جانتے ہیں۔'' تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ نہ پڑھو، بلکہ جو پہلے پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو۔''

[232]...... عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ قَالَ: لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا، وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيْثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِي حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ، قَالُوْا: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، وَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا، خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِيْ وَأُنْزَلُ فِيْهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ، دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَافِلِيْنَ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ، فَقُمْتُ حِيْنَ آذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِيْ أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِيْ، فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ، فَإِذَا عِقْدٌ لِيْ مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، قَالَتْ: وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُرَحِّلُوْنَ بِيْ فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِيْ، فَرَحَلُوْهُ عَلَى بَعِيْرِي الَّذِيْ كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ۔ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ أَنِّيْ فِيْهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَفَعُوْهُ وَحَمَلُوْهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوْا، وَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيْبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِيْ كُنْتُ بِهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِي فَيَرْجِعُوْنَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَآنِيْ۔ وَكَانَ رَآنِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ۔ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ عَرَفَنِيْ، فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابٍ، وَ وَاللّٰهِ! مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا، فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ،

وَهُمْ نُزُوْلٌ۔ قَالَتْ: فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلَّى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ، قَالَ عُرْوَةُ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ، فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيْهِ، وَقَالَ عُرْوَةُ: أَيْضًا لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ، وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ، وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِيْ نَاسٍ آخَرِيْنَ، لاَ عِلْمَ لِيْ بِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى۔ وَإِنَّ كِبْرَ ذٰلِكَ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ، قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ، وَتَقُوْلُ إِنَّهُ الَّذِيْ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِيْ وَوَالِدَهُ وَعِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ، لاَ أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ، وَهُوَ يَرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ أَنِّيْ لاَ أَعْرِفُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِيْنَ أَشْتَكِيْ، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذٰلِكَ يَرِيْبُنِيْ وَلاَ أَشْعُرُ بِالشَّرِّ، حَتَّى خَرَجْتُ حِيْنَ نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا، وَكُنَّا لاَ نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلاً إِلَى لَيْلٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوْتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ، وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوْتِنَا، قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِيْ رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ ابْنِ الْمُطَّلِبِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِيْ، حِيْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، أَتَسُبِّيْنَ رَجُلاً شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ؟ قَالَتْ: وَقُلْتُ: مَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ: فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِيْ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِيْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) فَقُلْتُ لَهُ: أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأُرِيْدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ

قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهُ! مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! هَوِّنِي عَلَيْكِ، فَوَاللّٰهِ! لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ: وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْىُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيْرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ. قَالَتْ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَرِيْرَةَ فَقَالَ: ((أَيْ بَرِيْرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيْبُكِ)) قَالَتْ لَهُ بَرِيْرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ، غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ، فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أُبَيٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي؟ وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي))، قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدٌ ـ أَخُوْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَعْذِرُكَ، فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ، قَالَتْ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ، وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ، وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، قَالَتْ: وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ! لَا تَقْتُلُهُ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ، وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُقْتَلَ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ ـ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ ـ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ! لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ، قَالَتْ: فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوْا، وَرَسُوْلُ

اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ كُلَّهُ، لاَ يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ، وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِيْ، وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا، لاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَلاَ يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ، حَتَّى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ، فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَان عِنْدِيْ وَأَنَا أَبْكِيْ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لاَ يُوْحَى إِلَيْهِ فِيْ شَأْنِيْ بِشَيْءٍ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! يَا عَائِشَةُ! إِنَّهُ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً، فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ))، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِيْ: أَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِّيْ فِيْمَا قَالَ، فَقَالَ أَبِيْ وَاللّٰهِ! مَا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقُلْتُ: لِأُمِّيْ أَجِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا قَالَ: قَالَتْ أُمِّيْ: وَاللّٰهِ! مَا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لاَ أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيْرًا: إِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِيْ أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّيْ بَرِيْئَةٌ لاَ تُصَدِّقُوْنِيْ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ مِنْهُ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ، فَوَاللّٰهِ! لاَ أَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلاً إِلَّا أَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُوْنَ﴾ [يوسف:18] ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِيْ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ حِيْنَئِذٍ بَرِيْئَةٌ، وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَائَتِيْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِيْ شَأْنِيْ وَحْيًا يُتْلَى، لَشَأْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ، وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا، فَوَاللّٰهِ! مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسَهُ، وَلاَ خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ

مِثْلُ الْجُمَانِ۔ وَهُوَ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ۔ قَالَتْ: فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ))، قَالَتْ: فَقَالَتْ لِيْ أُمِّيْ: قُوْمِيْ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا أَقُوْمُ إِلَيْهِ، فَإِنِّيْ لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَتْ: وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْإِفْكِ﴾ [النور: 11] الْعَشْرَ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ هَذَا فِيْ بَرَائَتِيْ. قَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ:۔ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ۔ وَاللّٰهِ! لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ قَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ بَلَى وَاللّٰهِ! إِنِّيْ لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِيْ، فَقَالَ لِزَيْنَبَ: ((مَاذَا عَلِمْتِ أَوْرَأَيْتِ))، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ، وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.، فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ، قَالَتْ: وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَهَذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ مِنْ حَدِيْثِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ، ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللّٰهِ! إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ مَا قِيْلَ لَيَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ، قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب المغازى، باب حديث، رقم: 4141، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب فى حديث الافك.........، رقم: 2770.

ترجمة الحديث نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب اہل افک یعنی تہمت لگانے والوں نے ان کے متعلق وہ سب کچھ کہا جو انہیں کہنا تھا (ابن شہاب نے بیان کیا کہ) تمام حضرات نے (جن چار حضرات کے نام انہوں نے روایت کے سلسلے میں لیے ہیں) مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا۔ یہ بھی تھا کہ ان میں سے بعض کو یہ قصہ زیادہ بہتر طریقہ سے یاد تھا اور عمدگی سے یہ

قصہ بیان کرتا تھا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کی روایت یاد رکھی جو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یاد رکھی تھی۔ اگرچہ بعض لوگوں کو دوسرے لوگوں کے مقابلے میں روایت زیادہ بہتر طریقہ سے یاد تھی۔ پھر بھی ان میں باہم ایک کی روایت دوسرے کی روایت کی تصدیق کرتی تھی۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے تھے اور جس کا نام آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقع پر جب آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اسی کے ساتھ اتارا جاتا۔ اس طرح ہم روانہ ہوئے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو گئے تو واپس ہوئے۔ واپسی میں اب ہم مدینہ کے قریب تھے (اور ایک مقام پر پڑاؤ تھا) جہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا رات میں اعلان کیا۔ کوچ کا اعلان ہو چکا تھا تو میں کھڑی ہوئی اور تھوڑی دور چل کر لشکر کے حدود سے آگے نکل گئی۔ پھر قضائے حاجت سے فارغ ہو کر میں اپنی سواری کے پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر جو میں اپنا سینہ ٹٹولا تو ظفار (یمن کا ایک شہر) کے مہرہ کا بنا ہوا میرا ہار غائب تھا۔ اب میں پھر واپس ہوئی اور اپنا ہار تلاش کرنے لگی۔ اس تلاش میں دیر ہوگئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جو لوگ مجھے سوار کیا کرتے تھے وہ آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر انہوں نے میرے اونٹ پر رکھ دیا۔ جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ انہوں نے سمجھا کہ میں ہودج کے اندر ہی موجود ہوں۔ ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی تھیں۔ ان کے جسم میں زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا کیونکہ بہت معمولی خوراک انہیں ملتی تھی۔ اس لیے اٹھانے والوں نے جب اٹھایا تو ہودج کے ہلکے پن کی وجہ میں انہیں کوئی فرق معلوم نہیں ہوا۔ یوں بھی اس وقت میں ایک کم عمر لڑکی تھی۔ غرض اونٹ کو اٹھا کر وہ بھی روانہ ہو گئے۔ جب لشکر گزر گیا تو مجھے اپنا ہار مل گیا۔ میں ڈیرے پر آئی تو وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ نہ پکارنے والا نہ جواب دینے والا۔ اس لیے میں وہاں آئی جہاں میرا اصل ڈیرہ تھا۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی میرے نہ ہونے کا انہیں علم ہو جائے گا اور مجھے لینے کے لیے وہ واپس لوٹ آئیں گے۔ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی الذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ (تا کہ لشکر کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو وہ اٹھا لیں) انہوں نے ایک سوئے انسان کا سایہ دیکھا اور جب (قریب آ کر) مجھے دیکھا تو پہچان گئے۔ پردہ سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ مجھے

جب وہ پہچان گئے تو اناللہ پڑھنا شروع کیا اوران کی آواز سے میں جاگ اٹھی اورفوراً اپنی چادر سے میں نے اپنا چہرہ چھپا لیا۔اللہ کی قسم!میں نے ان سے ایک لفظ بھی نہیں کہااور نہ سوا انا للہ کے میں نے ان کی زبان سے کوئی لفظ سنا۔وہ سواری سے اتر گئے اوراسے انہوں نے بٹھا کر اس کی اگلی ٹانگ کوموڑ دیا(تاکہ بغیر کسی مدد کے ام المومنین اس پر سوار ہوسکیں)میں اٹھی اوراس پر سوار ہوگئی۔اب وہ سواری کو آگے سے پکڑے ہوئے لے کر چلے۔جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو ٹھیک دوپہر کا وقت تھا۔لشکر پڑاؤ کیے ہوئے تھا۔ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جسے ہلاک ہونا تھاوہ ہلاک ہوا۔اصل میں تہمت کا بیڑا عبداللہ بن ابی ابن سلول(منافق)نے اٹھا رکھا تھا۔عروہ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ وہ اس تہمت کا چرچا کرتا اور اس کی مجلسوں میں اس کا تذکرہ ہوا کرتا۔وہ اس کی تصدیق کرتا،خوب غوراورتوجہ سے سنتا اور پھیلانے کے لیے خوب کھود کرید کرتا۔عروہ نے پہلی سند کے حوالے سے یہ بھی کہا کہ حسان بن ثابت،مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش کے سواتہمت لگانے میں شریک کسی کا بھی نام نہیں لیا کہ مجھے ان کا علم ہوتا۔اگرچہ اس میں شریک ہونے والے بہت سے تھے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا(کہ جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ بہت سے ہیں)لیکن اس معاملہ میں سب سے بڑھ کر حصہ لینے والا عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا۔عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر بڑی خفگی کا اظہار کرتی تھیں۔اگر ان کے سامنے سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جاتا،آپ فرماتیں کہ یہ شعر حسان ہی نے کہا ہے کہ"میرے والد اور میرے والد کے والد اور میری عزت،محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لیے تمہارے سامنے ڈھال بنی رہیں گی۔"سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینہ پہنچ گئے اور وہاں پہنچتے ہی میں جو بیمار پڑی تو ایک مہینے تک بیمار ہی رہی۔اس عرصہ میں لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی افواہوں کا بڑا چرچا رہا لیکن میں ایک بات بھی نہیں سمجھ رہی تھی البتہ اپنے مرض کے دوران ایک چیز سے مجھے بڑا شبہ ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ محبت و عنایت میں نہیں محسوس کرتی تھی جس کو پہلے جب بھی بیمار ہوتی میں دیکھ چکی تھی۔آپ میرے پاس تشریف لاتے،سلام کرتے اور دریافت فرماتے"کیسی طبیعت ہے؟"صرف اتنا پوچھ کر واپس تشریف لے جاتے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرزِعمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا لیکن شر(جو پھیل چکا تھا)اس کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔مرض سے جب افاقہ ہوا تو میں ام مسطح کے ساتھ مناصع کی طرف گئی۔مناصع(مدینہ کی آبادی سے باہر)ہمارے رفع حاجت کی جگہ تھی۔ہم یہاں صرف رات کے وقت جاتے تھے۔یہ اس سے پہلے کی بات

ہے، جب بیت الخلا ہمارے گھروں سے قریب بن گئے تھے۔ام المومنین نے بیان کیا کہ ابھی ہم عرب قدیم کے طریقے پر عمل کرتے اور میدان میں رفعِ حاجت کے لیے جایا کرتے تھے اور ہمیں اس سے تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلا ہمارے گھروں کے قریب بنائے جائیں۔انہوں نے بیان کیا کہ الغرض میں اور امِ مسطح (رفعِ حاجت کے لیے) گئے۔ام مسطح ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی بیٹی ہیں۔ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی ہیں اور وہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ ہوتی ہیں۔انہی کے بیٹے مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔پھر میں اور امِ مسطح حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف واپس آ رہے تھے کہ ام مسطح اپنی چادر میں الجھ گئیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح ذلیل ہو۔میں نے کہا، آپ نے بری بات زبان سے نکالی، ایک ایسے شخص کو آپ برا کہہ رہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے۔انہوں نے اس پر کہا کہ کیوں مسطح کی باتیں تم نے نہیں سنیں؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ بیان کیا، پھر انہوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں سنائیں۔بیان کیا کہ ان باتوں کو سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا۔جب میں اپنے گھر واپس آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور سلام کے بعد دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔میں نے اپنی والدہ سے (گھر جا کر) پوچھا کہ آخر لوگوں میں کس طرح کی افواہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! فکر نہ کر، اللہ کی قسم! ایسا شاید ہی کہیں ہوا ہو کہ ایک خوبصورت عورت کسی ایسے شوہر کے ساتھ ہو جو اس سے محبت بھی رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھر اس پر تہمتیں نہ لگائی گئی ہوں۔اس کی عیب جوئی نہ کی گئی ہو۔ام المومنین نے بیان کیا کہ میں نے اس پر کہا کہ سبحان اللہ (میری سوکنوں سے اس کا کیا تعلق) اس کا تو عام لوگوں میں چرچا ہے۔انہوں نے بیان کیا کہ ادھر پھر جو میں نے رونا شروع کیا تو رات بھر روتی رہی اسی طرح صبح ہو گئی اور میرے آنسو کسی طرح نہ تھمتے تھے اور نہ نیند ہی آتی تھی۔بیان کیا کہ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنی بیوی کو علیحدہ کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے بلایا کیونکہ اس سلسلے میں اب تک آپ پر وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔بیان کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی (مراد خود اپنی ذات سے ہے) کی پاکیزگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے محبت کے متعلق جانتے تھے۔چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ

کی بیوی میں مجھے خیر و بھلائی کے سوا اور کچھ معلوم نہیں ہے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں۔ آپ ان کی باندی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے بھی دریافت فرمالیں وہ حقیقتِ حال بیان کر دے گی۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا: ''کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تمہیں (عائشہ پر) شبہ ہوا ہو۔'' سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! میں نے ان کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو بری ہو۔ اتنی بات ضرور ہے کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کیا اور منبر پر کھڑے ہو کر عبداللہ بن ابی (منافق) کا معاملہ رکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اے گروہ مسلمین! اس شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس کی اذیتیں اب میری بیوی کے معاملے تک پہنچ گئی ہیں۔ اللہ کی قسم کہ میں نے اپنی بیوی میں خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی اور نام بھی ان لوگوں نے ایک ایسے شخص (صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جو ام المومنین کو اپنے اونٹ پر لائے تھے) کا لیا ہے جس کے بارے میں بھی میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر آئے تو میرے ساتھ ہی آئے۔'' ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی اشہل کے ہم رشتہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ شخص قبیلہ ٔاوس کا ہوا تو میں اس کی گردن مار دوں گا اور اگر وہ ہمارے قبیلہ کا نہ ہوا تو آپ کا اس کے متعلق بھی جو حکم ہوگا ہم بجا لائیں گے۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ اس پر قبیلہ خزرج کے ایک صحابی کھڑے ہوئے۔ حسان کی والدہ ان کی چچا زاد بہن تھیں یعنی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ وہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے بڑے صالح اور مخلصین میں تھے لیکن آج قبیلہ کی حمیت ان پر غالب آ گئی۔ انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا اللہ کی قسم! تم جھوٹے ہو، تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ تمہارے اندر اتنی طاقت ہے۔ اگر وہ تمہارے قبیلہ کا ہوتا تو تم اس کے قتل کا نام نہ لیتے۔ اس کے بعد اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا اللہ کی قسم! تم جھوٹے ہو، ہم اسے ضرور قتل کریں گے۔ اب اس میں شبہ نہیں رہا کہ تم بھی منافق ہو، تم منافقوں کی طرف سے مدافعت کرتے ہو۔ اتنے میں اوس و خزرج انصار کے دونوں قبیلے بھڑک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس میں ہی لڑ پڑیں گے۔ اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی

تشریف فرما تھے۔ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کو خاموش کرانے لگے۔سب حضرات خاموش ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو گئے۔ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس روز پورے دن روتی رہی۔نہ میرا آنسو تھمتا تھا اور نہ آنکھ لگتی تھی۔بیان کیا کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے۔دو راتیں اور ایک دن میرا روتے ہوئے گزر گیا تھا۔اس پورے عرصہ میں نہ میرا آنسو رکا اور نہ نیند آئی۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ابھی میرے والدین میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے اور میں روئے جا رہی تھی کہ قبیلۂ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔میں نے انہیں اجازت دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔بیان کیا کہ ہم ابھی اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔بیان کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ایک مہینہ گزر گیا تھا اور میرے بارے میں آپ کو وحی کے ذریعہ کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔بیان کیا کہ بیٹھنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ شہادت پڑھا پھر ارشاد فرمایا: ''امابعد! اے عائشہ مجھے تمہارے بارے میں اس اس طرح کی خبریں ملی ہیں، اگر تم واقعی اس معاملہ میں پاک وصاف ہو تو اللہ تمہاری پاکی خود بیان کردے گا لیکن اگر تم نے کسی گناہ کا قصد کیا تھا تو اللہ کی طرف مغفرت چاہو اور اس کے حضور میں توبہ کرو کیونکہ بندہ جب (اپنے گناہوں کا) اعتراف کر لیتا ہے اور پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔'' ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پورا کلام سنا چکے تھے تو میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔میں نے پہلے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے کلام کا جواب دیں۔والد نے فرمایا، اللہ کی قسم! میں کچھ نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے کیا کہنا چاہیے۔پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اس کا جواب دیں۔والدہ نے بھی یہی کہا۔اللہ کی قسم! مجھے کچھ نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے کیا کہنا چاہیے۔اس لیے میں نے خود ہی عرض کیا۔حالانکہ میں بہت کم عمر لڑکی تھی اور قرآن مجید بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا تھا کہ اللہ کی قسم! مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے اس طرح کی افواہوں پر کان دھرا اور بات آپ لوگوں کے دلوں میں اتر گئی اور آپ لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔اب اگر میں یہ کہوں کہ میں اس تہمت سے بری ہوں تو آپ لوگ تصدیق نہیں کریں گے اور اگر اس گناہ کا اقرار کر لوں اور اللہ تعالیٰ

خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ اس کی تصدیق کرنے لگ جائیں گے۔ پس اللہ کی قسم! میری اور آپ لوگوں کی مثال سیّدنا یوسف علیہ السلام کے والد جیسی ہے۔ جب انہوں نے کہا تھا۔ ﴿ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴾ (یوسف: 18) (پس صبر جمیل بہتر ہے اور اللہ ہی کی مدد درکار ہے اس بارے میں جو کچھ تم کہہ رہے ہو) پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اس معاملہ سے قطعاً بری تھی اور وہ خود میری برأت ظاہر کرے گا، کیونکہ میں واقعی بری تھی لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس کا کوئی وہم وگمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ قرآن مجید میں میرے معاملے کی صفائی اتارے گا کیونکہ میں اپنے کو اس سے بہت کمتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں خود کوئی کلام فرمائے، مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برأت کر دے گا لیکن اللہ کی قسم! ابھی رسول اللہ ﷺ اس مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ اور کوئی گھر کا آدمی وہاں سے اٹھا تھا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی اور آپ پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو وحی کی شدت میں طاری ہوئی تھی۔ موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے آپ کے چہرے سے گرنے لگے حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ یہ اس وحی کی وجہ سے تھا جو آپ پر نازل ہو رہی تھی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آپ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ تبسم فرما رہے تھے۔ سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا وہ یہ تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ نے تمہاری برأت نازل کر دی ہے۔'' انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میری والدہ نے کہا کہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا، نہیں اللہ کی قسم! میں آپ کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی۔ میں اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی حمد وثنا نہیں کروں گی (کہ اس نے میری برأت نازل کی ہے) بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ﴿ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ ﴾ (جو لوگ تہمت تراشی میں شریک ہوئے ہیں) دس آیتیں اس سلسلہ میں نازل فرمائیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) یہ آیتیں میری برأت کے لیے نازل فرمائیں تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (جو مسطح بن اثاثہ کے اخراجات، ان سے قرابت اور محتاجی کی وجہ سے خود اٹھاتے تھے) نے کہا کہ اللہ کی قسم! مسطح رضی اللہ عنہ نے جب عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق اس طرح کی تہمت تراشی میں حصہ لیا تو میں اس پر اب کچھ بھی خرچ نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ﴿ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ ﴾ (اہل فضل اور اہل ہمت قسم نہ کھائیں) سے ﴿ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ تک (کیونکہ مسطح یا دوسرے مومنین کی اس میں شرکت محض غلط

فہمی کی بنا پر تھی) چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کہنے پر معاف کر دے اور مسطح رضی اللہ عنہ کو جو کچھ وہ دیا کرتے تھے، اسے پھر دینے لگے اور کہا کہ اللہ کی قسم! اب اس وظیفہ کو میں کبھی بند نہیں کروں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی مشورہ کیا تھا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ ''عائشہ کے متعلق کیا معلومات ہیں تمہیں یا ان میں تم نے کیا چیز دیکھی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں اپنی آنکھوں اور کانوں کو محفوظ رکھتی ہوں (کہ ان کی طرف خلافِ واقعہ نسبت کروں) اللہ کی قسم! میں ان کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زینب رضی اللہ عنہا ہی تمام ازواجِ مطہرات میں میرے مقابل کی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکبازی کی وجہ سے انہیں محفوظ رکھا۔ بیان کیا کہ البتہ ان کی بہن حمنہ نے غلط راستہ اختیار کیا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی تھیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ یہی تھی وہ تفصیل اس حدیث کی جو ان اکابر کی طرف سے پہنچی تھی۔ پھر عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! جس صحابی کے ساتھ یہ تہمت لگائی گئی تھی وہ (اپنے پر اس تہمت کو سن کر) کہتے، سبحان اللہ، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے آج تک کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اس واقعہ کے بعد وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔

[233]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رِعْلاً، وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عَدُوٍّ، فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ، كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ فِيْ زَمَانِهِمْ، كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ، حَتَّى كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ، وَغَدَرُوْا بِهِمْ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ، قَالَ أَنَسٌ: فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا، أَنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا فِيْ صَلاةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الرجيع ورعل وزكوان وبئر

معونة، رقم: 4090، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب القنوت...... الخ، رقم: 677.

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دشمنوں کے مقابل مدد چاہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر انصاری صحابہ کو ان کی کمک کے لیے روانہ کیا۔ ہم ان حضرات کو قاری کہا کرتے تھے اور رات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بئرِ معونہ پر پہنچے تو ان قبیلے والوں نے انہیں دھوکا دیا اور انہیں شہید کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے صبح کی نماز میں ایک مہینے تک بد دعا کی۔ عرب کے انہیں چند قبائل رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان کے لیے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان صحابہ کے بارے میں قرآن میں (آیت نازل ہوئی اور) ہم اس کی تلاوت کرتے تھے۔ پھر وہ آیت منسوخ ہو گئی (آیت کا ترجمہ) ہماری طرف سے ہماری قوم (مسلمانوں) کو خبر پہنچا دو کہ ہم اپنے رب کے پاس آ گئے ہیں۔ ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہمیں بھی (اپنی نعمتوں سے) اس نے خوش رکھا ہے'' اور قتادہ سے روایت ہے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں، عرب کے چند قبائل یعنی رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان کے لیے بد دعا کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی خوب خبر ہونے کا بیان

[234]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((يَتعَاقَبُوْنَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ [فيقول:]كَيفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿تعرج الملائكة والروح اليه﴾، رقم: 7429، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتی الصبح والعصر، رقم: 632.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یکے بعد دیگرے تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے آتے رہتے ہیں اور یہ عصر اور فجر کی نماز میں جمع ہوتے

ہیں، پھر وہ اوپر چڑھتے ہیں جنھوں نے رات تمہارے ساتھ گزاری ہوتی ہے پھر اللہ تمہارے بارے میں ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ اسے تمہاری خوب خبر ہے۔ پوچھتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں: ہم نے اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

اللہ عزوجل کے رازق ہونے کا بیان

﴿ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ (آل عمران : 37)

”وہ کہتی: یہ اللہ کی طرف سے (آئی) ہیں، بے شک اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔“

﴿ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴾ (یونس : 31)

”(اے نبی!) کہہ دیجیے: تمھیں آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہے یا کانوں یا آنکھوں کا مالک کون ہے اور کون زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، اور کون ہے جو (دنیا کے) کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ تو وہ (کافر) ضرور کہیں گے: اللہ! کہہ دیجیے: کیا پھر تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟“

﴿ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴾ (النمل : 64)

”(کیا یہ بت بہتر ہیں) یا وہ (اللہ) جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اسے لوٹائے گا، اور وہ جو تمھیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) الٰہ ہے؟ کہہ دیجیے: اگر تم سچے ہو تو اپنی کوئی دلیل لے آؤ۔“

﴿ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾ (العنکبوت : 60)

”اللہ انھیں اور تمھیں بھی رزق دیتا ہے، اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔“

﴿ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (سباء : 24)

''کہہ دیجیے تمھیں آسمانوں اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ کہہ دے اللہ اور بے شک ہم یا تم ضرور ہدایت پر ہیں، یا کھلی گمراہی میں ہیں۔''

﴿هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ③﴾ (فاطر : 3)

''کیا اللہ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا ہے، جو تمھیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں بہکائے جاتے ہو؟''

﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿58﴾﴾ (الذاریات : 58)

''بے شک اللہ ہی بے حد رزق دینے والا، طاقت والا، نہایت مضبوط ہے۔''

﴿اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿21﴾﴾ (الملك : 21)

''یا وہ کون ہے جو تمھیں رزق دے، اگر وہ اپنا رزق روک لے؟ بلکہ وہ سرکشی اور بدکنے پر اڑے ہوئے ہیں۔''

[235]...... عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ يَدَّعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ: ﴿ان الله هو الرزاق...... الخ، رقم : 7378، صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب لا احد اصبر على اذى من الله عزوجل، رقم : 2804.

ترجمة الحديث سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے کم بخت مشرک کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے اور پھر بھی وہ انہیں معاف کرتا ہے اور انہیں روزی دیتا ہے۔

[236]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: ((أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهُ وَعَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ

لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ [حَتّٰى] لَا يَكُوْنَ بَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين، رقم: 7454، صحيح مسلم، كتاب القدر، باب كيفية لخلق الادمى فى بطن......الخ، رقم: 2643.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جو صادق ومصدوق ہیں: ''انسان کا نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن اور راتوں تک جمع رہتا ہے، پھر وہ خون کی پھٹکی بن جاتا ہے، پھر وہ گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے، پھر اس کے بعد فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے، چنانچہ وہ اس کی روزی، اس کی موت، اس کا عمل اور یہ کہ وہ بد بخت ہے یا نیک بخت لکھ لیتا ہے، پھر اس میں روح پھونکتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جنت والوں کے سے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے، اسی طرح ایک شخص دوزخ والوں کے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر غالب آتی ہے اور جنت والوں کے کام کرنے لگتا ہے، پھر جنت میں داخل ہوتا ہے۔''

[237]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَابَ رَجُلاً حَاجَةٌ فَخَرَجَ إِلَى الْبَرِيَّةِ، فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَانَتَعَجَّنُ وَمَا نَخْتَبِزُ، فَجَاءَ الرَّجُلُ وَالْجَفْنَةُ مَلْأَى عَجِيْناً، وَفِي التَّنُّوْرِ جُنُوْبُ الشِّوَاءِ، وَالرُّحٰى تَطْحَنُ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ، فَكَنَسَ مَاحَوْلَ الرُّحٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَوْتَرَكَهَا لَدَارَتْ أَوْ طَحَنَتْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.))

تخريج الحديث دلائل النبوة للبيهقى: 105/6، السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2937.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی کسی ضرورت کے پیش نظر جنگل کی طرف نکل گیا، اس کی بیوی نے کہا: اے اللہ! ہم کو رزق دے کہ ہم آٹا گوندھ کر روٹیاں پکا سکیں۔ جب وہ آدمی

واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ٹب آٹے سے بھرا ہوا ہے، تنور میں (جانور کی) پسلیوں کا بھونا ہوا گوشت موجود ہے اور چکی غلہ پیس رہی ہے۔ اس نے کہا: یہ رزق کہاں سے آ گیا؟ اس کی بیوی نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق ہے، جب اس نے اردگرد سے چکی صاف کی (تو وہ رک گئی)۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر وہ اسے اسی حالت پر چھوڑے رکھتا تو وہ روزِ قیامت تک آٹا پیستی رہتی۔''

[238]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ)). ثُمَّ قَالَ: أَيٌّ؟ قَالَ: ((أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ))، ثُمَّ قَالَ: أَيٌّ؟ قَالَ: ((أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ)) فَأُنْزِلَ تَصْدِيْقُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ﴾ الْآيَةَ. [الفرقان: 68]

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الادب، باب قتل الولد خشية ان ياكل معه، رقم: 6001، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب كون الشرك اَقبح الذنوب، رقم: 86.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک بناؤ حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔'' انہوں نے کہا پھر اس کے بعد؟ فرمایا: ''یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس خوف سے قتل کرو کہ اگر زندہ رہا تو تمہاری روزی میں شریک ہوگا۔'' انہوں نے کہا اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کی تائید میں یہ آیت ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ ...... الخ﴾ تک نازل کی کہ ''اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور وہ ناحق کسی کو قتل کرتے ہیں اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔''

[239]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى أَطْعَمَنِى هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّى وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

تخريج الحديث سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا فرغ من الطعام، رقم: 3458، سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب ما يقال اذا فرغ من الطعام، رقم: 3285۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے: ”اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَطْعَمَنِی هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ“ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے بغیر میری قوت اور طاقت کے یہ کھانا کھلایا) تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اللہ عز وجل کی عزت کا بیان

﴿فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا﴾ (النساء : 139)

”پھر بے شک عزت تو ساری اللہ ہی کے لیے ہے۔“

﴿وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (یونس : 65)

”اور (اے نبی!) ان کی باتیں آپ کو غمگین نہ کریں، بے شک عزت تو ساری اللہ ہی کے لیے ہے، وہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔“

﴿مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ﴾

(فاطر : 10)

”جو شخص عزت چاہتا ہو سو عزت سب اللہ ہی کے لیے ہے۔ اسی کی طرف ہر پاکیزہ بات چڑھتی ہے اور نیک عمل اسے بلند کرتا ہے اور جو لوگ برائیوں کی خفیہ تدبیر کرتے ہیں ان کے لیے بہت سخت عذاب ہے اور ان لوگوں کی خفیہ تدبیر ہی برباد ہو گی۔“

﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الصافات : 180 تا 182)

”پاک ہے تیرا رب، عزت کا رب، ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ان پر جو بھیجے گئے۔ اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔“

﴿وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (المنافقون : 8)

”حالانکہ عزت تو صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمان والوں کے لیے ہے اور لیکن منافق نہیں جانتے۔“

[240]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِيْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالٰى: ﴿وهو العزيز الحكيم...... الخ، رقم : 7383، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل......الخ، رقم : 2717.

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے: تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ کوئی معبود تیرے سوا نہیں، تیری ایسی ذات ہے جسے موت نہیں اور جن وانس فنا ہوجائیں گے۔

[241]...... عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (([لَا يَزَالُ] يُلْقَى فِي النَّارِ)) [؛ح] وَ قَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَعَنْ مُعْتَمِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيْهَا وَهِيَ: ﴿تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ﴾ حَتَّى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُوْلُ: قَدْ قَدْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتَّى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالٰى: ﴿وهو العزيز الحكيم﴾، رقم : 7384، صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب النار يدخلها الجبارون، رقم : 2848.

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں کو برابر دوزخ میں ڈالا جاتا رہے گا اور وہ (دوزخ) کہے جائے گی کہ کیا ابھی اور ہے؟ یہاں تک کہ رب العالمین اس پر اپنا قدم مبارک رکھ دے گا اور پھر اس کا بعض بعض سے سمٹ جائے گا اور اس وقت وہ کہے گی کہ بس بس، تیری عزت اور کرم کی قسم! اور جنت میں جگہ باقی رہ جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے ایک اور مخلوق پیدا کردے گا اور وہ لوگ جنت کے باقی حصے میں رہیں گے۔

اللہ عز وجل کی صفت سلام کا بیان

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝۲۳﴾ (الحشر : 23)

''وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنی مرضی چلانے والا، بے حد بڑائی والا ہے، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔''

[**242**]...... عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُوْلُوْا: أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ: ﴿السلام المؤمن﴾، رقم: 7381، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد فى الصلاة، رقم: 402.

ترجمة الحديث شقیق بن سلمہ نے بیان کیا اور ان سے سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم (ابتدائے اسلام میں) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور کہتے تھے: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ تو نبی کریم ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: ''اللہ تو خود ہی ''السلام'' ہے۔ البتہ اس طرح کہو: "التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ" ''تمام ادب اللہ کے لیے ہیں اور ساری دعائیں اور پاکیزہ کلمات۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے بندوں پر جو نیک ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف بیان کرنے کا بیان

﴿ وَ اِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ وَ لٰكِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ تَسۡبِیۡحَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا ﴿۴۴﴾ ﴾ (الاسراء : 44)

''اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو، لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے، بے شک وہ نہایت حوصلے والا، بہت بخشنے والا ہے۔''

﴿ یَوۡمَ یَدۡعُوۡكُمۡ فَتَسۡتَجِیۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ وَ تَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۵۲﴾ ﴾ (الاسراء : 52)

''جس دن وہ (اللہ) تمھیں بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے تعمیل ارشاد کرو گے اور تم خیال کرو گے کہ بس تھوڑا عرصہ ٹھہرے ہو۔''

﴿ وَ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّ لَمۡ یَكُنۡ لَّهٗ شَرِیۡكٌ فِی الۡمُلۡكِ وَ لَمۡ یَكُنۡ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرۡهُ تَكۡبِیۡرًا ﴿۱۱۱﴾ ﴾ (الاسراء : 111)

''اور کہہ دیجیے: ساری حمد اللہ ہی کے لیے ہے جس نے (اپنے لیے) کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ بادشاہی میں اس کے لیے کوئی شریک ہے اور نہ اسے ناتوانی (کمزوری) کی وجہ سے کوئی حمایتی درکار ہے اور آپ اس (اللہ) کی بڑائی بیان کریں، کمال درجے کی بڑائی۔''

﴿ الۡحَمۡدُ فِی الۡاُوۡلٰی وَ الۡاٰخِرَةِ ۫ وَ لَهُ الۡحُكۡمُ وَ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۷۰﴾ ﴾ (القصص : 70)

''دنیا اور آخرت میں تمام حمد اسی کے لیے ہے، اور حاکمیت وفرمانروائی بھی اسی کی ہے، اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

﴿ وَ تَرَی الۡمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیۡنَ مِنۡ حَوۡلِ الۡعَرۡشِ یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ ۚ وَ قُضِیَ بَیۡنَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَ قِیۡلَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۵﴾ ﴾ (الزمر : 75)

''اور تو فرشتوں کو دیکھے گا عرش کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔''

﴿ اَلَّذِیۡنَ یَحۡمِلُوۡنَ الۡعَرۡشَ وَ مَنۡ حَوۡلَهٗ یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝﴾ (المؤمن : 7)

''وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے اردگرد ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! تو نے ہر چیز کو رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے، تو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے اور انھیں بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب سے بچا۔''

﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (الجاثية : 36)

''پس اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب، تمام جہانوں کا رب ہے۔''

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ (التغابن : 1)

''اللہ کا پاک ہونا بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔''

[243]...... عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعاً: ((لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا أَحَدٌ أَكْثَرَ مَعَاذِيْرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .))

تخريج الحديث السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 2180.

ترجمة الحديث سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ ہی ہے جسے سب سے زیادہ تعریف پسند ہے اور اللہ ہی ہے جو سب سے زیادہ عذر قبول کرنے والا ہے۔''

[244]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التفسير، باب قوله: ﴿ولا تقربوا الفواحش...... الخ﴾، رقم : 4634، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب غيره الله تعالٰى...... الخ، رقم : 2760.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ ظاہر ہو خواہ پوشیدہ اور اللہ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی خود مدح کی ہے۔

[245]...... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الاطعمة، باب ما يقول اذا افرغ من طعامه، رقم: 5458.

ترجمة الحديث سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا" ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے، بہت زیادہ پاکیزہ برکت والی، ہم کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لیے رخصت نہیں کیا گیا ہے (اور یہ اس لیے کہا تاکہ) اس سے ہم کو بے پرواہی کا خیال نہ ہو، اے ہمارے رب!''

کسی سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور نفرت کرنے کا بیان

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (المائدة: 51)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو بے شک وہ انھی میں سے ہوگا۔ یقیناً اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

﴿ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴾ (المائدة: 80)

''آپ ان میں سے بہتوں کو دیکھیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جنھوں نے کفر کیا۔ بہت برا ہے جو ان کے نفسوں نے ان کے لیے آگے بھیجا کہ اللہ ان سے ناراض ہو گیا اور

وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔"

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (التوبة : 23)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمھارے باپ اور بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو تم (ہرگز) انھیں دوست نہ بناؤ۔ اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائیں گے، تو وہی لوگ ظالم ہیں۔"

﴿ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (المجادلة : 22)

"تو ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نہیں پائے گا کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی، یا ان کا خاندان۔ یہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اس نے ایمان لکھ دیا ہے اور انھیں اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ قوت بخشی ہے اور انھیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں، یاد رکھو! یقیناً اللہ کا گروہ ہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔"

[246]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَن يَّجِدَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ فَلْيُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .))

تخريج الحديث مسند احمد : 431/16، رقم : 10738، وقال الارناؤوط: اسناده حسن، السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 2300.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو ایمان کا ذائقہ چکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے، وہ لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے۔"

[247]...... عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها : أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ: ((مَنْ

هَذِهِ؟)) قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ: ((مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللهِ! لَا يَمَلُّ اللهُ حَتَّى تَمَلُّوا)) وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَادَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب احب الدين إلى الله عزوجل ادومه، رقم: 16، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب امر من نعس فى صلاته، رقم: 785.

ترجمة الحديث اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) ان کے (میرے) پاس آئے، اس وقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی، آپ نے دریافت کیا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کیا، فلاں عورت ہے اور اس کی نماز (کے اشتیاق اور پابندی) کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''ٹھہر جاؤ (سن لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر طاقت ہے۔ اللہ کی قسم! (ثواب دینے سے) اللہ تعالیٰ نہیں اکتا تا، مگر تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے۔'' اور اللہ تعالیٰ کو دین (کا) وہی عمل زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جاسکے (اور انسان بغیر اکتائے اسے انجام دے)

[248]...... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ.

تخريج الحديث سنن ابى داؤد، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الايمان ونقصانه، رقم: 4681۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اللہ کی خاطر محبت کی، اللہ کی خاطر غصہ کیا، اللہ کے لیے دیا اور اللہ کی رضا مندی کے پیش نظر نہ دیا تو اس نے ایمان کو کامل کرلیا۔

[249]...... عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَ يَحْيَى إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَحِقَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لِيُقَاتِلَ مَعَهُ فَقَالَ ارْجِعْ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ.

تخريج الحديث سنن ابى داؤد، كتاب الجهاد، باب فى المشرك يسهم له، رقم: 2732۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مشرکین میں سے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، تاکہ آپ کے ساتھ مل کر (مشرکین سے) قتال کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: واپس چلے جاؤ۔

(یہ الفاظ یحییٰ بن معین کے ہیں۔ اس کے بعد مسدد اور یحییٰ دونوں باتفاق کہتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے مدد نہیں لیتے۔

اللہ تعالیٰ کے علم کا بیان

﴿قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝۳۲﴾ (البقرة: 32)

''انھوں نے کہا تو پاک ہے، ہمیں کچھ علم نہیں مگر جو تو نے ہمیں سکھایا، بے شک تو ہی سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔''

﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَآىِٕدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۹۷﴾

(المائدة: 97)

''اللہ نے حرمت والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والے مہینے اور (حرم والی) قربانی اور پٹوں والے جانوروں کو بھی (حرمت دی ہے)، یہ اس لیے کہ تم جان لو کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

﴿یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝۱۰۹﴾ (المائدة: 109)

''اس دن (کو یاد کرو) جب اللہ رسولوں کو جمع کرے گا، پھر (ان سے) کہے گا کہ تمھیں کیا جواب دیا گیا تھا تو وہ کہیں گے ہمیں کوئی علم نہیں، بے شک تو ہی غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے۔''

﴿تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝۱۱۶﴾

(المائدة: 116)

''تو اسے بھی جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں اسے نہیں جانتا، جو کچھ تیرے نفس میں ہے۔ بے شک تو ہی سب سے بڑھ کر غیب جاننے والا ہے۔''

﴿وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۸۰﴾ (الانعام: 80)

''میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے، کیا پھر تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟''

﴿ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾ ﴾ (الاعراف : 89)

''ہمارے رب نے ہر چیز کو (اپنے) علم سے گھیر رکھا ہے، ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا ہے۔ (اور ہم دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب! تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔''

﴿ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾ ﴾

(التوبة : 78)

''کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ ان کے بھیدوں اور ان کی سرگوشیوں کو جانتا ہے۔ اور بے شک اللہ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔''

﴿ إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ ﴾ (طٰه : 98)

''بس تمھارا معبود تو اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نے ہر چیز کو اپنے علم سے گھیر رکھا ہے۔''

﴿ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ ﴾ (طٰه : 110)

''جو کچھ ان کے آگے اور ان کے پیچھے ہے اسے اللہ ہی جانتا ہے، اور وہ (لوگ) اپنے علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔''

﴿ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ ﴾ (الملك : 13، 14)

''کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے اور وہی تو ہے جو نہایت باریک بین ہے، کامل خبر رکھنے والا ہے۔''

[250]...... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ

وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ- أَوْ قَالَ: فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ- فَاقْدُرْهُ لِيْ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ- أَوْ قَالَ: فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ- فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيْ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، کتاب الدعاء، باب الدعاء عند الاستخارة، رقم: 6382.

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے، قرآن کی سورت کی طرح (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا): ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی (مباح) کام کا ارادہ کرے (ابھی پکا عزم نہ ہوا ہو) تو دو رکعات (نفل) پڑھے اس کے بعد یوں دعا کرے ''اے اللہ! میں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے، میری معاش اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعا میں یہ الفاظ کہے ''فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ'' تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے، میرے دین کے لیے، میری زندگی کے لیے اور میرے انجام کار کے لیے یا یہ الفاظ فرمائے ''فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ'' تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا بیان کر دینا چاہیے۔''

[251]...... عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ- امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ- بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ، دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَكْرَمَهُ)) فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ؟ فَقَالَ ((أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي)) قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا

بَعْدَهُ أَبَدًا .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الجنائز، باب الدخول على الميت بعد الموت، رقم: 1243.

ترجمة الحديث خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ام العلاء انصار کی ایک عورت نے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی، انہوں نے خبر دی کہ مہاجرین قرعہ ڈال کر انصار میں بانٹ دیئے گئے تو سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے حصہ میں آئے۔ چنانچہ ہم نے انہیں اپنے گھر میں رکھا۔ آخر وہ بیمار ہوئے اور اسی میں وفات پا گئے۔ وفات کے بعد غسل دیا گیا اور کفن میں لپیٹ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا ابو سائب آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں میری آپ کے متعلق شہادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عزت فرمائی ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت فرمائی ہے؟'' میں نے کہا یا رسول اللہ ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں پھر کس کی اللہ تعالیٰ عزت افزائی کرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس میں شبہ نہیں کہ ان کی موت آ چکی، قسم اللہ کی کہ میں بھی ان کے لیے خیر ہی کی امید رکھتا ہوں لیکن واللہ ! مجھے خود اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔'' ام العلاء نے کہا کہ اللہ کی قسم ! اب میں کبھی کسی کے متعلق (اس طرح کی) گواہی نہیں دوں گی۔

[252]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ: لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ ، وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ، وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الاستسقاء، باب لا يدرى متى يجئ المطر الا الله، رقم: 1039.

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا: کسی کو نہیں معلوم کہ کل کیا ہونے والا ہے، کوئی نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی)، کل کیا کرنا ہوگا اس کا کسی کو علم نہیں۔ نہ کوئی یہ جانتا ہے اسے موت کس جگہ آئے گی اور نہ کسی کو یہ معلوم کہ بارش کب ہوگی۔''

[253]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَرَجَ ثَـلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ، قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللّٰهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللّٰهُمَّ، إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى، ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ، فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ، ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي، فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً، فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَانَائِمَانِ، قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبُهُمَا، حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمْ، وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ. فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ. فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً، قَالَ: فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ. وَقَالَ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبَى ذَاكَ أَنْ يَأْخُذَ، فَعَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ، فَزَرَعْتُهُ حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا، فَإِنَّهَا لَكَ فَقَالَ أَتَسْتَهْزِءُ بِي؟ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَسْتَهْزِءُ بِكَ وَلَكِنَّهَا لَكَ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا. فَكُشِفَ عَنْهُمْ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب البيوع، باب اذا اشترى شيئاً لغيره بغير اذنه فرضی، رقم: 2215، صحيح مسلم، كتاب الرقاق، باب قصة اصحاب الغار الثلاثة، رقم: 2743.

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص کہیں باہر جا رہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی۔ انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جا کر پناہ لی۔ اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے لڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں پناہ لیے ہوئے تھے) اب ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کو جو تم نے کبھی کیا ہو، نام لے کر

اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اس پر ان میں سے ایک نہ یہ دعا کی: اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بوڑھے تھے۔ میں باہر لے جا کر اپنے مویشی چراتا تھا۔ پھر جب شام کو واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا اور برتن میں پہلے اپنے والدین کو پیش کرتا۔ جب میرے والدین پی لیتے تو پھر بچوں کو اور اپنی بیوی کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک رات واپسی میں دیر ہوگئی اور جب میں گھر لوٹا تو والدین سو چکے تھے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں بچے میرے قدموں میں بھوکے پڑے رو رہے تھے۔ میں برابر دودھ کا پیالہ لیے والدین کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا، تو ہمارے لیے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ تو بنا دے کہ ہم آسمان کو تو دیکھ سکیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔ دوسرے شخص نے دعا کی: اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اپنے چچا کی ایک لڑکی سے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہوسکتی ہے۔ اس لڑکی نے کہا تم مجھ سے اپنی خواہش اس وقت تک پوری نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو اشرفی نہ دے دو۔ میں نے ان کے حاصل کرنے کی کوشش کی، اور آخر اتنی اشرفیاں جمع کر لیں۔ پھر جب میں اس کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھا۔ تو وہ بولی، اللہ سے ڈر، اور مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑ۔ اس پر میں کھڑا ہوگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اب اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری ہی رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے (نکلنے کا) راستہ بنا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چنانچہ وہ پتھر دو تہائی ہٹ گیا۔ تیسرے شخص نے دعا کی: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرق جوار پر کام کرایا تھا۔ جب میں نے اس کی مزدوری اسے دے دی تو اس نے لینے سے انکار کردیا۔ میں نے اس جوار کو لے کر بو دیا (کھیتی جب کٹی تو اس میں اتنی جوار پیدا ہوئی کہ) اس سے میں نے ایک بیل اور ایک چرواہا خرید لیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اس نے آ کر مزدوری مانگی، کہ خدا کے بندے مجھے میرا حق دے دے۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہارے ہی ملک ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ میں نے کہا، میں مذاق نہیں کرتا، واقعی یہ تمہارے ہی ہیں۔ تو اے اللہ! اگر تیرے نزدیک یہ کام میں نے صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو یہاں ہمارے لیے (اس چٹان کو ہٹا کر) راستہ بنا دے۔ چنانچہ وہ غار پورا کھل گیا اور وہ تینوں شخص باہر آ گئے۔

[254]...... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا، قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ

أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ وَأَخْرَجُوْهُ، اللّٰهُمَّ فَإِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب مناقب الانصار، باب هجرة النبى ﷺ واصحابه الى المدينة، رقم: 3901.

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد (بن معاذ) رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے اور کوئی چیز پسندیدہ نہیں کہ تیرے راستے میں، میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول ﷺ کی تکذیب کی اور انہیں (ان کے وطن مکہ سے) نکالا اے اللہ! لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔

اللہ عزوجل کا آسمان دنیا کی طرف نزول کرنے کا بیان

﴿كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾﴾ (الفجر: 21، 22)

''ہرگز نہیں، جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔ اور تیرا رب آئے گا اور فرشتے جوصف درصف ہوں گے۔''

[255]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ؟))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾، رقم: 7494، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الترغيب فى الدعاء والذكر فى آخر الليل، رقم: 758.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر آتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کون بلاتا ہے کہ میں اسے جواب دوں، مجھ سے کون مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں، مجھ سے کون مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔''

[256]...... عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ

اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ اَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ)).

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من خاف ان لا يقوم من آخر الليل......الخ، رقم: 1766.

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جسے خطرہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں اٹھ نہیں سکے گا، وہ وتر اس کے شروع میں پڑھ لے، اور اگر اسے امید ہو کہ وہ اس کے آخر میں اٹھے گا تو وہ وتر رات کے آخر میں پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصہ کی نماز میں حاضری ہوتی ہے اور یہ افضل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت کلام اور قرآن کے کلام اللہ ہونے کا بیان

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۟﴾

(البقرة: 253)

''یہ سب رسول ہیں، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی، ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا اور ان میں سے بعض کے درجے بلند کیے اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس (جبریل) کے ساتھ اس کی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان (رسولوں) کے بعد آنے والے لوگ باہم نہ لڑتے جبکہ ان کے پاس واضح نشانیاں آ چکی تھیں لیکن انھوں نے (باہم) اختلاف کیا، چنانچہ ان میں سے کچھ وہ ہیں جو ایمان لائے اور کچھ وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ باہم نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

﴿وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ﴾ (النساء: 164)

’’اور ہم نے کئی رسول بھیجے، اس سے پہلے ہم ان کا حال آپ کے سامنے بیان کر چکے ہیں۔ اور کئی رسول ایسے ہیں کہ ان کا حال ہم نے آپ کے سامنے بیان نہیں کیا۔ اور اللہ نے موسیٰ سے (خاص طور پر) کلام کیا۔‘‘

﴿لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾ (الانعام: 115)

’’اس کی باتوں کو تبدیل کرنے والا کوئی نہیں، اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔‘‘

﴿وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

(الاعراف: 143)

’’اور جب موسیٰ ہماری مقررہ مدت کے لیے آیا اور اس سے اس کے رب نے کلام کیا تو موسیٰ نے کہا: اے میرے رب! مجھے (اپنی جھلک) دکھا کہ میں تجھے دیکھ سکوں۔ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکو گے لیکن تو اس پہاڑ کی طرف دیکھ، پھر اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا، تو تم مجھے بھی ضرور دیکھ سکو گے۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر (اپنا) جلوہ ڈالا تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے، پھر جب وہ ہوش میں آئے تو انھوں نے عرض کی: (اے اللہ!) تو پاک ہے، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا مومن ہوں۔‘‘

﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴾ (الاعراف: 158)

’’لہٰذا تم اللہ پر اور اس کے رسول اُمی نبی پر ایمان لاؤ، جو (خود بھی) اللہ اور اس کے (تمام) کلمات پر ایمان لاتا ہے، اور تم اس کی پیروی کرو، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔‘‘

﴿لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (یونس: 64)

’’اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔‘‘

﴿وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴾ (ہود: 119)

’’اور آپ کے رب کی بات پوری ہوئی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں، سب سے ضرور بھروں گا۔‘‘

﴿وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ۫ وَ لَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا﴾ (الکھف : 27)

''اور آپ اس کی تلاوت کیجیے جو آپ کے رب کی کتاب میں سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے، اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں اور آپ اس کے سوا کوئی جائے پناہ ہرگز نہیں پائیں گے۔''

﴿قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا﴾ (الکھف : 109)

''کہہ دیجیے: اگر میرے رب کی باتوں (کے لکھنے) کے لیے سمندر روشنائی ہو تو یقیناً میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے گا اور اگرچہ ہم اس کے مثل (اور سمندر) بطور مدد لے آئیں۔''

﴿وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾ (لقمان : 27)

''اور سمندر اس کی سیاہی ہو، جس کے بعد سات سمندر اور ہوں تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی، یقیناً اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

[257]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْقِفِ فَقَالَ: أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي .

تخریج الحدیث سنن ابی داوٗد، کتاب السنة، باب فی القرآن، رقم : 4734، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب کیف کانت قرأۃ النبی ﷺ، رقم : 2925۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ابتدائے بعثت کے دنوں میں) رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے اور کہتے تھے: سنو! کوئی مجھے اپنی قوم کی طرف لے جائے، بلاشبہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔

[258]...... عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ فَقَرَأَ ابْنٌ لَهُ آيَةً مِنَ



الْإِنْجِيلِ فَضَحِكْتُ فَقَالَ أَتَضْحَكُ مِنْ كَلَامِ اللّٰهِ .

تخریج الحدیث سنن ابی داوٗد، کتاب السنة، باب فی القرآن، رقم : 4736، مسند احمد : 269/24، رقم : 15536۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیّدنا عامر بن شہر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا، انہوں نے کہا: میں نجاشی کے دربار میں تھا کہ اس کے بیٹے نے انجیل کی ایک آیت پڑھی، میں ہنس پڑا تو اس نے کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے کلام سے ہنستے ہو؟

[259]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ: ((إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)) .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب یزفون النسلان فی المشی، رقم : 3371 .

ترجمة الحدیث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ”تمہارا بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لیے مانگا کرتے تھے:”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ“ ”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔“

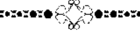
[260]...... عَنْ مُحِلِ بْنِ خَلِيفَةَ الطَّائِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ ، وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ ، لَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ ، ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ ، وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى ثُمَّ لَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَلَيَقُولَنَّ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا

النَّارَ ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ ، فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ .))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الزكاة، باب الصدقة قبل الرد، رقم : 1413، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، رقم : 1016 .

ترجمة الحديث محل بن خلیفہ طائی نے بیان کیا کہ میں نے سیّدنا عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ دو شخص آئے، ایک فقر وفاقہ کی شکایت لیے ہوئے تھا اور دوسرے کو راستوں کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جہاں تک راستوں کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے تو بہت جلد ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب ایک قافلہ مکہ سے کسی محافظ کے بغیر نکلے گا۔ اور رہا فقر وفاقہ تو قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک (مال ودولت کی کثرت کی وجہ سے یہ حال نہ ہو جائے کہ) ایک شخص اپنا صدقہ لے کر تلاش کرے لیکن کوئی اسے لینے والا نہ ملے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک شخص اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہ ہوگا اور نہ ترجمانی کے لیے کوئی ترجمان ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیا میں نے تجھے دنیا میں مال نہیں دیا تھا؟ وہ کہے گا کہ ہاں دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا میں نے تیرے پاس پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا کہ ہاں بھیجا تھا۔ پھر وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو آگ کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا پھر بائیں طرف دیکھے گا اور ادھر بھی آگ ہی آگ ہوگی۔ پس تمہیں جہنم سے ڈرنا چاہیے خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی (کا صدقہ کر کے اس سے اپنا بچاؤ کر سکو) اگر یہ بھی میسر نہ آسکے تو اچھی بات ہی منہ سے نکالے۔''

[261]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: يَا جَابِرُ! مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اسْتُشْهِدَ أَبِي [قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ] وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا ، قَالَ: أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ؟ قَالَ : بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابِهِ وَأَحْيَى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا ، فَقَالَ: [يَا عَبْدِي] تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِيكَ ، قَالَ: يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً ، قَالَ الرَّبُّ [تَبَارَكَ وَتَعَالَى]: إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي ﴿أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ﴾ قَالَ: وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَلَا



تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا﴾ الْآيَةَ

تخریج الحدیث سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران، رقم: 3010، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فيما انكرت الجهمية، رقم: 1910۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے اور فرمانے لگے: اے جابر! کیا وجہ ہے کہ میں تجھے پریشان دیکھتا ہوں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد احد کے روز شہید ہو گئے اور اپنے پیچھے عیال (بچیاں) اور قرض چھوڑ گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپ کے والد سے ملاقات کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی سے کلام کیا ہے تو پردہ کے پیچھے سے کیا ہے مگر تمہارے والد کو زندہ کر کے بغیر پردہ کے بالمشافہ کلام کیا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: خواہش کرو، میں اسے پورا کروں گا، انہوں عرض کیا: اے اللہ! مجھے (دنیا میں لوٹانے کے لیے) زندہ کر دے تاکہ میں تیرے رستہ میں دوبارہ قتل کیا جاؤں، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں لوٹیں گے، سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ آیت ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا﴾ (آل عمران: 169) اسی بارے میں نازل ہوئی ہے (تم ان کے بارے میں جو اللہ کے رستہ میں قتل ہو گئے ہیں، ان کے مردہ ہونے کا گمان نہ کرو، بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے)۔

[262]...... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ بِمَا بَدَا لَهُ .

تخریج الحدیث سنن النسائی، كتاب السهو، باب نوع آخر من الذكر بعد التشهد، رقم: 1311۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نمازی تشہد پڑھ چکے تو ان چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے: جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کی آزمائش اور مسیح ودجال کے شر سے، پھر اس کے بعد (منقول دعاؤں میں سے)

اپنے لیے اپنی پسندیدہ دعا کرے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت سمع و بصر کا بیان

﴿وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴾ (هود : 37)

''اور تو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا، اور مجھ سے ان لوگوں کے متعلق بات مت کرنا جنھوں نے ظلم (کفر) کیا، بے شک وہ غرق کیے جانے والے ہیں۔''

﴿وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴾ (الاسراء : 17)

''اور آپ کا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں کی خوب خبر رکھنے والا، (انھیں) خوب دیکھنے والا۔''

﴿إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴾ (فاطر : 31)

''بے شک اللہ اپنے بندوں کی یقیناً پوری خبر رکھنے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴾ (الحديد : 4)

''اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو، خوب دیکھنے والا ہے۔''

﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴾ (المجادلة : 1)

''یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑ رہی تھی اور اللہ کی طرف شکایت کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

﴿بَلَىٰ ۚ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ﴾ (الانشقاق : 15)

''کیوں نہیں! یقیناً اس کا رب اسے خوب دیکھنے والا تھا۔''

[263]...... عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ: ((ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا

قَرِيْبًا)) ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُوْلُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِيْ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ)) أَوْ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ بِهِ؟))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، رقم: 7386.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور جب ہم بلندی پر چڑھتے تو (زور سے چلا کر) تکبیر کہتے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگو! اپنے اوپر رحم کھاؤ! اللہ بہرا نہیں ہے اور نہ وہ کہیں دور ہے۔ تم ایک سننے، بہت واقف کار اور قریب رہنے والی ذات کو بلاتے ہو۔'' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے میں اس وقت دل میں ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کہہ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''عبداللہ بن قیس! ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کہا کرو کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔'' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں یہ نہ بتادوں؟''

اللہ عزوجل کے ہنسنے کا بیان

[264]...... عَنْ أَبِی رَزِينٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ضَحِكَ رَبُّنَا مِنْ قُنُوطِ عِبَادِهِ وَقُرْبِ غِيَرِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَ يَضْحَكُ الرَّبُّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَنْ نَعْدَمَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ خَيْرًا.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فيما انكرت الجهمية، رقم: 181۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔ السلسلة الصحيحة، رقم: 2810.

ترجمة الحديث سیّدنا ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب بندوں کی مایوسی پر ہنستا ہے حالانکہ اس کی طرف سے حالات کی تبدیلی قریب ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا رب تعالیٰ ہنستا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: ہم ایسے رب کی خیر سے کبھی محروم نہیں ہوں گے جو ہنستا ہے۔

[265]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ

عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الجهاد والسير، باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم، رقم : 2826، صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب بيان الرجلين يقتل احدهما الآخر يدخلان الجنة، رقم : 1890 .

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ ایسے دو آدمیوں پر ہنس دے گا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا اور پھر بھی دونوں جنت میں داخل ہو گئے۔ پہلا وہ جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا وہ شہید ہو گیا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قاتل کو توبہ کی توفیق دی اور وہ بھی اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔ اس طرح دونوں قاتل و مقتول بالآخر جنت میں داخل ہو گئے۔''

[266]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوْهَا أَوْ مُنَافِقُوْهَا۔شَكَّ إِبْرَاهِيْمُ۔ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ نَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ. فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُوْنَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيْزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ! سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ((فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْمِنُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ أَوِ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ أَوِ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ. ثُمَّ يَتَجَلَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ

الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ بِآثَارِ السُّجُوْدِ تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيْتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُوْدٍ وَمَوَاثِيْقَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيْتَ أَبَدًا؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ وَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى يَقُوْلَ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيْتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِيْ مَا شَاءَ مِنْ عُهُوْدٍ وَمَوَاثِيْقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيْهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أَعْطَيْتُكَ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! لَا أَكُوْنَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ حَتَّى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ لَهُ: تَمَنَّهْ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى لَهُ حَتَّى إِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهُ وَيَقُوْلُ: وَكَذَا وَكَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ: ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ: وجوهٌ يومئذ...... الخ، رقم: 7437.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: نہیں، اے اللہ کے رسول! پھر آپ نے پوچھا: ''کیا جب بادل نہ ہوں تو تم کو سورج دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے قیامت کے دن۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ تم میں جو کوئی جس چیز کی پوجا پاٹ کیا کرتا تھا وہ اس کے پیچھے لگ جائے، چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا، جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے لگ جائے گا (اسی طرح قبروں تعزیوں کے پجاری قبروں تعزیوں کے پیچھے لگ جائیں گے) پھر یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں بڑے درجہ کے شفاعت کرنے والے بھی ہوں گے یا منافق بھی ہوں گے۔ ابراہیم کو ان لفظوں میں شک تھا۔ پھر اللہ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم یہیں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ہمارا رب آ جائے جب ہمارا رب آ جائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، وہ اقرار کریں گے کہ تو ہمارا رب ہے، چنانچہ وہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے اور دوزخ کی پیٹھ پر پل صراط نصب کر دیا جائے گا میں اور میری امت سب سے پہلے اسے پار کرنے والے ہوں گے اور اس دن صرف انبیاء بات کر سکیں گے اور ان انبیاء کی زبان پر یہ ہو گا: اے اللہ! مجھے محفوظ رکھ مجھے محفوظ رکھ۔ اور دوزخ میں درخت سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا: ہاں، اے اللہ کے رسول! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ سعدان کے کانٹوں ہی کی طرح ہوں گے، البتہ وہ اتنے بڑے ہوں گے کہ اس کا طول وعرض اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہ ہو گا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے بدلے میں اچک لیں گے تو ان میں سے کچھ وہ ہوں گے جو تباہ ہونے والے ہوں گے اور اپنے عمل بد کی وجہ سے وہ دوزخ میں گر جائیں گے یا اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوں گے اور ان میں سے بعض ٹکڑے کر دیے جائیں گے یا بدلہ دیے جائیں گے یا اسی جیسے الفاظ بیان کیے۔ پھر اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا اور جب بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو گا اور دوزخیوں میں سے جسے اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کے

ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، انہیں دوزخ سے باہر نکال لیں، یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرنا چاہے گا۔ ان میں سے جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا تھا، چنانچہ فرشتے انہیں سجدوں کے نشان سے دوزخ میں پہچانیں گے۔ دوزخ ابن آدم کا ہر عضو جلا کر بھسم کردے گی سوائے سجدے کے نشان کے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو جلائے (یا اللہ! ہم گنہگاروں کو دوزخ سے محفوظ رکھنا ہمیں تیری رحمت سے یہی امید ہے) چنانچہ یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ یہ جل بھن چکے ہوں گے، پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا اور یہ اس کے نیچے سے اس طرح اگ کر نکلیں گے جس طرح سیلاب کے کوڑے کرکٹ سے سبزہ اگ آتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہوگا۔ ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہوگا، وہ ان دوزخیوں میں سب سے آخری انسان ہوگا جسے جنت میں داخل ہونا ہے۔ وہ کہے گا: اے رب! میرا منہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کی گرم ہوا نے پریشان کر رکھا ہے اور اس کی تیزی نے جھلسا ڈالا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وہ اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کردوں تو تُو مجھ سے کچھ اور مانگے گا؟ وہ کہے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور وہ شخص اللہ رب العزت سے بڑے عہد و پیمان کرے گا۔ چنانچہ اللہ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا۔ پھر جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ اسے خاموش رہنے دینا چاہے گا، پھر وہ کہے گا اے رب! مجھے صرف جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے وعدے نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے دے دیا ہے اس کے سوا اور کچھ کبھی تو نہیں مانگے گا؟ افسوس ابن آدم تو کتنا وعدہ خلاف ہے، پھر وہ کہے گا اے رب! اور اللہ سے دعا کرے گا آخر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو تُو اس کے سوا کچھ اور مانگنے گا؟ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگوں گا اور جتنے اللہ چاہے گا وہ شخص وعدے کرے گا، چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا، پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی اور دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر خیر اور مسرت ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ شخص خاموش رہے گا، پھر کہے گا: یا رب! مجھے جنت میں پہنچا دے اللہ تعالیٰ اس پر کہے گا: کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کچھ میں نے تجھے دے دیا ہے اس کے سوا تو اور کچھ نہیں مانگے گا اللہ تعالیٰ فرمائے

گا افسوس! ابن آدم تو کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ کہے گا: اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بڑھ کر بد بخت نہ بنا، چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں پر ہنس دے گا، جب ہنس دے گا تو اس کے متعلق کہے گا اسے جنت میں داخل کر دو۔ جب جنت میں اسے داخل کر دے گا تو اس سے فرمائے گا کہ اپنی آرزوئیں بیان کر، وہ اپنی تمام آرزوئیں بیان کر دے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلا دے گا۔ وہ کہے گا کہ فلاں چیز، فلاں چیز، یہاں تک کہ اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ آرزوئیں اور انہیں جیسی اور تمہیں ملیں گی۔'' (اللھم ارزقنا: آمین)

[267]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلاً، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَضُمُّ، أَوْ يُضِيْفُ هٰذَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ: أَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَانٍ، فَقَالَ: هَيِّئِيْ طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوْا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ، غَدَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوْقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الحشر: 9]

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ویؤثرون علی انفسهم...... الخ، رقم: 3798.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب (خود ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی مراد ہیں) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھوکے حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے یہاں بھیجا۔ (تا کہ ان کو کھانا کھلا دیں) ازواج نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان کی کون مہمانی کرے گا؟'' ایک انصاری صحابی بولے میں کروں گا۔ چنانچہ وہ ان کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خاطر تواضع کر، بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو

اور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انہیں سلا دو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو (بھوکا) سلا دیا۔ پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھی جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انہوں نے اسے بجھا دیا۔ اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ لیکن ان دونوں نے (اپنے بچوں سمیت رات) فاقہ سے گزار دی، صبح کے وقت جب وہ صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم دونوں میاں بیوی کے نیک عمل پر رات کو اللہ تعالیٰ ہنس پڑا یا (یہ فرمایا کہ اسے) پسند کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور وہ (انصار) ترجیح دیتے ہیں اپنے نفسوں کے اوپر (دوسرے غریب صحابہ کو) اگرچہ وہ خود بھی فاقہ ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا گیا، سو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کی صفت محبت کا بیان

﴿وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۱۹۰﴾ (البقرۃ: 190)

''اور تم زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

﴿وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَ اَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۹۵﴾ (البقرۃ: 195)

''اور تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھ ہلاکت (کے کام) میں نہ ڈالو اور تم نیکی کرو، یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝۲۲۲﴾ (البقرۃ: 222)

''بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷۶﴾ (آل عمران: 76)

''بے شک اللہ متقیوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۴۶﴾ (آل عمران: 146)

''اور اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝۱۵۹﴾ (آل عمران: 159)

''پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسا کریں، بے شک اللہ بھروسا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴾ (المائدة: 42)

''بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿ مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴾ (المائدة : 54)

''تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے، تو پھر اللہ جلد ایسے لوگ لائے گا کہ وہ ان سے محبت کرتا ہوگا، اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے، وہ مومنوں پر نرمی کرنے والے ہوں گے اور کافروں پر سختی کرنے والے، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے، اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ (بڑی) وسعت والا، خوب جاننے والا ہے۔''

﴿ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴾ (التوبة : 108)

''اس میں ایسے لوگ ہیں جو (اس بات کو) پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ ﴾

(الصف : 4)

''بلاشبہ اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں، جیسے وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں۔''

[**268**]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِي السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب مع جبریل...... الخ، رقم : 7485، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب اذا احب اللّٰه عبد احببه الی عباده، رقم : 2637.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح روئے زمین میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہوجاتی ہے۔“

[269]...... عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِيْ اِبِلِهٖ فَجَآئَهٗ ابْنُهٗ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهٗ سَعْدٌ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهٗ اَنَزَلْتَ فِيْ اِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ؟ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِيْ صَدْرِهٖ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، رقم : 2965.

ترجمة الحدیث سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کے پاس تھے کہ ان کے بیٹے عمر (بن سعد) ان کے پاس آئے، جب سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو کہا: میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، وہ اترے اور ان (سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ) سے کہا: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے پاس رہائش پذیر ہوگئے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے کہ وہ سلطنت کے بارے میں باہم لڑ رہے ہیں (آپ بھی اپنا حصہ مانگیں۔) سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ضرب لگائی اور کہا: خاموش رہو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی ہو، غنی ہو اور گم نام (گوشہ نشیں) ہو۔

[270]...... عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ قُلْتُ

وَعَلَيْكُمْ)).

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الادب، باب الرفق فی الامر کله، رقم: 6024، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب النهی عن ابتداء اهل......الخ، رقم: 2165.

ترجمة الحديث نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا السام علیکم (تمہیں موت آئے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ (تمہیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ٹھہرو، اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی اور ملائمت کو پسند کرتا ہے۔'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ علیکم'' (اور تمہیں بھی)

[271]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ: هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ)).

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الادب، باب ما یستحب من العطاس......الخ، رقم: 6223، صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب تشمیت العاطس، رقم: 2994.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے، حق ہے کہ اس کا جواب يرحمك الله سے دے۔ لیکن جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اس لیے جہاں تک ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب وہ منہ کھول کر ہاہاہا کہتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔''

[272]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبَّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ.

تخريج الحديث سنن الترمذی، کتاب الادب، باب: ان الله تعالیٰ یحب ان......الخ، رقم: 2819۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے پر اپنی نعمت کے اثر کو دیکھنا پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفتِ غضب کا بیان

﴿غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (النساء : 93)

''اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور اللہ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

﴿مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ﴾ (المائدة : 60)

''یہ وہ شخص ہے کہ اللہ نے اس پر لعنت کی اور اس پر اپنا غضب نازل کیا، اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دیا، اور اس شخص نے شیطان کی بندگی کی، وہی لوگ بدتر درجے میں ہیں اور سیدھی راہ سے وہ سب سے زیادہ گمراہ ہیں۔''

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (المجادله : 14)

''کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے ان لوگوں کو دوست بنا لیا جن پر اللہ غصے ہوگیا، وہ نہ تم سے ہیں اور نہ ان سے اور وہ جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں۔''

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ﴾ (الممتحنة : 13)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کو دوست مت بناؤ جن پر اللہ غصے ہوگیا، جو آخرت سے اسی طرح ناامید ہو چکے ہیں جس طرح وہ کافر ناامید ہو چکے ہیں جو قبروں والے ہیں۔''

[273]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِیْ كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِی تَغْلِبُ غَضَبِی)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی قول اللّٰہ تعالٰی وھو الذی...... الخ، رقم : 3194، صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فی سعة رحمة اللّٰہ تعالٰی، رقم : 6969.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے

جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنی کتاب میں لکھ دیا اور وہ (کتاب) عرش کے اوپر اس کے پاس ہے: یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی۔''

[274]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ، يَسْأَلُ عَنِ الدِّيْنِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُوْدِ، فَسَأَلَهُ عَنْ دِيْنِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِيْنَ دِيْنَكُمْ، فَأَخْبِرْنِي. فَقَالَ: لاَ تَكُوْنُ عَلَى دِيْنِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ، قَالَ زَيْدٌ: مَا أَفِرُّ إِلاَّ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ، وَلاَ أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَنَا أَسْتَطِيْعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِيْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلاَّ أَنْ تَكُوْنَ حَنِيْفًا، قَالَ زَيْدٌ: وَمَا الْحَنِيْفُ؟ قَالَ: دِيْنُ إِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلاَ نَصْرَانِيًّا وَلاَ يَعْبُدُ إِلاَّ اللّٰهَ، فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَقَالَ: لَنْ تَكُوْنَ عَلَى دِيْنِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ. قَالَ: مَا أَفِرُّ إِلاَّ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلاَ أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلاَ مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَنَا أَسْتَطِيْعُ فَهَلْ تَدُلُّنِيْ عَلَى غَيْرِهِ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلاَّ أَنْ تَكُوْنَ حَنِيْفًا، قَالَ: وَمَا الْحَنِيْفُ؟ قَالَ: دِيْنُ إِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلاَ نَصْرَانِيًّا وَلاَ يَعْبُدُ إِلاَّ اللّٰهَ، فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِيْ إِبْرَاهِيْمَ خَرَجَ، فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَشْهَدُ أَنِّيْ عَلَى دِيْنِ إِبْرَاهِيْمَ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب مناقب الانصار، باب حديث زيد بن عمرو بن نفيل، رقم: 3827.

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ زید بن عمرو بن نفیل شام گئے۔ دین (خالص) کی تلاش میں نکلے۔ وہاں وہ ایک یہودی عالم سے ملے تو انہوں نے ان کے دین کے بارے میں پوچھا اور کہا ممکن ہے میں تمہارا دین اختیار کرلوں، اس لیے تم مجھے اپنے دین کے متعلق بتاؤ۔ یہودی عالم نے کہا کہ ہمارے دین میں تم اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتے جب تک تم اللہ کے غضب کے ایک حصہ کے لیے تیار نہ ہو جاؤ۔ اس پر زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واہ میں اللہ کے غضب ہی سے بھاگ کر آیا ہوں، پھر اللہ کے غضب کو میں اپنے اوپر کبھی نہ لوں گا اور نہ مجھ کو اسے اٹھانے کی طاقت ہے! کیا تم مجھے کسی اور دین کا کچھ پتہ بتا سکتے ہو؟ اس عالم نے کہا میں نہیں جانتا (کوئی دین سچا ہو تو دینِ حنیف ہو) زید نے پوچھا: دینِ حنیف کیا ہے

؟اس عالم نے کہا کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کا دین جو نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی اور وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زید وہاں سے چلے آئے اور ایک نصرانی پادری سے ملے۔ ان سے بھی اپنا خیال بیان کیا اس نے بھی یہی کہا کہ تم ہمارے دین میں آؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی لعنت میں سے ایک حصہ لو گے۔ زید نے کہا: میں اللہ کی لعنت سے ہی بچنے کے لیے تو یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ اللہ کی لعنت اٹھانے کی مجھ میں طاقت نہیں اور نہ میں اس کا یہ غضب کسی طرح اٹھا سکتا ہوں! کیا تم میرے لیے اس کے سوا کوئی دین بتلا سکتے ہو۔ پادری نے کہا کہ میری نظر میں ہو تو صرف ایک دین حنیف سچا دین ہے زید نے پوچھا دین حنیف کیا ہے ؟ کہا کہ وہ دینِ ابراہیم علیہ السلام ہے جو نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی اور اللہ کے سوا کسی کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ زید نے جب دین ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ان کی یہ رائے سنی تو وہاں سے روانہ ہو گئے اور اس سر زمین سے باہر نکل کر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا کی: اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں دین ابراہیم علیہ السلام پر ہوں۔

[275]...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهِ -يُشِيْرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ- اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب المغازی، باب ما اصاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجراح يوم احد، رقم : 4073، صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب اشتداد غضب الله......الخ، رقم : 1793.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہوا جس نے اس کے نبی کے ساتھ یہ کیا۔ آپ کا اشارہ آگے کے دندان مبارک کی طرف تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ غضب اس شخص پر انتہائی سخت ہوا۔ جسے اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے راستے میں قتل کیا۔''

[276]...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُوشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلها الجبارون……، رقم : 2857.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم نے طویل عمر پائی تو جلدی ایسے لوگ دیکھو گے، جن کے ہاتھوں میں گائیوں کی دموں جیسے کوڑے یا ڈنڈے ہوں گے، وہ صبح اللہ کے غضب میں کریں گے اور شام اللہ کی ناراضی میں کریں گے۔''

اللہ عزوجل کے چہرہ مبارک کا بیان

﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴾ (القصص : 88)

''اور آپ اللہ کے ساتھ کسی کو الٰہ کو مت پکاریں، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے، اسی کی حاکمیت و فرمانروائی ہے اور تم (سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

﴿وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴾ (الرحمٰن : 27)

''اور تمہارے رب کا چہرہ باقی رہے گا، جو بڑی شان اور عزت والا ہے۔''

[277]…… عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ﴾ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ)) فَقَالَ: ﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ)) قَالَ: ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَذَا أَيْسَرُ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالٰى: كل شئى هالك الا وجهه، رقم : 7406.

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ کہہ دیجئے: وہ قادر ہے اس پر کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب نازل کرے۔'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''میں تیرے چہرے کی پناہ مانگتا ہوں۔'' پھر آیت کے یہ الفاظ نازل ہوئے کہ ''یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب آجائے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کہا: ''میں تیرے چہرے کی پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر یہ آیت نازل

ہوئی: ''یا تمہیں فرقہ بندی میں مبتلا کردے'' (کہ یہ بھی عذاب کی قسم ہے)۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ آسان ہے بہ نسبت پہلے عذابوں کے۔''

[**278**]...... عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب ما جاء ان الاعمال بالنية، رقم: 56.

ترجمة الحديث سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک تو جو کچھ خرچ کرے اور اس سے تیری نیت اللہ کی رضا حاصل کرنا ہو تو تجھ کو اس کا ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ اس پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے۔''

[**279**]...... عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ۔ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ، وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي، فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ)) قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ: فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُلْ ذٰلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)) قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلٰى الْمُنَافِقِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلٰى

النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب المساجد فی البيوت، رقم : 425.

ترجمة الحديث محمود بن ربیع انصاری نے بیان کیا کہ سیّدنا عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور غزوہ بدر کے حاضر ہونے والوں میں سے تھے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول! میری بینائی میں کچھ فرق آ گیا ہے اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا ہوں، لیکن جب برسات کا موسم آتا ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان جو وادی ہے وہ بھر جاتی ہے اور بہنے لگ جاتی ہے اور میں انہیں نماز پڑھانے کے لیے مسجد تک نہیں جا سکتا، اے اللہ کے رسول! میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور (کسی جگہ) نماز پڑھ دیں تاکہ میں اسے نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں، راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عتبان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ان شاء اللہ میں تمہاری اس خواہش کو پورا کروں گا۔'' سیّدنا عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (دوسرے دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب دن چڑھا تو دونوں تشریف لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے اجازت دے دی، جب آپ گھر میں تشریف لائے تو بیٹھے بھی نہیں اور پوچھا کہ ''تم اپنے گھر کے کس حصہ میں مجھ سے نماز پڑھنے کی خواہش رکھتے ہو؟'' سیّدنا عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی، ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور صف باندھی پس آپ نے دو رکعات (نفل) نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا، سیّدنا عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے آپ کو تھوڑی دیر کے لیے روکا اور آپ کی خدمت میں حلیم پیش کیا جو آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا، سیّدنا عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محلّہ والوں کا ایک مجمع گھر میں لگ گیا اور مجمع میں سے ایک شخص بولا کہ مالک بن دخیشن یا (یہ کہا) ابن دخشن دکھائی نہیں دیتا؟ اس پر کسی دوسرے نے کہہ دیا کہ وہ تو منافق ہے جسے اللہ تعالیٰ اور رسول سے کوئی محبت نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: ''ایسا مت کہو، کیا تم دیکھتے نہیں کہ اس نے ''لا اله الا الله'' کہا ہے اور اس سے مقصود خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنا ہے۔'' تو منافقت کا الزام لگانے والا بولا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے، ہم تو بظاہر اس کی توجہات اور دوستی منافقوں ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنے والے پر، اگر اس کا مقصد خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو، تو دوزخ کی

آگ حرام کر دی ہے۔"

[280]...... عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَىٰ مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ بَنَىٰ مَسْجِدًا)) قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ ((يَبْتَغِي بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب من بنى مسجدا، رقم : 450، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل بناء المساجد والحث عليها، رقم : 533.

ترجمة الحديث عبیداللہ بن اسود خولانی نے بیان کیا کہ انہوں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مسجد نبوی کی تعمیر کے متعلق لوگوں کی (ناقدانہ) باتوں کو سن کر انہوں نے فرمایا کہ تم لوگوں نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں۔ حالانکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ "جس نے مسجد بنائی"، بکیر (راوی) نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: "اس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو، تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس کے لیے بنائے گا۔"

اللہ تعالیٰ کے قدم مبارک کا بیان

[281]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا)).

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب النار يدخلها الجبارون، رقم : 2846.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، انہوں نے بہت سی

احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جنت اور دوزخ نے (اپنے اپنے بارے میں) ایک دوسرے کو دلائل دیے۔ دوزخ نے کہا: مجھے تکبر اور جبر کرنے والوں (کا ٹھکانا ہونے) کی بنا پر ترجیح حاصل ہے۔ جنت نے کہا: میرا کیا حال ہے کہ میرے اندر لوگوں میں سے کمزور، خاک نشین اور سیدھے سادھے لوگ داخل ہوں گے؟ تو اللہ عزوجل نے جنت سے فرمایا: ”تو سرتاپا میری رحمت ہے، تیرے ذریعے سے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا رحمت سے نوازدوں گا اور دوزخ سے کہا: تو صرف اور صرف میرا عذاب ہے، تیرے ذریعے سے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب میں ڈالوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کے لیے اتنے بندے ہیں جن سے ہو بھر جائے۔ جہاں تک آگ کا تعلق ہے تو وہ نہیں بھرے گی، یہاں تک کہ اللہ...... تبارک وتعالیٰ...... اپنا قدم مبارک (اس پر) رکھ دے گا تو وہ کہے گی: بس، بس، بس، اس وقت وہ بھر جائے گی، اس کے بعض حصے بعض کے ساتھ سمٹ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ (اس کے لیے) ایک مخلوق تیار کر دے گا۔“

[282]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ، حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ)) .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله وتقول هل من مزید، رقم: 4848، صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب النار یدخلها الجبارون، رقم: 2848.

ترجمة الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جہنم میں دوزخیوں کو ڈالا جائے گا اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم مبارک اس پر رکھے گا اور وہ کہے گی کہ بس بس۔“

اللہ تعالیٰ کی پنڈلی مبارک کا بیان

﴿ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ ﴾ (القلم: 42، 43)

”جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور وہ سجدے کی طرف بلائے جائیں گے تو وہ طاقت نہیں

رکھیں گے۔ ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ذلت انھیں گھیرے ہوئے ہوگی، حالانکہ انھیں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا، جب کہ وہ صحیح سالم تھے۔“

[283]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ فَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا)).

تخریج الحدیث صحيح بخاری، كتاب التفسير، باب يوم يكشف عن ساق، رقم: 4919.

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ارشاد فرما رہے تھے: ”ہمارا رب قیامت کے دن اپنی پنڈلی کھولے گا اس وقت ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمنہ عورت اس کے لیے سجدہ میں گر پڑیں گے۔ صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں دکھاوے اور ناموری کے لیے سجدہ کرتے تھے۔ جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ ہو جائے گی۔“ (وہ سجدہ کے لیے مڑ نہ سکیں گے)۔

[284]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ [وَالْقَمَرِ] إِذَا كَانَتْ صَحْوًا؟)) قُلْنَا: لَا قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهَا)) ثُمَّ قَالَ: ((يُنَادِي مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيْبِ مَعَ صَلِيْبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُوْدِ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ قَالُوْا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ؟ قَالُوْا: نُرِيْدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ: اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِيْ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نُرِيْدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ: اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ [فِيْ جَهَنَّمَ] حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا يُجْلِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُوْلُوْنَ:

فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا))، قَالَ: ((فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ رَأَوْهُ فِيْهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُوْلُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُوْلُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُوْنَهَا فَيَقُوْلُوْنَ: السَّاقُ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْجَسْرُ؟ قَالَ: ((مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيْفُ وَكَلَالِيْبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عَقِيْفَةٌ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا: السَّعْدَانُ يَمُرُّ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَأَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوْشٌ وَمَكْدُوْشٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِيْ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِيْ إِخْوَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ وَيُحَرِّمُ اللّٰهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمَيْهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا)) وَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُوْنِيْ فَاقْرَؤُوْا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا﴾ [النساء: 40] ((فَيَشْفَعُ النَّبِيُّوْنَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِيْ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ فِيْ حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوْهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيْمُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ

أَهْلُ الْجَنَّةِ: هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالٰى: وجوهٌ يومئذ ناضرة...... الخ، رقم : 7439.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''کیا تم کو سورج اور چاند دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے، جبکہ آسمان بھی صاف ہو؟'' ہم نے کہا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ارشاد فرمایا: ''پھر اپنے رب کے دیدار میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پیش آئے گی جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی۔'' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ پوجا کیا کرتی تھی، چنانچہ صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجاری اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔ ان میں نیک و بد دونوں قسم کے مسلمان ہوں گے اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ لوگ بھی ہوں گے، پھر دوزخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی اور وہ ایسی چمکدار ہوگی جیسے ریت کا میدان ہوتا ہے (جو دور سے پانی معلوم ہوتا ہے) پھر یہودیوں سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ عزیز، ابن اللہ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ انہیں جواب ملے گا کہ تم جھوٹے ہو اللہ کی نہ کوئی بیوی ہے نہ کوئی لڑکا تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے سیراب کیا جائے۔ ان سے کہا جائے گا کہ (پیو وہ اس چمکتی ریت کی طرف پانی سمجھ کر چلیں گے) اور پھر وہ جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم مسیح ابن اللہ کی پوجا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو اللہ کی نہ بیوی تھی اور نہ کوئی بچہ، اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم چاہتے ہیں کہ پانی سے سیراب کیے جائیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ پیو (ان کو بھی اس چمکتی ریت کی طرف چلایا جائے گا) اور انہیں بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ نیک و بد دونوں قسم کے مسلمان، ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگ کیوں رکے ہوئے ہو جب کہ سب لوگ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے ہم دنیا میں ان سے ایسے وقت جدا

ہوئے کہ ہمیں ان کی دنیاوی فائدوں کے لیے بہت زیادہ ضرورت تھی اور ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا ہے کہ ہر قوم اس کے ساتھ ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی اور ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔'' بیان کیا کہ ''پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انہوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں! لوگ کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس دن انبیا کے سوا اور کوئی بات نہیں کرے گا، پھر پوچھے گا: کیا تمہیں اس کی کوئی نشانی معلوم ہے؟ وہ کہیں گے کہ ''ساق'' (پنڈلی) پھر اللہ اپنی پنڈلی کو کھولے گا اور ہر مؤمن اس کے لیے سجدے میں گر جائے گا۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دکھاوے اور شہرت کے لیے اسے سجدہ کرتے تھے، وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ تختے کی طرح ہو کر رہ جائے گی، پھر انہیں پل پر لایا جائے گا۔'' ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ ایک پھسلواں گرنے کا مقام ہے اس پر سنسنیاں ہیں، آنکڑے ہیں، چوڑے چوڑے کانٹے ہیں، ان کے سر خمدار سعدان کے کانٹوں کی طرح جو نجد کے ملک میں ہوتے ہیں مؤمن اس پر سے پلک جھپکنے کی طرح، بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑے اور سواری کی طرح گزر جائیں گے۔ ان میں بعض تو صحیح سلامت نجات پانے والے ہوں گے اور بعض جہنم کی آگ سے جھلس کر بچ نکلنے والے ہوں گے یہاں تک کہ آخری شخص اس پر سے گھسٹتے ہوئے گزرے گا تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے زیادہ مسلمان لوگ اللہ سے تقاضا اور مطالبہ کریں گے اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے انہیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے (نیک) اعمال کرتے تھے (ان کو بھی دوزخ سے آزاد فرما) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک اشرفی کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے دوزخ سے نکال لو اور اللہ ان کے چہروں کو دوزخ پر حرام کر دے گا، چنانچہ وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ بعض کا تو جہنم میں قدم اور آدھی پنڈلی جلی ہوئی ہے، چنانچہ جنہیں وہ پہچانیں گے انہیں دوزخ سے نکالیں گے، پھر واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا جس کے دل میں آدھی اشرفی کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ، چنانچہ جن کو وہ پہچانتے ہوں گے ان کو نکالیں گے، پھر وہ واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پہچانے جانے والوں کو نکالیں گے۔'' ابو

سعید رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت پڑھو: ''اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا اگر نیکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے۔'' پھر انبیا، مؤمنین اور فرشتے شفاعت کریں گے اور پروردگار کا ارشاد ہوگا کہ اب خاص میری شفاعت باقی رہ گئی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے ایک مٹھی بھر لے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئلہ ہوگئے ہوں گے، پھر وہ جنت کے سرے پر ایک نہر میں ڈال دیے جائیں گے جسے نہر آب حیات کہا جاتا ہے اور یہ لوگ اس کے کنارے سے اس طرح ابھریں گے جس طرح سیلاب کے کوڑے کرکٹ سے سبزہ ابھر آتا ہے تم نے یہ منظر کسی چٹان کے یا کسی درخت کے کنارے دیکھا ہوگا تو جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے وہ سبزا بھرتا ہے اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ابھرتا ہے، پھر وہ اس طرح نکلیں گے جیسے موتی چمکتا ہے اس کے بعد ان کی گردنوں پر مہر لگا دی جائے گی (کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں) اور انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا اہل جنت انہیں ''عتقاء الرحمٰن'' کہیں گے۔ انہیں اللہ نے بلا عمل کے جو انہوں نے کیا ہو اور بلا خیر کے جو ان سے صادر ہوئی ہو جنت میں داخل کیا ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی اور بھی ملے گا۔''

اللہ تعالیٰ کی صفتِ رضا کا بیان

﴿ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴾

(آل عمران: 162)

''بھلا جو شخص اللہ کی رضا کے پیچھے چل رہا ہو، اس شخص جیسا ہوسکتا ہے جو اللہ کی ناراضی لے کر لوٹے اور جس کا ٹھکانا جہنم ہے؟ اور وہ بدترین لوٹنے کی جگہ ہے۔''

﴿ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾

(المائدة: 119)

''اللہ فرمائے گا: یہ ایسا دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا، ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

﴿ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (التوبة : 72)

''اور اللہ کی رضا مندی سب سے بڑھ کر (نعمت) ہوگی، یہی عظیم کامیابی ہے۔''

﴿ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾

(التوبة : 109)

''کیا بھلا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ اور (اس کی) رضا پر رکھی، (وہ) بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد (دریا کے) ایک کھوکھلے گرنے والے کنارے پر رکھی؟ پھر وہ اسے جہنم کی آگ میں لے گرے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

﴿ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴾ (الحشر : 8)

''جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکال باہر کیے گئے۔ وہ اللہ کی طرف سے کچھ فضل اور رضا تلاش کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں۔''

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (الفتح : 29)

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تا کہ وہ ان

کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔''

﴿ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ﴾ (البينة : 8)

''اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے۔ یہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈر گیا۔''

[285]...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ! وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ: أَلَا أُعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب التوحيد، باب كلام الرب مع اهل الجنة، رقم: 7518، صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب احلال الرضوان على اهل الجنة، رقم: 2829.

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جنت والوں سے کہے گا: اے جنت والو! وہ بولیں گے حاضر تیری خدمت کے لیے مستعد، ساری بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں، ہم خوش ہوں گے اے رب! اور تو نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو کسی مخلوق کو نہیں عطا کیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے افضل انعام نہ دوں؟ جنتی پوچھیں گے اے رب! اس سے افضل کیا چیز ہوسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اپنی خوشی تم پر اتارتا ہوں اور اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔''

[286]...... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الصلوة، باب ما يقال في الركوع والسجود، رقم: 486.

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو آپ کو ٹٹولنے لگی، میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر پڑا، اس وقت آپ سجدے میں تھے، آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ کہہ رہے تھے: "اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَآءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ" "اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری ثنا پوری طرح بیان نہیں کرسکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود بیان کی۔"

اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کا بیان

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾﴾ (المائدۃ: 64)

"اور یہودیوں نے کہا: "اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔" بندھ گئے انھی کے ہاتھ اور لعنت پڑی ان پر ان کے اس قول (ان کی اس بکواس) کی وجہ سے، بلکہ اللہ کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ (قرآن) جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے، ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور کفر میں ضرور اضافے کا باعث بنے گا۔ اور ہم نے قیامت کے دن تک ان کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیا ہے۔ جب کبھی وہ لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور وہ زمین میں فساد کرنے کو دوڑتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ

بِيَمِينِهِۦ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٧﴾ ﴾ (الزمر : 67)

''اور انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جو اس کی قدر کا حق ہے، حالانکہ قیامت کے دن زمین ساری اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک بنا رہے ہیں۔''

﴿ قَالَ يَٰٓإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ ٱلْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ ﴾ (ص : 75)

''فرمایا اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لیے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا؟ کیا تو بڑا بن گیا، یا تھا ہی اونچے لوگوں میں سے؟''

[287]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ؟))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول الله تعالى ﴿ملك الناس﴾، رقم: 7382، صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، رقم: 2787.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ قیامت کے دن زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔''

[288]...... عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَجْمَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِاسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ! أَمَا تَرَى النَّاسَ؟ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكَ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوْا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا وَلَكِنِ ائْتُوْا مُوْسَى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى

فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ أَصَابَهُ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسَى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوْحَهُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا[ﷺ] عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُوْنِّيْ فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّيْ وَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّيْ وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِيْ ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّيْ بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيْهَا ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّيْ وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِيْ ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّيْ بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيْهَا رَبِّيْ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّيْ وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِيْ ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ! وَ قُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ فَأَحْمَدُ رَبِّيْ بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيْهَا رَبِّيْ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ))، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول اللّٰه تعالٰى: ﴿لما خلقت بيدى﴾، رقم : 7410، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب ادنى اهل الجنة منزله فيها، رقم 193.

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی طرح جیسے ہم دنیا میں جمع ہوتے ہیں، مؤمنوں کو اکٹھا کرے گا (وہ گرمی وغیرہ سے پریشان ہوکر) کہیں گے کاش! ہم کسی کی سفارش اپنے مالک کے پاس لے جاتے تا کہ ہمیں اپنی اس حالت سے آرام ملتا، چنانچہ سب مل کر آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے ان سے کہیں گے: اے آدم! آپ لوگوں کا حال نہیں دیکھتے کس بلا میں گرفتار ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے (خاص) اپنے ہاتھ سے بنایا اور فرشتوں سے

آپ کو سجدہ کرایا اور ہر چیز کے نام آپ کو بتائے (ہر لغت میں بولنا بات کرنا سکھلایا) کچھ سفارش کیجئے تا کہ ہم کو اس جگہ سے نجات ہو کر آرام ملے۔ کہیں گے میں اس لائق نہیں، ان کو وہ گناہ یاد آ جائے گا جو انہوں نے کیا تھا (ممنوع درخت میں سے کھانا) مگر تم لوگ ایسا کرو نوح پیغمبر کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف بھیجا تھا۔ آخر وہ لوگ سب نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے، میں اس لائق نہیں اپنی خطا جو انہوں نے (دنیا میں) کی تھی یاد کریں گے اور کہیں گے تم لوگ ایسا کرو ابراہیم پیغمبر کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں (ان کے پاس جائیں گے) وہ بھی اپنی خطائیں یاد کر کے کہیں گے میں اس لائق نہیں، لہٰذا تم موسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ اللہ نے ان کو تورات عنایت فرمائی، ان سے بول کر باتیں کیں یہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں اپنی خطا جو انہوں نے دنیا میں کی تھی یاد کریں گے مگر تم ایسا کرو عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کے خاص روح ہیں، یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں، لہٰذا تم ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کی اگلی پچھلی خطائیں سب بخش دی گئی ہیں۔ آخر یہ سب لوگ جمع ہو کر میرے پاس آئیں گے۔ میں چلوں گا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت مانگوں گا، مجھے اجازت ملے گی۔ میں اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اسے منظور ہے وہ مجھے سجدے ہی میں پڑا رہنے دے گا، اس کے بعد حکم ہوگا محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری عرض سنی جائے گی، تمہاری درخواست منظور ہوگی، تمہاری سفارش مقبول ہوگی، اس وقت میں اپنے مالک کی ایسی ایسی تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھا چکا ہے۔ (یا سکھلائے گا) پھر لوگوں کی سفارش شروع کر دوں گا۔ سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں ان کو بہشت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوں گا اور اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا جب تک پروردگار چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا، اس کے بعد ارشاد ہوگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا سر اٹھاؤ! جو تم کہو گے سنا جائے گا، سفارش کرو گے تو قبول ہوگی اور جس کا سوال کرو گے تو دیا جائے گا، پھر میں اپنے پروردگار کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اللہ نے مجھے سکھلائیں (یا سکھلائے گا) اس کے بعد سفارش شروع کر دوں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں ان کو بہشت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوں گا۔ عرض کروں گا: اے پروردگار! اب تو دوزخ میں ایسے ہی

لوگ رہ گئے ہیں جو قرآن کے بموجب دوزخ ہی میں ہمیشہ رہنے کے لائق ہیں'' (کافر اور مشرک)
انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں نے (دنیا میں) لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں ایک جو برابر ایمان ہوگا، پھر وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں گیہوں برابر ایمان ہوگا (گیہوں جو سے چھوٹا ہے) پھر وہ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں ذرّہ برابر ایمان ہوگا۔''

[289]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ)) وَقَالَ: ((أَرَأَيْتُم مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ)) وَقَالَ: ((عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول الله تعالىٰ: ﴿لما خلقت بيدى﴾، رقم : 7411، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة......الخ، رقم : 993.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، اسے رات دن کی بخشش بھی کم نہیں کرتی۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب اس نے آسمان وزمین پیدا کیے ہیں اس نے کتنا خرچ کیا ہے، اس نے بھی اس میں کوئی کمی نہیں پیدا کی جو اس کے ہاتھ میں ہے۔'' اور فرمایا: ''اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا رہتا ہے۔''

[290]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبِضُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمٰوَاتِ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول الله تعالىٰ: ﴿لما خلقت بيدى﴾، رقم : 7412، صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، رقم : 2788.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں ہوگا، پھر کہے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔

[291]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ يَمِيْنَ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِيْ يَمِيْنِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْفَيْضُ أَوِ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب وكان عرشه الماء، رقم: 7419، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة......الخ، رقم: 993.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اسے کوئی خرچ کم نہیں کرتا جو دن رات وہ کرتا رہتا ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب سے زمین وآسمان کو اس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا، اس سارے خرچ نے اس میں کوئی کمی نہیں کی جو اس کے ہاتھ میں ہے اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ اٹھاتا اور جھکاتا ہے۔

[292]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فُلُوَّهُ حَتَّى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول الله تعالىٰ: تعرج الملائكة والروح اليه، رقم: 7430، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها، رقم: 1014.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی خیرات کی اور اللہ تک حلال کمائی ہی کی خیرات پہنچتی ہے، تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کر لیتا ہے اور خیرات کرنے والے کے لیے اسے اس طرح بڑھاتا رہتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنی بچھیرے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ برابر ہو جاتی ہے۔

[293]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ، فَأَخَذَهُ بِيَمِيْنِهِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ قَالَ فَكَتَبَ الدُّنْيَا وَمَا يَكُوْنُ فِيْهَا مِنْ عَمَلٍ مَعْمُوْلٍ: بِرٍّ أَوْفُجُوْرٍ، رَطْبٍ أَوْ يَابِسٍ، فَأَحْصَاهُ عِنْدَهُ فِي الذِّكْرِ.)) ثُمَّ قَالَ:

((اِقْرَأُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَاكُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (الجاثية : 29) فَهَلْ تَكُوْنُ النُّسْخَةُ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ .))

تخريج الحديث السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 3136 .

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا، اسے اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑا اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، پھر اس نے دنیا کو، اور دنیا میں کی جانے والی ہر نیکی و بدی اور رطب و یابس کو لکھا اور سب چیزوں کو اپنے پاس لوحِ محفوظ میں شمار کر لیا۔ پھر فرمایا: اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''یہ ہے ہماری کتاب جو تمھارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے، ہم تمھارے اعمال لکھواتے جاتے ہیں۔'' (الجاثیہ: 29) لکھنا اور نقل کرنا اسی امر میں ہوتا ہے جس سے فارغ ہوا جا چکا ہو۔''

[294]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَابُوبَكْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُّورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينُ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا)) .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب فضيلة الامام العادل، رقم : 4721 .

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، ابن نمیر اور ابو بکر نے کہا: انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، زہیر کی حدیث میں ہے (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے) کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عدل کرنے والے اللہ کے ہاں رحمٰن عزوجل کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، یہ وہی لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں، اپنے اہل وعیال اور جن کے یہ ذمہ دار ہیں ان کے معاملے میں عدل کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کی انگلی مبارک کا بیان

[295]...... عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ يَهُوْدِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِيْنَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ

وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول الله تعالىٰ: ﴿لما خلقت بيدى﴾، رقم: 7414، صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، رقم: 2786.

ترجمة الحديث عبیدہ نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے محمد (ﷺ)! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا اور زمین کو بھی ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور مخلوقات کو ایک انگلی پر، پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔ یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ (الانعام: 91)

[296]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ قُلُوبَ بَنِى آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ)).

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب القدر، باب تصريف الله تعالىٰ القلوب كيف شاء، رقم: 6750.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بنی آدم کے سارے دل ایک دل کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے اسے (ان سب کو) گھماتا ہے۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے۔''

[297]...... عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ إِنْ شَاءَ أَقَامَهُ وَإِنْ شَاءَ أَزَاغَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَا مُثَبِّتَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ قَالَ وَالْمِيزَانُ بِيَدِ

الرَّحْمَنِ يَرْفَعُ أَقْوَامًا وَيَخْفِضُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

تخریج الحدیث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فيما انكرت الجهمية، رقم: 199 .

ترجمۃ الحدیث سیّدنا نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: ہر دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے، وہ چاہے اسے سیدھا (ہدایت پر قائم) رکھے، چاہے تو ٹیڑھا (اور گمراہ) کر دے۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: "يَامُثَبِّتَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ" "اے دلوں کو ثابت رکھنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھ۔" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میزان رحمٰن کے ہاتھ میں ہے، وہ قیامت تک کچھ لوگوں کو بلند کرتا رہے گا اور کچھ لوگوں کو پست کرتا رہے گا۔

[298]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَخَافُ عَلَيْنَا وَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَقَالَ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ يُقَلِّبُهَا .

تخریج الحدیث سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب دعاء الرسول ﷺ، رقم: 3834 .

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ" "اے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔" ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں (گمراہ ہونے کا) خطرہ ہے؟ حالانکہ ہم آپ پر ایمان لا چکے ہیں اور جو کچھ (ایمان وعمل کے احکام) آپ لائے ہیں، ان کو سچ مانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ انہیں تبدیل کرتا رہتا ہے۔

[299]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللّٰهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ بِيَدِهِ: أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾

تخریج الحدیث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول الله

تعالیٰ: ﴿لما خلقت بیدی﴾، رقم : 7451، صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، رقم : 2786.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے محمد! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درخت اور نہروں کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے کہے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور یہ آیت پڑھی: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ (الزمر: 67)

[**300**]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُوْدِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللّٰهُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِيْنَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ. فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيْقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (الزمر : 67)

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التوحید والرد علی الجهمیة، باب کلام الرب عزوجل......الخ، رقم : 7513، صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، رقم : 2786.

ترجمة الحديث عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہودیوں کا ایک عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: جب قیامت قائم ہوگی تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پانی اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا اور پھر اسے ہلائے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک نظر آ گئے اس کی بات کی تصدیق اور تعجب کرتے ہوئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ''انہوں نے اللہ کی شان کے مطابق قدر نہیں کی جو اس کی قدر کا حق ہے، حالانکہ زمین ساری قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک بنا رہے ہیں۔''

اللہ رب العزت کے مستوی العرش ہونے کا بیان

﴿ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ﴾ (الاعراف : 54)

''پھر وہ عرش پر مستوی ہو گیا۔''

﴿ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ﴾ (یونس : 3)

''پھر وہ عرش پر مستوی ہو گیا۔''

﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ ﴾ (طٰهٰ : 5)

''وہ رحمٰن ہے، عرش پر مستوی ہے۔''

﴿ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ ﴾ (الفرقان : 59)

''پھر وہ عرش پر مستوی ہوا، (وہی) رحمٰن ہے۔''

﴿ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ ﴾ (السجدہ : 4)

''پھر وہ عرش پر بلند ہوا۔''

﴿ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ ﴾ (الحدید : 4)

''پھر وہ عرش پر بلند ہوا۔''

[**301**]...... عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُوْ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اتَّقِ اللّٰهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ)) [قَالَتْ عَائِشَةُ] لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ قَالَ: فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيْكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ، وَعَنْ ثَابِتٍ ﴿وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ﴾ [الاحزاب: 37] نَزَلَتْ فِيْ شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب وكان عرشى على الماء، رقم: 7420.

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (اپنی بیوی کی) شکایت کرنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھو۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کسی بات کو چھپانے والے ہوتے تو اسے ضرور چھپاتے۔ بیان کیا کہ چنانچہ

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر سے کہتی تھیں کہ تم لوگوں کی تمہارے گھر والوں نے شادی کی اور میری اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے شادی کی اور ثابت سے مروی ہے کہ آیت: ''اور آپ اس چیز کو اپنے دل میں چھپاتے ہیں جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہے۔'' زینب اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

[302]...... حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَتْ تَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ أَنْكَحَنِيْ فِي السَّمَاءِ .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب وكان عرشه على الماء، رقم: 7421 .

ترجمة الحديث عیسیٰ بن طہمان نے بیان کیا کہ میں نے سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ پردے کی آیت ام المومنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی اور اس دن آپ نے روٹی اور گوشت کے ولیمہ کی دعوت دی اور زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ نے آسمان پر کرایا تھا۔

[303]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب وكان عرشه على الماء، رقم: 7422 .

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے۔

[304]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِيْ أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذَلِكَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ

وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب وكان عرشه على الماء، رقم: 7423.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا وہیں مقیم رہا ہو جہاں اس کی پیدائش ہوئی تھی۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم اس کی اطلاع لوگوں کو نہ دے دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے، پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ درمیان کی جنت ہے اور بلند ترین اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

[305]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب وكان عرشه على الماء، رقم: 7426.

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ"

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت جاننے والا بڑا بردبار ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی رب نہیں جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔"

[306]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((النَّاسُ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوْسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب وكان عرشه

علی الماء، رقم: 7427.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب لوگ بیہوش کر دیے جائیں گے، پھر میں سب سے پہلے ہوش میں آ کر موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔

[**307**]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التوحید والرد علی الجهمية، باب قوله تعالىٰ: تعرج الملائكة...... الخ، رقم: 7431، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب دعا الكرب، رقم: 2730.

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے: ''کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں جو عظیم ہے اور بردبار ہے، کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔''

[**308**]...... عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ [يس: 38] قَالَ: ((مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التوحید والرد علی الجهمية، باب قول الله تعالىٰ: تعرج الملائكة...... الخ، رقم: 7433، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الزمن الذی لا یقبل فيه الايمان، رقم: 159.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾ کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔''

روز قیامت اللہ تعالیٰ کے دیدار کا بیان

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝﴾ (القيامة: 22، 23)

''اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے۔''

[**309**]...... عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ

لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوْا)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول الله تعالى: وجوه يومئذ ناظرة الى ربها ناظرة، رقم: 7434، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتى الصبح......الخ، رقم: 633.

ترجمة الحديث سیّدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے چاند کی طرف دیکھا چودھویں رات کا چاند تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اس کے دیکھنے میں کوئی دھکم پیل نہیں ہو گی، پس اگر تمہیں اس کی طاقت ہو کہ سورج طلوع ہونے کے پہلے اور سورج غروب ہونے کے پہلے کی نمازوں میں سستی نہ ہو تو ایسا کر لو۔''

[310]...... عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول الله تعالى: وجوه يومئذ ناظرة ......الخ، رقم: 7435.

ترجمة الحديث سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے رب کو صاف صاف دیکھو گے۔

[311]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيْهَا شَافِعُوْهَا أَوْ مُنَافِقُوْهَا ـ شَكَّ إِبْرَاهِيْمُ ـ فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ نَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ. فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ:

أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُوْنَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيْزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ! سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ((فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْمِنُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ أَوِ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ أَوِ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ. ثُمَّ يَتَجَلَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ بِآثَارِ السُّجُوْدِ تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيْحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيْتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُوْدٍ وَمَوَاثِيْقَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيْتَ أَبَدًا؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ وَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى يَقُوْلَ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيْتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُوْدٍ وَمَوَاثِيْقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيْهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا

أَعْطَيْتُكَ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! لَا أَكُوْنَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ حَتَّى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ لَهُ: تَمَنَّهْ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى لَهُ حَتَّى إِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهُ وَيَقُوْلُ: وَكَذَا وَكَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ: ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول اللّٰه تعالىٰ: وجوه يومئذ ناظرة......الخ، رقم: 7437، صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، رقم: 2968.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! پھر آپ نے پوچھا: ''کیا جب بادل نہ ہوں تو تم کو سورج دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ تم میں جو کوئی جس چیز کی پوجا پاٹ کیا کرتا تھا وہ اس کے پیچھے لگ جائے، چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا، جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے لگ جائے گا (اسی طرح قبروں تعزیوں کے پجاری قبروں تعزیوں کے پیچھے لگ جائیں گے) پھر یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں بڑے درجہ کے شفاعت کرنے والے بھی ہوں گے یا منافق بھی ہوں گے۔ ابراہیم کو ان لفظوں میں شک تھا۔ پھر اللہ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم یہیں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ہمارا رب آ جائے جب ہمارا رب آ جائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، وہ اقرار کریں گے کہ تو ہمارا رب ہے، چنانچہ وہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے اور دوزخ کی پیٹھ پر پل صراط نصب کر دیا جائے گا میں اور میری امت سب سے پہلے اسے پار کرنے والے ہوں گے اور اس دن صرف انبیاء بات کر سکیں گے اور ان انبیاء کی زبان پر یہ ہوگا: اے اللہ! مجھے محفوظ رکھ مجھے محفوظ رکھ۔ اور دوزخ میں درخت سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا: ہاں، یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ

سعدان کے کانٹوں ہی کی طرح ہوں گے، البتہ وہ اتنے بڑے ہوں گے کہ اس کا طول وعرض اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہ ہوگا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے بدلے میں اچک لیں گے تو ان میں سے کچھ وہ ہوں گے جو تباہ ہونے والے ہوں گے اور اپنے عمل بد کی وجہ سے وہ دوزخ میں گر جائیں گے یا اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوں گے اور ان میں سے بعض ٹکڑے کر دیے جائیں گے یا بدلہ دیے جائیں گے یا اسی جیسے الفاظ بیان کیے۔ پھر اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا اور جب بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہوگا اور دوزخیوں میں سے جسے اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، انہیں دوزخ سے باہر نکال لیں، یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرنا چاہے گا۔ ان میں سے جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا تھا، چنانچہ فرشتے انہیں سجدوں کے نشان سے دوزخ میں پہچانیں گے۔ دوزخ ابن آدم کا ہر عضو جلا کر بھسم کر دے گی سوائے سجدے کے نشان کے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو جلائے (یا اللہ! ہم گنہگاروں کو دوزخ سے محفوظ رکھنا ہمیں تیری رحمت سے یہی امید ہے) چنانچہ یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ یہ جل بھن چکے ہوں گے، پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا اور یہ اس کے نیچے سے اس طرح اگ کر نکلیں گے جس طرح سیلاب کے کوڑے کرکٹ سے سبزہ اگ آتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہوگا۔ ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہوگا، وہ ان دوزخیوں میں سب سے آخری انسان ہوگا جسے جنت میں داخل ہونا ہے۔ وہ کہے گا: اے رب! میرا منہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کی گرم ہوا نے پریشان کر رکھا ہے اور اس کی تیزی نے جھلسا ڈالا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وہ اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو تُو مجھ سے کچھ اور مانگے گا؟ وہ کہے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور وہ شخص اللہ رب العزت سے بڑے عہد و پیمان کرے گا۔ چنانچہ اللہ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا۔ پھر جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ اسے خاموش رہنے دینا چاہے گا، پھر وہ کہے گا اے رب! مجھے صرف جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے وعدے نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے دے دیا ہے اس کے سوا اور کچھ کبھی تو نہیں مانگے گا؟ افسوس ابن آدم تو کتنا وعدہ خلاف ہے، پھر وہ کہے گا اے رب! اور اللہ سے دعا

کرے گا آخر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو تُو اس کے سوا کچھ اور مانگنے گا؟ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگوں گا اور جتنے اللہ چاہے گا وہ شخص وعدے کرے گا، چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا، پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی اور دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر خیر اور مسرت ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ شخص خاموش رہے گا، پھر کہے گا: یارب! مجھے جنت میں پہنچا دے اللہ تعالیٰ اس پر کہے گا: کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کچھ میں نے تجھے دے دیا ہے اس کے سوا تو اور کچھ نہیں مانگے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس! ابن آدم تو کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ کہے گا: اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بڑھ کر بد بخت نہ بنا، چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں پر ہنس دے گا، جب ہنس دے گا تو اس کے متعلق کہے گا اسے جنت میں داخل کر دو۔ جب جنت میں اسے داخل کر دے گا تو اس سے فرمائے گا کہ اپنی آرزوئیں بیان کر، وہ اپنی تمام آرزوئیں بیان کر دے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلا دے گا۔ وہ کہے گا کہ فلاں چیز، فلاں چیز، یہاں تک کہ اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ آرزوئیں اور انہیں جیسی اور تمہیں ملیں گی۔"

[**312**]...... عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول الله تعالىٰ: وجوه يومئذ ناظرة......الخ، رقم: 7444، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب اثبات رؤية المؤمنين فى الآخرة ربهم، رقم: 180.

ترجمة الحديث ابو بکر بن عبداللہ بن قیس نے اپنے والد سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں ایسی ہوں گی جو خود اور اس میں سارا سامان چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں ایسی ہوں گی جو خود اور اس کا سارا سامان سونے کا ہوگا اور جنت عدن میں قوم اور اللہ کے دیدار کے درمیان صرف چادر کبریائی رکاوٹ ہوگی جو اللہ رب العزت کے چہرے پر پڑی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا بیان

[313]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ((أَللَّهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول الله تعالىٰ: وجوه يومئذ ناظرة......الخ، رقم: 7442، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه، رقم: 769.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت تہجد کی نماز میں یہ دعا کرتے تھے: "أَللَّهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ" "اے اللہ، اے ہمارے رب! حمد تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان وزمین کا تھامنے والا ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں اور تیرے ہی لیے حمد ہے، تو آسمان وزمین کا نور ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں تو سچا ہے تیرا قول سچا، تیرا وعدہ سچا، تیری ملاقات سچی ہے۔ جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے، قیامت سچ ہے۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے جھکا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیرے پاس اپنے جھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے مقابلہ کیا، پس تو مجھے معاف کردے، میرے وہ گناہ بھی جو میں پہلے کر چکا ہوں اور وہ بھی جو بعد میں کروں گا اور وہ بھی جو میں نے پوشیدہ طور پر

کیے اور وہ بھی جو ظاہر طور پر کیے اور وہ بھی جن میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔''

[314]...... حَدَّثَنِی أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ: ((اصْبِرُوْا حَتَّى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التوحید والرد علی الجهمية، باب قول الله تعالٰی: وجوه یومئذ ناظرة......الخ، رقم : 7441، صحیح مسلم، کتاب الزكاة، باب اعطاء المؤلفة قلوبهم، رقم : 1059.

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں ایک ڈیرے میں جمع کیا اور ان سے ارشاد فرمایا: ''صبر کرو یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آ کر ملو میں حوض پر ہوں گا۔''

[315]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَائَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِيْ كَرِهْتُ لِقَائَهُ))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التوحید والرد علی الجهمية، باب قول الله تعالٰی: یریدون ان یبدلوا کلام الله، رقم : 7504، صحیح مسلم، کتاب الذكر والدعاء، باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه، رقم : 2685.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے تو میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

[316]...... عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: ((يَدْنُوْ أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ: أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ وَيَقُوْلُ: أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التوحید والرد علی الجهمية، باب کلام الرب عزوجل یوم القيامة، رقم : 7514، صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل وان كثر

قتله، رقم: 2768.

ترجمة الحديث صفوان بن محرز نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سرگوشی کے بارے میں پوچھا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح سنا ہے؟ آپ نے بیان کیا: ”تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پردہ اس پر ڈالے گا اور کہے گا تو نے یہ یہ عمل کیا تھا؟ بندہ کہے گا: ہاں، اللہ کہے گا تو نے یہ یہ عمل کیا تھا؟ بندہ کہے گا: ہاں، چنانچہ وہ اس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہ پر پردہ ڈالا تھا اور آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔“

اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کو متوجہ ہو کر سننے کا بیان

[317]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول الله تعالى: ولا تنفع الشفاعة......الخ، رقم: 7482، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم: 792.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بات کو اتنا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جتنا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قرآن پڑھنا متوجہ ہو کر سنتا ہے جو خوش آوازی سے اسے پڑھتا ہے۔

5

كتاب ذم الشرك

شرک کی مذمت کی کتاب

شرک کی مذمت کا بیان

﴿ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (البقرة : 22)

''پس اللہ کے لیے کسی قسم کے شریک نہ بناؤ، جب کہ تم جانتے ہو۔''

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾ (المائدة : 72)

''یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنھوں نے کہا: بے شک اللہ تو وہی مسیح ابن مریم ہے۔ اور مسیح نے کہا: اے بنی اسرئیل! تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمھارا رب ہے، بے شک جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو یقیناً اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

﴿ وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۙ اَوْ

تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴾ (الاعراف : 172، 173)

''اور (اے نبی! یاد کرو) جب آپ کے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انھیں ان کی جانوں پر گواہ بنایا (اور پوچھا:) کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں۔ (اللہ نے فرمایا: یہ اس لیے) کہ تم قیامت کے دن یہ (نہ) کہو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔ اتم (یہ نہ) کہو کہ بے شک ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا نے شرک کیا تھا اور ہم ان کے بعد (ان کی) اولاد تھے، پھر کیا تو ہمیں اس (فعل) کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے جو گمراہ لوگوں نے کیا تھا؟''

[318]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) ثَلَاثًا . قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: ((اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)) . وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: ((أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ)) .

تخريج الحديث صحيح بخاري، كتاب الشهادات، باب ما قيل فى شهادة الزور، رقم : 2654، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الكبائر وأكبرها، رقم : 8.

ترجمة الحديث عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟'' تین بار آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا''، آپ ﷺ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: ''ہاں اور جھوٹی گواہی بھی۔'' انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس جملے کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش! آپ خاموش ہو جاتے۔

[319]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: ((اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ)) قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ)) قُلْتُ: وَمَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ: ((اَلَّذِيْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب استتابة المرتدين، باب اثم من اشرك بالله، رقم: 6920.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک گنوار (نام نامعلوم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ! بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔'' اس نے پوچھا: پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا: ''ماں باپ کو ستانا۔'' پوچھا: پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا: ''غموس قسم کھانا۔'' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! غموس قسم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جان بوجھ کر کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لیے جھوٹی قسم کھانا۔''

[320]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ)) . قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ)) . قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التفسير، باب قوله تعالىٰ: ﴿فلا تجعلوا الله اندادا . . . الخ، رقم: 4477، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب كون الشرك اقبح الذنوب، رقم: 86.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا: ''اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو برابر ٹھہراؤ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے۔'' میں نے عرض کیا یہ تو واقعی سب سے بڑا گناہ ہے، پھر اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا: ''یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائیں گے۔'' میں نے پوچھا اور اس کے بعد؟ فرمایا: ''یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرو۔''

شرک اصغر کا بیان

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾﴾ (الكهف: 110)

''(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں تو بس تمھاری ہی طرح بشر ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا الٰہ صرف ایک الٰہ ہے، پھر جو شخص کہ اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو وہ عمل

کرے نیک عمل اور اپنے رب کی عبادت میں کسی بھی شریک نہ ٹھہرائے۔"

[**321**]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيهِ مَعِی غَيْرِی تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ.

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب من اشرك فی عمله غير الله، رقم: 7475.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ شریک بنائے جانے والوں میں سب سے زیادہ میں شراکت سے مستغنی ہوں۔ جس شخص نے بھی کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو میں اسے اس کے شرک کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیتا ہوں۔

[**322**]...... عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكِ الْأَصْغَرُ.)) قَالُوْا: وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ؟ قال: ((اَلرِّيَاءُ، يقولُ اللّٰهُ عزَّ وجلَّ لِأَصْحَابِ ذَالِكَ يومَ القِيامَةِ إِذَا جَازٰى النَّاسَ: اِذْهَبُوْا إِلٰى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِی الدُّنْيَا، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً؟))

تخريج الحديث مسند احمد: 39/39، رقم: 23630، وقال الارنوؤط: حديث حسن، السلسلة الصحيحة، رقم: 951.

ترجمة الحديث سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھے تمھارے حق میں سب سے زیادہ ڈر شرکِ اصغر کا ہے۔" صحابہ نے عرض کی: شرکِ اصغر کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ریاکاری کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن جب لوگوں کو بدلہ دے گا تو ریاکاروں سے کہے گا: ان ہستیوں کی طرف چلے جاؤ، جن کے سامنے دنیا میں ریاکاری کرتے تھے اور دیکھ آؤ کہ آیا ان کے پاس کوئی بدلہ ہے؟"

[**323**]...... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهٗ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ

وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَاَ الْقُرْآنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَاْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب من قاتل الرياء والسمعة استحق النار، رقم: 4923.

ترجمة الحديث سلیمان بن یسار نے بیان کیا: (جمگھٹے کے بعد) لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چھٹ گئے تو اہل شام میں سے ناتل (بن قیس جزامی رئیس اہل شام) نے ان سے کہا: شیخ! مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے روز سب سے پہلا شخص جس کے خلاف فیصلہ آئے گا، وہ ہوگا جسے شہید کر دیا گیا۔ اسے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی (عطا کردہ) نعمت کی پہچان کرائے گا تو وہ اسے پہچان لے گا۔ وہ پوچھے گا تو نے اس نعمت کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں لڑائی کی حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تم اس لیے لڑے تھے کہ کہا جائے: یہ (شخص) جری ہے۔ اور یہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس آدمی کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور وہ آدمی جس نے علم پڑھا، پڑھایا اور قرآن کی قراءت کی، اسے پیش کیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ) اسے پانی کی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا، وہ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری خاطر قرآن کی قراءت کی، (اللہ) فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے اس لیے علم پڑھا کہ کہا جائے (یہ) عالم ہے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا کہ کہا جائے: یہ قاری ہے، وہ کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اسے منہ کے بل گھسیٹا

جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ آدمی جس پر اللہ نے وسعت کی اور ہر قسم کا مال عطا کیا، اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے ان میں کیا کیا؟ کہے گا: میں نے کوئی راہ نہیں چھوڑی جس میں تمہیں پسند ہے کہ مال خرچ کیا جائے مگر ہر ایسی راہ میں خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے، تم نے (یہ سب) اس لیے کیا تا کہ کہا جائے: وہ سخی ہے، ایسا ہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا، پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔''

[**324**]...... عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ يَقُولُ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، لَلشِّرْكُ فِيكُمْ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ))، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلِ الشِّرْكُ إِلَّا مَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَلشِّرْكُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ، أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ إِذَا قُلْتَهُ ذَهَبَ عَنْكَ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ؟)) قَالَ: " قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ".

تخريج الحديث الادب المفرد للبخاری، رقم: 716، مسند ابی یعلی: 60/1، رقم: 55، اسناده حسن بشواهده.

ترجمة الحديث سیّدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! یقیناً شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی پوشیدہ ہو کر آتا ہے۔'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے علاوہ بھی شرک ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً شرک چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ طریقے سے داخل ہو جاتا ہے۔ کیا میں تیری راہنمائی ایسے کلمات کی طرف نہ کروں کہ جب تم وہ کہہ لو تو چھوٹا بڑا تمام شرک تجھ سے ختم ہو جائے؟'' آپ نے فرمایا: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ'' ''تم کہو: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں جانتے بوجھتے تیرے ساتھ شرک کروں اور جو میں نہیں جانتا اس کے بارے میں استغفار کرتا ہوں۔''

[325]...... عَنْ أَبِى سَعْدِ بْنِ أَبِى فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِى عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ .

تخريج الحديث سنن الترمذى، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الكهف، رقم : 3154، سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الربا والسمعة، رقم : 4203.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جس کے آنے میں ذرا بھی شک نہیں ہے جمع کرے گا تو پکارنے والا پکار کر کہے گا: جس نے اللہ کے واسطے کوئی کام کیا ہو اور اس کام میں کسی کو شریک کرلیا ہو، وہ جس غیر کو اس نے شریک کیا تھا اسی سے اپنے عمل کا ثواب مانگ لے، کیونکہ اللہ شرک سے کلی طور پر بے زار و بے نیاز ہے۔

’’جو اللہ اور اس کا رسول چاہے‘‘ کہنے کی ممانعت کا بیان

﴿ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٥٤﴾ ﴾ (آل عمران : 154)

’’کہہ دیجیے: سب اختیار اللہ ہی کا ہے۔ وہ اپنے دلوں میں وہ بات چھپاتے ہیں جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر اس معاملے میں ہمارا بھی کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ کہہ دیجیے: اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے تو بھی جن کی قسمت میں قتل ہونا لکھا تھا وہ اپنی قتل گاہوں کی طرف ضرور نکل آتے، اور یہ اس لیے ہوا کہ جو کچھ تمھارے سینوں میں ہے اللہ اسے آزمائے اور تا کہ تمھارے دلوں میں سے وسوسے صاف کردے اور اللہ سینوں کے بھید خوب جانتا ہے۔‘‘

?

﴿وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝﴾ (الكهف : 23، 24)

''اور آپ کسی شے کے متعلق کبھی یہ نہ کہیں: بے شک میں اسے کل کرنے والا ہوں۔ مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ اور جب آپ بھول جائیں تو اپنے رب کو یاد کریں اور کہیں: امید ہے کہ میرا رب اس معاملے میں رشدہ بھلائی سے قریب تر بات کی طرف میری رہنمائی کرے گا۔''

﴿فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝﴾

(الروم : 4)

''چند برسوں میں، اقتدار و اختیار اللہ ہی کے لیے ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی، اور اس (غلبے والے) دن مومن بھی (اپنی فتح پر) خوش ہوں گے۔''

﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝﴾ (التكوير : 29)

''اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے، جو سب جہانوں کا رب ہے۔''

[326]...... عَنْ قُتَيْلَةَ بِنْتِ صَيْفِي اِمْرَأَةٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ، قَالَتْ: إِنَّ حِبراً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ! تَقُوْلُوْنَ: مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ: وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُوْلُوْا: مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ وَقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ))

تخريج الحديث مستدرك حاكم : 297/4، السنن الكبرىٰ للبيهقى : 216/3، السلسلة الصحيحة، رقم : 136.

ترجمة الحديث جہینہ قبیلے کی خاتون سیدہ قتیلہ بنت صیفی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک یہودی عالم نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: تم لوگ شرک کرتے ہو، کیونکہ تم کہتے ہو: جو اللہ چاہے اور تم چاہو اور تم کعبہ کی قسم اٹھاتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بات سن کر ارشاد فرمایا: ''تم کہا کرو: جو اللہ چاہے اور پھر تم چاہو اور قسم اٹھاتے وقت کہا کرو: ربِّ کعبہ کی قسم۔''

[327]...... عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخِي عَائِشَةَ لِأُمِّهَا، قَالَ: أَنَّهُ رَأٰى فِيْمَا يُرٰى النَّائِمُ كَأَنَّهُ مَرَّ بِرَهْطٍ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ الْيَهُوْدُ قَالَ: إِنَّكُمْ أَنْتُمُ الْقَوْمُ

لَوْلَا أَنَّكُم تَزْعُمُوْنَ أَنَّ عُزَيْراً ابْنُ اللّٰهِ فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ: وَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ! ثُمَّ مَرَّبِرَهْطٍ مِنَ النَّصَارٰى، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ النَّصَارٰى، فَقَالَ: إِنَّكُمْ أَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ، قَالُوْا: وَإِنَّكُمْ أَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَاشَاءَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ! فَلَمَّا أَصْبَحَ اَخْبَرَ بِهَا مَنْ أَخْبَرَ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: هَلْ أَخْبَرْتَ بِهَا أَحَداً؟ قَالَ: نَعَمْ فَلَمَّا صَلُّوْا خَطَبَهُمْ فَحَمِدَاللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ طُفَيْلاً رَأٰى رُؤْيَاً فَأَخْبَرَ بِهَا مَنْ أَخْبَرَمِنْكُمْ، وَإِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ كَلِمَةً كَانَ يَمْنَعُنِى الْحَيَاءُ مِنْكُمْ أَنْ أَنْهَاكُمْ عَنْهَا، قَالَ: لَاتَقُوْلُوْا: مَاشَاءَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ.))

تخريج الحديث مسند احمد : 296/34، رقم : 20694، وقال الارنوؤط: حديث صحيحٌ، السلسلة الصحيحة، رقم : 138.

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ کے اخیافی بھائی سیدنا طفیل بن سخبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں خواب میں یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزرا، میں نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انھوں نے کہا: ہم یہودی ہیں۔ میں نے کہا: تم بہترین قوم ہو، کاش! تم سیّدنا عزیر (علیہ السلام) کو اللہ تعالی کا بیٹا نہ قرار دیتے۔ یہودیوں نے کہا: تم بھی بہترین لوگ ہو، کاش! تم یہ نہ کہتے کہ جو اللہ چاہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہے۔ پھر میں عیسائی گروہ کے پاس سے گزرا۔ میں نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انھوں نے کہا: ہم نصرانی ہیں۔ میں نے کہا: تم بڑے اچھے لوگ ہو، کاش! تم سیّدنا عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ تعالی کا بیٹا نہ قرار دیتے۔ انھوں نے کہا: تم بھی بہترین لوگ ہو، کاش! تم یہ نہ کہتے کہ جو اللہ چاہے اور محمد (علیہ السلام) چاہے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے بعض لوگوں کو یہ خواب سنایا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا اور آپ کو بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے یہ خواب کسی سنایا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ جب لوگوں نے نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں خطبہ دیا، اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ''طفیل نے ایک خواب دیکھا ہے اور تم میں سے بعض لوگوں کو بتا بھی دیا ہے۔ تم لوگ ایک کلمہ کہتے تھے، بس حیا آڑے آتی رہی اور میں تمھیں منع نہ کر سکا۔ (اب کے بعد) ایسے نہ کہا کرو کہ جو اللہ چاہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہے۔''

[328]...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ لَقِيَ

رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ تُشْرِكُونَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَعْرِفُهَا لَكُمْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب الكفارات، باب النهى ان يقال ما شاء اللّٰه وشئت، رقم: 2118۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مسلمانوں میں سے ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ اہل کتاب میں سے ایک شخص کو ملا۔ تو (یہودی) نے کہا تم بہت اچھی قوم ہو اگر تم شرک نہ کرو، تم کہتے ہو جو اللہ چاہے اور محمد چاہے۔ اس شخص نے اپنا خواب رسول اللہ رحمہ اللہ سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اس بات کو جانتا تھا کہ تم کہا کرو جو اللہ چاہے اور پھر محمد چاہے۔

[329]...... عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ.

تخريج الحديث سنن ابى داؤد، كتاب الادب، باب لا يقال خبثت نفسى، رقم: 4980۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں مت کہو: جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے، بلکہ یوں کہو: جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔

[330]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَرَاجَعَهُ فِي بَعْضِ الْكَلَامِ، فَقَالَ: مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَجَعَلْتَنِي مَعَ اللّٰهِ عَدْلاً (وَفِي لَفْظٍ: نِدًّا)؟ لَا، بَلْ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ.))

تخريج الحديث السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 6.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ سے کوئی بحث ومباحثہ کیا اور کہا: جو اللہ تعالیٰ چاہیں اور آپ چاہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا ہمسر بنا دیا ہے! ایسے نہیں (کہنا چاہئے)، بلکہ یوں کہا جائے کہ جو صرف اللہ تعالیٰ چاہے۔''

[331]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ فَلَايَقُلْ:

مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ .))

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب الكفارات، باب النهى ان يقال......الخ، رقم : 2117- شیخ البانی رحمہ اللہ نے حسن صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی آدمی قسم اٹھائے تو یہ نہ کہے کہ ''مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ'' (جو اللہ اور آپ چاہیں)، بلکہ اس طرح کہا کرے: ''مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ'' (جو اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر تم چاہو)۔

برے شگون کے شرک ہونے کا بیان

﴿ فَإِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوا بِمُوسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ أَلَآ إِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣١﴾ ﴾ (الاعراف : 131)

''پھر جب ان پر خوشحالی آتی تو کہتے: یہ ہمارے ہی لیے ہے، اور اگر انھیں بدحالی آلیتی تو اسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست ٹھہراتے۔ خبردار! ان کی نحوست اللہ کے پاس (مقدر) ہے اور لیکن ان میں اکثر (لوگ) نہیں جانتے۔''

﴿ قَالُوْٓا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨﴾ ﴾ (یٰس : 18)

''انھوں نے کہا بے شک ہم نے تمھیں منحوس پایا ہے، یقیناً اگر تم باز نہ آئے تو ہم ضرور ہی تمھیں سنگسار کر دیں گے اور تمھیں ہماری طرف سے ضرور ہی دردناک عذاب پہنچے گا۔''

[**332**]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ .

تخريج الحديث سنن ابی داوٗد، كتاب الطب، باب فى الطيرة، رقم : 3910، سنن الترمذی، كتاب السير، باب ما جاء فى الطيرة، رقم : 1614- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''برا شگون شرک ہے اور ہم میں سے جو بھی ہے اللہ تعالیٰ توکل کے ذریعے اس چیز کو ختم کر دیتا ہے۔''

[**333**]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ : أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا فِي عَضُدِهٖ حَلْقَةٌ مِنْ صُفْرٍ ،

فَقَالَ لَهُ: مَاهٰذِهِ؟ قَالَ: نَعْتٌ لِّيْ مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ: أَمَا لَوْمُتَّ وَهِيَ عَلَيْكَ وُكِلْتَ إِلَيهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْتُطَيِّرَ لَهُ، أَوْتَكَهَّنَ أَوْتُكُهِّنَ لَهُ، أَوْسَحَرَ أَوْسُحِرَ لَهُ.))

تخريج الحديث السلسلة الصحيحة، رقم: 2195.

ترجمة الحديث سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے بازو میں پیتل کا چھلہ دیکھا اور پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ کمزوری کی وجہ سے ہے۔ انھوں نے کہا: اگر اس چھلہ کو پہنے ہوئے تجھے موت آ گئی تو تجھے اسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے برا شگون لیا یا اس کے لئے برا شگون لیا گیا یا جس نے کہانت کی یا اس کے لئے کہانت کی گئی یا جس نے جادو کیا یا جس کے لئے جادو کیا گیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

شرک کے سب سے بڑا گناہ ہونے کا بیان

﴿ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (الانعام: 88)

''یہ اللہ کی ہدایت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو جو وہ عمل کرتے تھے برباد ہو جاتے۔''

﴿وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝﴾ (یوسف: 106)

''اور ان کے اکثر اللہ پر (اس طرح) ایمان لاتے ہیں کہ وہ مشرک ہی ہوتے ہیں۔''

[**334**]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ ((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ)) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ((ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ)) قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ((ثُمَّ أَنْ تَزْنِي حَلِيلَةَ جَارِكَ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التفسير، باب قوله تعالي: فلا تجعلوا...... الخ، رقم: 4477، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب كون الشرك أقبح الذنوب، رقم: 86.

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول

اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناؤ جبکہ تمہیں اسی (اللہ) نے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: واقعی یہ بہت بڑا (گناہ) ہے، کہا: میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: یہ کہ تم اس ڈر سے اپنے بچے کو قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ کہا: میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: پھر یہ کہ اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

[335]...... عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ)) أَوْ قَوْلُ الزُّورِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الشهادات، باب ما قيل فی شهادة الزور، رقم : 2654، صحيح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الكبائر واكبرها، رقم : 87.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟ (آپ نے یہ تین بار کہا) پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا (یا فرمایا: جھوٹ بولنا) رسول اللہ ﷺ (پہلے) ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اس بات کو دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے (دل میں) کہا: کاش! آپ مزید نہ دہرائیں۔

شرک کے سب سے بڑا ظلم ہونے کا بیان

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ ﴾

(الانعام : 82)

”جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا، وہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے، اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔“

﴿ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ ﴾ (لقمان : 13)

”بے شک شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔“

[336]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾

[الانعام : 82] قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [لقمان: 13]

تخريج الحديث صحيح بخاری، کتاب الایمان، باب ظلم دون ظلم، رقم : 32، صحيح مسلم، کتاب الایمان، باب صدق الایمان واخلاصه، رقم : 124.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جب سورۂ انعام کی یہ آیت اتری (جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں گناہوں کی آمیزش نہیں کی) تو آپ ﷺ کے اصحاب نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ تو بہت ہی مشکل ہے ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے گناہ نہیں کیا۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ لقمان کی یہ آیت اتاری کہ (بے شک شرک بڑا ظلم ہے)۔

[**337**]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول الله تعالیٰ: والی ثمود اخاهم صالحاً، رقم : 3381، صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب لا تدخلوا مساكن...... الخ، رقم : 7465.

ترجمة الحديث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تمہیں ان لوگوں کی بستی سے گزرنا پڑے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تو روتے ہوئے گزرو۔ کہیں تمہیں بھی وہ عذاب آنہ پکڑے جس میں یہ ظالم لوگ گرفتار کیے گئے تھے۔''

مشرک کا جہنم میں جانے کا بیان

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰىهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾﴾ (المائدة : 72)

''یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنھوں نے کہا: بے شک اللہ تو وہی مسیح ابن مریم ہے۔ اور مسیح نے کہا: اے بنی اسرئیل! تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمھارا رب ہے، بے شک جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو یقیناً اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور

ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔‘‘

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ﴿٤٨﴾ ﴾ (النساء: 48)

’’بے شک اللہ (یہ گناہ) نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور وہ اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، اس نے جھوٹ گھڑا اور بڑے گناہ کا کام کیا۔‘‘

﴿ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ ﴾ (الاعراف: 50)

’’اور دوزخ والے جنت والوں کو پکار کر کہیں گے کہ تم کچھ پانی ہم پر انڈیل دو یا اس رزق میں سے، جو اللہ نے تمھیں دیا ہے، (کچھ ہمیں عطا کر دو) جنتی کہیں گے: بے شک اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر حرام کر دی ہیں۔‘‘

﴿ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ﴿١٧٢﴾ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾ ﴾ (الاعراف: 172، 173)

’’اور (اے نبی! یاد کرو) جب آپ کے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انھیں ان کی جانوں پر گواہ بنایا (اور پوچھا:) کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں۔ (اللہ نے فرمایا: یہ اس لیے) کہ تم قیامت کے دن یہ (نہ) کہو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔ اتم (یہ نہ) کہو کہ بے شک ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا نے شرک کیا تھا اور ہم ان کے بعد (ان کی) اولاد تھے، پھر کیا تو ہمیں اس (فعل) کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے جو گمراہ لوگوں نے کیا تھا؟‘‘

﴿ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾ ﴾ (البينة: 6)

''بے شک وہ لوگ جنھوں نے اہل کتاب اور مشرکین میں سے کفر کیا، جہنم کی آگ میں ہوں گے، اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی لوگ مخلوق میں سب سے برے ہیں۔''

[338]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَ كُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهِ ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَدْ أَرَدْتُّ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ ذَالِكَ، قَدْ أَخَذْتُ عَلَيْكَ فِي ظَهْرِ آدَمَ أَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِيْ.))

تخريج الحديث مسند أحمد، 302/19، رقم: 12289۔ وقال الارنوؤط: اسناده صحيح على شرط الشيخين.

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن جہنمی آدمی سے کہا جائے گا: اس کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے کہ زمین پر جو چیزیں بھی ہیں، کیا تو (اس عذاب سے بچنے کے لیے) وہ فدیے میں دے دے گا؟ وہ کہے گا: جی ہاں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تو تجھ سے اس سے آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا، میں نے تجھ سے یہ عہد لیا تھا، جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا، کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا، لیکن تو نے انکار کر دیا تھا اور (اسی چیز پر ڈٹ گیا کہ) تو نے میرے ساتھ شرک ہی کرنا ہے۔''

[339]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ قَالَ فَقَالَ ((يَا مُعَاذُ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ)) قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَّعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَّحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ ((لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من مات على التوحيد دخل الجنة، رقم: 144.

ترجمة الحديث سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک گدھے پر سوار تھا جسے عفیر کہا جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے معاذ! جانتے ہو، بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟'' میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ

نے فرمایا: ''بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی بندگی کریں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو بندہ اس کے ساتھ (کسی چیز کو) شریک نہ ٹھہرائے، اللہ اس کو عذاب نہ دے۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو خوش خبری نہ سناؤں؟ آپ نے فرمایا: ''ان کو خوش خبری نہ سناؤ، ورنہ وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔''

[340]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، يَرْفَعُهُ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ))۔

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب احاديث الانبياء، باب قول الله تعالىٰ: واذ قال ربك...... الخ، رقم : 3334، صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة، باب طلب الكافر الفداء، رقم : 2805.

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص سے پوچھے گا جسے دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب کیا گیا ہوگا۔ اگر دنیا میں تمہاری کوئی چیز ہوتی تو کیا تو اس عذاب سے نجات پانے کے لیے اسے بدلے میں دے سکتا تھا؟ وہ شخص کہے گا کہ جی ہاں اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جب تو آدم کی پیٹھ میں تھا تو میں نے تجھ سے اس سے بھی معمولی چیز کا مطالبہ کیا تھا۔ (روز ازل میں) کہ میرا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا، لیکن (جب تو دنیا میں آیا تو) اسی شرک کا عمل اختیار کیا۔''

[341]...... عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُوجِبَتَانِ فَقَالَ ((مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ))۔

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من مات لا يشرك بالله...... الخ، رقم : 93.

ترجمة الحديث ابوسفیان نے سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! واجب کرنے والی دو باتیں کون سی ہیں؟ آپ نے جواب دیا: جو کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرتا ہوا مرا، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ کے ساتھ کسی

چیز کو شریک ٹھہراتے ہوئے مرا، وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ یعنی توحید جنت کو واجب کر دیتی ہے اور شرک دوزخ کو۔

[342]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ: ((مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلَّهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ)) وَقُلْتُ أُخْرَى: مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلَّهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ.

تخریج الحدیث صحيح بخارى، كتاب الايمان والنذور، باب اذا قال والله لا تكلم اليوم، رقم :6683، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من مات لا يشرك...... الخ، رقم : 92.

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ فرمایا: ''اور میں نے (اسی پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کلمہ کہا (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) ''جو شخص اس حال میں مر جائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہوگا تو وہ جہنم میں جائے گا اور میں نے دوسری بات کہی کہ ''جو شخص اس حال میں مر جائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔''

شرک کے اہم ترین سبب ''غلو'' کا بیان

﴿ يَٰٓأَهْلَ الْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۖ وَلَا تَقُولُوا۟ ثَلَٰثَةٌ ۚ انتَهُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ أَن يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٌ ۘ لَّهُۥ مَا فِى السَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٧١﴾ لَّن يَسْتَنكِفَ الْمَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبْدًا لِّلَّهِ وَلَا الْمَلَٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ ۚ وَمَن يَسْتَنكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ﴿١٧٢﴾ ﴾ (النساء : 171، 172)

''اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو۔ بے شک مسیح عیسیٰ ابن مریم تو اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ ہی ہے جسے اس نے مریم کی طرف ڈالا، اور وہ اس کی طرف سے ایک روح ہے، چنانچہ تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ معبود تین ہیں۔ اس سے باز آ جاؤ، یہ تمھارے لیے بہتر ہے،

بے شک اللہ ہی واحد معبود ہے، وہ اس (امر) سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے، اور اللہ بطور کارساز کافی ہے۔ مسیح (عیسیٰ ابن مریم) کو اللہ کا بندہ ہونے میں کوئی عار نہیں اور نہ مقرب فرشتوں کو عار ہے، اور جو کوئی اللہ کی عبادت کو عار خیال کرے اور تکبر کرے، تو اللہ جلد ان سب کو اپنی طرف جمع کرے گا۔''

﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۣابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۳۰ اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۳۲ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۳۳﴾

(التوبة : 30 تا 33)

''ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اس چیز کو حرام نہیں ٹھہراتے جسے اللہ نے اور اس کے رسول نے حرام ٹھہرایا ہے، اور دین حق کو قبول نہیں کرتے، وہ جو اہل کتاب میں سے ہیں، (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔ اور یہودیوں نے کہا: عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا: عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے، یہ ان کے مونہوں کی بات ہے، یہ اس سے پہلے کے کافروں کی بات کی رِیس کرتے ہیں، اللہ انھیں ہلاک کرے یہ کہاں پھرے جاتے ہیں۔ انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور درویشوں کو (اپنا) رب بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو (بھی)، حالانکہ انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف ایک معبود (اللہ) کی عبادت کریں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اس شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ انکار کرتا ہے مگر یہ کہ اپنا نور پورا کرے، خواہ کافروں کو برا ہی لگے۔ وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے، خواہ مشرکین کو برا ہی لگے۔''

[343]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، سَمِعَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللّٰه واذکر فی الکتاب مریم، رقم: 3445.

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے سنا تھا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو نصاریٰ نے ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے یہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

[344]...... عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ ((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، رقم: 3454، 3455، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهی عن بناء المساجد علی القبور، رقم: 531.

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، جب رسول اللہ ﷺ پر نزع کی حالت طاری ہوئی تو آپ اپنی چادر چہرۂ مبارک پر بار بار ڈال لیتے پھر جب شدت بڑھتی تو اسے ہٹا دیتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اسی حالت میں فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔'' نبی کریم ﷺ اس امت کو ان کے کیے سے ڈرانا چاہتے تھے۔

[345]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا)) قَالَتْ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما یکره من اتخاذ المساجد علی القبور، رقم: 1330، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهی عن بناء المساجد علی القبور، رقم: 529.

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں فرمایا: ''یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر ایسا ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی رہتی (اور حجرہ میں نہ ہوتی) کیونکہ مجھے ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ کی قبر بھی مسجد نہ بنالی جائے۔

[**346**]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وَدٌّ: كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا سُوَاعٌ: كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَأَمَّا يَغُوْثُ: فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَإٍ وَأَمَّا يَعُوْقُ: فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَأَمَّا نَسْرٌ: فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ وَنَسْرًا أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوْا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ أَنْصَابًا وَسَمُّوْهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التفسير، باب ودّا ولا سواعا ولا يغوث ويعوق، رقم: 4920.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جو بت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے۔ ود، دومۃ الجندل میں بنی کلب کا بت تھا۔ سواع، بنی ہذیل کا۔ یغوث، بنی مراد کا اور مراد کی شاخ بنی غطیف کا جو وادی اجوف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے۔ یعوق، بنی ہمدان کا بت تھا۔ نسر، حمیر کا بت تھا جو ذوالکلاع کی آل میں سے تھے۔ یہ پانچوں نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام تھے جب ان کی موت ہوگئی تو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھتے تھے ان کے بت قائم کرلیں اور ان بتوں کے نام اپنے نیک لوگوں کے نام پر رکھ لیں چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اس وقت ان بتوں کی پوجا نہیں ہوتی تھی لیکن جب وہ لوگ بھی مرگئے جنھوں نے بت قائم کئے تھے اور علم لوگوں میں نہ رہا تو ان کی پوجا ہونے لگی۔

[**347**]...... عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَثَنَ، وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةَ

﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ﴾ قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ.

تخریج الحدیث سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب: ومن سورة التوبة، رقم: 3095۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میرے گلے میں سونے کی صلیب (لٹک رہی) تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عدی! اس بت کو اپنے آپ سے دور کرو، میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورت البراءۃ کی آیت ﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ﴾ (التوبة: 31) تلاوت کر رہے تھے، [(یہود ونصاریٰ) نے اللہ تعالیٰ کے ماسوا اپنے علماء اور درویشوں کو رب بنالیا] اور فرمایا: رب بنانے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ان کی عبادت کرتے تھے، بلکہ جب وہ ان کے لیے کسی چیز کو حلال قرار دیتے تو یہ اسے حلال سمجھ لیتے، اور جب وہ کسی چیز کو حرام قرار دیتے تو یہ اسے حرام سمجھ لیتے تھے۔

مشرک کے لیے دعائے مغفرت جائز نہ ہونے کا بیان

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾﴾ (التوبة: 113)

”نبی اور ایمان والوں کے لائق نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں، خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی ہوں، ان کے متعلق یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ بلاشبہ دوزخی ہیں۔“

[348]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيْ عَمِّ! قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ)) فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ)) فَنَزَلَتْ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيْمِ﴾

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله: ما كان للنبى والذين آمنوا ان يستغفر وللمشركين، رقم: 4675، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب صحة اسلام من حضرة الموت مالم يشرع فى النزع، رقم: 24.

ترجمة الحديث سعید بن میّب نے اپنے والد میّب بن حزن سے بیان کیا کہ ابوطالب کے انتقال کا وقت ہوا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میرے چچا! (آپ ایک بار زبان سے کلمہ) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہہ دیجیے میں اسی کو (آپ کی نجات کے لیے وسیلہ بنا کر) اللہ کی بارگاہ میں پیش کرلوں گا۔'' اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے: ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ نبی کریم ﷺ نے کہا: ''اب میں آپ کے لیے برابر مغفرت کی دعا مانگتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے روک نہ دیا جائے۔'' تو یہ آیت نازل ہوئی ''نبی اور ایمان والوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں۔ اگر چہ وہ (مشرکین) رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جب ان پر یہ ظاہر ہو چکے کہ وہ (یقیناً) اہل دوزخ سے ہیں۔''

[349]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَان، فَقُلْتُ لَهُ: أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَان؟ فَقَالَ: أَوَلَيْسَ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ﴾.

تخريج الحديث سنن ترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة التوبة، رقم: 3101، سنن نسائی، كتاب الجنائز، باب النهى عن الاستغفار للمشركين، رقم: 2036۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو اپنے مشرک والدین کے لیے بخشش کی دعا کرتے سنا تو میں نے اس سے کہا: کیا تو اپنے مشرک والدین کے لیے بخشش طلب کرتا ہے؟ وہ کہنے لگا: کیا سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے مشرک باپ کے لیے بخشش طلب نہیں کی تھی؟ میں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو اس پر آیت ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوٓا...﴾ (التوبہ: 113) نازل ہوئی،

(نبی اور ایمانداروں کو لائق نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں)۔

مشرک کو شفاعت نصیب نہ ہونے کا بیان

﴿وَ نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝﴾

(ھود: 45 تا 47)

''اور نوح نے اپنے رب کو پکارا، چنانچہ اس نے کہا: اے میرے رب! بے شک میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے، اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلے کرنے والوں سے بڑھ کر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اللہ نے کہا: اے نوح! بے شک وہ تیرے اہل میں سے نہیں، بے شک اس کا عمل نیک نہیں، لہٰذا تو مجھ سے اس چیز کا سوال نہ کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں۔ بے شک میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے (نہ) ہو جائے۔ نوح نے کہا: اے میرے رب! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں تجھ سے اس چیز کا سوال کروں جس کا مجھے کوئی علم نہیں، اور اگر تو نے میری بخشش نہ کی اور مجھ پر رحم (نہ) کیا تو میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔''

[350]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِی شَفَاعَةً لِّأُمَّتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَهِیَ نَائِلَةٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِی لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا))

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اختباء النبی دعوة الشفاعة لامته، رقم: 491.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ایسی ہے جو (یقینی طور پر) قبول کی جانے والی ہے۔ ہر نبی نے اپنی وہ دعا جلدی

مانگ لی، جبکہ میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ کر لی ہے، چنانچہ یہ دعا ان شاءاللہ میری امت کے ہر اس فرد کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے فوت ہوا۔

مشرک کو نبی ﷺ کی قرابت داری کا فائدہ نہ ہونے کا بیان

[351]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِی؟ فَيَقُولُ أَبُوهُ: فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ. فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ! إِنَّكَ وَعَدْتَنِی أَنْ لَا تُخْزِيَنِی يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَیُّ خِزْیٍ أَخْزَى مِنْ أَبِی الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى إِنِّی حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِی النَّارِ)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللّٰہ تعالیٰ: واتخذ اللّٰفه ابراهیم خلیلا، رقم: 3350.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر سے قیامت کے دن جب ملیں گے تو ان کے (والد کے) چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری مخالفت نہ کیجئے۔ وہ کہیں گے کہ آج میں آپ کی مخالفت نہیں کرتا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے کہ اے رب! تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ آج اس رسوائی سے بڑھ کر اور کون سی رسوائی ہوگی کہ میرے والد تیری رحمت سے سب سے زیادہ دور ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے۔ پھر کہا جائے گا کہ اے ابراہیم! تمہارے قدموں کے نیچے کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھڑا ہوا وہاں پڑا ہوگا اور پھر اس کے پاؤں پکڑ کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

[352]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِی مِنْهُمَا دِمَاغُهُ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اهون أهل النار عذابا، رقم: 212.

ترجمة الحديث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہو گا، انھوں نے دو جوتیاں پہن رکھی ہوں گی جن سے ان کا دماغ کھولے گا۔"

اللہ رب العزت کے لیے اولاد کے عقیدے کی سنگینی کا بیان

﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ٌ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۳۰﴾

(التوبة : 30)

"اور یہودیوں نے کہا: عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا: عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے، یہ ان کے مونہوں کی بات ہے، یہ اس سے پہلے کے کافروں کی بات کی رِیس کرتے ہیں، اللہ انھیں ہلاک کرے یہ کہاں پھرے جاتے ہیں۔"

﴿وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ؕ۝۸۸ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۙ۝۸۹ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ۝۹۰ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ۝۹۱ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ؕ۝۹۲﴾ (مريم : 88 تا 92)

"اور انھوں نے کہا: رحمٰن اولاد رکھتا ہے۔ البتہ یقیناً تم ایک بہت بھاری بات (گناہ) تک آ پہنچے ہو۔ قریب ہیں کہ آسمان اس (بات) سے پھٹ پڑیں، اور زمین شق ہو جائے، اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔ اس (بات) کہ انھوں نے رحمٰن کے لیے اولاد کا دعویٰ کیا۔ اور رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ کسی کو اولاد بنائے۔"

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۙ۝۳ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴﴾

(الاخلاص : 1 تا 4)

"کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔"

[353]...... عَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ

عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُوْنَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الادب، باب الصبر على الأذى، رقم : 6099، صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب لا احد اصبر على اذى من اللّٰه، رقم : 2804.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی تکلیف برداشت کرنے والی، جو اسے کسی چیز کو سن کر ہوئی ہو، اللہ سے زیادہ نہیں ہے۔لوگ اس کے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں اور وہ انہیں تندرستی دیتا ہے بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔''

[**354**]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيْدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِيْ كُفُوًا أَحَدٌ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التفسير، باب سورة قل هو اللّٰه احد، رقم : 4974.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے ابن آدم نے جھٹلایا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہیں تھا۔ مجھے اس نے گالی دی حالانکہ اس کے لیے یہ بھی مناسب نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ میں اس کو دوبارہ نہیں پیدا کروں گا حالانکہ میرے لیے دوبارہ پیدا کرنا اس کے پہلی مرتبہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں۔ اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میں ایک ہوں، بے نیاز ہوں، نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر کا ہے۔''

شرک کے مہلک ہونے کا بیان

[**355**]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: ((الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب قول اللہ تعالیٰ: ان الذین یأفکون...... الخ، رقم: 2766، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر واکبرھا، رقم: 89.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں، بچتے رہو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ جانا، پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔''

کاہنوں، نجومیوں اور جادوگروں کے پاس نہ جانے اور ان کی تصدیق نہ کرنے کا بیان

﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۫ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾﴾ (البقرة: 102)

''اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان کے عہد حکومت میں پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی، حالانکہ وہ دونوں کسی ایک کو نہیں سکھاتے تھے، یہاں تک کہ کہتے ہم تو محض ایک آزمائش ہیں، سو تو کفر نہ کر۔ پھر وہ ان دونوں سے وہ چیز سیکھتے جس کے ساتھ وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے اور وہ اس کے ساتھ ہرگز کسی کو نقصان پہنچانے والے نہ تھے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔ اور وہ

ایسی چیز سیکھتے تھے جو انھیں نقصان پہنچاتی اور انھیں فائدہ نہ دیتی تھی۔ حالانکہ بلاشبہ یقیناً وہ جان چکے تھے کہ جس نے اسے خریدا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور بے شک بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔ کاش! وہ جانتے ہوتے۔''

﴿ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ۝ ﴾ (الشعراء : 221 تا 223)

''کیا میں تمھیں بتاؤں کس پر شیاطین نازل ہوتے ہیں؟ وہ ہر جھوٹ گھڑنے والے، گناہ گار پر نازل ہوتے ہیں۔ جو (شیطانوں کی طرف) کان لگاتے ہیں اور ان کے اکثر جھوٹے ہیں۔''

﴿ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝ ﴾

(النمل : 65)

''کہہ دیجیے: آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی بھی غیب (کی بات) نہیں جانتا، اور وہ (خودساختہ معبود) تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ (قبروں سے) کب اٹھائے جائیں گے۔''

﴿ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ ﴾ (سبا : 14)

''پھر جب ہم نے اس پر موت کا فیصلہ کیا تو انھیں اس کی موت کا پتا نہیں دیا مگر زمین کے کیڑے (دیمک) نے جو اس کی لاٹھی کھاتا رہا، پھر جب وہ گرا تو جنوں کی حقیقت کھل گئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلیل کرنے والے عذاب میں نہ رہتے۔''

﴿ وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۝ ﴾

(الجن : 6)

''اور یہ کہ بات یہ ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑتے تھے تو انھوں نے ان (جنوں) کو سرکشی میں زیادہ کر دیا۔''

[356]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ: ((لَيْسَ بِشَيْءٍ)). فَقَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ

فَيَخْلِطُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الطب، باب الكهانة، رقم : 5762، صحيح مسلم، كتاب السلام، باب تحريم الكهانة واتيان الكهان، رقم : 2228.

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق پوچھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''اس کی کوئی بنیاد نہیں۔'' لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! بعض اوقات وہ ہمیں ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''یہ کلمہ حق ہوتا ہے۔ اسے کاہن کسی جن سے سن لیتا ہے وہ جن اپنے دوست کاہن کے کان میں ڈال جاتا ہے اور پھر یہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔''

[**357**]...... عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ .

تخريج الحديث سنن ترمذی، كتاب الطهارة، باب ما جاء فى كراهية اتيان الحائض، رقم : 135، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب النهى عن اتيان الحائض، رقم : 639۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے حائضہ سے ہم بستری کی یا عورت کی دبر زنی کی یا کاہن کے پاس گیا تو اس نے جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے (یعنی قرآن)، اس کا انکار کیا ہے۔''

[**358**]...... عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً)) .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب السلام، باب تحريم الكهانة واتيان الكهان، رقم : 5821.

ترجمة الحديث (سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ) صفیہ نے نبی کریم ﷺ کی ایک اہلیہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص کسی غیب کی خبریں سنانے والے کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس راتوں تک اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''

[**359**]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ ، وَ كَانَ أَبُوْ

بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ، فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ، فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ. فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب مناقب الانصار، باب ايام الجاهلية، رقم: 3842.

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو روزانہ انہیں کچھ کمائی دیا کرتا تھا اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس میں سے کھا لیا۔ پھر غلام نے کہا آپ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہے یہ کیسی کمائی سے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیسی ہے؟ اس نے کہا میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک شخص کے لیے کہانت کی تھی حالانکہ مجھے کہانت نہیں آتی تھی، میں نے اسے صرف دھوکہ دیا تھا لیکن اتفاق سے وہ مجھے مل گیا اور اس نے اس کی اجرت میں مجھ کو یہ چیز دی تھی، آپ کھا بھی چکے تھے۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہیں اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور پیٹ کی تمام چیزیں قے کر کے نکال ڈالیں۔

غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾﴾ (الانعام: 162، 163)

''کہہ دیجیے: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت، (سب کچھ) اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے اسی (بات یعنی توحید) کا حکم دیا گیا ہے، اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔''

﴿وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـِٕهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢١﴾﴾ (الانعام: 121)

''اور تم اس (جانور) کا گوشت مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ پڑھا گیا ہو، کیونکہ یہ (کھانا) یقیناً نافرمانی ہے، اور بے شک شیاطین اپنے دوستوں کے ذہنوں میں شبہے ڈالتے ہیں، تاکہ وہ تم

سے جھگڑا کریں، اور اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو بلاشبہ تم بھی ضرور مشرک ہو گے۔''

﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ ﴾ (الكوثر : 2)

''پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔''

[360]...... عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُسِرُّ اِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُسِرُّ اِلَیَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِی بِكَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ)).

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الاضاحى، باب تحريم الذبح لغير الله تعالىٰ، رقم: 5124.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوطفیل عامر بن عاثلہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو رازداری سے کیا فرماتے تھے؟ آپ ناراض ہوئے اور کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی راز نہیں بتایا جس کو اور لوگوں سے چھپایا ہو، البتہ آپ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائی تھیں۔ اس نے پوچھا: امیر المومنین! وہ کیا باتیں ہیں؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اس پر اللہ لعنت کرے اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ لعنت کرے اور جس شخص نے زمین (کی حد بندی) کا نشان بدلا اس پر اللہ لعنت کرے۔''

[361]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَآءَ لِبَنِی عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا مِّنْ بَنِی عُقَيْلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَآءَ فَأَتٰى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِی الْوَثَاقِ قَالَ يَامُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكَ)) فَقَالَ بِمَ أَخَذْتَنِی وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ فَقَالَ إِعْظَامًا لِذٰلِكَ ((أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ)) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَحِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكَ))

قَالَ إِنِّى مُسْلِمٌ قَالَ ((لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ)) ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكَ)) قَالَ إِنِّى جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِى وَظَمْآنُ فَأَسْقِنِى قَالَ ((هَذِهِ حَاجَتُكَ)) فَفُدِىَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِى الْوَثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَىْ بُيُوتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ حَتّٰى تَنْتَهِىَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَنَاقَةٌ مُّنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِى عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ لِلّٰهِ إِنْ نَّجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرَتْ إِنْ نَّجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ بِئْسَمَا جَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلّٰهِ إِنْ نَّجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِى مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ)) وَفِى رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ ((لَا نَذْرَ فِى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ)).

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب النذر، باب لا وفاء لنذر فى معصية الله، رقم: 4245.

ترجمة الحديث سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو ثقیف، بنو عقیل کے حلیف (دوست) تھے، اور بنو ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے دو ساتھیوں کو قیدی بنا لیا، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے ایک بنو عقیل کے آدمی کو قید کر لیا، اور اس کے ساتھ عَضْبَاء نامی اونٹنی بھی پکڑ لی، تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس اس حال میں پہنچے کہ وہ بندھا ہوا تھا، اس نے کہا، اے محمد! آپ ﷺ اس کے قریب ہو گئے، اور پوچھا، ''تیرا کیا معاملہ ہے؟'' تو اس نے کہا، آپ نے مجھے کیوں پکڑا ہے؟ اور سب حاجیوں سے سبقت لے جانے والی (عضباء) کو کیوں پکڑا ہے، تو آپ نے اس کی بات کو ناگوار خیال کرتے ہوئے (کہ وہ سمجھتا ہے، میں نے بدعہدی کی ہے) فرمایا: ''میں نے تجھے تیرے حلیفوں بنو ثقیف کے جرم میں پکڑا ہے۔'' پھر اس کے پاس سے پلٹ گئے، تو اس نے آپ کو آواز دی، اور کہا، اے محمد! اے محمد! اور رسول اللہ ﷺ بہت رحمدل تھے، تو آپ اس کی طرف لوٹ آئے اور اس سے پوچھا، ''تیرا کیا

معاملہ ہے؟'' اس نے کہا، میں مسلمان ہوں، آپ نے فرمایا: ''اگر تو یہ بات اس وقت کہتا جب تو اپنا آپ مالک تھا، یعنی گرفتار نہیں ہوا تھا، تو، تو مکمل طور پر (دنیا و آخرت) کامیاب ہو جاتا۔'' پھر آپ وہاں سے چل دیئے، تو اس نے آپ کو آواز دی، اے محمد! اے محمد! آپ اس کے پاس تشریف لائے، اور اس سے پوچھا، ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا، میں بھوکا ہوں، مجھے کھلایئے، اور پیاسا ہوں، مجھے پلایئے، آپ نے فرمایا: ''یہ تیری واقعی ضرورت ہے؟'' (ہم اسے پورا کرتے ہیں) پھر اس کو دو صحابہ کے عوض چھوڑ دیا گیا۔

[362]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانُوا يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً أَوْ شَاةً.

تخريج الحديث سنن ابی داوٗد، کتاب الجنائز، باب کراهية الذبح عند القبر، رقم: 3222، مسند احمد: 333/20، رقم: 13032۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں عقر (جانوروں کو قبر پر ذبح کرنا) نہیں ہے۔

غیر اللہ کی قسم اٹھانے کا بیان

﴿ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرة: 224)

''اور تم اللہ کا نام اپنی قسموں کے لیے استعمال نہ کرو، یہ کہ تم نیکی (نہیں) کرو گے اور تقویٰ (نہیں) اپناؤ گے اور لوگوں کے درمیان صلح (نہیں) کراؤ گے اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

﴿ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾ (المائدة: 89)

''اور تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اللہ اسی طرح تمھارے لیے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔''

[363]...... عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ

كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ .

تخریج الحدیث سنن الترمذی، کتاب النذور والایمان، باب ما جاء ان من حلف بغیر اللّٰه قد اشرك، رقم : 1535، سنن ابی داوٗد، کتاب الایمان والنذور، باب فی کراهیة الحلف بالاباء، رقم : 3251۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کہتے سنا: ایسا نہیں قسم ہے کعبہ کی تو اس سے کہا: غیر اللہ کی قسم نہ کھائی جائے، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہو: جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

[364]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ .

تخریج الحدیث سنن ابوداؤد، کتاب الأیمان والنذور، باب الحلف بالانداد، رقم : 3247۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں یوں کہا: قسم ہے لات کی! تو اسے چاہیے کہ کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آ ؤ جوا کھیلیں! تو اسے چاہیے کہ کچھ صدقہ کرے۔

[365]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ)) .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الشهادات، باب کیف یستحلف، رقم : 2679، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب النهی عن الحلف بغیر اللّٰه تعالٰی، رقم : 1646 .

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر کسی کو قسم کھانا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ ہی کی قسم کھائے، ورنہ خاموش رہے۔''

[366]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللّٰهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ .

تخریج الحدیث سنن ابی داوٗد، کتاب الایمان والنذور، باب فی کراهیة الحلف بالآباء، رقم : 3248، سنن نسائی، کتاب الایمان والنذور، باب الحلف بالامهات، رقم : 3769۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپوں یا ماؤں کے نام کی قسمیں نہ کھایا کرو اور نہ بتوں کے نام کی۔ صرف اللہ کے نام کی قسم کھایا کرو اور اللہ کی قسم بھی اسی صورت میں کھاؤ جب تم سچے ہو۔

[367]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب الكفارات، باب النهى ان يحلف بغير الله، رقم: 2095۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم بتوں کے نام کی اور اپنے آباء کے نام کی قسمیں نہ اٹھاؤ۔''

[368]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التفسير، باب: افرايتم اللات والعزى، رقم: 4860، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من حلف باللّات والعزى......الخ، رقم: 1647 .

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات اور عزیٰ کی تو اسے تجدید ایمان کے لیے کہنا چاہیے لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔''

[369]...... عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الجنائز، باب ما جاء فى قاتل النفس، رقم: 1363، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب تحريم قتل الانسان نفسه، رقم: 110 .

ترجمة الحديث سیّدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین پر ہونے کی جھوٹی قسم قصداً کھائے تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ اس نے اپنے لیے کہا ہے اور جو شخص اپنے کو دھار دار چیز سے ذبح کر لے اسے جہنم میں اسی ہتھیار سے عذاب ہوتا

رہے گا۔"

شرکیہ تعویذ گنڈے لٹکانے کی ممانعت کا بیان

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٦﴾﴾ (یوسف : 106)

"اوران کے اکثر اللہ پر (اس طرح) ایمان لاتے ہیں کہ وہ مشرک ہی ہوتے ہیں۔"

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٣٨﴾﴾ (الزمر : 38)

"اور یقیناً اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور ہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ کہہ دیجیے تو کیا تم نے دیکھا کہ وہ ہستیاں جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا وہ اس کے نقصان کو ہٹانے والی ہیں؟ یا وہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روکنے والی ہیں؟ کہہ دے مجھے اللہ ہی کافی ہے، اسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں۔"

[**370**]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ تَقُولُ هَذَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا ذَاكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا .

تخريج الحديث سنن ابی داوٗد، كتاب الطب، باب فی تعليق التمائم، رقم : 3883۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "دم دم جھاڑ، گنڈے منکے اور جادو کی چیزیں یا تحریریں شرک ہیں۔ ان کی اہلیہ نے کہا: آپ یہ

کیوں کر کہتے ہیں؟ اللہ کی قسم! میری آنکھ درد کی وجہ سے گویا نکلی جاتی تھی تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی اور وہ مجھے دم کرتا تھا۔ جب وہ دم کرتا تو میرا درد رک جاتا تھا۔ سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شیطان کی کارستانی ہوتی تھی۔ وہ تیری آنکھ میں اپنی انگلی مارتا تھا تو جب وہ (یہودی) دم کرتا تو (شیطان) باز آ جاتا تھا۔ حالانکہ تجھے یہی کچھ کہنا کافی تھا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے: "أَذْهِبْ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا" "اے لوگوں کے رب! دکھ دور کر دے، شفا عنایت فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کہیں شفا نہیں، ایسی شفا عنایت فرما جو کوئی دکھ باقی نہ رہنے دے۔

[371]...... عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَسُولًا: ((أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الجهاد والسير، باب ما قيل فى الجرس ونحوه فى اعناق الإبل، رقم: 3005، صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب كراهة قلادة الوتر فى رقبة البعير، رقم: 2115.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ایک سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عبد اللہ (بن ابی بکر بن حزم راوی حدیث) نے کہا کہ میرا خیال ہے ابو بشیر نے کہا کہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک قاصد (زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما) یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ "جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا ہو یا یوں فرمایا کہ جو گنڈا (ہار) ہو وہ اسے کاٹ ڈالے۔"

[372]...... عَنْ شَيْبَانَ الْقِتْبَانِيِّ قَالَ إِنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ اسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ عَلَى أَسْفَلِ الْأَرْضِ قَالَ شَيْبَانُ فَسِرْنَا مَعَهُ مِنْ كُومِ شَرِيكٍ إِلَى عَلْقَمَاءَ أَوْ مِنْ عَلْقَمَاءَ إِلَى كُومِ شَرِيكٍ يُرِيدُ عَلْقَامَ فَقَالَ رُوَيْفِعٌ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيَأْخُذُ نِضْوَ أَخِيهِ عَلَى أَنَّ لَهُ النِّصْفَ مِمَّا يَغْنَمُ وَلَنَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَطِيرُ لَهُ النَّصْلُ وَالرِّيشُ وَلِلْآخَرِ الْقِدْحُ ثُمَّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَارُوَيْفِعُ

لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرْ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوْ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ مِنْهُ بَرِيءٌ.

تخریج الحدیث سنن ابی داوٗد، کتاب الطهارة، باب ما ینهی عند ان یستنجی به، رقم: 36- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث شیبان قتبانی روایت کرتے ہیں کہ مسلمہ بن مخلد نے (جو کہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مصر میں گورنر تھے) سیّدنا رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کو زیریں مصر کی جانب اپنا نائب مقرر کیا۔ شیبان کہتے ہیں کہ ہم جناب رویفع بن ثابت کے ساتھ کوم شریک سے علقماء، یا علقماء سے کوم شریک کی جانب چلے، ان کی مراد علقام ہے تو سیّدنا رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم میں سے کوئی اپنے بھائی کی کمزور سی سواری لے لیتا، اس شرط پر کہ جو کچھ بھی غنیمت میں سے ملے گا، اس میں سے نصف مالک کے لیے اور نصف ہمارے لیے ہوگا۔ اور پھر ایسا بھی ہوتا تھا کہ (تقسیم اموال میں) کسی کو تیر کا پھل ملتا، کسی کو اس کے پر اور کسی کو اس کی لاٹھی۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رویفع! امید ہے تجھے میرے بعد لمبی زندگی ملے گی تو تم لوگوں کو بتا دینا کہ جو اپنی ڈاڑھی کو گرہ لگائے یا تانت باندھے یا جانور کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بری ہیں۔

[**373**]...... عَنْ عِيسَى -وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى- قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ أَعُودُهُ وَبِهِ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: أَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا؟ قَالَ: الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ.

تخریج الحدیث سنن ترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء فی کراهية التعليق، رقم: 2072- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں: میں ابو معبد عبداللہ بن عکیم جہنی کے پاس ان کی تیمارداری کے لیے گیا، ان کے چہرے پر (مرض کی) سرخی غالب تھی، میں نے کہا: آپ اس کے لیے کوئی تعویذ کیوں نہیں لٹکا لیتے؟ وہ فرمانے لگے: موت اس سے زیادہ قریب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی (تعویذ وغیرہ) لٹکاتا ہے، وہ اسی (تعویذ) کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

ستاروں کی تاثیر کا عقیدہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

[374]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب يستقبل الامام الناس اذا سلّم، رقم: 846، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من قال مطرنا بالنوء، رقم: 71.

ترجمة الحديث سیّدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو بارش ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے لوگوں کی طرف مونہہ کیا اور فرمایا: ''معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے۔'' لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے۔ اور کچھ میرے منکر ہوئے جس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے لیے بارش ہوئی تو وہ میرا مومن اور ستاروں کا منکر ہے اور جس نے کہا کہ فلاں تارے کے فلانی جگہ پر آنے سے بارش ہوئی تو وہ میرا منکر اور ستاروں کا مومن ہے۔

ذات انواط میں برکت کا عقیدہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

[375]...... عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

تخريج الحديث سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء لتركبن سنن من كان قبلكم، رقم: 2180۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے لیے نکلے تو آپ کا گزر مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے ہوا جسے انواط کہا جاتا تھا، اس درخت پر مشرکین اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے، صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذاتِ انواط مقرر فرما دیجیے جیسا کہ مشرکین کا ایک ذاتِ انواط ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! یہ وہی بات ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ ہمارے لیے بھی معبود بنا دیجیے جیسا ان مشرکوں کے لیے ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم گزشتہ امتوں کی پوری پوری پیروی کرو گے۔

قیامت سے پہلے امت محمدیہ میں کثرت سے شرک آ جانے کا بیان

[376]...... عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي .

تخريج الحديث سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون، رقم: 2219، سنن ابی داوٗد، کتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، رقم: 4252۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے مل جائیں اور بتوں کی پرستش کریں اور میری امت میں عنقریب تیس جھوٹے (دعویدار) نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی (دوسرا) نبی نہیں ہوگا۔

[377]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِينَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهٗ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّينِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ

الْمُشْرِكُونَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ ((اِنَّهٗ سَيَكُونُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ اِلَى دِينِ آبَآئِهِمْ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الفتن واشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوس ذا الخلصة، رقم: 7299.

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''دن اور رات (کا سلسلہ) اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک کہ لات اور عزیٰ کی عبادت (دوبارہ) نہ ہونے لگے۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! جب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی: ''وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کردے، چاہے یہ مشرکین کو ناگوار گزرے۔'' تو میں سمجھتی تھی کہ یہ کام مکمل ہوگیا (اور عرب میں دوبارہ کبھی بت پرستی نہیں ہوگی۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس میں سے جو اللہ نے چاہا وہ عنقریب ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کو موت کے حوالے کردے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا، باقی وہی رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر موجود نہ ہوگی، وہ اپنے (مشرک) آباؤ واجداد کے دین پر واپس چلے جائیں گے۔''

[378]...... عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ

وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيسَى ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ .

تخريج الحديث سنن ابی داوٗد، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، رقم : 4252۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹا اور میں نے اس کی مشرکوں اور مغربوں کو دیکھا اور بلاشبہ میری امت کی عمل داری وہاں تک پہنچے گی جہاں تک اسے میرے لیے لپیٹا گیا ہے اور مجھے سرخ وسفید (سونا چاندی) دو خزانے دیے گئے ہیں اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ فرمائے اور ان پر ان کے اپنے اندر کے علاوہ باہر سے کوئی دشمن مسلط نہ ہو جو انہیں ہلاک کر کے رکھ دے تو میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں جب کوئی فیصلہ کرتا ہوں تو اسے رد نہیں کیا جاتا۔ میں (تیری امت کے) ان لوگوں کو عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے اپنے اندر کے علاوہ باہر سے کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو انہیں ہلاک کر کے رکھ دے اگرچہ سب ملکوں والے ان پر چڑھ دوڑیں (تو انہیں ہلاک نہیں کر سکیں گے۔) البتہ یہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) مجھے اپنی امت پر گمراہ اماموں کا خوف ہے اور جب ان میں ایک بار تلوار پڑ گئی تو قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔ اور اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں اور کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔ اور عنقریب میری امت میں کذاب اور جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے، ان کی تعداد تیس ہوگی، ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا ......ابن عیسیٰ نے کہا...... حق پر غالب رہے گا۔ ان کا کوئی مخالف ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آجائے گا۔

[**379**]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ)) وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي

كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب تغییر الزمان حتی یعبد والاوثان، رقم: 7116، صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتی تعبد دوس ذا الخلصة، رقم: 2906.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ''قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ قبیلۂ دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کا طواف کرتے ہوئے ان کا ایک پٹ دوسرے پٹ کے ساتھ رگڑ کھائے گا۔'' اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کو وہ زمانۂ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے۔

قبروں پر مسجد تعمیر کرنے اور سجدہ کرنے کی ممانعت کا بیان

﴿وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝﴾ (النحل: 20 تا 22)

''اور لوگ جنھیں اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز تخلیق نہیں کرتے، جبکہ وہ خود تخلیق کیے گئے ہیں۔ (وہ) مردے ہیں، زندہ نہیں اور وہ شعور نہیں رکھتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ تمھارا معبود بس ایک ہی معبود ہے، چنانچہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے دل منکر ہیں، اور وہ تکبر کرنے والے ہیں۔''

[**380**]...... عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَّمُوتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُولُ ((اِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَّكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ اِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ))

تخريج الحديث صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب النهی عن بناء المساجد علی القبور، رقم: 532.

ترجمة الحديث سیّدنا جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی وفات سے پانچ دن پہلے یہ کہتے ہوئے سنا: میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس چیز سے براءت کا اظہار کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے، جس طرح اس نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تھا، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا کرتے تھے، خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہیں نہ بنانا، میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

[381]...... عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَلا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب الأمر بتسوية القبر، رقم: 969.

ترجمة الحديث ابوالہیاج اسدی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہیں اس (مہم) پر روانہ نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روانہ کیا تھا؟ (وہ یہ ہے) کہ تم کسی تصویر یا مجسّمے کو نہ چھوڑنا مگر اس کو مٹا دینا اور کسی بلند قبر کو نہ چھوڑنا مگر اسے (زمین کے) برابر کر دینا۔

[382]...... عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب النهى عن تجصيص القبر والبناء عليه، رقم: 970.

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس بات سے) منع فرمایا کہ قبر پر چونا لگایا جائے اور اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت بنائی جائے۔

[383]...... عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب النهى عن الجلوس على القبر والصلاة عليه، رقم: 972.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھو۔''

مشرکوں کی مشابہت سے اجتناب کرنے کا بیان

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾ ﴾ (المائدة : 51)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو بے شک وہ انھی میں سے ہوگا۔ یقیناً اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

﴿ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٨٢﴾ ﴾ (المائدة : 82)

''(اے نبی!) یقیناً آپ لوگوں میں اہل ایمان سے عداوت رکھنے میں سخت ترین یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے، اور اہل ایمان سے دوستی رکھنے میں ضرور قریب ترین ان لوگوں کو پائیں گے جنھوں نے کہا: بے شک ہم نصاریٰ ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ بے شک ان میں کچھ عالم ہیں، کچھ دنیا سے الگ تھلگ رہنے والے ہیں اور یہ وہ غرور نہیں کرتے۔''

[384]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

تخريج الحديث سنن ابی داوٗد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، رقم : 4031- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہوا۔

[385]...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ: فَمَنْ .

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، رقم : 3456، صحیح مسلم، کتاب العلم، باب اتباع سنن الیهود والنصاریٰ، رقم : 2669.

ترجمة الحديث سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ پہلی امتوں کے طریقوں کی قدم بقدم پیروی کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی ساہنہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔'' ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر کون ہوسکتا ہے؟''

[386]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ)) فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ؟ فَقَالَ: ((وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ؟))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...... الخ، رقم : 7319.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت اس طرح پچھلی امتوں کے مطابق نہیں ہوجائے گی جیسے بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگلی امتوں سے کون مراد ہیں، پارسی اور نصرانی؟ آپ نے فرمایا: ''پھر اور کون۔''

[387]...... عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: سُبْحَانَ اللّٰهِ! هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ .

تخريج الحديث سنن ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء لترکبن سنن من کان قبلکم، رقم : 2180، مسند احمد : 225/36، رقم : 21897۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حنین کی طرف تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے گزرے (جوان کے ہاں مقدس تھا) اور وہ ذات انواط کے نام سے مشہور تھا، (مشرکین حصول برکت کے لیے) اس پر اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے بھی ذات انواط مقرر کریں جیسا کہ ان مشرکوں کا ذات انواط ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب کرتے ہوئے) فرمایا: ''سبحان اللہ! یہ تو ایسے ہی ہے جیسا کہ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے (سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے) کہا تھا: ﴿اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾ ''ہمارے لیے بھی معبود بناؤ جیسا کہ ان کے معبود ہیں۔'' (الاعراف : 138) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے پر چلو گے۔''



کتاب العلم

علم کی کتاب

علم کی فضیلت کا بیان

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (آل عمران : 18)

''اللہ نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں فرشتوں اور اہل علم نے بھی (گواہی دی ہے) درآں حالیکہ وہ انصاف کے ساتھ قائم ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ انتہائی غالب، خوب حکمت والا ہے۔''

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴾ (التوبة : 122)

''اور مومنوں کے لیے مناسب نہیں کہ وہ سب ہی نکل کھڑے ہوں، تو ہر فرقے میں سے ایک گروہ دین میں سمجھ حاصل کرنے کے لیے کیوں نہ نکلا، تاکہ وہ جب اپنے قبیلے میں واپس جائیں تو انھیں خبردار کریں، تاکہ وہ (پیچھے والے بھی اللہ سے) ڈریں۔''

﴿ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ۱۰۷ ﴾ (الاسراء : 107)

''کہہ دیجیے: اس پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ، بلاشبہ جنھیں اس سے پہلے علم دیا گیا، جب ان پر تلاوت کی جاتی ہے تو وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں۔''

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَ اِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۱۱ ﴾ (المجادلة : 11)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل جاؤ تو کھل جاؤ، اللہ تمھارے لیے فراخی کر دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو جاؤ، اللہ ان لوگوں کے درجے بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، پوری طرح باخبر ہے۔''

[**388**]...... عَنْ مُعَاوِيَةَ، خَطِيبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب العلم، باب من يرد الله به خير يفقهه فی الدين، رقم : 71.

ترجمة الحديث سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ خطبہ میں فرما رہے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا، انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آ جائے (اور یہ عالم فنا ہو جائے)۔

[**389**]...... عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ

وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ))

تخریج الحدیث صحيح بخاری، كتاب العلم، باب فضل من علم وعلم، رقم: 79.

ترجمة الحديث سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم وہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال زبردست بارش کی سی ہے جو زمین پر (خوب) برسے۔ بعض زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت زیادہ سبزہ اور گھاس اگاتی ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑتا ہے جو بالکل چٹیل میدان ہوتے ہیں۔ نہ وہ پانی روکتے ہیں اور نہ ہی سبزہ اگاتے ہیں۔ تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور اس کو چیز جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں نفع دے اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا۔''

[390]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((الْعِلْمَ)).

تخریج الحدیث صحيح بخاری، كتاب العلم، باب فضل العلم، رقم: 82، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ، رقم: 2391.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میں سو رہا تھا (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا۔ میں نے (خوب اچھی طرح) پی لیا۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا (دودھ) عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم۔

[391]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِيْ الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتاه اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمة، رقم: 73، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمه، رقم: 816.

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''صرف دو چیزوں میں رشک ہے، ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس کو حق کے لیے بھرپور خرچ کرنے کی توفیق بھی دی گئی۔ اور دوسرا وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (علمِ نافع) عطا کیا اور وہ اس کے ذریعے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔''

[392]...... عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِالْحٰرِثِ أَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِعُسْفَانَ، وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلٰى مكة، فقَالَ: مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِيْ؟ قَالَ: ابْنَ أَبْزٰى، قَالَ: وَمَنِ ابْنُ أَبْزٰى؟ قَالَ: مَوْلًى مِنْ مَوَالِيْنَا، قَالَ: اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَولًى! فَقَالَ: إِنَّهُ قَارِيءٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمه، رقم: 817.

ترجمة الحدیث نافع بن عبدالحارث سے مروی ہے کہ وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عُسفان مقام پر ملے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو مکہ کا عامل بنایا ہوا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم وادی والوں پر کس کو نائب بنا کر آئے ہو؟ اس نے کہا: ابن ابزی کو نائب بنا کر آیا ہوں، انھوں نے کہا: ابن ابزی کون ہے؟ اس نے کہا: یہ ہمارا ایک غلام ہے، انھوں نے کہا: تم غلام کو نائب بنا آئے ہو؟ اس نے کہا: وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھنے والا، فرائض کو جاننے والا ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً تمہارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بہت سے لوگوں کو رفعت عطا کرتا ہے اور اسی کے ذریعے بعضوں کو ذلیل کر دیتا ہے۔''

[393]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُوْنَ بِهِ

أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ۔))

تخريج الحديث سنن ترمذی، كتاب البر والصلة، باب ما جاء فی تعليم النسب، رقم: 1979- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 351.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے نسبوں کے بارے میں اتنا علم تو حاصل کرلو کہ جس کے ذریعے آپس میں صلہ رحمی اختیار کرسکو، کیونکہ صلہ رحمی سے قرابتداروں میں محبت پیدا ہوتی ہے، مال میں برکت ہوتی ہے اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر علم حاصل کرنے کا بیان

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (محمد: 19)

''پس جان لے کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

[394]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) يَعْنِي رِيحَهَا.

تخريج الحديث سنن ابی داؤد، كتاب العلم، باب فی طلب العلم لغير الله تعالى، رقم: 3664، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، رقم: 252- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ علم جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا چہرہ تلاش کیا جاتا ہے، جو آدمی اس کو سامانِ دنیا حاصل کرنے کے لیے سیکھتا ہے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔''

علماء کی فضیلت کا بیان

﴿يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾﴾ (البقرة: 269)

''اللہ جسے چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس شخص کو حکمت دی گئی تو اسے بہت بھلائی عطا کی گئی اور (ان باتوں سے) عقل مند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔''

﴿وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ (آل عمران : 7)

''اور جولوگ علم میں پختہ ہیں وہ کہتے ہیں: ہمارا ان (متشابہات) پر ایمان ہے، یہ سب ہمارے رب ہی کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو عقل مند ہی حاصل کرتے ہیں۔''

﴿لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝﴾ (النساء : 162)

''لیکن ان میں سے جو علم میں پختہ اور مومن ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا، اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں اور اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، وہی لوگ ہیں جنھیں ہم جلد بہت بڑا اجر دیں گے۔''

﴿وَ مَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝﴾ (العنکبوت : 43)

''اور انھیں بس علم والے ہی سمجھتے ہیں۔''

﴿وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ۝﴾ (فاطر : 28)

''اور کچھ لوگوں اور جانوروں اور چوپاؤں میں سے بھی ہیں جن کے رنگ اسی طرح مختلف ہیں، اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے صرف جاننے والے ہی ڈرتے ہیں، بے شک اللہ سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے۔''

﴿هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ (الزمر : 9)

''کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے؟ نصیحت تو بس عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔''

[395]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا، فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ. لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ)).

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم: 240۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو (کسی کو) علم سکھاتا ہے، اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور عمل کرنے والے کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔

[396]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ)).

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، السنة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، رقم: 227۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص میری اس مسجد میں آئے اور اس کا ارادہ صرف کوئی اچھی بات سیکھنا یا سکھانا ہو (کوئی اور غرض نہ ہو) تو اس کا درجہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ اور جو شخص کسی اور مقصد کے لیے مسجد میں آیا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس کی نظر کسی اور کے مال پر ہو۔

[397]...... عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْبَحْرِ)).

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم: 239۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: عالم کے لیے ہر وہ چیز دعائے مغفرت کرتی ہے جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی (اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتی ہیں۔)

[398]...... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرَضِينَ

حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ)) .

تخريج الحديث سنن ترمذی، كتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقه على العبادة، رقم: 2685۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوامامہ باہلی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک عام آدمی پر ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں اس شخص کے لیے خیر و برکت کی دعائیں کرتی ہیں جو نیکی و بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

[399]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ)) .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب العلم، رقم: 6775.

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ آیات) تلاوت فرمائیں: ”وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس میں سے محکم (معنی میں واضح) آیتیں ہیں، وہی اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ آیات ہیں، پھر وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے، وہ فتنے کی تلاش میں ان آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو ان (آیات قرآنی) میں سے متشابہ ہیں۔ ان (متشابہ آیات) کا حقیقی معنی اللہ اور ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا جو علم میں راسخ ہیں۔ وہ (یہی) کہتے ہیں: ہم ان (آیات) پر ایمان لائے، سب (آیتیں) ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور دانائی رکھنے والوں کے سوا کوئی (ان سے) نصیحت حاصل نہیں کرتا۔“ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو قرآن میں سے متشابہ (آیات) کے پیچھے پڑتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن کا اللہ نے (سابقہ آیت میں) ذکر کیا ہے، لہٰذا ان سے بچ کر رہو۔“

[400]...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ : ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا .))

تخریج الحدیث سنن ابی داؤد، الملاحم، باب ما یذکر فی قرن المائة، رقم : 4291۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اس امت کے لیے ہر سو سال کے آخر پر کسی ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

حاملین علم کی حوصلہ افزائی کرنے کا بیان

[401]...... عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((أَیُّ آیَةٍ فِی کِتَابِ اللّٰهِ اَعْظَمُ؟)) فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ! یُکَرِّرُهَا مِرَاراً، ثُمَّ قَالَ أُبَیٌّ: آیَةُ الْکُرْسِیِّ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((لِیَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ! وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ، إِنَّ لَهَا لِسَاناً وَشَفَتَیْنِ تُقَدِّسَانِ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ)) .

تخریج الحدیث مسند احمد : 200/35، رقم : 21278، وقال شعیب الارناؤوط: اسناده صحیح علی شرط مسلم، السلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم : 385 .

ترجمة الحدیث سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے بار بار سوال دوہرایا۔ (بالآخر) سیّدنا ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: آیۃ الکرسی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ابو المنذر! یہ علم تجھے مبارک ہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں، یہ عرش کے پائے کے پاس اس کی تقدیس بیان کرتی ہے۔''

[402]...... عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: کَانَ أَخَوَانِ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فَکَانَ أَحَدُهُمَا یَأْتِی النَّبِیَّ (وَفِی رِوَایَةٍ: یَحْضُرُ حَدِیْثَ النَّبِیِّ ﷺ وَمَجْلِسَهُ) وَالْآخَرُ یَحْتَرِفُ، فَشَکَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذَا أَخِی لَایُعِیْنُنِی بِشَیْءٍ۔ فَقَالَ ﷺ: ((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ۔))

تخريج الحديث سنن ترمذى، كتاب الزهد، باب فى التوكل على الله، رقم : 2345، السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 384- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو بھائی تھے، ان میں سے ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا رہتا تھا، اور ایک روایت میں ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سنتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا، جبکہ دوسرا بھائی کمائی کرتا تھا۔ کمائی کرنے والا بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور (شکایت کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی میری کوئی مدد نہیں کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”شاید تجھے اس کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔“

بے فائدہ علم سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگنے کا بیان

﴿وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلَا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝﴾ (الاعراف : 175 تا 177)

”اور (اے نبی!) انھیں اس شخص کی خبر پڑھ سنائیں جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں مگر وہ ان (کی پابندی) سے نکل بھاگا تو اسے شیطان نے پیچھے لگا لیا، پھر وہ گمراہوں میں (شامل) ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان (آیتوں) کے ذریعے سے اسے بلند درجہ دیتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک پڑا اور اپنی خواہش کے پیچھے لگ گیا، چنانچہ اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو بھی ہانپتا ہے اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو بھی ہانپتا ہے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، چنانچہ (اے نبی!) آپ (یہود سے) یہ قصہ بیان کر دیں، شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔ ان لوگوں کی مثال بری ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔“

[**403**]...... عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلُوْا اللّٰهَ عِلْماً نَافِعاً، وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ)).

تخریج الحدیث سنن ابن ماجه، كتاب الدعا، باب ما تعوذ منه رسول الله ﷺ، رقم: 3843، السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 1511- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ایسے علم کا سوال کرو، جو فائدہ دینے والا ہو اور بے فائدہ علم سے اس کی پناہ طلب کرو۔''

[404]...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِیِّ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! إِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ)).

تخریج الحدیث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب الانتفاع بالعلم، رقم: 250، سنن ابی داؤد، الصلوة، باب فی استعاذة، رقم: 1548- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ایک دعا یہ بھی تھی: "اَللّٰهُمَّ! إِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ" اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دعا سے جو قبول نہ ہو، اس دل سے جو (تیرے سامنے) عاجزی نہ کرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ سے علم نافع کا سوال کرنے کا بیان

﴿رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ﴾ (طٰهٰ: 114)

''اے میرے رب! مجھے علم میں زیادہ کر۔''

[405]...... عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! انْفَعْنِی بِمَا عَلَّمْتَنِی، وَعَلِّمْنِی مَایَنْفَعُنِی، وَارْزُقْنِی عِلْماً تَنْفَعُنِی بِهٖ)).

تخریج الحدیث مستدرك حاكم: 510/1، السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 3151.

ترجمة الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ! انْفَعْنِی بِمَا عَلَّمْتَنِی، وَعَلِّمْنِی مَایَنْفَعُنِی، وَارْزُقْنِی عِلْماً تَنْفَعُنِی بِهٖ" ''اے اللہ! جو تو نے مجھے سکھایا، اس کے ذریعے مجھے نفع دے اور مجھے وہ چیز سکھا دے جو میرے لیے فائدہ مند ہو اور مجھے ایسا علم عطا فرما کہ جس کے ذریعے تو مجھے نفع دے۔''

[406]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ انْفَعْنِی بِمَا عَلَّمْتَنِی

وَعَلِّمْنِی مَا یَنْفَعُنِی وَزِدْنِی عِلْمًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب الانتفاع بالعلم، رقم : 251۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ دون قوله: "الحمد"، سنن ترمذی الدعوات، باب سبق المفردون...... الخ، رقم : 3599 .

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! تو مجھے جو علم نصیب فرمائے اس سے مجھے فائدہ پہنچا اور مجھے وہ علم دے جو مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔''

[**406**]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا)) .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما يقال بعد التسليم، رقم : 925۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث اُمّ المومنین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا" اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی (حاصل ہوتی) ہے، اے عظمت و بزرگی والے! تو بہت برکتوں والا ہے۔

علم کو چھپانے کی مذمت کا بیان

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾﴾ (البقرة: 159، 160)

''بے شک جو لوگ ہمارے نازل کردہ صریح دلائل اور ہدایت کی باتوں کو چھپاتے ہیں اس کے بعد کہ ہم نے لوگوں کے لیے ان کو کتاب میں کھول کر بیان کر دیا ہے، وہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ مگر وہ لوگ کہ جنھوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور (حق کو) کھول کر بیان کیا تو وہی لوگ ہیں جن کی توبہ قبول کرتا ہوں اور بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا، بہت رحم کرنے والا ہوں۔''

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ یَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۙ اُولٰٓىٕكَ مَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ ۖۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ ﴾ (البقرة : 174، 175)

''بے شک جو لوگ اللہ کی نازل کی گئی کتاب میں سے کچھ (باتیں) چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے تھوڑا سا مول لیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں بھرتے اور قیامت کے دن اللہ ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ انھیں پاک ہی کرے گا اور ان کے لیے بہت دردناک عذاب ہے۔ وہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خریدا، چنانچہ وہ آگ پر کس قدر صبر کرنے والے ہیں؟''

﴿ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ٘ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ۝ ﴾ (آل عمران : 187)

''اور جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا جنھیں کتاب دی گئی تھی کہ تم اسے لوگوں کے سامنے ضرور بیان کرو گے اور اسے ہرگز نہیں چھپاؤ گے، پھر انھوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالا، پھر کس قدر بری ہے وہ قیمت جو وہ وصول کر رہے ہیں۔''

[407]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

تخریج الحدیث سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب کراهية منع العلم، رقم : 3658، سنن ترمذی، العلم، باب ما جاء فی کتمان العلم، رقم : 2649۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے کوئی دین کا مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے اسے چھپالیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائے گا۔

[408]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِی كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا، ثُمَّ يَتْلُو ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى﴾ إِلَى آخر الايتين.

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، رقم : 118، صحیح

مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی هريرة الدوسى رضی اللہ عنہ، رقم: 2492 واللفظ له.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دو آیات ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ.....الخ ﴾ (البقرۃ: 159، 160) نہ نازل کی ہوتیں تو میں کبھی کچھ بھی بیان نہ کرتا۔

[409]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ: ((يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ!)) قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ!)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا، قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ: ((إِذًا يَتَّكِلُوا)) وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب من حصن بالعلم قوما دون قوم كراهية ان لا يفهموا، رقم: 128، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب من مات على التوحيد دخل الجنة، رقم: 32.

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے عرض کیا، حاضر ہوں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سہ بارہ یہی) ارشاد فرمایا کہ: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کیا، حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول! تین بار ایسا ہوا۔ (اس کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے۔'' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا میں اس بات کی لوگوں کو خبر نہ کر دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اگر تم یہ خبر سناؤ گے) تو لوگ اس پر بھروسا کر بیٹھیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے) سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت یہ حدیث اس خیال سے بیان فرما دی کہ کہیں حدیث رسول چھپانے کے گناہ پر ان سے آخرت میں مؤاخذہ نہ ہو۔

علم وحکمت میں رشک کرنے کا بیان

﴿ وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا

سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ (الفرقان : 63)

''اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی (وقار اور عاجزی) سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے بات کریں تو وہ کہتے ہیں: سلام ہے۔''

[410]...... عَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا .))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب العلم، باب الاغتباط فی العلم والحكمة، رقم : 73، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، رقم : 816.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے: ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہوا ور وہ اس دولت کو راہ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو اور وہ اس کے ذریعہ سے فیصلہ کرتا ہو اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔''

علم کے بغیر فتویٰ دینے کی ممانعت کا بیان

﴿فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾﴾ (القصص : 79، 80)

''پھر وہ اپنے پورے کرّ وفر کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے نکلا (تو) جو لوگ دنیاوی زندگی چاہتے تھے، کہنے لگے: کاش! ہمارے لیے بھی ان کے مثل ہوتا جو قارون کو دیا گیا ہے، بلاشبہ وہ بڑے نصیبے والا ہے۔ اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا، انھوں نے کہا: افسوس تم پر! اس شخص کے لیے اللہ کا ثواب بہتر ہے جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے، اور یہ بات صبر کرنے والوں ہی کو سکھائی جاتی ہے۔''

[411]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ

الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، رقم : 100، صحیح مسلم، کتاب العلم، باب رفع العلم، رقم : 2673.

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھینتے ہوئے نہیں اٹھائے گا بلکہ وہ علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھا لے گا حتیٰ کہ جب وہ (لوگوں میں) کسی عالم کو (باقی) نہیں چھوڑے گا تو لوگ (دین کے معاملات میں بھی) جاہلوں کو اپنے سربراہ بنالیں گے۔ ان سے (دین کے بارے میں) سوال کیے جائیں گے تو وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے، اس طرح خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

[412]...... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَفْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهُ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ، وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَّعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ)).

تخریج الحدیث سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب التوقی فی الفتیا، رقم : 3657، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اجتناب الرأی والقیاس، رقم : 53۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔ اور جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی معاملے میں مشورہ دیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ بھلائی و بہتری اس کے علاوہ کسی دوسری صورت میں ہے تو اس نے اس سے خیانت کی۔

پوری دنیا کو دین اسلام کی تعلیم دینے کا بیان

﴿ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾ (آل عمران : 19)

''بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔''

﴿ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۸۵ ﴾

(آل عمران : 85)

''اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور

وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

﴿ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴾ (النساء : 79)

''اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ کو لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے، اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔''

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴾ (النساء : 170)

''اے لوگو! یقیناً یہ رسول تمھارے رب کی طرف سے حق لے کر تمھارے پاس آیا ہے، لہٰذا تم ایمان لاؤ، یہ تمھارے لیے بہتر ہوگا، اور اگر تم کفر کرو گے تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ ہی کے لیے ہے، اور اللہ خوب جاننے والا، خوب حکمت والا ہے۔''

﴿ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴾ (الاعراف : 158)

''کہہ دیجیے: اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، جس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، لہٰذا تم اللہ پر اور اس کے رسول اُمی نبی پر ایمان لاؤ، جو (خود بھی) اللہ اور اس کے (تمام) کلمات پر ایمان لاتا ہے، اور تم اس کی پیروی کرو، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔''

﴿ تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ﴾ (الفرقان : 1)

''وہ ذات بڑی ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان (قرآن) نازل کیا، تاکہ وہ جہان والوں کے لیے ڈرانے والا ہے۔''

[**413**]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الَّذِی يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ بِهٖ، كَمَثَلِ الَّذِی يَكْنِزُ الْكَنْزَ فَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ)) .

تخریج الحدیث المعجم الاوسط للطبرانی : 213/1، رقم : 689، السلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم : 3479 .

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی علم حاصل کرتا ہے، لیکن اس کو (لوگوں کے سامنے) بیان نہیں کرتا، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے، جو خزانہ جمع کرتا رہتا ہے، لیکن اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔''

[414]...... عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ! أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَاىَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَاىَ، حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ؛ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب، رقم: 104، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها، رقم: 1354.

ترجمة الحديث ابو شریح روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید (والی مدینہ) سے جب وہ مکہ کی طرف (ابن زبیر سے لڑنے کے لیے) فوجیں بھیج رہے تھے کہا کہ اے امیر! مجھے آپ اجازت دیں تو میں وہ حدیث آپ سے بیان کر دوں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی، اس (حدیث) کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث فرما رہے تھے تو میری آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر ارشاد فرمایا: ''مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، آدمیوں نے حرام نہیں کیا۔ تو (سن لو) کہ کسی شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مکہ میں خون ریزی کرے، یا اس کا کوئی درخت کاٹے، پھر اگر کوئی شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کے لڑنے) کی وجہ سے اس کا جواز نکالے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اجازت دی تھی، جو کہ تمہارے لیے

نہیں اور مجھے (رسول کو) بھی دن کے کچھ لمحوں کے لیے اجازت ملی تھی، آج اس کی حرمت لوٹ آئی، جیسی کل تھی اور حاضر غائب کو (یہ بات) پہنچا دے۔'' ابوشریح سے پوچھا گیا کہ (آپ کی یہ بات سن کر) عمرو نے کیا جواب دیا؟ اس نے کہا کہ اے ابوشریح! (اس حدیث کو) میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ مگر حرم (مکہ) کسی خطا کار کو یا خون کر کے فتنہ پھیلا کر بھاگ آنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

[415]...... عَنِ أَبِى بَكْرَةَ، ذُكِرَ النَّبِىُّ ﷺ قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ))، قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَأَعْرَاضَكُمْ ((عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِى شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ)) وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ: صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ ذٰلِكَ ((أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ)) مَرَّتَيْنِ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب، رقم: 105، صحيح مسلم، كتاب القسامة والمحاربون، باب تغليظ تحريم الدماء والاعراض والاموال، رقم: 1679.

ترجمة الحديث (ایک مرتبہ) سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے (یوں) ارشاد فرمایا: ''تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ ﷺ نے اعراضکم کا لفظ بھی ارشاد فرمایا: ''(یعنی) اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں، جس طرح تمہارے آج کے دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں۔ سن لو! یہ خبر حاضر غائب کو پہنچا دے۔'' اور محمد (راوی حدیث) کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔ (پھر) دوبارہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں نے (اللہ تعالیٰ کا یہ حکم) تمہیں پہنچا نہیں دیا۔''

[416]...... عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ فِى هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ)).

تخريج الحديث سنن ترمذى، كتاب العلم، باب ما جاء فى الحث على تبليغ السماع،

رقم : 2656، سنن ابن ماجه ، المقدمة ، باب من بلغ علماً ، رقم : 230۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلے (لوٹے)، ہم نے کہا: مروان کو ان سے کوئی چیز پوچھنا ہوگی تبھی ان کو اس وقت بلا بھیجا ہوگا، پھر ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ہاں، انہوں نے ہم سے کئی چیزیں پوچھیں جسے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو مجھ سے کوئی حدیث سنے پھر اسے یاد رکھ کر اسے دوسروں کو پہنچا دے، کیونکہ بہت سے احکام شرعیہ کا علم رکھنے والے اس علم کو اس تک پہنچا دیتے ہیں جو اس سے زیادہ ذی علم اور عقلمند ہوتے ہیں اور بہت سے شریعت کا علم رکھنے والے علم تو رکھتے ہیں، لیکن فقیہ نہیں ہوتے۔

[**417**]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ: لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ)) .

تخريج الحديث سنن ترمذی، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، رقم : 2658۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات کو سنے اور توجہ سے سنے، اسے محفوظ رکھے اور دوسروں تک پہنچائے، کیونکہ بہت سے علم کی سمجھ رکھنے والے علم کو اس تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے ایک مسلمان کا دل دھوکا نہیں کھا سکتا: (1) عمل خالص اللہ کے لیے (2) مسلمانوں کے ائمہ کے ساتھ خیر خواہی (3) اور مسلمانوں کی جماعت سے جڑ کر رہنا، کیونکہ دعوت ان کا چاروں طرف سے احاطہ کرتی ہے۔

[**418**]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل،

رقم : 3461 .

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے لوگوں کو (احکامِ الٰہی) پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی ہو اور بنی اسرائیل سے بیان کرو۔ ان سے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جس نے جان بوجھ کر میری طرف کسی جھوٹ کی نسبت کی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

[419]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَظْهَرُ الْإِسْلَامُ حَتَّى تَخْتَلِفُ التُّجَّارُ فِي الْبَحْرِ وَحَتَّى تَخُوضَ الْخَيْلُ الْبِحَارَ، ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، يَقُوْلُوْنَ: مَنْ أَقْرَأُ مِنَّا ؟ مَنْ أَعْلَمُ مِنَّا مَنْ أَفْقَهُ مِنَّا لِأَصْحَابِهِ هَلْ فِي أُولَئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أُولَئِكَ مِنْكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ أُولَئِكَ وَقُوْدُ النَّارِ .

تخريج الحديث المعجم الاوسط للطبرانی : 221/6، رقم : 6242، مسند ابی یعلی : 56/12، رقم : 6698، مسند البزار : 405/1، رقم : 283، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن لغیرہ کہا ہے۔ صحیح الترغیب والترهیب، رقم : 84 .

ترجمة الحديث سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام دنیا میں پھیلے گا اور تاجر سمندر کے راستے تجارت کریں گے اور اللہ کے راستے میں گھوڑے دوڑیں گے (جہاد عام ہوگا) پھر کچھ ایسے لوگ رونما ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم سے زیادہ قرآن کون پڑھ سکتا ہے؟ ہم سے زیادہ عالم کون ہے؟ ہم سے زیادہ فقیہ کون ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا ان لوگوں میں خیر ہوگی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ اسی اُمت سے ہوں گے اور یہ جہنم کا ایندھن ہیں۔

[420]...... عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ: ((اَلَا اِنَّ رَبِّی اَمَرَنِی اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا، كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ)) .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب الصفات التى يعرف بها فى الدنيا اهل الجنة واهل النار، رقم : 2865 .

ترجمة الحديث سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ''بے شک میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان امور کی تعلیم دے دوں، جن سے تم جاہل ہو، ان امور میں سے جو اس نے مجھے آج سکھائے ہیں، نیز اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر وہ مال جو میں نے اپنے بندوں کو عطا کیا ہے، وہ ان کے لیے حلال ہے۔''

اس چیز کا بیان کہ فہم دین اللہ کا خاص فضل ہے

[421]...... عَنْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، خَطِيبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ .))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب من يرد الله به خيرا، رقم : 71، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب النهى عن المسألة، رقم : 1037 .

ترجمة الحديث حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ خطبہ میں فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے۔ اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی۔ اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا، انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے (اور یہ عالم فنا ہو جائے)''

منافق کے تفقہ فی الدین سے محروم رہنے کا بیان

[422]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ)) .

تخريج الحديث سنن ترمذى، كتاب العلم، باب ما جاء فى فضل الفقه على العبادة، رقم : 2684۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق میں دو

خصلتیں جمع نہیں ہو سکتی ہیں: اچھا اخلاق اور دین کا گہرا فہم۔

طلب علم کی خاطر سفر کرنے کی کی فضیلت کا بیان

﴿فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝﴾ (الكهف: 65، 66)

''چنانچہ ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (خضر) کو پایا، جسے ہم نے اپنی طرف سے رحمت دی تھی اور ہم نے اپنے پاس سے (خاص) علم سکھایا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا: کیا اس (شرط) پر میں تیری اتباع کروں کہ تو مجھے اس میں سے سکھائے جو تجھے بھلائی سکھائی گئی ہے؟''

[**423**]...... عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي، هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسٰى: لَا فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ، فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ وَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب العلم، باب ما ذكر فی ذهاب فی البحر إلى الخضر، رقم: 74، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل خضر عليه السلام، رقم: 2380.

ترجمة الحديث ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے خبر دی کہ وہ اور حر بن قیس بن حصن فزاری جناب موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں بحث و تکرار کرنے لگے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے۔ پھر ان کے پاس سے سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ گزرے تو سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بلایا اور کہا کہ میں اور میرے یہ رفیق موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں بحث کر رہے ہیں جس سے انہوں نے ملاقات چاہی تھی۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ ذکر سنا ہے۔ انہوں نے کہا، ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''ایک دن جناب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ (دنیا میں) کوئی آپ سے بھی بڑھ کر عالم موجود ہے؟ جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ ہاں ہمارا بندہ خضر ہے (جس کا علم تم سے زیادہ ہے)، جناب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ خضر علیہ السلام سے ملنے کی کیا صورت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان سے ملاقات کی علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا کہ جب تم اس مچھلی کو گم کر دو تو (واپس) لوٹ جاؤ، تب خضر سے تمہاری ملاقات ہوگی۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام (چلے اور) دریا میں مچھلی کی علامت تلاش کرتے رہے۔ اس وقت ان کے ساتھی نے کہا جب ہم پتھر کے پاس تھے، کیا آپ نے دیکھا تھا، میں اس وقت مچھلی (کی گمشدگی) کے بارے میں بتلانا بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے اس کا ذکر بھلا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اسی مقام کی ہمیں تلاش تھی، پھر وہ اپنے قدموں کے نشانات پر (پچھلے پاؤں) باتیں کرتے ہوئے لوٹے (وہاں) انہوں نے خضر علیہ السلام کو پایا۔ پھر ان کا وہی قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔''

[424]...... عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ: يَارَبِّ وَكَيْفَ بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ

يُوشَعَ بْنَ نُون، وَحَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُؤُوْسَهُمَا وَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَائَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيْتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيْهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ قَالَ مُوسَى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ))، أَوْ قَالَ: تَسَجَّى بِثَوْبِهِ۔ ((فَسَلَّمَ مُوْسَى. فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ أَنَا مُوسَى فَقَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى! إِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا، وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوهُمَا، فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ: يَا مُوسَى! مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا كَنَقْرَةِ هَذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا)) قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا أَوْكَدُ ((فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ ناسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ أَنْ يَّنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ)) قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ ((يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسَى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب ما يستحب العالم اذا سئل الى الناس اعلم، رقم : 122، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل الخضر عليه السلام، رقم : 2380.

ترجمة الحديث سیّدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کا یہ خیال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام (جو خضر علیہ السلام کے پاس گئے تھے وہ) موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل والے نہیں تھے بلکہ دوسرے موسیٰ تھے، (یہ سن کر) سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے کہ اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا ہے۔ہم سے سیّدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ ''(ایک روز) موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر بنی اسرائیل میں خطبہ دیا، تو آپ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غصہ ان پر ہوا کہ انہوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کیوں نہ کر دیا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ دریاؤں کے سنگم پر ہے۔ (جہاں فارس اور روم کے سمندر ملتے ہیں) وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار! میری ان سے ملاقات کیسے ہو؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لو، پھر جہاں تم اس مچھلی کو گم کر دو گے تو وہ بندہ تمہیں (وہیں) ملے گا۔تو موسیٰ علیہ السلام چلے اور ساتھ اپنے خادم یوشع بن نون کو لے لیا اور انہوں نے زنبیل میں مچھلی رکھ لی، جب (ایک) چٹان کے پاس پہنچے، دونوں اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے اور مچھلی زنبیل سے نکل کر دریا میں اپنی راہ بناتی چلی گئی اور یہ بات موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کے لیے بے حد تعجب کی تھی، پھر دونوں باقی رات اور دن میں (جتنا وقت باقی تھا) چلتے رہے، جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے خادم سے کہا، ہمارا ناشتہ لاؤ، سفر میں ہم نے (کافی) تکلیف اٹھائی ہے اور موسیٰ علیہ السلام بالکل نہیں تھکے تھے، مگر جب اس جگہ سے آگے نکل گئے، جہاں تک انہیں جانے کا حکم ملا تھا، تب ان کے خادم نے کہا، کیا آپ نے دیکھا تھا کہ جب ہم صخرہ (چٹان) کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کا ذکر بھول گیا، (بقول بعض صخرہ اس چٹان کے نیچے آب حیات تھا، وہ اس مچھلی پر پڑا، اور وہ زندہ ہو کر بقدرت الٰہی دریا میں چل دی) (یہ سن کر) موسیٰ بولے کہ یہی وہ جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش تھی، تو وہ پچھلے پاؤں واپس ہو گئے جب پتھر تک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے (موجود ہے) موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا،

خضر علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں؟ پھر موسیٰ نے کہا کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) ہوں، خضر بولے کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! پھر کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں؟ تاکہ آپ مجھے ہدایت کی وہ باتیں بتلاؤ جو اللہ تعالیٰ نے خاص آپ ہی کو سکھلائی ہیں۔ خضر علیہ السلام بولے کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ اے موسیٰ علیہ السلام! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسا علم دیا ہے جسے تم نہیں جانتے اور تم کو جو علم دیا ہے اس کو میں نہیں جانتا۔ (اس پر) موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر دونوں دریا کے کنارے کنارے پیدل چلے، ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی کہ (اچانک) ایک کشتی ان کے سامنے سے گزری تو کشتی والوں سے انہوں نے کہا کہ ہمیں بٹھا لو۔ خضر علیہ السلام کو انہوں نے پہچان لیا اور بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی، پھر سمندر میں اس نے ایک یا دو چونچیں ماریں (اسے دیکھ کر) خضر علیہ السلام بولے کہ اے موسیٰ! میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی کم کیا ہوگا جتنا اس چڑیا نے سمندر (کے پانی) سے پھر خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ نکال ڈالا۔ موسیٰ نے کہا کہ ان لوگوں نے تو ہمیں کرایہ لیے بغیر (مفت میں) سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی (کی لکڑی) اکھاڑ ڈالی تاکہ یہ ڈوب جائیں، خضر علیہ السلام بولے کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے؟ (اس پر) موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ بھول پر میری گرفت نہ کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر یہ پہلا اعتراض کیا تھا۔ پھر دونوں (کشتی سے اتر کر) چل پڑے (راستے میں) ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر علیہ السلام نے اوپر سے اس کا سر پکڑ کر ہاتھ سے اسے الگ کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ آپ نے ایک بے گناہ بچے کو بغیر کسی جانی حق کے مار ڈالا (غضب ہو گیا) خضر علیہ السلام بولے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ اس کلام میں پہلے سے زیادہ تاکید ہے (کیونکہ پہلے کلام میں لفظ (لک) نہیں کہا تھا، اس میں (لک) زائد کیا، جس سے تاکید ظاہر ہے) پھر دونوں چلتے رہے حتیٰ کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے، ان سے کھانا لینا چاہا۔ انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک دیوار گرنے کے قریب تھی۔ خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ علیہ السلام بول اٹھے کہ اگر آپ چاہتے تو (گاؤں والوں سے) اس کام کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے کہا کہ (بس اب) مجھ میں اور تم میں جدائی کا وقت آ گیا ہے۔ (محبوب کبریا) نبی کریم ﷺ فرماتے

ہیں کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، ہماری تمنا تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کچھ دیر اور صبر کرتے تو مزید واقعات ان دونوں کے بیان کیے جاتے۔ (اور ہمارے سامنے روشنی میں آتے، مگر جناب موسیٰ علیہ السلام کی عجلت نے اس علم لدنی کے سلسلہ کو جلد ہی منقطع کرا دیا)'' محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ ہم سے علی بن خشرم نے یہ حدیث بیان کی، ان سے سفیان بن عیینہ نے پوری کی پوری حدیث بیان کی۔

[425]...... عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى أَبِيْ الدَّرْدَاءِ(رضی اللہ عنہ) وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ أَيْ أَخِيْ؟ قَالَ: حَدِيْثٌ، بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: مَا قَدِمْتَ اِلَّا فِيْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَاِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، اِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، لَمْ يَرِثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرِثُوْا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ)).

تخريج الحديث سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، رقم: 3641۔ سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة، رقم: 2682، مسند احمد: 45/36، رقم: 21715۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث قیس بن کثیر کہتے ہیں: ایک آدمی مدینہ منورہ سے سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، جو کہ دمشق میں تھے، انھوں نے اس سے پوچھا: میرے بھائی! کون سی چیز تجھے لے آئی ہے؟ اس نے کہا: ایک حدیث کی خاطر آیا ہوں، مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہو، انھوں نے کہا: کیا تو تجارت کے لیے تو نہیں آیا؟ اس نے کہا: جی نہیں، انھوں نے کہا: تو کسی اور ضرورت کے لیے تو نہیں آیا؟ اس نے کہا: جی نہیں، انھوں نے کہا: تو صرف اس حدیث کے حصول کے لیے آیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، انھوں نے کہا: پس بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جو آدمی حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے، اور بے شک

فرشتے طالب علم کی خوشنودی کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور زمین و آسمان کی ساری مخلوق عالم کے لیے بخشش کی دعا کرتی ہے، حتیٰ کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی، اور عالم کی عبادت گزار پر اتنی فضیلت ہے، جیسے چاند کی بقیہ ستاروں پر ہے، بے شک اہل علم ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں، انھوں نے ورثے میں دینار لیے نہ درہم، بلکہ انھوں نے تو صرف علم وصول کیا ہے، جس نے یہ علم حاصل کیا، اس نے (انبیائے کرام کی میراث سے) بھرپور حصہ لیا۔''

[426]...... عَنْ أَبِی أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ غَدَا إِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُرِیْدُ إِلَّا أَنْ یَّتَعَلَّمَ خَیْرًا أَوْ یُعَلِّمَهُ کَانَ لَهُ کَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ)).

تخریج الحدیث المعجم الکبیر للطبرانی: 174/8، رقم: 7649، مجمع الزوائد: 245/2، رقم: 506، وقال الهیثمی رجاله موثقون، صحیح الترغیب والترهیب: 145/1، رقم: 84.

ترجمة الحدیث سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسجد میں اس نیت سے جاتا ہے کہ وہاں جا کر علم سیکھے یا سکھلائے تو اُسے ایک کامل حج (مبرور) کا ثواب ملتا ہے۔''

[427]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ رَجُلٍ یَسْلُكُ طَرِیقًا یَطْلُبُ فِیهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهٖ طَرِیقًا إِلَی الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهُ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهُ)).

تخریج الحدیث سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، رقم: 3643، سنن ترمذی، کتاب القرأت، باب، رقم: 2945۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے گا اللہ اس کی وجہ سے جنت کی طرف اس کا راستہ آسان کر دیں گے اور جسے اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔''

[428]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَلَكَ طَرِیقًا یَلْتَمِسُ فِیهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِیقًا إِلَی الْجَنَّةِ)).

تخریج الحدیث سنن ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، رقم: 2646۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو علم حاصل کرنے کے ارادے سے کہیں جائے تو اللہ اس کے لیے جنت کے راستے کو آسان (وہموار) کر دیتا ہے۔

[429]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ)).

تخريج الحديث سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب منه، رقم: 2322، سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب مثل الدنیا، رقم: 4112۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: یقیناً دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے۔ سوائے اللہ کی یاد اور اس چیز کے جس کو اللہ پسند کرتا ہے یا عالم اور علم سیکھنے والے (متعلّم) کے۔

[430]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ)).

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، رقم: 227.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جو شخص میری اس مسجد میں آئے اور اس کا ارادہ صرف کوئی اچھی بات سیکھنا یا سکھانا ہو (کوئی دینوی غرض نہ ہو) تو اس کا درجہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سا ہے اور جو شخص کسی اور مقصد کے لیے (مسجد میں) آیا۔ وہ اس آدمی کی طرح ہے جس کی نظر کسی اور کے مال پر ہو۔

[431]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ)).

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم: 240۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو (کسی کو) علم سکھاتا ہے، اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور عمل کرنے والے کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔

[432]...... عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ

بِدِمَشْقَ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِي؟ فَقَالَ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

تخریج الحدیث سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة، رقم : 2682، سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، رقم : 3641۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث قیس بن کثیر کہتے ہیں: ایک شخص مدینے سے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق آیا، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میرے بھائی! تمھیں یہاں کیا چیز لے کر آئی ہے، اس نے کہا: مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں، ابوالدرداء نے کہا: کیا تم کسی اور ضرورت سے تو نہیں آئے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: کیا تم تجارت کی غرض سے تو نہیں آئے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ میں تو صرف اس حدیث کی طلب و تلاش میں آیا ہوں۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: (اچھا تو سنو) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم دین کی تلاش میں کسی راستہ پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے جنت کے راستے پر لگا دیتا ہے۔ بے شک فرشتے طالب (علم) کی خوشی کے لیے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے آسمان و زمین کی ساری مخلوقات مغفرت طلب کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کے اندر کی مچھلیاں بھی۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت سارے ستاروں پر، بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا، بلکہ انہوں نے علم کا وارث بنایا ہے۔ اس لیے جس نے اس علم کو حاصل کرلیا، اس نے (علم نبوی اور وراثت نبوی سے) پورا پورا حصہ لیا۔

[433]...... عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَالْفِقْهُ بِالتَّفَقُّهِ، وَمَنْ يُرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ)).

تخريج الحديث مجمع الزوائد : 128/1، رقم : 535۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن لغیرہ کہا ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب، رقم: 67.

ترجمة الحديث سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور وفکر کرنے سے حاصل ہوتی ہے، جس بندے کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، اللہ کے بندوں میں سے درحقیقت اہل علم ہی ڈرتے ہیں۔“

[434]...... عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رضی اللہ عنہ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مُتَّكِئٌ عَلَى بُرْدٍ لَهُ أَحْمَرَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ، إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ تَحُفُّهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا، ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتَّى يَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ)).

تخريج الحديث صحيح الترغيب والترهيب، رقم: 71.

ترجمة الحديث سیدنا صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ ﷺ اپنی سرخ چادر کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے مسجد میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میں آپ ﷺ کی خدمت میں حصول علم کے لیے حاضر ہوا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنے والے کو خوش آمدید، علم حاصل کرنے والے کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں پھر ایک دوسرے کے اوپر تلے ہو کر آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ کیونکہ فرشتوں کو وہ چیز (علم) بڑی محبوب ہے جو یہ حاصل کرنے جا رہا ہے۔“

[435]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالُوْا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السنة والاسلام قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((هٰذَا أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل ابى عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ، رقم : 2419.

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یمن کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ہمارے پاس ایسا آدمی بھیجیں، جو ہمیں سنت اور دین اسلام کی تعلیم دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا (اور ان کو ان کے ساتھ بھیجا) اور فرمایا: ''یہ اس امت کا امین ہے۔''

[436]...... عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِيْ قَبْرِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا، أَوْ كَرَى نَهْرًا، أَوْ حَفَرَ بِئْرًا، أَوْ غَرَسَ نَخْلًا، أَوْ بَنٰى مَسْجِدًا أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا، أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ)).

تخریج الحدیث مسند البزار : 483/13، رقم : 7289۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن لغیرہ کہا ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب، رقم : 73.

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انسان کے لیے اس کی موت کے بعد بھی سات اعمال کا اجر جاری رہتا ہے: (1) کسی کو علم سکھایا (2) نہر کھدوا کر جاری کروائی (3) کنواں بنوایا (4) درخت لگوایا (5) مسجد بنوائی (6) قرآن مجید کو میراث بنایا (کسی کو قرآن پڑھایا، یا قرآن لے کر دیا) (7) اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑی جو اس کی وفات کے بعد اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔''

[437]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مَرْفُوْعاً: ((اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ الْخَيْرِ حَتّٰى حِيْتَانُ الْبَحْرِ)).

تخریج الحدیث السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 1852.

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ساری کی ساری مخلوقات (لوگوں کو) خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہیں، حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔''

علم کے مطابق عمل کرنے کا بیان

﴿ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾

(البقرة : 44)

''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو، تو کیا تم نہیں سمجھتے؟''

﴿وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ۝۱۷۵﴾ (الاعراف : 175)

''اور (اے نبی!) انھیں اس شخص کی خبر پڑھ سنائیں جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں مگر وہ ان (کی پابندی) سے نکل بھاگا تو اسے شیطان نے پیچھے لگا لیا، پھر وہ گمراہوں میں (شامل) ہو گیا۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝۲ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝۳﴾ (الصف : 1 تا 3)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے۔ اللہ کے نزدیک ناراض ہونے کے اعتبار سے بڑی بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم نہیں کرتے۔''

[438]...... عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَائَنَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَائَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَئُونَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا)).

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب ذهاب القرآن والعلم، رقم : 4048- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی واقعہ کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ علم چلے جانے کے وقت ہوگا۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! علم کیسے اٹھ جائے گا جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں، اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو پڑھائیں گے؟ قیامت تک (اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری ماں تجھے روئے میں تو تجھے مدینے میں سب سے زیادہ سمجھ دار آدمی خیال کرتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن وہ ان میں موجود کسی حکم پر عمل نہیں کرتے۔

[**439**]...... عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَلا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتكلمهٗ؟ فَقَالَ: تَرَوْنَ أَنِّي لا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ، وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَادُوْنَ أَنْ أَفْتَحَ أَمْرًا لا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلا أَقُوْلُ يَكُوْنُ عَلَيَّ أَمِيْرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُوْرُ بِهَا فِي النَّارِ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى، قَالَ: فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ إِلَيْهِ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ! أَمَا كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى! قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلا آتِيْهِ وَ أَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب بدء الخلق، باب صفة النار وانها مخلوقة، رقم: 3267، صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب عقوبة من يأمر بالمعروف ولا يفعله، رقم: 2989.

ترجمة الحديث شقیق کہتے ہیں کہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: کیا تم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر گفتگو نہیں کرتے، انھوں نے کہا: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں جب بھی ان سے گفتگو کروں تو تم کو سناؤں گا، اللہ کی قسم ہے! کسی چیز کا اعلان کیے بغیر میں نے ان سے گفتگو کی ہے، جبکہ اس مجلس میں صرف میں اور وہ تھے، میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ایسے امور کا پہلے میں اعلان کروں، کسی بندے کے بارے میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ لوگوں میں سب سے بہتر ہے، اگرچہ وہ میرا امیر بھی ہو، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک آدمی کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا، اس کے پیٹ کی انتڑیاں نکل آئیں گی اور وہ جہنم میں ان کے اردگرد چکر کاٹنا شروع کر دے گا، جیسے گدھا چکی کے چکر کاٹتا ہے، اس کی یہ حالت دیکھ کر جہنمی لوگ اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے: کیا تو نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، لیکن میں تم کو نیکی کا حکم دیتا تھا اور خود اس کو نہیں کرتا تھا اور تم کو برائی سے منع کرتا تھا، لیکن خود اس کا ارتکاب کر جاتا تھا۔''

[**440**]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ؟))

تخريج الحديث سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب فی القيامة، رقم : 2416۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔صحيح الترغيب والترهيب، رقم : 81.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز جب تک آدم کا بیٹا پانچ باتوں کا جواب نہیں دے گا اس وقت تک (محاسبہ والی جگہ سے) قدم نہیں ہلا سکے گا (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں): (1) اپنی عمر کہاں صرف کی؟ (2) جوانی کس چیز میں گزاری؟ (3) مال کہاں سے کمایا؟ (4) مال کہاں کہاں خرچ کیا؟ (5) کس حد تک اپنے علم کے مطابق عمل کیا؟''

[**441**]...... عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ صَاحِبَ النَّبِیَّ عَنْ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَثَلُ الَّذِی یُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ وَیَنْسٰی نَفْسَهُ کَمَثَلِ السِّرَاجِ یُضِیءُ لِلنَّاسِ وَیُحْرِقُ نَفْسَهُ)).

تخريج الحديث مجمع الزوائد : 184/1، رقم : 868، وقال رجاله موثقون۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔صحيح الترغيب والترهيب : 164/1، رقم : 131.

ترجمة الحديث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو دوسروں کو خیر و بھلائی سکھلاتا اور اپنی جان کو بھول جاتا ہے اس کی مثال اس چراغ جیسی ہے جو لوگوں کو تو روشنی دیتا ہے لیکن اپنے آپ کو جلا ڈالتا ہے۔''

اہل علم سے سوال کرنے کی ترغیب کا بیان

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝﴾ (النحل : 43، 44)

''اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مرد ہی (نبی) بھیجے تھے، ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے، لہٰذا تم اہل ذکر (اہل کتاب) سے پوچھ لو اگر تم علم نہیں رکھتے۔ (ہم نے انھیں) واضح دلائل اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا تھا)، اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا، اور شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔''

[442]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَصَابَ رَجُلًا جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ احْتَلَمَ فَأُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءَ الْعِيِّ السُّؤَالُ)).

تخریج الحدیث سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، فی المجروح بتیمم، رقم : 337۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی عہدِ نبوی میں زخمی ہو گیا، پس پھر اس کو احتلام ہو گیا تو اس کو (جنابت کی وجہ سے) غسل کرنے کا حکم دیا گیا اس نے غسل کیا تو وہ فوت ہو گیا، جب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات موصول ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں نے اُس کو قتل کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ اِن کو ہلاک کرے، کیا جہالت کی شفا سوال میں نہیں ہے۔''

مختلف زبانیں سیکھنے کا بیان

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝۲۲﴾ (الروم : 22)

''اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور تمھاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف بھی ہے، بلاشبہ اس میں علم والوں کے لیے عظیم نشانیاں ہیں۔''

[443]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، أَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْفَارِسِيَّةِ ((كِخْ كِخْ، أَمَا تَعْرِفُ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من تکلم بالفارسیة، رقم : 3072، صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باتحریم الزکاة علی رسول اللّٰه ﷺ، رقم : 1069.

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی تو نبی اکرم ﷺ نے فارسی زبان میں فرمایا: اس کو پھینک دیں، اس کو پھینک دیں کیا آپ کو معلوم نہیں ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

[444]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَعَلَّمْتُ

لَهُ كِتَابَ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي ، فَتَعَلَّمْتُهُ ، فَلَمْ يَمُرَّ بِي اِلَّا نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى حَذَقْتُهُ فَكُنْتُ اَكْتُبُ لَهُ اِذَا كَتَبَ ، وَاَقْرَأُ لَهُ إِذَا كُتِبَ اِلَيْهِ .

تخريج الحديث سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب رواية حديث اهل الكتاب، رقم : 3645- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تو میں نے آپ کی خاطر یہودیوں کی تحریر سیکھ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں اپنی خط وکتابت میں یہودیوں پر اعتبار نہیں کرتا ہوں تو میں اسے سیکھنے لگا۔ ابھی آدھا مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ میں نے اس پر مہارت حاصل کر لی، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ لکھوانا ہوتا تو میں ہی لکھتا اور جب کسی سے کوئی مکتوب آتا تو میں ہی اسے پڑھتا تھا۔

[445]...... عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَنَهْ سَنَهْ)) .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الجهاد والسير، باب من تكلم بالفارسية، رقم : 3071.

ترجمة الحديث سیدہ ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں اس وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا: "سَنَهْ سَنَهْ" .

[446]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُحْسِنُ السُّرْيَانِيَّةَ؟ اِنَّهَا تَأْتِيْنِيْ كُتُبٌ.)) قَالَ: قُلْتُ: لَا ، قَالَ: ((فَتَعَلَّمْهَا.)) فَتَعَلَّمْتُهَا فِيْ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

تخريج الحديث مسند أحمد : 463/35، وقال شعيب الارناؤوط: اسناده صحيح .

ترجمة الحديث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''کیا تو سریانی زبان کی مہارت رکھتا ہے؟ میرے پاس اس قسم کے خطوط آتے ہیں۔'' میں نے کہا: جی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تو پھر اس کو سیکھو۔'' میں نے سترہ دنوں میں یہ زبان سیکھ لی تھی۔

علمی مجالس کے آداب کا بیان

﴿ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴾ (ق : 37)

''بلاشبہ اس میں اس شخص کے لیے یقیناً نصیحت ہے جس کا کوئی دل ہو، یا کان لگائے، اس حال میں کہ وہ (دل سے) حاضر ہو۔''

[447]...... عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ مَرَّ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَجَاءَ أَحَدُهُمْ فَوَجَدَ فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَجَلَسَ الْآخَرُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَانْطَلَقَ الثَّالِثُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَبَرِ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ؟ـ)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَمَّا الَّذِيْ جَاءَ فَجَلَسَ فَأَوٰى فَآوَاهُ اللّٰهُ، وَالَّذِيْ جَلَسَ مِنْ وَّرَائِكُمْ فَاسْتَحْيٰ فَاسْتَحْيَ اللّٰهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الَّذِيْ اِنْطَلَقَ رَجُلٌ أَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب من قعد حيث ينتهى به المجلس، رقم : 66، صحيح مسلم، كتاب السلام، باب من اتى مجلسا فوجد خرجة فجلس فيها، رقم : 2176، مسند أحمد : 238/36، رقم : 21907.

ترجمة الحديث سیدنا ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، وہاں سے تین افراد کا گزر ہوا، ان میں سے ایک فرد متوجہ ہوا اور مجلس کے اندر خالی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ گیا، دوسرا فرد لوگوں کے پیچھے ہی بیٹھ گیا اور تیسرا چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمھیں ان تین افراد کی بات بیان نہ کر دوں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص آگے بڑھ کر بیٹھ گیا، اس نے جگہ لی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جگہ دے دی، جو آدمی تمہارے پیچھے بیٹھ گیا، پس اس نے شرم محسوس کی اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے شرما گیا اور جو فرد چلا گیا، پس اس نے اعراض کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض کیا۔''

علماء کی مجلس میں خاموش ہو کر بیٹھنے کا بیان

[448]...... عَنْ جَرِيرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((اسْتَنْصِتِ النَّاسَ)) فَقَالَ: ((لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الانصات للعلماء، رقم : 121، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب لا ترجعوا بعدی کفاراً، رقم : 65.

ترجمة الحدیث سیّدنا جریر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو بالکل خاموش کر دو (تاکہ وہ خوب سن لیں)'' پھر ارشاد فرمایا: ''لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔''

علمی مجلس میں بے مقصد سوالات کی ممانعت کا بیان

[**449**]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دَعُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰہ ﷺ، رقم : 7288، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرة فی العمر، رقم : 1337.

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے (غیر ضروری) سوال اور انبیا کے سامنے اختلاف کی وجہ سے تباہ ہو گئیں، پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو بجالاؤ جس حد تک تم میں طاقت ہو۔''

[**450**]...... عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب قول اللّٰہ تعالیٰ لا یسألون الناس الحافًا، رقم : 1477، صحیح مسلم، کتاب الاقضیة، باب النهی عن کثرة المسائل من غیر حاجة، رقم : 593.

ترجمة الحديث شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے مجھے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب نے بیان کیا، اس نے کہا: معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ انہیں کوئی ایسی حدیث لکھیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتیں پسند نہیں کرتا: بلاوجہ کی گپ شپ، فضول خرچی، لوگوں سے بہت مانگنا۔''

کتاب وسنت کو لکھنے کا بیان

[451]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو شَاهٍ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ)).

تخريج الحديث سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الرخصة فيه، رقم: 2667۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور دوران خطبہ آپ نے کوئی قصہ (کوئی واقعہ) بیان کیا تو ابوشاہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے لکھوا دیجیے (کسی سے لکھا دیجیے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) کہا: ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ حدیث میں پورا واقعہ مذکور ہے۔

[452]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ من عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب العلم، باب کتابة العلم، رقم: 113.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سوائے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرنے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہیں ہے اور میرے اور عبداللہ بن عمرو کے درمیان یہ فرق تھا کہ وہ (احادیث) لکھ لیتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

[453]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ)).

تخريج الحديث مسند الشهاب: 370/1، رقم: 637، صحيح الجامع الصغير، رقم:

4434، السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2026.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لکھ کر علم کو مقیّد کرو۔''

[**454**]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهِ إِلَى فِيهِ فَقَالَ: ((اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ)).

تخريج الحديث سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب فی کتاب العلم، رقم: 3646۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں ہر اس حدیث کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا یاد رکھنے کے لیے لکھ لیتا تھا، قریش کے (بعض) لوگوں نے مجھے لکھنے سے منع کر دیا اور کہا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر سنی ہوئی بات کو لکھ لیتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں، غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں باتیں کرتے ہیں تو میں نے لکھنا چھوڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور ارشاد فرمایا: لکھا کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس سے حق بات کے سوا کچھ نہیں نکلتا ہے۔

علم و ہدایت کی دعوت دینے کا بیان

﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۲۵ ﴾ (النحل: 125)

''(اے نبی!) اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ساتھ دعوت دیجیے اور ان سے احسن طریقے سے بحث کیجیے۔ بے شک آپ کا رب ہی اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا اور وہی ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔''

[**455**]...... عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَاٰى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ

فَاَبْطَئُوا عَنْهُ حَتّٰى رُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهٖ قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاۗءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاۗءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سیئة، رقم : 1017.

ترجمة الحدیث سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ دیہاتی حاضر ہوئے، انہوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بد حالی دیکھی کہ وہ ضرورت مند اور محتاج ہو گئے تھے تو آپ نے لوگوں کو (ان کے لیے) صدقہ کرنے کی ترغیب دی لیکن لوگوں نے اس میں سستی سے کام لیا، حتیٰ کہ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے ظاہر ہونے لگی۔ کہا: پھر انصار میں سے ایک شخص چاندی (کے سکوں/ درہموں) کی ایک تھیلی لے کر آ گیا، پھر دوسرا آیا، پھر لوگ ایک دوسرے کے پیچھے (صدقات لے کر) آنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کا چہرۂ انور پر مسرت جھلکنے لگی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے اسلام میں کسی اچھے کام کی ابتدا کی اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا، اس کے لیے (ہر) عمل کرنے والے (کے اجر) جتنا اجر لکھا جاتا رہے گا۔ اور ان (بعد میں عمل کرنے والوں) کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جس نے اسلام میں کسی برے کام کا آغاز کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوا تو اس پر اس (برے کام) پر عمل کرنے والوں جتنا گناہ لکھا جاتا رہے گا اور ان کے گناہوں میں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔“

[456]...... عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُورِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة، رقم : 2674.

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان کے

اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جس شخص نے کسی گمراہی کی دعوت دی، اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ (کا بوجھ) ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔"

[457]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ)) قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ)) فَقَالُوْا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأْتُوْنِي بِهِ)) فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ: ((انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ فَوَاللّٰهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب علی، رقم: 3701، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب ...... رقم: 2406.

ترجمة الحدیث سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر بیان فرمایا: "کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا۔" راوی نے بیان کیا کہ رات کو لوگ یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے علم کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سب حضرات (جو سرکردہ تھے) حاضر ہوئے۔ سب کو امید تھی کہ علم انہیں ہی ملے گا۔ لیکن نبی ﷺ نے فرمایا: "علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟" لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "پھر ان کے یہاں کسی کو بھیج کر بلوالو۔" جب وہ آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ اس سے انہیں ایسی شفا حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں۔ چنانچہ آپ نے علم انہیں کو عنایت فرمایا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں (مسلمان بن جائیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی یوں ہی چلتے رہو۔ جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حق واجب ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ

تمہارے لیے سرخ اونٹوں (کی دولت) سے بہتر ہے۔

علماء کا انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہونے کا بیان

[458]...... عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ، اِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِیَاءِ، لَمْ یَرِثُوْا دِیْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرِثُوْا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ)).

تخریج الحدیث سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، رقم: 3641، سنن ترمذی، العلم، باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة، رقم: 2686۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ مسند احمد: 45/36، رقم: 21715.

ترجمة الحدیث سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''علم والے کو عبادت گزار پر اتنی فضیلت حاصل ہے، جیسے چاند کی بقیہ ستاروں پر ہے، بے شک اہل علم ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں، انھوں نے ورثے میں درہم و دینار نہیں لیے، بلکہ علم وصول کیا، پس جس شخص نے علم حاصل کیا، اس نے (نبوی میراث سے) بھرپور حصہ لے لیا۔''

عورتوں کی تعلیم کا بیان

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴾

(الاحزاب: 34)

''اور تمھارے گھروں میں اللہ کی جن آیات اور دانائی کی باتوں کی تلاوت کی جاتی ہے انھیں یاد کرو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے نہایت باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

[459]...... عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: قَالَ النِّسَاءُ لِلنَّبِیِّ ﷺ غَلَبَنَا عَلَیْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا یَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ یَوْمًا لَقِیَهُنَّ فِیهِ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَکَانَ فِیمَا قَالَ لَهُنَّ ((مَا مِنْکُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا کَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَتَیْنِ؟ فَقَالَ ((وَاثْنَتَیْنِ)).

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب العلم، باب هل يجعل للنسآء يوم على حدة في العلم، رقم : 101، صحیح مسلم، كتاب البر والصلة، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه، رقم : 2633.

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، اس لیے آپ اپنی طرف سے ہمارے (وعظ کے) لیے (بھی) کوئی دن خاص فرمادیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمالیا۔ اس دن عورتوں سے آپ نے ملاقات کی اور انہیں وعظ فرمایا اور (مناسب) احکام سنائے جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا اس میں یہ بات بھی تھی ''جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین (لڑکے) آگے بھیج دے گی (جو بچے فوت ہوگئے) تو وہ اس کے لیے دوزخ سے پناہ بن جائیں گے۔'' اس پر ایک عورت نے کہا' اگر دو (بچے بھیج دے) آپ نے فرمایا: ''ہاں! اور دو (کا بھی یہ حکم ہے)''

[460]...... عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَائَنَا وَأَبْنَائَنَا فَقَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هٰذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ)) قَالَ جُبَيْرٌ: فَلَقِيتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، قُلْتُ: أَلَا تَسْمَعُ إِلَى مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ! فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، قَالَ: صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا)).

تخریج الحدیث سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء في ذهاب العلم، رقم : 2653۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اچانک آپ نے اپنی نظریں آسمان پر گاڑ دیں، پھر فرمایا: ایسا وقت (آ گیا) ہے کہ جس میں لوگوں کے سینوں سے علم اچک لیا جائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے پاس کچھ بھی علم نہیں ہوگا، زیاد بن لبید انصاری نے کہا: (اللہ کے رسول!) علم ہم سے کس طرح چھین لیا جائے گا جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہوں گے۔ قسم اللہ کی! ہم ضرور

اسے پڑھیں گے اور ہم ضرور اپنی عورتوں کو اسے پڑھائیں گے اور اپنے بچوں کو سکھائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اے زیاد تمہاری ماں تمہیں کھودے! میں تو تمہیں اہل مدینہ کے فقہاء میں سے شمار کرتا تھا۔ یہ تورات اور انجیل تو یہود و نصاریٰ کے پاس بھی ہے تو ان کے کیا کام آئی؟ (کیا فائدہ پہنچایا تورات اور انجیل نے ان کو؟) جبیر (راوی) کہتے ہیں: میری ملاقات عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ نہیں سنتے کہ آپ کے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ پھر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے جو کہا تھا وہ میں نے انہیں بتا دیا۔ انہوں نے کہا: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اور اگر تم (مزید) جاننا چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ پہلے پہل لوگوں سے اٹھا لیا جانے والا، علم خشوع ہے۔ عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ تم جامع مسجد کے اندر جاؤ گے، لیکن وہاں تمہیں کوئی (صحیح معنوں میں) خشوع خضوع اپنانے والا شخص دکھائی نہ دے گا۔

[461]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ)).

تخریج الحدیث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، رقم: 224۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔صحيح ترغيب والترهيب، رقم: 53.

ترجمة الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

[462]...... عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ)). ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ: أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

تخریج الحدیث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب تعليم الرجل امته وأهله، رقم: 97، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب وجوب الايمان برسالة النبى ﷺ، رقم: 154.

ترجمة الحدیث سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تین شخص ہیں جن کے لیے دوگنا اجر ہے: (1) جو اہل کتاب سے ہوا اور اپنے نبی پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، (2) وہ غلام جو اپنے آقا اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے، (3) وہ آدمی جس

کے پاس کوئی لونڈی ہو۔ جس سے شب باشی کرتا ہے اور اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے، تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے، تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔'' پھر عامر نے (صالح بن حیان سے) کہا کہ ہم نے یہ حدیث تمہیں بغیر اجرت کے سنا دی ہے (ورنہ) اس سے کم حدیث کے لیے مدینہ تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

علم دین کے ذریعے دنیا حاصل کرنے والے شخص کا بیان

﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ﴾ (الانعام: 162، 163)

''کہہ دیجیے: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت، (سب کچھ) اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے اسی (بات یعنی توحید) کا حکم دیا گیا ہے، اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔''

[463]...... حَدَّثَنِی ابْنُ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ)).

تخریج الحدیث سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فیمن یطلب بعلمه الدنیا، رقم: 2654۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم اس واسطے سیکھے کہ اس کے ذریعے علماء کی برابری کرے، کم علم اور بے وقوفوں سے بحث و تکرار کرے یا اس علم کے ذریعے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل فرمائے گا۔

[464]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وعَلَّمَهُ وقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَهُ فَعَرَفَهَا قالَ فَما عَمِلْتَ فيْها؟ قالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ قالَ: كَذَبْتَ ولٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقالَ: عالِمٌ وقَرَأْتَ

الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فقدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ)).

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، رقم: 1905.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (روز قیامت جن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ ہوگا ان میں سے دوسرا) وہ شخص ہوگا کہ جس نے (دین کا) علم حاصل کیا اور دوسروں کو اس کی تعلیم بھی دی، اور قرآن بھی پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا بتا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں سے کیا کِیا؟ وہ عرض کرے گا، اللہ! میں نے علم حاصل کر کے دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دی اور تیری رضا کے حصول کے لیے قرآن پڑھتا رہا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے (سب) جھوٹ بولا، تو نے تو علم صرف اس غرض سے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا تا کہ تجھے قاری کہا جائے، پس تجھے (دنیا میں) ایسا کہہ دیا گیا (اب میرے پاس کیا لینے آیا ہے؟) پھر اس کے متعلق (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اُسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

اہل علم کی عزت واحترام کرنے کا بیان

[465]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ (رضی اللہ عنہ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنْ أُمَّتِى مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيْرَنَا وَ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ يَعْرِفْ حَقَّ لِعَالِمِنَا)).

تخريج الحديث مسند أحمد: 416/37، رقم: 22755، مستدرك حاكم: 211/1، رقم: 421، مجمع الزوائد: 127/1، رقم: 532. وقال الهيثمى اسناده حسن، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔صحيح الترغيب والترهيب، رقم: 101.

ترجمة الحديث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ آدمی میری امت میں سے نہیں ہے، جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا، چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے اہل علم کا حق نہیں پہچانتا۔''

[466]...... عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ

فی وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذاً لِلْقُرْآنِ؟)) فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الجنائز، باب من يقدم فی اللحد، رقم : 1347 .

ترجمة الحديث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء اُحد کو ایک ایک قبر میں دو دو کر کے دفن فرما رہے تھے اور دفن کرتے وقت پوچھ رہے تھے کہ ان میں قرآن کس کو زیادہ یاد ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا کہ اُسے قرآن زیادہ یاد ہے تو اس کو پہلے دفن کرنے کے لیے قبر میں رکھتے تھے۔"

[467]...... عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ)).

تخريج الحديث سنن ابی داؤد، كتاب الادب، باب فی تنزيل الناس منازلهم، رقم : 4843- شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ ہے کہ آدمی سفید بالوں والے (بوڑھے) مسلمان کا احترام کرے اور ایسے حافظ قرآن کی عزت کرے کہ جو نہ تو قرآن میں غلو کرتا ہے اور نہ ہی اس قرآن سے بے پرواہی کرتا ہے اور عادل بادشاہ کی تکریم کرے۔"

[468]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:((اَلْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ)).

تخريج الحديث المعجم الاوسط للطبرانی : 16/9، رقم : 8991، مستدرك حاكم : 131/1، رقم : 210، وقال صحيح على شرط البخاری ووافقه الذهبی، السلسلة الصحيحة : 380/4، رقم : 1778 .

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "برکت تمھارے اکابرین بزرگوں کے ساتھ ہے۔"

علم شرعی کے حصول کے لیے حرص کرنے کا بیان

[469]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَّا يَسْأَلَنِي

عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب الحرص على الحديث، رقم : 99.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت کسے ملے گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! مجھے یقین تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارے میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا۔ کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی۔ سنو! قیامت میں سب سے زیادہ فیض یاب میری شفاعت سے وہ شخص ہوگا جو سچے دل سے یا سچے جی سے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کہے گا۔''

تحصیل علم کے لیے باری مقرر کرنے کا بیان

[470]...... عَنْ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِّي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ يَوْمًا، وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ طَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لَا أَدْرِي ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: أَطَلَّقْتَ نِسَائَكَ؟ قَالَ: ((لَا)) فَقُلْتُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب التناوب فى العلم، رقم : 89، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب فى الايلاء واعتزل النساء، رقم : 1479.

ترجمة الحديث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی دونوں اطراف مدینہ کے ایک گاؤں بنی امیہ بن زید میں رہتے تھے جو مدینہ کے (پورب کی طرف) بلند آبادیوں میں سے ہے۔ ہم دونوں باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن وہ آتا، ایک دن میں آتا، جس دن میں آتا اس دن کی وحی کی اور (رسول اللہ ﷺ کی فرمودہ) دیگر باتوں کی اس کو خبر دے دیتا تھا۔ اور جس دن وہ آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا، ایک دن وہ میرا انصاری ساتھی اپنی باری کے

روز حاضر خدمت ہوا (جب واپس آیا) تو اس نے میرا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹایا اور (میرے بارے میں پوچھا کہ) کیا عمر رضی اللہ عنہ یہاں ہیں؟ میں گھبرا کر اس کے پاس آیا۔ وہ کہنے لگا کہ ایک بڑا معاملہ پیش آ گیا ہے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے) پھر میں (اپنی بیٹی) حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، وہ رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا، کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے؟ وہ کہنے لگی میں نہیں جانتی۔ پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کھڑے کھڑے کہا (اے اللہ کے رسول) کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں۔'' (یہ افواہ غلط ہے۔) تب میں نے (تعجب سے) کہا اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے)۔

قرب قیامت علم کے اٹھ جانے کا بیان

[471]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا)) .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل، رقم : 80، صحيح مسلم، كتاب العلم، باب رفع العلم، رقم : 2671.

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ (دینی) علم اٹھ جائے گا اور جہالت ہی جہالت ظاہر ہو جائے گی اور (علانیہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا۔''

[472]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل، رقم : 81، صحيح مسلم، كتاب العلم، باب رفع العلم، رقم : 2671.

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم (دین) کم ہو جائے گا۔ جہل ظاہر ہو جائے گا۔

زنا بکثرت ہوگا۔ عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد کم ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ 50 عورتوں کا نگران صرف ایک مرد رہ جائے گا۔"

[473]...... عَنْ سَالِمٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ، فَحَرَّكَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ.

تخریج الحدیث صحيح بخاری، كتاب العلم، باب من اجاب الفتيا بالاشارة، رقم: 85، صحيح مسلم، كتاب العلم، باب رفع العلم، رقم: 157.

ترجمة الحدیث سالم نے خبر دی کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "(ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب) علم اٹھا لیا جائے گا۔ جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا۔" آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! ہرج سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر فرمایا اس طرح، گویا آپ ﷺ نے اس سے قتل مراد لیا۔

دینی علم کی دعا دینے کا بیان

[474]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ ضَمَّنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ)).

تخریج الحدیث صحيح بخاری، كتاب العلم، باب قول النبی ﷺ، اللهم علمه الكتاب، رقم: 75، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، رقم: 2477.

ترجمة الحدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے (سینے سے) لگا لیا (اور دعا دیتے ہوئے) فرمایا کہ "اے اللہ اسے علم کتاب (قرآن کا علم) عطا فرما۔"

[475]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَ: ((مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟)) فَأُخْبِرَ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)).

تخریج الحدیث صحيح بخارى، كتاب الوضوء، باب وضع الماء عند الخلاء، رقم : 143، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، رقم : 2477.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں تشریف لے گئے۔ میں نے (بیت الخلا کے قریب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ (باہر نکل کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کس نے رکھا؟ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے لیے دعا کی اور) ارشاد فرمایا: ''اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔''

علم کے بہترین صدقہ جاریہ ہونے کا بیان

﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾﴾ (النساء : 113)

''اور اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو لوگوں کے ایک گروہ نے یقیناً ارادہ کر لیا تھا کہ وہ آپ کو بہکا دے، اور وہ اپنے آپ کے سوا کسی کو نہیں بہکاتے، اور وہ آپ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے، اور اللہ نے آپ پر یہ کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے۔ اور آپ پر اللہ کا فضل بہت زیادہ ہے۔''

[476]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ، اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ)).

تخریج الحدیث صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، رقم : 1631.

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل (کا ثواب) منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین اعمال کا ثواب مرنے کے بعد بھی (قبر میں انسان کو) ملتا رہتا ہے: (1) صدقہ جاریہ (2) علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا رہے (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔''

[477]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہم أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ شَيْءٌ)).

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم: 240۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو علم سکھایا تو جس نے اس کے سکھائے ہوئے علم پر عمل کیا تو اس سکھلانے والے کو بھی اس عمل کے کرنے والے کی مانند اجر و ثواب ملے گا جبکہ عمل کرنے والے کے اجر و ثواب میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔"

[478]...... عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ مَا يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهُ، وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَبْلُغُهُ أَجْرُهَا، وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ.))

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم: 241۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین چیزیں جنھیں آدمی اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ تین ہیں: (1) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔ (2) صدقہ جاریہ جس کا اجر اسے قبر میں بھی ملتا رہے۔ (3) وہ نافع علم کہ جس پر اس کی موت کے بعد عمل کیا گیا۔"

[479]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ؟)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((هِيَ النَّخْلَةُ.))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب العلم، رقم: 61، صحيح مسلم، كتاب فی صفات المنافقين، رقم: 2811.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال اسی درخت کی سی ہے، بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟'' یہ سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا۔ سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ مگر میں اپنی (کم سنی کی) شرم سے نہ بولا۔ آخر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے پوچھا کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

[480]...... عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ: عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ مِنْ دَلْوٍ .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب العلم، رقم : 77 .

ترجمة الحديث سیّدنا محمود بن الربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے چہرے پر کلی فرمائی، اور میں اس وقت پانچ سال کا تھا۔

[481]...... عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَنِ الْوَفْدُ؟ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا: رَبِيعَةُ ، فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى ، قَالُوا إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ ، وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَائَنَا ، نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ ، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهُ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ ، قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ ، وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ ، وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ . قَالَ شُعْبَةُ رُبَّمَا قَالَ النَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ قَالَ: احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَرَائَكُمْ .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب العلم، رقم : 87، صحيح مسلم، رقم : 17 .

ترجمة الحديث ابو جمرہ نے بیان کیا کہ میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کے فرائض انجام دیتا تھا۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں آیا آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کون سا وفد ہے؟ یا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ربیعہ خاندان آپ نے ارشاد فرمایا کہ مبارک ہو قوم کو یا مبارک ہو اس وفد کو نہ رسوا ہو، نہ شرمندہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہم ایک دور دراز علاقے سے آپ کے پاس آئے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا یہ قبیلہ ہے ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ دوسرے ایام میں نہیں آ سکتے۔ اس لیے ہمیں کوئی ایسی بات بتلا دیجئے کہ جس کی ہم اپنے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو خبر دے دیں اس کی وجہ سے ہم جنت میں داخل ہو سکیں تو آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع کیا: (1) ایک اللہ پر ایمان لائیں۔ (پھر) فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں (2) نماز قائم کرنا (3) زکوۃ ادا کرنا (4) ماہ رمضان کے روزے رکھنا (5) تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں سے منع فرمایا: (1) دباء، (2) حنتم، (3) مزفت کے استعمال سے اور (چوتھی چیز کے بارے میں) شعبہ کہتے ہیں کہ ابوجمرہ بسا اوقات نقیر کہتے تھے اور بسا اوقات مقیر (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے والوں کو بھی ان باتوں کی خبر کر دو۔''

[482]...... عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: 94.

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے اور جب کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین بار دہراتے یہاں تک کہ خوب سمجھ لیا جاتا۔

[483]...... عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: 95.

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین بار لوٹاتے یہاں تک کہ خوب سمجھ لیا جاتا اور جب کچھ لوگوں کے پاس آپ تشریف

لاتے اور انہیں سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے۔

[484]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب العلم، رقم : 116، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم : 2537.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آخر عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔''

[485]...... عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ)) فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ: ((نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب العلم، رقم : 130، صحيح مسلم، كتاب الحيض، رقم : 313.

ترجمة الحديث زینب بنت ام سلمہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل ضروری ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب عورت پانی دیکھ لے۔'' تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سے اپنا چہرہ چھپا لیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، پھر کیوں اس کا بچہ اس کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے۔''

7

کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة

کتاب وسنّت کو مضبوطی سے تھامنے کی کتاب

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝31 قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝32 ﴾

(آل عمران : 31، 32)

’’آپ کہہ دیجیے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آپ کہہ دیجیے: تم اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر وہ منہ موڑیں تو بے شک اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔‘‘

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝64 فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰي يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَھُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِــيْمًا ۝65 ﴾ (النساء : 64، 65)

''اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا، مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر بے شک وہ لوگ جب انھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، آپ کے پاس آتے، پھر وہ اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتا تو وہ یقیناً اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا پاتے۔ چنانچہ (اے نبی!) آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر آپ کے کیے ہوئے فیصلے پر ان کے دلوں میں کوئی تنگی نہ آنے پائے اور وہ اسے دل و جان سے مان لیں۔''

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝﴾

(النساء : 80)

''جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔''

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝﴾

(محمد : 33)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور اس رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال باطل مت کرو۔''

﴿وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾ (الحشر : 7)

''اور رسول جو کچھ تمہیں دے تو وہ لے لو اور جس سے تمھیں روک دے تو رک جاؤ۔''

[628]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوْا: أَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ

بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، رقم: 7281.

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فرشتے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے (جبرئیل و میکائیل) اور آپ سوئے ہوئے تھے ایک نے کہا کہ یہ سوئے ہوئے ہیں، دوسرے نے کہا کہ ان کی آنکھیں سو رہی ہیں لیکن ان کا دل بیدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے ان صاحب (آپ ﷺ) کی ایک مثال ہے، پس ان کی مثال بیان کرو۔ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ سو رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سو رہی ہے اور دل بیدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور وہاں کھانے کی دعوت کی اور بلانے والے کو بھیجا، پس جس نے بلانے والے کی دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دسترخوان سے کھایا اور جس نے بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کی وہ گھر میں داخل نہیں ہوا اور دسترخوان سے کھانا نہیں کھایا، پھر انہوں نے کہا کہ ان کے لیے اس کی تفسیر کر دو تا کہ یہ سمجھ جائیں۔ بعض نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں لیکن بعض نے کہا کہ آنکھیں گو سو رہی ہیں لیکن دل بیدار ہے، پھر انہوں نے کہا کہ گھر تو جنت ہے اور بلانے والے محمد ﷺ ہیں، پس جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اور جو ان کی نافرمانی کرے گا وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا اور محمد ﷺ اچھے اور برے لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔

[629]...... عَنْ أَبِي مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ! إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، رقم: 7283، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب شفقته ﷺ على امته...... الخ، رقم: 2283.

ترجمة الحديث سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اور جس دعوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آئے اور کہے: اے قوم! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح تم کو ڈرانے والا ہوں، پس بچاؤ کی صورت کرو تو اس قوم کے ایک گروہ نے بات مان لی اور رات کے شروع ہی میں نکل بھاگے اور حفاظت کی جگہ چلے گئے۔ اس لیے نجات پا گئے لیکن ان کی دوسری جماعت نے جھٹلایا اور اپنی جگہ ہی پر موجود رہے، پھر صبح سویرے ہی دشمن کے لشکر نے انہیں آ لیا اور انہیں مارا اور ان کو برباد کر دیا۔ تو یہ مثال ہے اس کی جو میری اطاعت کریں اور جو دعوت میں لایا ہوں اس کی پیروی کریں اور اس کی مثال ہے جو میری نافرمانی کریں اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلائیں۔''

[630]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيْرِيْ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصَى أَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الاحكام، باب قول الله تعالى اطيعوا الله واطيعوا الرسول، رقم : 7137، صحيح مسلم، الامارة، باب وجوب طاعة الامراء فى غير معصية، رقم : 1835 .

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے (مقرر کیے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

[631]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا .))

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب اتباع سنة رسول الله ﷺ، رقم : 1۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کام کا میں تمہیں حکم دوں، اس پر عمل کرو اور جس سے منع کروں، اس سے باز رہو۔

اطاعتِ رسول ﷺ کے فرض ہونے کا بیان

﴿ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۲ ﴾

(آل عمران : 32)

''آپ کہہ دیجیے: تم اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر وہ منہ موڑیں تو بے شک اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔''

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝۵۹ ﴾ (النساء : 59)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اطاعت کرو اللہ کی، اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔ پھر اگر تم باہم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم واقعی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔''

[632]...... وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ ، فَقَالَ: ((مَا تَصْنَعُوْنَ؟)) . قَالُوْا: كُنَّا نَصْنَعُهُ . قَالَ: ((لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا)) فَتَرَكُوْهُ، فَنَقَصَتْ . قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ . فَقَالَ: ((اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ، اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ ، فَخُذُوْا بِهِ ، وَ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّأْيِيْ ، فَاِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ))

تخريج الحديث صحيح مسلم ، كتاب الفضائل ، باب وجوب امتثال ما قاله شرعاً...... الخ ، رقم : 2362 .

ترجمة الحديث سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہ (اہل مدینہ) کھجوروں کی پیوندکاری کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم ایسے ہی کرتے آ رہے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم (پیوندکاری) نہ کرو تو شاید تمہارے لیے بہتر ہو۔ انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا تو اس سے پیداوار کم ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے

اس کے متعلق آپ سے بات کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک انسان ہوں، جب میں تمہیں تمہارے دین کے کسی معاملے کے بارے میں تمہیں حکم دوں تو اس کی تعمیل کرو اور جب میں اپنی رائے سے کسی چیز کے متعلق کوئی حکم دوں تو میں ایک انسان ہوں۔

[633]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّتِهِ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهُ فِيْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ، وَ يَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهِ، ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ، وَ يَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَ مَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب النهى عن المنكر من الايمان، رقم : 50.

ترجمة الحديث سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے مجھ سے پہلے جس نبی کو مبعوث فرمایا تو اس نبی کے اس کی امت میں کچھ معاون اور کچھ عام ساتھی ہوتے ہیں، وہ اس کی سنت کو قبول کرتے اور اس کے حکم کی اتباع کرتے ہیں، پھر ان کے بعد برے جانشین آ جائیں گے وہ ایسی باتیں کریں گے جس پر ان کا عمل نہیں ہوگا اور ایسے کام کریں گے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا ہوگا، پس جو شخص اپنے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے، جو اپنی زبان کے ساتھ ان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو دل سے ان سے جہاد کرے تو وہ بھی مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں۔

[634]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ، فَقَالَ: ((أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: ﴿اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾؟)) [الانفال: 24] ثُمَّ قَالَ لِي: ((لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ)). ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ: أَلَمْ تَقُلْ: ((لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ))، قَالَ: ((﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ

الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ)) .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب ما جاء فی فاتحة الکتاب، رقم : 4474.

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی حالت میں بلایا، میں نے کوئی جواب نہیں دیا (پھر بعد میں، میں نے حاضر ہوکر) عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے۔'' ﴿ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ﴾ (اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو ہاں میں جواب دو) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے۔'' پھر آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آپ مجھے قرآن کی سب سے بڑی سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ ''یہی وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔''

[635]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ الْحَجَّ فَحُجُّوا)) فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ ((ذَرُونِی مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَآئِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوهُ)) .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰه ﷺ، رقم : 7288، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرة فی العمر، رقم : 1337 واللفظ له .

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: ''لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہٰذا حج کرو۔'' ایک آدمی نے کہا: کیا ہر سال؟ اے اللہ کے رسول! آپ خاموش رہے، حتی کہ اس نے یہ کلمہ تین بار دہرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میں کہہ دیتا: ہاں، تو واجب ہو جاتا، اور تم (اس کی) استطاعت نہ رکھتے۔'' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم

مجھے اسی (بات) پر رہنے دیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں، تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور اپنے انبیاء سے زیادہ اختلاف کی بنا پر ہلاک ہوئے۔ جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے کرو اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اقتداء کا بیان

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾﴾ (البقرة: 13)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لاؤ جس طرح لوگ ایمان لائے ہیں، تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسے بے وقوف ایمان لائے ہیں؟ سن لو! بے شک وہ خود ہی بے وقوف ہیں اور لیکن وہ نہیں جانتے۔''

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾﴾ (البقرة: 137)

''پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾﴾ (النساء: 59)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اطاعت کرو اللہ کی، اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔ پھر اگر تم باہم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم واقعی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔''

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ (النساء : 115)

''اور جس شخص کے سامنے واضح شکل میں ہدایت آ جائے اور اس کے بعد وہ رسول کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے کی پیروی کرے، تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ جانا چاہے اور ہم اسے جہنم میں ڈالیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔''

﴿ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ ﴾

(لقمان : 15)

''اور اس شخص کے راستے پر چل جو میری طرف رجوع کرتا ہے، پھر میری ہی طرف تمھیں لوٹ کر آنا ہے، تو میں تمھیں بتاؤں گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔''

[636]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ: ((قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ .))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الايمان والنذور، باب اذا قال: اشهد باللّٰه او شهدت باللّٰه، رقم : 6658، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة رضی اللہ عنہم، رقم : 2533.

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سے لوگ بہتر ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے زمانے کے لوگ (سب سے بہتر ہیں) پھر وہ جو ان کے بعد آنے والے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد آنے والے ہیں۔

[637]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً)) قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي .))

تخريج الحديث سنن ترمذى، كتاب الايمان، باب ما جاء فى افتراق هذه الامة، رقم : 2641۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت

کے ساتھ ہو بہو وہی صورتِ حال پیش آئے گی جو بنی اسرائیل کے ساتھ پیش آ چکی ہے، (یعنی مماثلت میں دونوں برابر ہوں گے) یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے اگر اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو اس فعل شنیع کا مرتکب ہوگا، بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سبھی جہنم میں جائیں گے، صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ کون سی جماعت ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے۔

منہج صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کا بیان

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ١١٥؁﴾ (النساء : 115)

''اور جس شخص کے سامنے واضح شکل میں ہدایت آ جائے اور اس کے بعد وہ رسول کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے کی پیروی کرے، تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ جانا چاہے اور ہم اسے جہنم میں ڈالیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔''

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ١٠٠؁﴾ (التوبة : 100)

''اور مہاجرین اور انصار میں سے (قبول اسلام میں) سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنھوں نے احسان کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے، اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

[638]...... عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِيْ هَذَا الْمَسْجِدِ قَالَ: جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ فِيْ مَجْلِسِكَ هَذَا فَقَالَ: [لَقَدْ] هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيْهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْتُ: مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ: لِمَ؟ قُلْتُ: لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ قَالَ:

هُمَا الْمَرْئَانِ يُقْتَدَى بِهِمَا .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰہ ﷺ، رقم: 7275.

ترجمة الحدیث ابو وائل نے بیان کیا کہ اس مسجد (خانۂ کعبہ) میں، میں شیبہ (بن عثمان) (جو کعبہ کے کلید بردار تھے) کے پاس بیٹھا تو انہوں نے کہا کہ جہاں تم اب بیٹھے ہو، وہیں عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پاس بیٹھے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں کسی طرح کا سونا چاندی نہ چھوڑوں اور سب مسلمانوں میں تقسیم کر دوں جو نذر اللہ کعبہ میں جمع ہے۔ میں نے کہا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ کہا: کیوں؟ میں نے کہا کہ آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے ایسا نہیں کیا تھا، اس پر انہوں نے کہا کہ وہ دونوں بزرگ ایسے ہی تھے جن کی اقتدا کرنی ہی چاہیے۔

[639]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِيْ بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوْا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)) فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ! لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰہ ﷺ، رقم: 7284، 7285، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا الشهادتین، رقم: 20، 21.

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور عرب کے کئی قبائل پھر گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لیں، پس جو شخص اقرار کر لے کہ لا الہ الا اللہ تو میری طرف سے اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہے،

البتہ کسی حق کے بدلے ہوتو وہ اور بات ہے (مثلاً: کسی کا مال مار لے یا کسی کا خون کرے) اب اس کے باقی اعمال کا حساب اللہ کے حوالے ہے۔'' لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: واللہ! میں تو اس شخص سے جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا ہے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، واللہ! اگر وہ مجھے ایک رسی بھی دینے سے رکیں گے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان سے ان کے انکار پر بھی جنگ کروں گا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر جو میں نے غور کیا مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں لڑائی کی تجویز ڈالی ہے تو میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

[640]...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوْا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِيْ! هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيْرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ فَقَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَاللّٰهِ! مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ فَقَالَ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ [الاعراف: 199] وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ فَوَاللّٰهِ! مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰہ ﷺ، رقم: 7286.

ترجمة الحديث عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر مدینہ آئے اور اپنے بھتیجے حرّ بن قیس بن حصن کے ہاں قیام کیا۔ حرّ بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے۔ قرآن مجید کے علما سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے شریک مجلس و مشورہ رہتے تھے، خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان، پھر عیینہ نے اپنے بھتیجے حرّ سے کہا، بھتیجے کیا امیرالمومنین کے ہاں کچھ رسوخ حاصل ہے کہ تم میرے لیے ان کے ہاں حاضری کی اجازت لے دو؟

انہوں نے کہا کہ میں آپ کے لیے اجازت مانگوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے عیینہ کے لیے اجازت چاہی (اور آپ نے اجازت دی) پھر جب عیینہ مجلس میں پہنچے تو کہا کہ اے ابن خطاب واللہ! تم ہمیں بہت زیادہ نہیں دیتے اور نہ ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہو گئے، یہاں تک کہ آپ نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کر لیا۔ اتنے میں حر نے کہا، امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے: ''معاف کرنے کا طریقہ اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔'' اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے، پس واللہ! عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب یہ آیت انہوں نے تلاوت کی تو آپ ٹھنڈے ہو گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ اللہ کی کتاب پر فوراً عمل کرتے۔

[641]...... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِيْنِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ)) قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: زَادَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ.

تخریج الحدیث صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب الاحكام التى تعرف بالدلائل، رقم : 7360، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابى بكر الصديق، رقم : 2386.

ترجمة الحديث سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک حکم دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو نہ پاؤں پھر کیا کروں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جانا۔'' امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حمیدی نے ابراہیم بن سعد سے یہ اضافہ کیا کہ غالباً خاتون کی مراد وفات تھی۔

[642]...... عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ يَقُوْلُ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَظْتَنَا مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ فَاعْهَدْ إِلَيْنَا بِعَهْدٍ فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِى اخْتِلَافًا شَدِيدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِى وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَالْأُمُورَ الْمُحْدَثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ

بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .))

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، رقم : 42 وقال الالباني: صحيح، سنن ترمذی، كتاب العلم، باب الاخذ بالسنة واجتناب البدع، رقم : 2676، وقال: حسن صحيح .

ترجمة الحديث سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور ایک متاثر کن وعظ فرمایا، جس سے دل (اللہ کی ناراضی اور عذاب سے) خوف زدہ ہوگئے اور آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں ایسے نصیحت فرمائی ہے جس طرح رخصت کرنے والا نصیحت کرتا ہے، آپ ہم سے کوئی عہد و پیمان لے لیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور حکم سن کر تعمیل کرو اگرچہ (تمہارا حاکم) کوئی حبشی غلام ہو۔ اور تم میرے بعد سخت اختلاف دیکھو گے تو میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو اختیار کرنا، اسے ڈاڑھوں سے پکڑ کر رکھنا (اس پر مضبوطی سے قائم رہنا) اور نئے نئے کاموں سے پرہیز کرنا، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

اہل بیت رضی اللہ عنہم کے معیارِ حق ہونے کا بیان

﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ (الاحزاب : 33)

”اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔“

[643]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰه فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((يَا أَيُّهَاالنَّاسُ! إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَاإِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابُ اللّٰهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي))

تخريج الحديث سنن ترمذی، كتاب المناقب، باب مناقب اهل بيت النبی ﷺ، رقم : 3786، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 320۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو دورانِ حج عرفہ والے دن دیکھا، آپ ﷺ اپنی اونٹنی ''قصوا'' پرسوار ہو خطاب کر رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: لوگو! میں تم میں ایسی (دو) چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو تھامے رکھا تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگے: (1) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (2) اپنی نسل یعنی اہل بیت۔''

[**644**]...... عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ (رضي الله عنه) فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ مَعَهُ، لَقَدْ رَأَيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ! وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا خَطِيبًا فِيْنَا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا، يَعْنِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَأُجِيْبَ، وَاِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ، أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ۔)) فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَأَهْلُ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ۔)) فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ؟ أَلَيْسَ نِسَاءُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: اِنَّ نِسَاءَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: آلُ عَلِيٍّ وَ آلُ عَقِيْلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَكُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن ابى طالب رضي الله عنه، رقم: 2408.

ترجمة الحديث یزید بن حیان تیمی کہتے ہیں: میں، حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم، سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے کہا: اے زید! آپ نے بہت زیادہ خیر پائی ہے، رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، آپ ﷺ کی احادیث سنی ہیں، آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا ہے،

آپ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں، زید! بس آپ نے بہت زیادہ خیر پائی ہے، زید! آپ نے جو احادیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں، وہ ہمیں بھی بیان کریں، انھوں نے کہا: اے بھتیجے! میری عمر بڑی ہو گئی ہے، آپ ﷺ کی صحبت کو بھی کافی عرصہ گزر چکا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی جو احادیث یاد کی تھیں، ان میں سے بعضوں کو بھول بھی گیا ہوں، اس لیے میں تم کو جو کچھ بیان کر دوں، اس کو قبول کر لو اور جو نہ کر سکوں، اس کی مجھے تکلیف نہ دو۔ پھر انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ غدیر خم، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے، کے مقام پر خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور وعظ ونصیحت کی اور پھر یہ بھی فرمایا: ''اما بعد! خبردار! اے لوگو! میں ایک بشر ہی ہوں، قریب ہے کہ میرے ربّ کا قاصد میرے پاس آ جائے اور میں اس کی بات قبول کر لوں، بات یہ ہے کہ میں تم میں دو بیش قیمت اور نفیس چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، پس اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پکڑ لو اور اس کے ساتھ چمٹ جاؤ۔'' پس آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر آمادہ کیا اور اس کے بارے میں ترغیب دلائی، اور پھر فرمایا: ''دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں تم کو اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یاد دلاتا ہوں، میں تم کو اپنے اہل بیت کے معاملے میں اللہ تعالیٰ یاد کرواتا ہوں، میں تم کو اپنے اہل بیت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔'' حصین نے کہا: اے زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی بیویاں آپ کے اہل بیت میں سے نہیں ہیں؟ انھوں نے کہا: بے شک آپ ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں، لیکن آپ ﷺ کے اہل بیت وہ ہیں، جن پر صدقہ حرام ہے۔ حصین نے کہا: وہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: وہ آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر اور آلِ عباس ہیں۔ اس نے کہا: کیا اِن سب پر صدقہ حرام ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔

[645]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِيْ أَهْلُ بَيْتِيْ وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ))

تخریج الحدیث سنن ترمذی، المناقب، باب اھل بیت النبی، رقم: 3788۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تم

میں دو بیش قیمت چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے: اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک رسی ہے، جس کو آسمان سے زمین کی طرف لٹکایا گیا ہے اور میری نسل میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں چیزیں جدا نہیں ہوں گی، یہاں تک کہ دونوں میرے حوض پر آ جائیں گی۔‘‘

سنت رسول ﷺ کا کتاب اللہ ہونے کا بیان

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾ (الحشر : 7)

’’اور رسول تمھیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمھیں روک دے تو رک جاؤ۔‘‘

[646]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا: إِنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ. فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ: نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَائْذَنْ لِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُلْ)). قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيْدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي مِائَةُ جَلْدَةٍ، وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، أُغْدُ يَا أُنَيْسُ! إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا)). قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا وَاعْتَرَفَتْ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَجَمَهَا.

تخريج الحديث صحيح بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط التی لا تحل فی الحدود، رقم : 2724، 2725، صحيح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، رقم: 1697، 1698.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ سے کر دیں۔ دوسرے فریق نے جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا، کہا کہ جی ہاں! کتاب اللہ سے ہی ہمارا فیصلہ فرمائیے، اور مجھے (اپنا مقدمہ پیش کرنے کی) اجازت دیجئے۔ نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: ''پیش کر۔'' اس نے بیان کرنا شروع کیا۔ کہ میرا بیٹا ان صاحب کے یہاں مزدور تھا۔ پھر اس نے ان کی بیوی سے زنا کرلیا، جب مجھے معلوم ہوا کہ (زنا کی سزا میں) میرا لڑکا رجم کر دیا جائے گا تو میں نے اس کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک باندی دی، پھر علم والوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کو (زنا کی سزا میں کیونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا) سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے گا۔ البتہ اس کی بیوی رجم کر دی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی سے کروں گا۔ باندی اور بکریاں تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا۔ اچھا انیس! تم اس عورت کے یہاں جاؤ، اگر وہ بھی (زنا کا) اقرار کرلے، تو اسے رجم کر دو (کیونکہ وہ شادی شدہ تھی)'' بیان کیا کہ انیس رضی اللہ عنہ اس عورت کے یہاں گئے اور اس نے اقرار کرلیا، اس لیے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے وہ رجم کی گئی۔

[647]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوْبَ فَجَآئَتْ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ: وَمَا لِيْ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ أَمَا قَرَأْتِ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ قَالَتْ: بَلَى قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ قَالَتْ: فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُوْنَهُ قَالَ: فَاذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُهَا.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب وما آتاکم الرسول فخذوه، رقم: 4886، صحیح مسلم، کتاب اللباس والزينة، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، رقم: 2125.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودوانے والیوں اور گودنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے آگے کے دانتوں میں

کشادگی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔ ان (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ کلام قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جو ام یعقوب کے نام سے معروف تھی وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے؟ انہوں نے کہا آخر کیوں نہ میں انہیں لعنت کروں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ کے حکم کے مطابق ملعون ہے۔ اس عورت نے کہا کہ قرآن مجید تو میں نے بھی پڑھا ہے لیکن آپ جو کچھ کہتے ہیں میں نے تو اس میں کہیں یہ بات نہیں دیکھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم نے بغور پڑھا ہوتا تو تمہیں ضرور مل جاتا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ ''رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں جو کچھ دیں، لے لیا کرو اور جس سے تمہیں روک دیں، رک جایا کرو۔'' اس نے کہا کہ پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے روکا ہے۔ اس پر عورت نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کی بیوی بھی ایسا کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اچھا جاؤ اور دیکھ لو۔ وہ عورت گئی اور اس نے دیکھا لیکن اس طرح کی ان کے یہاں کوئی معیوب چیز اسے نہ ملی۔ پھر (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ اگر میری بیوی اسی طرح کرتی تو بھلا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟ ہرگز نہیں۔

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی ہونے کا بیان

﴿ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿113﴾ ﴾ (النساء : 113)

''اور اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو لوگوں کے ایک گروہ نے یقیناً ارادہ کر لیا تھا کہ وہ آپ کو بہکا دے، اور وہ اپنے آپ کے سوا کسی کو نہیں بہکاتے، اور وہ آپ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے، اور اللہ نے آپ پر یہ کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے۔ اور آپ پر اللہ کا فضل بہت زیادہ ہے۔''

﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿67﴾ ﴾ (المائدة : 67)

''اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا

دیجیے۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا، اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے بچائے گا، اور بلاشبہ اللہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔"

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ ﴾ (النجم: 3، 4)

"اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔"

﴿ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۝ ﴾

(الحاقة: 44 تا 48)

"اور اگر وہ ہم پر کوئی بات بنا کر لگا دیتا۔ تو یقیناً ہم اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے۔ پھر یقیناً ہم اس کی جان کی رگ کاٹ دیتے۔ پھر تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بے شک یہ (قرآن) ڈرنے والوں کے لیے یقیناً ایک نصیحت ہے۔"

﴿ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝ ﴾ (القيامة: 18، 19)

"تو جب ہم اسے پڑھیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔ پھر بلاشبہ اسے واضح کرنا ہمارے ذمے ہے۔"

[**648**]...... عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ خَيْبَرَ، وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَحِقَ، فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِيْ فُتِحَتْ قَالَ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا۔ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا۔ رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، يُفْتَحُ عَلَيْهِ)). فَنَحْنُ نَرْجُوْهَا فَقِيْلَ: هَذَا عَلِيٌّ، أَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب المغازى، باب غزوة خيبر، رقم: 4209، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن ابى طالب رضی اللہ عنہ، رقم: 2407.

ترجمة الحديث سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ جا سکے تھے کیونکہ وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ (جب نبی کریم ﷺ جا چکے) تو انہوں نے سوچا، اب میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ میں بھی شریک نہ ہوں گا؟ چنانچہ وہ بھی آ گئے۔ جس دن خیبر فتح ہونا تھا، جب اس کی رات آئی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کل میں (اسلامی) علم اس شخص کو دوں گا یا فرمایا کہ علم

وہ شخص لے گا جسے اللہ اور اس کا رسول عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوگی۔'' ہم سب ہی سعادت کے امیدوار تھے لیکن کہا گیا کہ یہ ہیں علی رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کو جھنڈا دیا اور انہیں کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوا۔

[649]...... عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ اَوَّلُ مَنْ قَالَ فِي الْقَدْرِ بِالْبَصرَةِ مَعْبَدُن الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ اَنَاوَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ اَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلْنَاهُ عَمَّا يَقُوْلُ هٰؤُلَآءِ فِي الْقَدْرِ فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ فَاكْتَنَفْتُهٗ اَنَا وَصَاحِبِيْ اَحَدُ نَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّ صَاحِبِيْ سَيَكِلُ الْكَلَامَ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرحْمٰنِ اِنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَ ذَكَرَ مِنْ شَانِهِمْ وَاَنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَّا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ فَقَالَ اِذَالَقِيْتَ هٰؤُلَاءِ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّيْ بَرِيٓءٌ مِّنْهُمْ وَاَنَّهُمْ بُرَءٰٓؤُامِنِّيْ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ اَنَّ لِاَحَدِهِمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقَهٗ مَاقَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بَالْقَدْرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَايُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُالسَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَسَلَّم فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا)) قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَ يُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ ((اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ)) قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ ((اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ)) قَالَ فَاَخْبِرْ نِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ ((مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَ عْلَمَ مِنَ السَّائِلِ)) قَالَ فَاَخْبِرْ نِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ ((اَنْ تَلِدَالْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَ اَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ)) قَالَ ثُمَّ

انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّآئِلُ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((فَاِنَّهٗ جُبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ))

تخریج الحدیث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الايمان والاسلام والاحسان، رقم: 8.

ترجمة الحدیث یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ سب سے پہلا شخص جس نے بصرہ میں تقدیر (سے انکار) کی بات کی، معبد جہنی تھا۔ میں (یحییٰ) اور حمید بن عبد الرحمٰن حمیری حمیری یا عمرے کے ارادے سے نکلے، ہم نے (آپس میں) کہا: کاش! رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کے ساتھ ہماری ملاقات ہوجائے تو ہم اُن سے تقدیر کے بارے میں ان (آج کل کے) لوگوں کی کہی ہوئی باتوں کے متعلق دریافت کرلیں۔ توفیق الٰہی سے ہمیں سیدنا عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوتے ہوئے مل گئے۔ میں اور میرے ساتھی نے ان کو درمیان میں لے لیا، ایک ان کی دائیں طرف تھا اور دوسرا ان کی بائیں طرف۔ مجھے اندازہ تھا کہ میرا ساتھی گفتگو (کا معاملہ) میرے ہی سپرد کرے گا، چنانچہ میں نے عرض کی: اے ابوعبد الرحمٰن! (یہ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) واقعہ یہ ہے کہ ہماری طرف کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن مجید پڑھتے یں اور علم حاصل کرتے ہیں (اور ان کے حالات بیان کیے) ان لوگوں کا خیال ہے کہ تقدیر کچھ نہیں، (ہر) کام نئے سرے سے ہو رہا ہے (پہلے اس بارے میں نہ کچھ طے ہے، نہ اللہ کو اس کا علم ہے۔) (سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: جب تمہاری ان لوگوں سے ملاقات ہو تو انہیں بتادینا کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اس (ذات) کی قسم جس (کے نام) کے ساتھ عبد اللہ بن عمر حلف اٹھاتا ہے! اگر ان میں سے کسی کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اسے خرچ (بھی) کردے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اس کو قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ تقدیر پر ایمان لے آئے، پھر کہا: مجھے میرے والد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا۔ اس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی اثر دکھائی دیتا تھا نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا حتیٰ کہ وہ آ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیے، اور اپنے ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیے اور کہا: اے محمد (ﷺ)! مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز کا اہتمام کرو، زکاۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر اللہ کے گھر تک راستہ (طے کرنے) کی استطاعت ہو تو اس کا حج کرو۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا: (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ آپ سے پوچھتا ہے اور (خود ہی) آپ کی تصدیق کرتا ہے۔ اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ، ان کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخری دن (یومِ قیامت) پر ایمان رکھو اور اچھی اور بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ۔ اس نے کہا: آپ نے درست فرمایا۔ (پھر) اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: تو مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: جس سے اس (قیامت) کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا: تو مجھے اس کی علامات بتا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: (علامات یہ ہیں کہ) لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے اور یہ کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، محتاج، بکریاں چرانے والوں کو دیکھو کہ وہ اونچی سے اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر وہ سائل چلا گیا، میں کچھ دیر اسی عالم میں رہا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: اے عمر! تمہیں معلوم ہے کہ پوچھنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ آگاہ ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے، تمہارے پاس آئے تھے، تمہیں تمہارا دین سکھا رہے تھے۔

[650]...... حَدَّثَنِی ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِی فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَالَّتِی أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ: ((فِی أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا

حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ، وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ، إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا.))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم، رقم: 1454.

ترجمة الحديث ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے بیان کیا، ان سے سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب انہیں بحرین (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو ان کو یہ پروانہ لکھ دیا۔شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ زکوٰۃ کا وہ فریضہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لیے فرض قرار دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا۔اس لیے جو شخص مسلمانوں سے اس پروانہ کے مطابق زکوٰۃ مانگے تو مسلمانوں کو اسے دے دینا چاہیے اور اگر کوئی اس سے زیادہ مانگے تو ہرگز نہ دے۔ ’’چوبیس یا اس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دینی ہوگی۔ (پانچ سے کم میں کچھ نہیں) لیکن جب اونٹوں کی تعداد پچیس تک پہنچ جائے تو پچیس سے پینتیس تک ایک برس کی اونٹنی واجب ہوگی جو مادہ ہوتی ہے۔ جب اونٹ کی تعداد چھتیس تک پہنچ جائے (تو چھتیس سے) پینتالیس تک دو برس کی مادہ واجب ہوگی۔ جب تعداد چھیالیس تک پہنچ جائے (تو چھیالیس سے) ساٹھ تک میں تین برس کی اونٹنی واجب ہوگی جو جفتی کے قابل ہوتی ہے۔ جب تعداد اکسٹھ تک پہنچ جائے (تو اکسٹھ سے) پچھتّر تک چار برس کی مادہ واجب ہوگی۔ جب تعداد چھہتر تک پہنچ جائے (تو چھہتر سے) نوے تک دو دو

برس کی دو اونٹنیاں واجب ہوں گی۔ جب تعداد اکیانوے تک پہنچ جائے تو (اکیانوے سے) ایک سو بیس تک تین تین برس کی دو اونٹنیاں واجب ہوں گی جو جفتی کے قابل ہوں۔ پھر ایک سو بیس سے بھی تعداد آگے بڑھ جائے تو ہر چالیس پر دو برس کی اونٹنی واجب ہوگی اور ہر پچاس پر تین برس کی۔ اور اگر کسی کے پاس چار اونٹ سے زیادہ نہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی مگر جب ان کا مالک اپنی خوشی سے کچھ دے اور ان بکریوں کی زکوٰۃ جو (سال کے اکثر حصے جنگل یا میدان وغیرہ میں) چر کر گزارتی ہیں اگر ان کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی ہو تو (چالیس سے) ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہوگی اور جب ایک سو بیس سے تعداد بڑھ جائے (تو ایک سو بیس سے) سے دو سو تک دو بکریاں واجب ہوں گی۔ اگر دو سو سے بھی تعداد بڑھ جائے تو (تو دو سو سے) تین سو تک تین بکریاں واجب ہوں گی اور جب تین سو سے بھی تعداد آگے نکل جائے تو اب ہر ایک سو پر ایک بکری واجب ہوگی۔ اگر کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی مگر اپنی خوشی سے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور چاندی میں زکوٰۃ چالیسواں حصہ واجب ہوگی لیکن اگر کسی کے پاس ایک سو نوے (درہم) سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی مگر خوشی سے اگر مالک کچھ دینا چاہے تو اور بات ہے۔''

[651]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ﴾

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التفسير، باب قوله ما قطعتم من لينة، رقم: 4884، صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب جواز قطع اشجار الكفار وتحريقها، رقم: 1746.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیئے تھے اور انہیں کاٹ ڈالا تھا۔ یہ درخت مقام "بویرہ" میں تھے پھر اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ ''جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹے یا انہیں ان کی جڑوں پر قائم رہنے دیا سو یہ دونوں اللہ ہی کے حکم کے موافق ہیں اور تا کہ نافرمانوں کو ذلیل کرے۔''

[652]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُصَدِّقُوْا أَهْلَ

الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ، وَ ﴿قُوْلُوْا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ اَلْآيَةُ .

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب التفسير، سورة البقرة، باب قولوا آمنا باللّٰه وما انزل الينا، رقم : 4485 .

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھا کرتے تھے اور اہل اسلام کے لیے عربی زبان میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل کتاب کی تصدیق نہ کرو نہ تکذیب، بلکہ کہو: ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے۔

حدیث کے اتباع میں قرآن کی طرح ہونے کا بیان

[653]...... عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِى نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ .

تخريج الحديث سنن ابی داوٗد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، رقم : 4604، سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ما نهى عنه ان يقال عند حديث النبى ﷺ، رقم : 2664۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! مجھے قرآن کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔عنقریب ایسے ہوگا کہ ایک پیٹ بھرا (آسودہ حال) آدمی اپنے تخت یا دیوان پر بیٹھا کہے گا کہ اسی قرآن کو اختیار کرلو، جو اس میں حلال ہے اسے حلال جانو اور جو اس میں حرام ہے اسے حرام سمجھو۔خبردار! تمہارے لیے پالتو گدھے، نیش دار درندے اور کسی ذمی (کافر) کا گرا پڑا مال اٹھالینا حلال نہیں، الا یہ کہ اس کا مالک اس سے بے پرواہ ہو اور جو کوئی کسی قم کے پاس جائے تو ان پر واجب ہے کہ اس کی مہمانی کریں، اگر وہ اس کی مہمانی نہ کریں تو اسے حق

حاصل ہے کہ اپنی مہمانی کے مثل ان سے بذریعہ طاقت حاصل کر لے۔

سنت رسول اللہ ﷺ کے قرآن کی تفسیر ہونے کا بیان

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ۝﴾ (القیامة : 16 تا 19)

”تو اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دے، تاکہ اسے جلدی حاصل کر لے۔ بلاشبہ اس کو جمع کرنا اور (آپ کا) اس کو پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ تو جب ہم اسے پڑھیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔ پھر بلاشبہ اسے واضح کرنا ہمارے ذمے ہے۔“

[654]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾.

تخریج الحدیث سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الانعام، رقم : 3067، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب آیت: ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ نازل ہوئی تو مسلمانوں پر یہ بات گراں گزری لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم میں کون ایسا ہے جس سے اپنی ذات کے حق میں ظلم و زیادتی ہوئی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: (تم غلط سمجھے) ایسی بات نہیں ہے، اس ظلم سے مراد صرف شرک ہے، کیا تم لوگوں نے سنا نہیں کہ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کیا نصیحت کی تھی؟ انہوں نے کہا تھا: ﴿یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ﴾

[655]...... عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول اللہ تعالی، وکلوا واشربوا،

رقم : 1916، صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر، رقم : 1090.

ترجمة الحديث سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب آیت: ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ﴾ نازل ہوئی تو میں نے ایک سیاہ اور ایک سفید دھاگا لیا اور ان دونوں کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ دیا۔ میں رات ان کو دیکھتا رہا لیکن ان میں تمیز نہ ہوئی تو میں علی الصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (آیت) سے مراد رات کی تاریکی اور ان کی سفیدی ہے۔

دین اسلام کے مکمل ہونے کا بیان

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۸۵﴾

(آل عمران : 85)

''اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ﴾

(المائدة : 3)

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔''

[**656**]...... عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [المائدة: 34] لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، رقم : 7268، صحیح مسلم، کتاب التفسیر، رقم : 3017.

ترجمة الحديث طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ ایک یہودی (کعب احبار اسلام لانے سے

پہلے) نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! اگر ہمارے ہاں سورۂ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوتی کہ ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین کے پسند کر لیا۔'' تو ہم اس دن کو عید (خوشی) کا دن بنا لیتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی عرفہ کے دن نازل ہوئی اور جمعہ کا دن تھا۔

[657]...... عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِيْنَ بَايَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَبَا بَكْرٍ وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَاخْتَارَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ ﷺ الَّذِيْ عِنْدَهُ عَلَى الَّذِيْ عِنْدَكُمْ وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِيْ هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُوْلَكُمْ فَخُذُوْا بِهِ تَهْتَدُوْا لِمَا هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُوْلَهُ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاعتصام، رقم: 7269.

ترجمة الحديث ابن شہاب نے بیان کیا کہ انہیں سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے وہ خطبہ سنا جو انہوں نے وفات نبوی ﷺ کے دوسرے دن پڑھا تھا جس دن مسلمانوں نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر چڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے خطبہ پڑھا، پھر کہا: اما بعد! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے وہ چیز (آخرت) پسند کی جو اس کے پاس تھی اس کے بجائے جو تمہارے پاس تھی (دنیا) اور یہ کتاب اللہ موجود ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کو دین وسیدھا راستہ بتلایا، پس اسے تم تھامے رہو تو ہدایت یاب رہو گے، یعنی اس راستے پر رہو گے جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو بتلایا تھا۔

[658]...... عَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَذْكُرُ الْفَقْرَ وَنَتَخَوَّفُهُ فَقَالَ: أَأَلْفَقْرَ تَخَافُونَ وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَتُصَبَّنَّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا حَتَّى لَا يُزِيغَ قَلْبَ أَحَدِكُمْ إِزَاغَةً إِلَّا هِيَهْ وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ صَدَقَ وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَنَا وَاللّٰهِ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب اتباع السنة، رقم: 5۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، جب کہ ہم فقر کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے اور اس سے خوف کا اظہار کر رہے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم فقر سے ڈرتے ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم پر دنیا (اتنی زیادہ) برسادی جائے گی، حتیٰ کہ کسی کے دل کو اس کے سوا کوئی چیز مائل نہیں کرے گی، (ہر شخص اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا) اللہ کی قسم! میں تمہیں روشن (چاند کی راتوں جیسی) شریعت پر چھوڑ رہا ہوں، جس کے رات اور دن برابر ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کے حجت ہونے کا بیان

[**659**]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب من راى ترك النكير من النبى ﷺ حجة لامن غير الرسول، رقم : 7355، صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب ذكر ابن صياد، رقم : 2929.

ترجمة الحديث محمد بن منکدر نے بیان کیا کہ میں نے سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ابن صیاد کے واقعہ پر اللہ کی قسم کھاتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی انکار نہیں فرمایا۔

کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ کرنے کا بیان

﴿ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ اللّٰهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّٰلِمُونَ ﴿٤٥﴾ ﴾ (المائدة : 45)

''اور ہم نے تو ان کے لیے لکھ دیا تھا کہ بے شک جان کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے

آنکھ، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت، اور تمام زخموں کا قصاص ہے، پھر جو شخص اسے معاف کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ اور جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے کے مطابق فیصلے نہ کریں وہی ظالم ہیں۔''

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ (الجمعة : 2)

''وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انھی میں سے بھیجا، جو ان کے سامنے اس کی آیات پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، حالانکہ بلاشبہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔''

[**660**]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

تخریج الحدیث صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰه ﷺ، رقم : 7278، 7279، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، رقم : 1697، 1698.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے آپ نے فرمایا: ''یقیناً میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔''

[**661**]...... عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا)).

تخریج الحدیث صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب ما جاء فى اجتهاد القضاة بما انزل اللّٰه تعالىٰ، رقم : 7316، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعمله، رقم : 816.

ترجمة الحديث قیس (بن ابی حازم) نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''رشک دو ہی آدمیوں پر ہوسکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے (مال کو) راہ حق میں لٹانے کی پوری طرح توفیق ملی ہوتی ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی ہے

اور وہ اس کے ذریعے فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔‘‘

رسول اللہ ﷺ کے منع کردہ کاموں سے رک جانے کا بیان

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾ (الحشر : 7)

’’اور رسول تمھیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمھیں روک دے تو رک جاؤ۔‘‘

[662]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَخُذُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْتَهُوا .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، رقم : 2.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک میں تمہیں (کسی معاملہ میں آزاد) چھوڑے رکھوں، تب تک تم بھی مجھے چھوڑے رکھو، (بلاوجہ سوال نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء علیہم السلام سے سوالات کرنے اور (پھر) ان (کے احکام) کی مخالفت کرنے کی وجہ ہی سے ہلاک ہوئے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس کی تعمیل کرو اور جب کسی کام سے منع کر دوں تو اس سے رک جاؤ۔

[663]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوْبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ: وَمَا لِيْ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ أَمَا قَرَأْتِ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ قَالَتْ: بَلَى قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ قَالَتْ: فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُوْنَهُ قَالَ: فَاذْهَبِي فَانْظُرِي فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُهَا .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب التفسير، باب وما اتكم الرسول......، رقم : 4886، صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، رقم : 2125.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودوانے والیوں اور گودنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے آگے کے دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔ ان کا یہ کلام قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جوام یعقوب کے نام سے معروف تھی وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے؟ انہوں نے کہا آخر کیوں نہ میں انہیں لعنت کروں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ کے حکم کے مطابق ملعون ہے۔ اس عورت نے کہا کہ قرآن مجید تو میں نے بھی پڑھا ہے لیکن آپ جو کچھ کہتے ہیں میں نے تو اس میں کہیں یہ بات نہیں دیکھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم نے بغور پڑھا ہوتا تو تمہیں ضرور مل جاتا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ ''رسول (ﷺ) تمہیں جو کچھ دیں، لے لیا کرو اور جس سے تمہیں روک دیں، رک جایا کرو۔'' اس نے کہا کہ پڑھی ہے (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ پھر آپ ﷺ نے ان چیزوں سے روکا ہے۔ اس پر عورت نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کی بیوی بھی ایسا کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اچھا جاؤ اور دیکھ لو۔ وہ عورت گئی اور اس نے دیکھا لیکن اس طرح کی ان کے یہاں کوئی معیوب چیز اسے نہ ملی۔ پھر انہوں (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ اگر میری بیوی اسی طرح کرتی تو بھلا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟ ہرگز نہیں۔

رسول اللہ ﷺ سے اختلاف باعثِ ہلاکت ہے

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴾ (النساء : 65)

''چنانچہ (اے نبی!) آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر آپ کے کیے ہوئے فیصلے پر ان کے دلوں میں کوئی تنگی نہ آنے پائے اور وہ اسے دل و جان سے مان لیں۔''

[664]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دَعُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللهﷺ، رقم: 7288، صحیح مسلم، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر، رقم: 1337.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے (غیر ضروری) سوال اور انبیا کے سامنے اختلاف کی وجہ سے تباہ ہو گئیں، پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو بجا لاؤ جس حد تک تم میں طاقت ہو۔''

[665]...... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عليهم فاختصموا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْقِ للزبير ثُمَّ أَرْسِلْ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نبي اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاشربة، باب سكر الانهار، رقم: 2359، 2360، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب وجوب اتباعه ﷺ، رقم: 2357 واللفظ له.

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف حرہ کی ان برساتی ندیوں کے متعلق دعویٰ پیش کیا، جن سے وہ کھجوروں (کے باغات) کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری نے کہا: پانی چھوڑ دو کہ گزر کر (میرے کھیت میں) آجائے۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ دونوں اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا: زبیر! (اپنے باغ کو) سینچ کر اپنے پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دیا کرو۔ انصاری نے ناگواری کا اظہار کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! (آپ نے یہ فیصلہ) اس لیے (کیا ہے) کہ وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ (یہ سن کر) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: زبیر! باغ کو پانی

دو، پھر پانی کو روکے رکھو حتیٰ کہ منڈیروں تک پہنچ جائے (اور باغ خوب سیراب ہوجائے۔) سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے خیال میں تو یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ...... وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ ''قسم ہے آپ کے رب کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلاف میں آپ کو منصف نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلے پر دل میں کوئی ناگواری بھی محسوس نہ کریں اور (اسے) پوری طرح تسلیم کرلیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام کو قبول کرنے کا بیان

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۰۸﴾ (یوسف : 108)

''(اے نبی!) کہہ دیجیے: یہی میری راہ ہے، میں (تمھیں) اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں اور وہ لوگ جنھوں نے میری اتباع کی بصیرت پر ہیں۔ اور اللہ پاک ہے اور مشرکوں میں سے نہیں۔''

[666]...... عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ قَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُسْلِمُ۔ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ۔ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ جَائَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَاهُ وَآمَنَّا فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوْقِنٌ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ۔ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ۔ فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، رقم : 7287.

ترجمة الحديث سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی جب سورج گرہن ہوا تھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں

کو کیا ہو گیا ہے (کہ بے وقت نماز پڑھ رہے ہیں) تو انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ! میں نے کہا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں، پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: ''کوئی چیز ایسی نہیں لیکن میں نے آج اس جگہ سے اسے دیکھ لیا، یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی اور مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ قبروں میں بھی آزمائے جاؤ گے، دجال کے فتنے کے قریب قریب، پس مؤمن یا مسلم مجھے یقین نہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کون سا لفظ کہا تھا تو وہ (قبر میں فرشتوں کے سوال پر کہے گا) محمد ﷺ ہمارے پاس روشن نشانات لے کر آئے اور ہم نے ان کی دعوت قبول کی اور ایمان لائے۔ اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سوئے رہو، ہمیں معلوم تھا کہ تم مؤمن ہو۔ اور منافق یا شک میں مبتلا مجھے یقین نہیں کہ ان میں سے کون سا لفظ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا، تو وہ (نبی کریم ﷺ کے متعلق سوال پر) کہے گا: مجھے معلوم نہیں، میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا۔''

سنت کی تعلیم حاصل کرنے کا بیان

﴿ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (البقرة : 129)

''اے ہمارے رب! اور ان میں انھی میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انھیں کتاب و حکمت سکھائے اور انھیں پاک کرے، بے شک تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

﴿ كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴾ (البقرة : 151)

''جیسے ہم نے تمھارے لیے تمھی میں سے ایک رسول بھیجا، وہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت کرتا ہے اور تمھیں پاک کرتا ہے اور تمھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمھیں وہ (باتیں) سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔''

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴾

(الاحزاب : 34)

''اور تمھارے گھروں میں اللہ کی جن آیات اور دانائی کی باتوں کی تلاوت کی جاتی ہے انھیں یاد کرو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے نہایت باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

[667]...... عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا: اِبْعَثْ مَعَنَا رَجُلاً يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالإِسْلامَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِى عُبَيْدَةَ، قَالَ: ((هٰذَا أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب ابی عبیدة بن الجراح رضی اللہ عنہ، رقم : 3744، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل ابی عبیدة بن الجراح، رقم : 2419.

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یمنی لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: ''ہمارے ساتھ کوئی ایسا آدمی بھیجیں جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے۔ آپ نے سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''یہ اس امت کا امین ہے۔''

[668]...... عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَبِى الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِى فَقَالَ حَدِيثٌ بَلَغَنِى أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ إِلَّا فِى طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِى فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِى السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِى الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِى الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

تخریج الحدیث سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة، رقم : 2682، سنن ابی داوٗد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، رقم : 3641۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث قیس بن کثیر کہتے ہیں: ایک شخص مدینے سے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق آیا، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میرے بھائی! تمہیں یہاں کیا چیز لے کر آئی ہے، اس نے کہا: مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں، ابوالدرداء نے کہا: کیا تم کسی اور ضرورت سے تو نہیں آئے ہو؟ اس نے کہا، نہیں، انہوں نے کہا: کیا تم تجارت کی غرض سے تو نہیں آئے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ میں تو صرف اس حدیث کی طلب و تلاش میں آیا ہوں، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: (اچھا تو سنو) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم دین کی تلاش میں کسی راستہ پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے جنت کے راستے پر لگا دیتا ہے۔ بے شک فرشتے طالب (علم) کی خوشی کے لیے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے آسمان و زمین کی ساری مخلوقات مغفرت طلب کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کے اندر کی مچھلیاں بھی اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت سارے ستاروں پر، بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا، بلکہ انہوں نے علم کا وارث بنایا ہے۔ اس لیے جس نے اس علم کو حاصل کرلیا، اس نے (علم نبوی اور وراثت نبوی سے) پورا پورا حصہ لیا۔

[669]...... عَنْ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرَضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ.

تخريج الحديث سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقر علی العبادة، رقم: 2685۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوامامہ باہلی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک عام آدمی پر ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی سوراخ میں اور مچھلیاں اس شخص کے لیے جو نیکی و بھلائی کی تعلیم دیتا ہے خیر و برکت کی دعائیں کرتی ہیں۔

[670]...... عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: التَّشَهُّدَ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

تخریج الحدیث صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد فى الصلاة، رقم: 402.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا جبکہ میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی جیسا کہ آپ مجھے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔

ہر چیز میں اتباع سنت اختیار کرنے کا بیان

[671]...... عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيهِ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟ فَوَاللّٰهِ! إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً))

تخریج الحدیث صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب ما يكره من التعمق والتنازع فى العلم، رقم: 7301، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب علمه ﷺ بالله تعالى وشدة خشيته، رقم: 2356.

ترجمة الحديث مسروق نے بیان کیا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا جس سے بعض لوگوں نے پرہیز کرنا اختیار کیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ایسی چیز سے پرہیز اختیار کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ واللہ! میں ان سے زیادہ اللہ کے متعلق علم رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ خشیت رکھتا ہوں۔“

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کا بیان

﴿ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝۴۴ ﴾ (النحل: 44)

”(ہم نے انھیں) واضح دلائل اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا تھا)، اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا، اور شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔“

[672]...... عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ يَعْدُهُ وَلَمْ يُقَصِّرْ دُونَهُ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب اتباع سنة رسول الله، رقم : 4۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث ابوجعفر محمد باقر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتے تو نہ اس میں اضافہ کرتے اور نہ کمی کرتے تھے۔

[673]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا بِمَكَانِي هَذَا فَرَحِمَ اللّٰهُ مَنْ سَمِعَ مَقَالَتِيْ الْيَوْمَ فَوَعَاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ وَلَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَاعْلَمُوْا أَنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ هَذَا الْيَوْمِ فِي هَذَا الشَّهْرِ فِي هَذَا الْبَلَدِ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْقُلُوْبَ لَا تُغِلُّ عَلَى ثَلَاثٍ إِخْلَاصِ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةِ أُولِي الْأَمْرِ وَعَلَى لُزُومِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ .

تخريج الحديث سنن الدارمی، المقدمة، باب الاقتداء بالعلماء، رقم : 233، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الخطبة يوم النحر، رقم : 3056۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع کے دن عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے دن حاضر ہوئے۔ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) ''اے لوگو! اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا شاید کہ اس دن کے بعد اپنی اس جگہ پر تم سے پھر ملاقات نہ کروں اس شخص پر اللہ رحم کرے جس نے آج میری بات کو سنا اور پھر اسے یاد کیا۔ بعض اوقات علم حاصل کرنے والا اسے نہیں سمجھتا۔ اور بعض اوقات علم حاصل کرنے والا اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہارے خون تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے اور جان لو کہ دل تین باتوں پر خیانت نہیں کرتے: (1) اللہ کے لیے خالص عمل کرنا۔ (2) اور حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا۔ (3) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ سب کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔''

[674]...... عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ أَشْيَاءَ يَوْمَ

خَيْبَرَ الْحِمَارَ وَغَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ: لَيُوشِكُ بِالرَّجُلِ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدَّثُ بِحَدِيثِي يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هُوَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

تخريج الحديث سنن الدارمی، المقدمة، باب السنة قاضية على كتاب الله، رقم: 606، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب تعظیم حديث رسول الله ﷺ، رقم: 12۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھا اور اس کے علاوہ کئی چیزوں کو حرام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قریب ہے کہ ایک آدمی اپنی چارپائی پر تکیہ لگائے ہوئے ہو جب میری کوئی حدیث بیان اس سے بیان کی جائے تو وہ کہے: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جس چیز کو ہم اس میں حلال پاتے ہیں اسے حلال کریں گے اور جس چیز کو ہم حرام پاتے ہیں اسے حرام کریں گے۔خبردار! بے شک جو اللہ تعالیٰ کے رسول نے حرام کیا ہے اسی طرح ہے جو اللہ نے حرام کیا ہے۔''

[675]...... عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا يُخَالِفُ هَذَا قَالَ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتُعَرِّضُ فِيهِ بِكِتَابِ اللّٰهِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْكَ .

تخريج الحديث سنن الدارمی، المقدمة، باب السنة قاضية على كتاب الله، رقم: 610 اسناده صحيحٌ .

ترجمة الحديث یعلی بن حکیم بیان کرتے ہیں سعید بن جبیر نے ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی تو ایک آدمی نے کہا: قرآن میں اس کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا: کیا میں دیکھ نہیں رہا کہ میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو قرآن کے ذریعہ سے اس کو عیب لگا رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے زیادہ قرآن کو جانتے تھے۔

اصحاب الحدیث کی اللہ عزوجل کی طرف سے نصرت کا بیان

[676]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَوَّامَةً عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب اتباع سنة رسول الله، رقم: 7۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ایک گروہ اللہ کے احکام پر ہمیشہ پوری طرح قائم رہے گا، اس کی مخالفت کرنے والا اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

[677]...... عَنْ اَبِی عِنَبَةَ الْخَوْلَانِیَّ وَكَانَ قَدْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَزَالُ اللّٰهُ يَغْرِسُ فِیْ هَذَا الدِّينِ غَرْسًا يَسْتَعْمِلُهُمْ فِیْ طَاعَتِهِ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب اتباع سنة رسول الله ﷺ، رقم: 8۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوعنبہ خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے...... یہ وہ (صحابی) ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے...... انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ اس دین میں ہمیشہ (نئے) پودے لگاتا رہے گا اور ان سے اپنی اطاعت میں کام لیتا رہے گا۔

[678]...... عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِی عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِیَ أَمْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب اتباع سنة رسول الله، رقم: 10، سنن ترمذی، كتاب الفتن، باب ما جاء فی الائمة المضلين، رقم: 2229۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور اس کی مدد کی جاتی رہے گی، ان کی مخالفت کرنے والے انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آ جائے۔

حدیث رسول کی مخالفت کرنے والے پر سختی کرنے کا بیان

[679]...... عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يُوشِكُ

الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدَّثُ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِي فَيَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَلَّا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب تعظيم حديث رسول اللّٰه ﷺ، رقم: 12، سنن ترمذی، كتاب العلم، باب ما نهى عنه ان يقال عند حديث النبی ﷺ، رقم: 2664.

ترجمة الحديث سیدنا مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب (ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ) آدمی اپنے تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا، اسے میری کوئی حدیث سنائی جائے گی تو کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان (فیصلہ کرنے والی) اللہ عزوجل کی کتاب ہے۔ ہمیں اس میں جو چیز حلال ملے گی، اسے حلال مانیں گے، اور جو چیز اس میں حرام پائیں گے، ہم اسے حرام قرار دیں گے۔ سن لو! جو کچھ اللہ کے رسول ﷺ نے حرام فرمایا، وہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح اللہ کا حرام کیا ہوا۔

[680]...... عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب تعظيم حديث رسول اللّٰه ﷺ، رقم: 13، سنن ترمذی، كتاب العلم، باب ما نهى عنه ان يقال عند حديث النبی ﷺ، رقم: 2663۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ پلنگ پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو، اسے میرے احکام میں سے کوئی حکم یا ممانعت پہنچے اور وہ کہہ دے میں نہیں جانتا، ہم جو کچھ اللہ کی کتاب میں پائیں گے، اس کی پیروی کریں گے۔

[681]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ أَنْ يُصَلِّينَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَقُولُ إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب تعظيم حديث رسول اللّٰه ﷺ، رقم:

16۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی بندیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے منع نہ کرو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک بیٹے نے کہا: ہم تو انہیں منع کریں گے۔ سالم رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: میں تجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں اور تو کہتا ہے ہم تو منع کریں گے۔

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے حسن ظن رکھنے کا بیان

[682]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا فَظُنُّوا بِهِ الَّذِى هُوَ أَهْنَاهُ وَأَهْدَاهُ وَأَتْقَاهُ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ، رقم : 20، سنن دارمى، المقدمة، باب تأويل حديث رسول، رقم : 612۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب میں تمہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سناؤں تو تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ گمان رکھو، جو زیادہ بہتر اور ہدایت وتقویٰ سے قریب تر ہو۔

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں مثال نہ بیان کرنا

[683]...... عَنْ أَبِى سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِرَجُلٍ يَا ابْنَ أَخِى إِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ، رقم : 22۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا: بھتیجے! جب میں تمہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سناؤں تو اس کے مقابلے میں مثالیں نہ بیان کیا کرو۔

رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرنے کا بیان

[684]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ)) قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُوْلِكَ قَالَ: لَا ((وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء، رقم : 247، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، رقم : 2710.

ترجمة الحديث سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں، وہ کہتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ" "جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لیے کرتے ہو، پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یوں کہو:" اے اللہ تعالیٰ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا، اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا، میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی پشت پناہ بنا لیا، تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ تعالیٰ! جو کتاب تو نے نازل کی میں اس پر ایمان لایا، جو نبی تو نے بھیجا میں اس پر بھی ایمان لایا۔" تو اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھ۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا اور جب میں امنت بكتابك الذى انزلت پر پہنچا تو میں نے ورسولك (کا لفظ) کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ "وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ" کہو۔"

[685]...... عَنْ محمد بن سيرين قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ﷺ حَدِيثًا فَفَرَغَ مِنْهُ قَالَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب التوقى فى الحديث عن رسول الله ﷺ، رقم : 24، سنن دارمى، المقدمة، باب من هاب الفتيا مخافة السقط، رقم : 284۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان فرماتے تو اس کو مکمل کرنے کے بعد فرماتے [أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ] یا جس طرح اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے۔

[686]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى لَيْلَى قَالَ قُلْنَا لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَبِرْنَا وَنَسِينَا وَالْحَدِيثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَدِيدٌ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب التوقى فى الحديث عن رسول الله ﷺ، رقم : 25۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں اللہ کے رسول ﷺ کی حدیثیں سنایئے۔ انہوں نے فرمایا: ہم بوڑھے ہوگئے ہیں اور بھولنے لگے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرنا بہت مشکل کام ہے۔

[687]...... عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، المقدمة، باب النهى عن الحديث بكل ما سمع، رقم : 5.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے بس یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات (تحقیق کیے بغیر) بیان کردے۔

رسول اللہ ﷺ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنے کی وعید کا بیان

[688]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب التغليظ فى تعمد الكذب على رسول الله ﷺ، رقم : 30 سنن ترمذى، كتاب الفتن، باب، رقم : 2257۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، اسے چاہیے کہ (جہنم کی) آگ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

[689]...... عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب اثم من كذب على النبى، رقم: 106، صحيح مسلم، المقدمة، باب فى التحذير من الكذب على رسول اللّٰه ﷺ، رقم: ......

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ باندھو، جھوٹی بات میرے ذمے لگانا آگ (جہنم) میں داخل کر دیتا ہے۔

[690]...... عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ: إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَنِّي فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلْيَقُلْ حَقًّا أَوْ صِدْقًا وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب التغليظ فى تعمد الكذب على رسول اللّٰه ﷺ، رقم: 35، سنن دارمى، المقدمة، باب اتقاء الحديث عن النبى ﷺ، والتثبت فيه، رقم: 243۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر یہ فرماتے سنا ہے: مجھ سے بکثرت حدیثیں بیان نہ کرو اور جو شخص میری طرف منسوب کر کے کوئی بات کہے، وہ حق سچ بات کہے، جس نے میری طرف نسبت کر کے وہ بات کہی، جو میں نے نہیں کہی اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا (جہنم کی) آگ میں بنالے۔

[691]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا يحدث فلان وفلان قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ ولكن سمعته يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب العلم، باب اثم من كذب على النبى ﷺ، رقم: 107.

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے (اپنے

والد) سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح حدیثیں بیان کرتے نہیں سنتا جس طرح فلاں فلاں صحابی بیان کرتا ہے؟ فرمایا: میں نے جب سے اسلام قبول کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (آپ کی وفات تک کبھی) جدا نہیں ہوا، لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کلمہ سنا ہے (جس کی وجہ سے روایت حدیث سے اجتناب کرتا ہوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: جس نے مجھ پر قصداً ایک جھوٹ بولا، اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا (جہنم کی) آگ میں بنالے۔

[692]...... عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنِ.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب من حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا وهو يرى أنه كذب، رقم: 38، مسند احمد: 235/2، رقم: 903۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے اور شیخ شعیب الارناؤوط نے اس کو شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میری طرف نسبت کر کے کوئی حدیث بیان، حالانکہ اس کے خیال میں وہ جھوٹ ہے تو وہ بھی دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

[693]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلاَ آبَاؤُكُمْ، فَاِيَّاكُمْ وَ اِيَّاهُمْ، لاَ يُضِلُّوْنَكُمْ وَلاَ يَفْتِنُوْنَكُمْ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، المقدمة، باب النهى عن الرواية عن الضعفاء والاحتياط فى تحملها، رقم: 7.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری دور میں فریب کار جھوٹے لوگ ہوں گے، وہ تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے آباء نے، پس اپنے آپ کو ان سے اور انہیں اپنے آپ سے دور رکھو، تاکہ وہ تمہیں گمراہی اور فتنے میں مبتلا نہ کردیں۔

رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ کامل ہونے کا بیان

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ ﴾ (الاحزاب : 21)

”بلاشبہ یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول میں ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو۔“

[694]...... عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ: ((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا، أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب الاذان للمسافر، رقم : 631، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب من احق بالامامة، رقم : 674.

ترجمة الحديث ابوقلابہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ ہم سے سیدنا مالک (بن حویرث) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، ہم سب ہم عمر اور نوجوان ہی تھے، آپ کی خدمت مبارک میں ہمارا بیس دن رات قیام رہا، آپ بڑے ہی رحم دل اور ملنسار تھے، جب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اپنے وطن واپس جانے کا شوق ہے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم لوگ اپنے گھر کسے چھوڑ کر آئے ہو؟ ہم نے بتایا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اچھا اب تم اپنے گھروں کو جاؤ اور ان گھر والوں کے ساتھ رہو اور انہیں بھی دین سکھاؤ اور دین کی باتوں پر عمل کرنے کا حکم کرو۔“ مالک نے بہت سی چیزوں کا ذکر کیا جن کے متعلق ایوب نے کہا کہ ابوقلابہ نے کہا کہ وہ باتیں مجھے یاد ہیں یا کہا کہ مجھے یاد نہیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آ جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔“

[695]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ

عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْأُمُورِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَعَلَيَّ وَإِلَيَّ.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب اجتناب البدع والجدل، رقم : 45، سنن نسائی، كتاب العيدين، باب كيف الخطبة، رقم : 1578۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا۔ (یوں محسوس ہوتا) گویا آپ (دشمن کے) لشکر سے خوف دلاتے ہوئے کہہ رہے ہیں: وہ صبح یا شام کو حملہ آور ہونے والا ہے اور آپ اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرماتے: مجھے روز قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جس طرح دو انگلیاں (ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں) علاوہ ازیں فرماتے: امابعد! بہترین چیز اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ ہے اور بدترین کام نئے ایجاد کردہ کام (بدعتیں) ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور فرماتے تھے: جو شخص (مرتے وقت) مال چھوڑ جائے، وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور جو (اپنے ذمے) قرض چھوڑ جائے یا بیوی بچوں کو (لاوارث) چھوڑ جائے تو (اس کی ادائیگی اور ان کی کفالت) میرے ذمے ہے۔

امت مسلمہ کا سنت کے برعکس پہلے لوگوں کی پیروی کرنے کا بیان

[696]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ)) فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَفَارِسَ وَالرُّومِ؟ فَقَالَ: ((وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ؟))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاعتصام، باب قول النبی ﷺ: لتتبعن سنن من كان قبلكم، رقم : 7319.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت اس طرح پچھلی امتوں کے مطابق نہیں ہو جائے گی جیسے

بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے۔'' پوچھا گیا: یا رسول اللہ! اگلی امتوں سے کون مراد ہیں، پارسی اور نصرانی؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ لوگ نہیں پھر کون ہیں؟

[697]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَتَتْبَعُنَّ سُنَنَ مَنْ [كَانَ] قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا ذِرَاعًا حَتَّى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: ((فَمَنْ؟))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب قول النبى ﷺ لتتبعن سنن من كان قبلكم، رقم: 7320، صحيح مسلم، كتاب العلم، باب اتباع سنن اليهود و النصارىٰ، رقم: 2669.

ترجمة الحديث سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے سے پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے۔'' ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا: ''پھر اور کون۔''

رسول اللہ ﷺ کی سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے دینی علم کے لیے دعا

[698]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((أَللّٰهُمَّ! عَلِّمْهُ الْكِتَابَ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، رقم: 7270.

ترجمة الحديث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور ارشاد فرمایا: ''اے اللہ! اسے کتاب (قرآن) کا علم سکھا۔''

[699]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَ: ((مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟)) فَأُخْبِرَ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)).

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الوضوء، باب وضع الماء الخلاء، رقم: 143، صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل عبد الله بن عباس، رقم: 2477.

ترجمة الحديث سیدنا سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیت الخلا میں تشریف لے گئے۔ میں نے (بیت الخلا کے قریب) آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ (باہر نکل کر) آپ

نے پوچھا یہ کس نے رکھا؟ جب آپ کو بتلایا گیا تو آپ نے (میرے لیے دعا کی اور) ارشاد فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کثرت سے احادیث بیان کرنے کا بیان

[700]...... عَنِ الْأَعْرَجِ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِيْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُ هُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: ((مَنْ يَبْسُطْ رِدَائَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّيْ)) فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ! مَا نَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، باب الحجة علی من قال: ان أحكام النبی ﷺ كانت ظاهرة، رقم: 7354، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی هريرة الدوسی رضی اللہ عنہ، رقم: 2492.

ترجمة الحديث اعرج نے بیان کیا کہ مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہا کہ تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ کی بہت زیادہ حدیث بیان کرتے ہیں، اللہ کے حضور میں سب کو جانا ہے۔ بات یہ تھی کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تھا لیکن مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور انصار کو اپنے مالوں کی دیکھ بھال مصروف رکھتی تھی۔ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا: ''کون اپنی چادر پھیلائے گا، یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کرلوں اور پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد کبھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔'' چنانچہ میں نے اپنی چادر جو میرے جسم پر تھی، پھیلا دی اور اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا تھا، پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی، نہیں بھولا۔

حدیث رسول اللہ ﷺ کو تھامنے والے گمراہی سے محفوظ رہیں گے

[701]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ،

فَقَالَ: قَدْ يَئِسَ الشَّيْطَانُ بِأَنْ يُعْبَدَ بِأَرْضِكُمْ وَلَكِنَّهُ رَضِيَ أَنْ يُطَاعَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِمَّا تُحَاقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَاحْذَرُوا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ ﷺ.

تخريج الحديث مستدرك حاكم : 171/1، رقم : 318، صحيح الترغيب والترهيب، رقم : 40۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس سرزمین میں کبھی اس کی بندگی کی جائے گی، لہٰذا اب وہ اسی بات پر مطمئن ہے کہ (شرک کے علاوہ) وہ اعمال جنھیں تم معمولی سمجھتے ہو ان میں اس کی پیروی کی جائے، لہٰذا (شیطان سے ہر وقت) خبردار رہو اور (سنو!) میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے۔

[702]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّتِي.

تخريج الحديث مستدرك حاكم : 172/1، رقم : 319، السنن الكبرى للبيهقي : 195/10، رقم : 20337، صحيح الجامع الصغير، رقم : 2937.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ ان پر عمل کر کے گمراہ نہیں ہو گے: اللہ کی کتاب اور میری سنت۔

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضبط تحریر میں لانے کا بیان

[703]...... عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهِ إِلَى فِيهِ فَقَالَ اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ.

تخريج الحديث سنن ابی داود، کتاب العلم، رقم : 3646 .

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنتا وہ سب لکھ لیا کرتا تھا تاکہ اسے حفظ کرلوں۔ تو (بعض) قریشیوں نے مجھے منع کیا۔ انہوں نے کہا: تو ہر بات، جو سنتا ہے، لکھ لیتا ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان ہیں غصے اور خوشی (دونوں حالتوں) میں گفتگو کرتے ہیں تو میں نے لکھنا موقوف کردیا اور یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دہن مبارک کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''لکھا کرو، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس سے سوائے حق کے اور کچھ نکلتا ہی نہیں ہے۔''

[704]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، إِنَّا لَنَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ نُحِبُّ أَنْ نَحْفَظَهَا، أَوَ نَكْتُبُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: مَا يَكُوْنُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَإِنِّيْ لَا أَقُوْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا إِلَّا حَقًّا.

تخريج الحديث المعجم ابن المقرئ، رقم : 432، طبرانی الاوسط، رقم : 1553 .

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں جو کچھ آپ سے سنوں لکھ لیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہاں لکھ لیا کرو، میں نے عرض کیا: خوشی اور غصہ دونوں حالتوں میں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں دونوں حالتوں میں ہی لکھ لیا کرو، کیونکہ حق کے علاوہ کچھ کہنا میرے شایان شان نہیں۔

[705]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَيِّدُوْا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

تخريج الحديث سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 2026، صحيح جامع الصغير، رقم : 4434 .

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کو لکھ کر محفوظ کرلو۔

[706]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَكْتُبُ إِذْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا قُسْطَنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا بَلْ مَدِينَةُ هِرَقْلَ أَوَّلًا .

تخريج الحديث مسند احمد : 204/6، رقم : 6646، وقال احمد شاكر اسناده صحيح،

سنن الدارمی، المقدمة، باب من رخص فی کتابة العلم، رقم : 503، اسناده قوی، مستدرك حاکم : 422/3 وصححه ووافقه الذهبی، السلسلة الصحیحة : 33/1، رقم : 4.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد لکھ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ قسطنطنیہ اور رومیہ دونوں شہروں سے کون سا پہلے فتح ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں، بلکہ ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا۔''

[707]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنِ انْظُرُوْا حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاكْتُبُوْهُ فَإِنِّي قَدْ خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ أَهْلِهِ .

تخريج الحديث سنن الدارمی، المقدمة، باب من رخص فی کتابة العلم، رقم : 505 اسناده صحیح .

ترجمة الحديث عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اہل مدینہ کی طرف لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو دیکھو اور انہیں لکھو کیونکہ میں علم کے مٹ جانے اور ان اہل کے چلے جانے سے ڈرتا ہوں۔

[708]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ خُزَاعَةَ، قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَخَطَبَ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ)) قَالَ أَبُو عَبْد اللّٰهِ كَذَا قَالَ أَبُونُعَيْمٍ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ الْفِيلَ أَوِ الْقَتْلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الْفِيلَ ((وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ)) فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ((اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ)) .

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب العلم، باب کتابة العلم، رقم : 112، صحیح

مسلم، کتاب الحج، باب تحریم مکة وصیدها، رقم : 1355.

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ (کے کسی شخص) نے بنولیث کے کسی آدمی کو اپنے کسی مقتول کے بدلے میں مار دیا تھا، یہ فتح مکہ والے سال کی بات ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی، آپ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ سے قتل یا ہاتھی کو روک لیا۔'' امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس لفظ کو شک کے ساتھ سمجھو، ایسا ہی ابونعیم وغیرہ نے القتل یاالفیل کہا ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے لوگ الفیل کہتے ہیں۔ (پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ ''اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو غالب کر دیا اور سمجھ لو کہ وہ (مکہ) کسی کے لیے حلال نہیں ہوا۔ نہ مجھ سے پہلے اور نہ (آئندہ) کبھی ہوگا، اور میرے لیے بھی صرف دن کے تھوڑے سے حصہ کے لیے حلال کر دیا گیا تھا۔ سن لو کہ وہ اس وقت حرام ہے، نہ اس کا کوئی کانٹا توڑا جائے، نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور اس کی گری پڑی چیزیں بھی وہی اٹھائے جس کا منشاء یہ ہو کہ وہ اس شے کا تعارف کرا دے گا۔ اگر کوئی شخص مارا جائے تو (اس کے عزیزوں کو) دو باتوں کا اختیار ہے، یا دیت لیں یا بدلہ۔'' اتنے میں ایک یمنی آدمی (ابوشاہ نامی) آیا اور کہنے لگا (یہ مسائل) میرے لیے لکھوا دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابوفلاں کے لیے (یہ مسائل) لکھ دو۔'' تو ایک قریشی شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! مگر اذخر (اذخر کاٹنے کی اجازت دیے دیجیے) کیونکہ اسے ہم گھروں کی چھتوں پر ڈالتے ہیں (یا مٹی ملا کر) اور اپنی قبروں میں بھی ڈالتے ہیں، (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(ہاں) مگر اذخر، مگر اذخر۔''

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں تک پہنچانے کا بیان

[709]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

تخریج الحدیث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب من بلغ علمًا، رقم : 231۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مقام خیف

پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے میرا کلام سنا، پھر اسے (دوسروں تک) پہنچا دیا۔ بعض لوگوں کے پاس فقہ کی بات ہوتی ہے اور وہ فقیہ نہیں ہوتے۔ بعض لوگ فقہ کی بات اپنے سے زیادہ فقیہ آدمی تک پہنچا دیتے ہیں۔

[710]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَحْفَظُ مِنْ سَامِعٍ .

تخریج الحدیث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب من بلغ علما، رقم: 232۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے، جس نے ہماری کوئی بات سنی، پھر اسے (دوسروں تک) پہنچایا، بعض اوقات جسے حدیث پہنچائی جاتی ہے، وہ (براہ راست) سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔

[711]...... عَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ .

تخریج الحدیث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب من بلغ علما، رقم: 234۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو! جو شخص موجود ہے، وہ غیر موجود تک پہنچا دے۔

[712]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً ، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) .

تخریج الحدیث صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء، باب ما ذكر عن بنی اسرائيل، رقم: 3461 .

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ! اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو، اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔''

[713]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، كَانَ يَقُوْلُ: ((إِنِّي أُحَدِّثُكُمْ بِالْحَدِيْثِ ، فَلْيُحَدِّثِ الْحَاضِرُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ .))

تخریج الحدیث مجمع الزوائد : 337/2، رقم : 592 وقال الهيثمى رجاله موثقون، السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 1721.

ترجمة الحديث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں، حاضر لوگوں کو چاہیے کہ وہ (میری یہ بات) غیر حاضر لوگوں کو پہنچا دیں۔''

[714]...... عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الَّذِى يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ بِهٖ، كَمَثَلِ الَّذِىْ يَكْنِزُ الْكَنْزَ فَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ۔))

تخریج الحدیث المعجم الاوسط للطبرانى : 213/1، رقم : 689، السلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 3479.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی علم حاصل کرتا ہے، لیکن اس کو (لوگوں کے سامنے) بیان نہیں کرتا، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے، جو خزانہ جمع کرتا رہتا ہے، لیکن اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔''

[715]...... عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَ مَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)).

تخریج الحدیث صحيح مسلم، كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئة، رقم : 2674.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے بھی اس ہدایت کی اتباع کرنے والوں کی مثل ثواب ملے گا اور یہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا اور جو شخص کسی گمراہی کی طرف دعوت دے تو اسے بھی اس گمراہی کی اتباع کرنے والوں کی مثل گناہ ملے گا اور یہ ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔

سنت سے اعراض کرنے کی مذمت

[716]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوْتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ

النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ . قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا . وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ . وَقَالَ آخَرُ: وَأَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا . فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: ((أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُم كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ ، لَكِنِّيْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّيْ وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ))

تخريج الحديث صحيح بخارى ، كتاب النكاح ، باب الترغيب فى النكاح ، رقم : 5063 ، صحيح مسلم ، النكاح ، باب استحباب النكاح .... ، رقم : 1401 .

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب ، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے ، جب انہیں نبی اکرم ﷺ کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا نبی کریم ﷺ سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا: ''کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم سب سے زیادہ پرہیز گار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا رہتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔''

[717]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، قَالَتْ: صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا ، فَرَخَّصَ فِيْهِ ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ، ثُمَّ قَالَ : ((مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ ؟ ! فَوَاللّٰهِ اِنِّى لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ ، وَ اَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً))

تخريج الحديث صحيح بخارى ، كتاب الادب ، باب من لم يواجه الناس بالعتاب ، رقم : 6101 ، صحيح مسلم ، كتاب الصيام ، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب ، رقم : 1110 .

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا، پھر آپ نے اس میں رخصت دے دی تو کچھ لوگوں نے رخصت کو قبول کرنے سے اجتناب کیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ کی حمد بیان کی، پھر فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا کہ جو کام میں کرتا ہوں وہ اس سے دور رہتے ہیں، اللہ کی قسم! میں اللہ کے متعلق ان سے زیادہ جانتا ہوں اور اس سے ان سے زیادہ ڈرتا ہوں۔

[718]...... عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْمَرْأَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ كَذَلِكَ أَفْتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِكَيْ مَا أُخَالِفَ .

تخريج الحديث سنن ابی داوٗد، کتاب المناسك، باب الحائض تخرج بعد الافاضة، رقم : 2004 مسند احمد : 174/24، رقم : 15440۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اور شیخ شعیب الارناؤط نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ جو عورت قربانی والے دن طواف کر چکی ہو، پھر اسے حیض آجائے تو؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: چاہیے کہ اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہو۔ تب حارث نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ سے ایسے ہی ارشاد فرمایا تھا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرے ہاتھ گر جائیں۔ مجھ سے وہ بات پوچھتا ہے جو پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکا ہے تاکہ میں ان کی مخالفت کروں۔

[719]...... عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمْ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا))الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا)) قَالَ فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد، رقم : 442.

ترجمة الحديث سالم (بن عبداللہ) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت

طلب کرے تو اسے نہ روکو۔ تو (دوسرے بیٹے) بلال بن عبداللہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو ان کو ضرور روکیں گے۔ اس پر سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف رخ کیا اور اس کو سخت برا بھلا کہا، میں نے انہیں کبھی (کسی کو) اتنا برا بھلا کہتے نہیں سنا اور کہا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بتا رہا ہوں اور تم کہتے ہو: اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور روکیں گے۔

[720]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَآءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، رقم : 654.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے کہا: جو یہ چاہے کہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے مسلمان کی حیثیت سے ملے تو وہ جہاں سے ان (نمازوں) کے لیے بلایا جائے، ان نمازوں کی حفاظت کرے (وہاں مساجد میں جا کر صحیح طرح سے انہیں ادا کرے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دیے ہیں اور یہ (مساجد میں باجماعت نمازیں) بھی انہی طریقوں میں سے ہیں۔ کیونکہ اگر تم نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو گے، جیسے یہ جماعت سے پیچھے رہنے والا، اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی راہ چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی راہ کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ کوئی آدمی جو پاکیزگی حاصل کرتا ہے (وضو کرتا ہے) اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد کا رخ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے، جو وہ اٹھاتا ہے، ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس کا ایک گناہ کم کر دیتا ہے اور میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی (بھی) جماعت سے پیچھے نہ رہتا تھا، سوائے ایسے منافق کے جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا

(بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ) ایک آدمی کو اس طرح بلایا جاتا کہ اسے دو آدمیوں کے درمیان سہارا دیا گیا ہوتا، حتیٰ کہ صف میں لا کھڑا کر دیا جاتا۔

قیل وقال اور کثرتِ سوال سے ممانعت

[721]...... عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوْقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ.

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاعتصام، باب ما يكره من كثرة السوال، رقم: 7292، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، رقم: 593.

ترجمة الحديث مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب ورّاد نے بیان کیا کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے وہ مجھے لکھیے تو انہوں نے انہیں لکھا کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد کہتے تھے: ''تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے! اے اللہ جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی نصیبہ ور کا نصیبہ تیرے مقابلہ میں اسے نفع نہیں پہنچا سکے گا۔'' اور انہیں یہ بھی لکھا کہ نبی کریم ﷺ بے فائدہ بہت سوال کرنے سے منع کرتے تھے اور مال ضائع کرنے سے اور (اپنی) ماؤں کی نافرمانی کرنے سے منع کرتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے اور اپنا حق محفوظ رکھنے اور دوسروں کا حق نہ دینے سے اور بے ضرورت مانگنے سے منع فرماتے تھے۔

[722]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتَّى يَقُوْلُوْا: هَذَا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة

السؤال، رقم : 7296، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الوسوسة فی الایمان، رقم : 136 .

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انسان برابر سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ سوال کرے گا کہ یہ تو اللہ ہے، ہر چیز کا پیدا کرنے والا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟''

[723]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اتْرُكُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوا عَنِّي فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ .

تخريج الحديث سنن ترمذی، کتاب العلم، باب الانتهاء عما نهی عند رسول اللّٰه ﷺ ، رقم : 2679۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں تم مجھے چھوڑے رکھو، پھر جب میں تم سے کوئی چیز بیان کروں تو اسے لے لو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ بہت زیادہ سوالات کرنے اور اپنے انبیاء سے کثرت سے اختلافات کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

سنت کو چھوڑ کر رائے سے فتویٰ دینے کی مذمت کا بیان

[724]...... عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاكُمُوْهُ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُوْنَ بِرَأْيِهِمْ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ)) فَحَدَّثْتُ بِهِ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي! انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْتَثْبِتْ لِيْ مِنْهُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْهُ فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو .

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، باب ما یذکر من ذم الرأی وتکلف القیاس، رقم : 7307، صحیح مسلم، کتاب العلم، باب رفع العلم، رقم : 2673 .

ترجمة الحديث عروہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما نے ہمیں ساتھ لے کر حج کیا تو میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ علم کو،

اس کے بعد کہ تمہیں دیا ہے ایک دم سے نہیں اٹھا لے گا بلکہ اسے اس طرح ختم کرے گا کہ علما کو ان کے علم کے ساتھ اٹھا لے گا، پھر کچھ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے، ان سے فتویٰ پوچھا جائے اور وہ فتویٰ اپنی رائے کے مطابق دیں گے، پس وہ لوگوں کو گمراہ کریں گے اور وہ خود بھی گمراہ ہوں گے۔'' پھر میں نے بھی یہ حدیث نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ ان کے بعد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے دوبارہ حج کیا تو ام المومنین نے مجھ سے کہا کہ بھانجے عبداللہ کے پاس جاؤ اور میرے لیے اس حدیث کو سن کر خوب مضبوط کرلو جو حدیث تم نے مجھ سے ان کے واسطہ سے بیان کی تھی۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے وہ حدیث بیان کی، اسی طرح جیسا کہ وہ پہلے مجھ سے بیان کر چکے تھے، پھر میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور انہیں اس کی خبر دی تو انہیں تعجب ہوا اور بولیں کہ واللہ! عبداللہ بن عمرو نے خوب یاد رکھا۔

[725]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: مَرِضْتُ فَجَائَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِي وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَان فَأَتَانِيْ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْئَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ؟ قَالَ: فَمَا أَجَابَنِيْ بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ .

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاعتصام، باب ما كان النبی يسأل مما لم ينزل عليه الوحی، رقم: 7309، صحيح مسلم، كتاب الفرائض، باب ميراث الكلالة، رقم: 1616 .

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے تشریف لائے۔ یہ دونوں بزرگ پیدل چل کر آئے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ پہنچے تو مجھ پر بے ہوشی طاری تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا، اس سے مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور بعض اوقات سفیان نے یہ الفاظ بیان کیے کہ میں نے کہا: اے رسول اللہ! میں اپنے مال کے بارے میں کس طرح فیصلہ کروں، میں اپنے مال کا کیا کروں؟ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

[726]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَقِيَهُ فِى الطَّوَافِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ إِنَّكَ

مِنْ فُقَهَاءِ الْبَصْرَةِ فَلَا تُفْتِ إِلَّا بِقُرْآنٍ نَاطِقٍ أَوْ سُنَّةٍ مَاضِيَةٍ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ غَيْرَ ذٰلِكَ هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ .

تخریج الحدیث سنن الدارمی، المقدمة، باب الفتيا وما فيه من الشدة، رقم : 166، اسناده حسن .

ترجمة الحدیث جابر بن زید کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اسے طواف کے دوران ملے تو انہوں نے اسے کہا: اے ابوشعثاء! تو بصرہ کے عالموں سے ہے، تو فیصلہ کرنے والے قرآن یا نافذ ہونے والی سنت کے ساتھ فتویٰ بیان کر۔ کیونکہ اگر تو اس کے علاوہ کرے گا تو خود بھی ہلاک ہوگا اور لوگوں کو بھی ہلاک کرے گا۔

[727]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَدَّرَ مِنَ الْأَمْرِ أَنْ قَدْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ جَاءَهٗ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنْ جَاءَهٗ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ وَلَا يَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أُرٰى فَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَالْحَلَالَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلٰى مَا لَا يَرِيبُكَ .

تخریج الحدیث سنن النسائی، كتاب آداب القضاة، باب الحكم باتفاق اهل العلم، رقم : 5397، سنن الدارمی، المقدمة، باب الفتيا وما فيه من الشدة، رقم : 167، اسناده جيد۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم پر ایسا زمانہ آیا ہے کہ ہم فیصلہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اس لائق تھے۔ اب اللہ نے ایسے حالات مقرر کر دیئے ہیں جو کہ تم دیکھ رہے ہو پس جس کسی کو آج کے بعد کوئی فیصلہ کرنا پڑے تو وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کرے اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے، جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو، تو چاہیے کہ وہ اس سے فیصلہ کرے جس سے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہو۔ اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو اور نہ ہی اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہو تو اسے اس کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہیے جس کے ساتھ نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو۔ اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں اور میری رائے ہے۔ کیونکہ حرام ظاہر ہو گیا ہے اور حلال ظاہر ہو گیا ہے اور اس کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالتی ہے، اسے چھوڑ کر اس چیز کو

اختیار کرو جو تمہیں شبہ میں نہ ڈالے۔''

[728]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا خَطًّا ثُمَّ قَالَ: هَذَا سَبِيلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا: ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾.

تخريج الحديث مسند احمد : 207/7، رقم : 4142، وقال الارناوؤط: اسناده حسن، سنن الدارمی، المقدمة، باب فی کراهية أخذ الرأی، رقم : 208 واسناده حسن.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خط کھینچا، پھر فرمایا: ''یہ اللہ کا راستہ ہے۔'' پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے، پھر فرمایا: ''یہ دیگر راستے ہیں، ان میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے، جو اپنی طرف بلاتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو اور دیگر راستوں کی پیروی نہ کرو۔ ورنہ وہ تمہیں اس کے راستہ سے ہٹا دیں گے۔'' (انعام: 153)

رائے اور قیاس سے پرہیز کا بیان

[729]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ فَإِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، رقم : 52.

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں کے دلوں سے سلب کر لے، بلکہ وہ علماء کو فوت کر کے علم کو اٹھائے گا۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہل سردار مقرر کر لیں گے، پھر ان سے (مسائل) پوچھے جائیں گے تو وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے۔ (اس طرح خود) گمراہ ہوں گے اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے۔

[730]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أُفْتِيَ بِفُتْيَا غَيْرَ ثَبَتٍ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ

عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب اجتناب الرأى والقياس، رقم : 53 سنن ابی داؤد، كتاب العلم، باب التوفى فى الفتيا، رقم : 3657۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو بغیر دلیل کے فتویٰ دیا گیا (اور اس نے اس غلط فتویٰ پر عمل کرلیا) تو اس کا گناہ اس پر ہے جس نے اسے فتویٰ دیا۔

[731]...... عَنْ مَالِكٍ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ مَا حَدَّثُوْكَ هٰؤُلَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخُذْ بِهٖ وَمَا قَالُوْهُ بِرَأْيِهِمْ فَأَلْقِهِ فِي الْحُشِّ .

تخريج الحديث سنن الدارمى، المقدمة، باب فى كراهية أخذ الرأى، رقم : 206، اسناده صحيح .

ترجمة الحديث ابن مغول کہتے ہیں کہ مجھے شعبی نے کہا: جو بات یہ لوگ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے سنائیں اسے لے لو اور جو اپنی رائے سے کہیں اسے گندگی کے ڈھیر پر پھنک دو۔

حاکم اور علماء کے اجتہاد کا بیان

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴾ (النساء : 59)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اطاعت کرو اللہ کی، اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔ پھر اگر تم باہم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم واقعی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔''

[732]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب أجر الحاكم اذا اجتهد فاصاب

وأخطا، رقم: 7352، صحيح مسلم، كتاب الاقضية، باب بيان أجر الحاكم اذا اجتهد فأصاب او أخطأ، رقم: 1716.

ترجمة الحديث سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے تو اسے ایک ثواب ملتا ہے۔''

مدینہ منورہ کا دار السنۃ ہونے کا بیان

[733]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِمِنًى: لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يَقُوْلُ: لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا قَالَ عُمَرُ: لَأَقُوْمَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَذِّرَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَغْصِبُوْهُمْ قُلْتُ: لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُوْنَ عَلَى مَجْلِسِكَ فَأَخَافُ أَنْ لَا يُنْزِلُوْهَا عَلَى وَجْهِهَا فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيْرٍ فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوْا مَقَالَتَكَ وَيُنْزِلُوْهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَأَقُوْمَنَّ بِهِ فِيْ أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُوْمُهُ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب ما ذكر النبى ﷺ وحض على اتفاق أهل العلم، رقم: 7323، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب رجم الثيب فى الزنى، رقم: 1691.

ترجمة الحديث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو (قرآن مجید) پڑھایا کرتا تھا۔ جب وہ آخری حج آیا جو عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں مجھ سے کہا کاش! تم امیر المومنین کو آج دیکھتے جب ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ اگر امیر المومنین کا انتقال ہو جائے تو ہم فلاں سے بیعت کر لیں گے۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آج سہ پہر کو

کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ سناؤں گا اور ان کو ڈراؤں گا جو (عام مسلمانوں کے حق کو) غصب کرنا چاہتے ہیں اور خود اپنی رائے سے امیر منتخب کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ایسا نہ کریں کیونکہ موسم حج میں ہر طرح کے ناواقف اور معمولی لوگ جمع ہو جاتے ہیں، یہ سب کثرت سے آپ کی مجلس میں جمع ہو جائیں گے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کی بات کا صحیح مطلب نہ سمجھ کر کچھ اور معنی نہ کر لیں اور اسے منہ در منہ اڑاتے پھریں، اس لیے ابھی توقف کیجئے۔ جب آپ مدینہ پہنچیں جو دار الہجرت اور دار السنہ ہے وہاں آپ کے مخاطب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ، مہاجرین و انصار خالص ایسے ہی لوگ ملیں گے وہ آپ کی بات کو یاد رکھیں گے اور اس کا مطلب بھی ٹھیک بیان کریں گے۔ اس پر امیر المومنین نے کہا: واللہ! میں مدینہ پہنچ کر جو پہلا خطبہ دوں گا۔ اس میں اس کا بیان کروں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینے آئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (جمعہ کے دن دوپہر ڈھلے برآمد ہوئے اور خطبہ سنایا۔ انہوں) نے کہا: یقیناً اللہ نے سیدنا محمد ﷺ کو سچا رسول بنا کر بھیجا اور آپ پر قرآن اتارا، اس قرآن میں رجم کی آیت بھی تھی۔

[734]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا))

تخريج الحديث صحيح بخاری، باب الايمان يأرز الى المدينة، رقم: 1876، صحيح مسلم، لتان الايمان، باب الاسلام بدأ غريباً، رقم: 147.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کا بیان

[735]...... عَنْ حُذَيْفَةَ ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَؤُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ))

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، رقم: 7276.

ترجمة الحديث سیدنا حذیفہ (بن یمان) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث

بیان فرمائی: ''امانت داری آسمان سے بعض لوگوں کے دلوں کی جڑوں میں اتری۔ (ان کی فطرت میں داخل ہے) اور قرآن مجید نازل ہوا تو انہوں نے قرآن مجید کا مطلب سمجھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔'' (تو قرآن وحدیث دونوں سے اس ایمانداری کو جو فطرتی تھی پوری قوت مل گئی)۔

[736]...... عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ ﴿إِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ﴾

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، رقم: 7277.

ترجمة الحديث مرہ ہمدانی نے بیان کیا کہ سیّدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے کہا: سب سے اچھی بات کتاب اللہ ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور سب سے بری نئی بات (بدعت) پیدا کرنا ہے (دین میں) اور: ''بلاشبہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ آ کر رہے گی اور تم پروردگار سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔''

[737]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَامِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَ أَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ اِنَّهَا تَخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ۔))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب النهى عن المنكر من الايمان، رقم: 50.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی کسی امت میں مبعوث فرمایا، اس کی امت میں سے اس کے حواری ہوتے تھے، جو اس کی سنت پر عمل کرتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے تھے، پھر ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشین بنے، جو کہتے وہ تھے جو کرتے نہیں تھے اور کرتے وہ تھے جس کا انہیں حکم نہیں دیا جاتا تھا۔''

سبیل المومنین کے حجت ہونے کا بیان

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾ (البقرة : 143)

''اور (جیسے تمھیں ہدایت دی) اسی طرح ہم نے تمھیں افضل امت بنایا۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝﴾ (النساء : 59)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اطاعت کرو اللہ کی، اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔ پھر اگر تم باہم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم واقعی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔''

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝﴾ (النساء : 115)

''اور جس شخص کے سامنے واضح شکل میں ہدایت آ جائے اور اس کے بعد وہ رسول کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ جانا چاہے اور ہم اسے جہنم میں ڈالیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔''

[738]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ زَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنُّصْحُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ.

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب من بلغ علماً، رقم : 230۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ

تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے میرا کلام سنا، پھر اسے (دوسروں تک) پہنچا دیا۔ بعض لوگوں کے پاس فقہ کی بات ہوتی ہے اور وہ خود فقیہ نہیں ہوتے۔ بعض لوگ فقہ کی بات اپنے سے زیادہ فقیہ آدمی تک پہنچا دیتے ہیں۔ علی بن محمد کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: مسلمان کا دل تین چیزوں میں خیانت نہیں کرتا: عمل کو خالصتاً اللہ کے لیے انجام دینا، مسلمانوں کے ائمہ کی خیر خواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت میں شامل رہنا۔

[739]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ .

تخريج الحديث سنن ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی لزوم الجماعة، رقم: 2167۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میری امت یا فرمایا: امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گرا۔

[740]...... عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ جَاءَ كَ شَيْءٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاقْضِ بِهِ وَلَا تَلْفِتْكَ عَنْهُ الرِّجَالُ فَإِنْ جَاءَ كَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَانْظُرْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاقْضِ بِهَا فَإِنْ جَاءَ كَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْظُرْ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَخُذْ بِهِ فَإِنْ جَائَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلَكَ فَاخْتَرْ أَيَّ الْأَمْرَيْنِ شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأَخَّرَ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ .

تخريج الحديث سنن نسائی، کتاب آداب القضاة، باب الحكم باتفاق اهل العلم، رقم: 5399 وقال الالبانی صحیح الاسناد موقوف، سنن الدارمی، المقدمة، باب الفتيا وما فيه من الشدة رقم: 169 اسناده جيد واللفظ له .

ترجمة الحديث شریح بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس لکھ کر بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا واقعہ آئے جو قرآن میں ہو تو اسی پر فیصلہ کرو اور لوگوں کی وجہ سے اسے نہ چھوڑو۔ اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔

اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو تو دیکھو جس پر لوگوں نے اتفاق کیا ہوا سے لے لو۔ اور اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے۔ جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو، اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو اور نہ ہی اس کے متعلق کسی نے تم سے پہلے کوئی بات کی ہو، تو پھر دو کاموں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔ اگر چاہو کہ اپنی رائے سے کوشش کر کے آگے بڑھو تو آگے بڑھ جاؤ۔ اور اگر پیچھے رہنا چاہو تو پیچھے رہو۔ اور میرے خیال میں پیچھے رہنا ہی تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

[741]...... عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ أَحْسَبُهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَدْ أَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَمَا نُسْأَلُ وَمَا نَحْنُ هُنَاكَ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدَّرَ أَنْ بَلَغْتُ مَا تَرَوْنَ فَإِذَا سُئِلْتُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْظُرُوْا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَفِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْهُ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَاجْتَهِدْ رَأْيَكَ وَلَا تَقُلْ إِنِّيْ أَخَافُ وَأَخْشٰى فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ .

تخريج الحديث سنن نسائی، کتاب آداب القضاة، باب الحکم باتفاق اهل العلم، رقم : 5397 وقال الالبانی صحیح الاسناد موقوف، سنن الدارمی، المقدمة، باب الفتيا وما فيه من الشدة رقم : 171 اسناده جيد واللفظ له .

ترجمة الحديث حریث بن ظہیر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم پر ایسا وقت آیا کہ نہ ہم سے پوچھا جاتا تھا اور نہ ہم اس لائق تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے کہ ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو جب تم سے کوئی بات پوچھی جائے تو وہ قرآن میں دیکھو اگر قرآن میں نہ ہو تو رسول ﷺ اللہ کی سنت میں دیکھو، اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی نہ پاؤ، تو پھر جس پر تمام مسلمانوں نے اتفاق کیا ہو۔ اگر اس پر تمام مسلمانوں نے اتفاق نہ کیا ہو تو اپنی رائے سے کوشش کرو۔ اور ایسے نہ کہو کہ میں ڈرتا ہوں اور میں خوف کھاتا ہوں۔ کیونکہ حلال واضح ہو گیا اور حرام بھی واضح ہو گیا اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ کام ہیں۔ پس شبہ والے کاموں کو چھوڑ کر اس کو اپناؤ جس میں شبہ نہ ہو۔

بدعت کی مذمت کا بیان

﴿ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ

يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا﴾ (الكهف: 103، 104)

''کہیے: کیا ہم تمھیں اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ خسارہ پانے والے بتائیں؟ جن کی سعی دنیاوی زندگی میں اکارت گئی، جبکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یقیناً وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔''

[742]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ)) قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِیِّ ﷺ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُوْلِكَ قَالَ: لَا ((وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء، رقم: 247، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، رقم: 2710.

ترجمة الحديث سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لیے کرتے ہو، پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یوں کہو ''اے اللہ تعالیٰ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا، اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا، میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی پشت پناہ بنا لیا، تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ تعالیٰ! جو کتاب تو نے نازل کی میں اس پر ایمان لایا، جو نبی تو نے بھیجا میں اس پر بھی ایمان لایا۔'' تو اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھ۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا اور جب میں امنت بكتابك الذى انزلت پر پہنچا تو میں نے ورسولك (کا لفظ) کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ''وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ'' کہو۔''

[743]...... عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ

عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ .

تخريج الحديث سنن ترمذی، كتاب الادب، باب ما يقول العاطس اذا عطس، رقم : 2738۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث نافع کہتے ہیں: سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا: "اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ "یعنی تمام تعریف اللہ کے لیے ہے اور سلام ہے رسول اللہ ﷺ پر۔ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: کہنے کو تو میں بھی "اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ" کہہ سکتا ہوں لیکن اس طرح کہنا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نہیں سکھلایا ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم "اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ" (ہر حال میں سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں)۔

[744]...... عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

تخريج الحديث سنن الدارمی، المقدمة، باب اجتناب أهل الاهواء والبدع والخصومة، رقم : 407 اسناده صحيح .

ترجمة الحديث نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر کے پاس کوئی آدمی آیا اس نے کہا: فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے؟ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس نے بدعت نکالی ہے اگر واقعی اس نے بدعت نکالی ہے تو اس کو میرا سلام نہ کہنا۔

بدعت کا ضلالت اور گمراہی ہونے کا بیان

[745]...... عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ اللّٰهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ

يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاذٍ مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللّٰهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ بَلَى اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَا هَذِهِ وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ وَتَلَقَّ الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يُنْئِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ مَكَانَ يُثْنِيَنَّكَ و قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْمُشَبَّهَاتِ مَكَانَ الْمُشْتَهِرَاتِ وَقَالَ لَا يُثْنِيَنَّكَ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ و قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَى مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ حَتَّى تَقُولَ مَا أَرَادَ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ .

تخريج الحديث سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب لزوم السنة، رقم : 4611۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الاسناد موقوف کہا ہے۔

ترجمة الحديث یزید بن عمیرہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ جب بھی ذکر کی مجلس میں بیٹھتے تو ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے: اللہ عزوجل خوب عادل اور فیصلہ کرنے والا ہے، شک کرنے والے ہلاک ہوگئے۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک دن کہا: تمہارے بعد بڑے فتنے ہوں گے۔ مال بہت بڑھ جائے گا اور قرآن کھول (عام کر) دیا جائے گا حتیٰ کہ مومن، منافق، مرد، عورتیں، چھوٹا، بڑا، غلام اور آزاد سبھی اسے حاصل کریں گے اور ایسا ہوگا کہ کہنے والا کہے گا: لوگوں کو کیا ہوا میری پیروی نہیں کرتے، حالانکہ میں نے قرآن پڑھا ہے؟ (وہ کہے گا) یہ لوگ اس وقت تک میری پیروی نہیں کریں گے حتیٰ کہ میں ان کے لیے اس کے علاوہ کوئی نئی اختراع کروں۔ چنانچہ تم اپنے آپ کو اس کی بدعت سے بچائے رکھنا، اس کی بدعت ضلالت اور گمراہی ہوگی۔ اور میں تمہیں دانا بندے کی ٹھوکر سے بھی ڈراتا ہوں۔ شیطان کبھی دانا بندے کی زبان سے گمراہی کا کوئی کلمہ نکلوا دیتا ہے اور کبھی منافق بھی حق بات کہہ دیتا ہے۔ (یزید کہتے ہیں) میں نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! مجھے کیسے معلوم ہو کہ دانا آدمی گمراہی کا کلمہ کہہ جاتا ہے اور منافق حق کی بات کہہ دیتا ہے؟ کہا کہ ہاں۔ دانا کی ایسی باتوں سے بچنا جو مشہور ہو جاتی ہیں، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ مگر یہ بات تمہارا اس سے رخ موڑ لینے کا باعث نہ بنے، ایسا (بھی تو) ہوسکتا ہے کہ وہ اس سے رجوع کرلے، اور حق جس کسی سے

بھی سنو قبول کرلو، بلاشبہ حق پر نور ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معمر نے بواسطہ زہری اس روایت میں [يَثْنِيَنَّكَ] کی بجائے [وَلَا يُنْئِيَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ] یہ بات تجھے اس سے بے رخ نہ بنادے۔ کے لفظ روایت کیے ہیں۔ صالح بن کیسان نے زہری سے روایت کرتے ہوئے [مُشْتَهِرَاتِ] کی بجائے [اَلْمُشْتَبِهَاتِ] کا لفظ روایت کیا اور ایسے ہی [لَا يَثْنِيَنَّكَ] کا لفظ روایت کیا جیسے کہ عقیل نے روایت کیا ہے۔ ابن اسحاق نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا: ہاں دانا کی جو بات تمہارے لیے شبہے کا باعث ہو حتیٰ کہ تم کہنے لگو نامعلوم اس نے اس کلمہ سے کیا مراد لیا ہے؟

[746]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئة، رقم : 2674.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو راہ حق کی دعوت دے اسے اس قدر ثواب ہے جس قدر اس کی اتباع کرنے والوں کو ہوگا۔ ان اتباع کرنے والوں میں سے کسی کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جس نے کسی گمراہی کی دعوت دی تو اسے اس قدر گناہ ہوگا جس قدر اس کی پیروی کرنے والوں کو ہوگا۔ اس وجہ سے ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

[747]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ وَحُجْرِ بْنِ حُجْرٍ قَالَا أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ﴾ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ

مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .

تخریج الحدیث سنن ترمذی، کتاب العلم، باب الأخذ بالسنة واجتناب البدع، رقم: 2676 سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، رقم: 4607۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث جناب عبد الرحمٰن بن عمرو بن سلمی اور حجر بن حجر دونوں کا بیان ہے کہ ہم سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَامَآ اَتَوْكَ . . .﴾ ''ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں کہ جب وہ آپ کے پاس آئے کہ آپ انہیں سواری دیں، آپ نے کہا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں، تو وہ اس حال میں لوٹ گئے کہ ان کی آنکھیں، اس غم سے آنسو بہا رہی تھیں کہ انہیں کچھ میسر نہیں جسے وہ خرچ کریں۔ ہم نے انہیں سلام کیا اور عرض کیا: ہم آپ سے ملنے کے لیے آئے ہیں اور یہ کہ آپ کی عیادت ہو جائے اور کوئی علمی فائدہ بھی حاصل کر لیں تو سیدنا عرباض رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف منہ کر لیا اور وعظ فرمایا، بڑا ہی بلیغ اور جامع وعظ، ایسا کہ اس سے ہماری آنکھیں بہہ پڑیں اور دل دہل گئے۔ ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو گویا الوداعی وعظ تھا تو آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رہنا اور اپنے حکام کے احکام سننا اور ماننا، خواہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، چنانچہ ان حالات میں میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت اپنائے رکھنا، خلفاء جو اصحاب رشد و ہدایت ہیں، سنت کو خوب مضبوطی سے تھامنا، بلکہ ڈاڑھوں سے پکڑے رہنا، نئی نئی بدعات و اختراعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا، بلاشبہ ہر نئے بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

[748]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوئَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللّٰهَ يَشْفِي عَلٰى يَدِي مَنْ شَآءَ فَهَلْ لَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ)) أَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِدْ

عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَآءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَعَلٰى قَوْمِكَ)) قَالَ وَعَلٰى قَوْمِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هٰؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوهَا فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ.

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، رقم: 2008.

ترجمة الحديث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضماد مکہ آیا، وہ (قبیلہ) ازدشنوءۃ سے تھا اور آسیب کا دم کیا کرتا تھا (جسے لوگ ریح کہتے تھے، یعنی ایسی ہوا جو نظر نہیں آتی، اثر کرتی ہے۔) اس نے مکہ کے بے وقوفوں کو یہ کہتے سنا کہ محمد (ﷺ) کو جنون ہو گیا ہے (نعوذ باللہ) اس نے کہا: اگر میں اس آدمی کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھوں شفا بخش دے۔ کہا: وہ آپ سے ملا اور کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! میں اس نظر نہ آنے والی بیمار (ریح) کو زائل کرنے کے لیے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھوں شفا بخشتا ہے تو آپ کیا چاہتے ہیں (کہ میں دم کروں؟) رسول اللہ ﷺ نے (جواب میں) کہا: إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَمَّا بَعْدُ ''یقیناً تمام حمد اللہ کے لیے ہے، ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں، جس کو اللہ سیدھی راہ پر چلائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ چھوڑ دے، اسے کوئی راہ راست پر نہیں لا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہی اکیلا (معبود) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے، اس کے بعد!'' کہا: وہ بول اٹھا: اپنے یہ کلمات مجھے دوبارہ سنائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات اس کے سامنے دہرائے۔ اس پر اس نے کہا: میں نے کاہنوں، جادوگروں اور شاعروں (سب) کے قول سنے ہیں، میں نے آپ کے ان کلمات جیسا کوئی کلمہ (کبھی) نہیں سنا، یہ تو بحر (بلاغت) کی تہ تک پہنچ گئے ہیں اور کہنے لگا: ہاتھ بڑھائیے! میں

آپ کے ساتھ اسلام پر بیعت کرتا ہوں۔ کہا: تو اس نے آپ کی بیعت کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور تیری (طرف سے تیری) قوم (کے اسلام) پر بھی (تیری بیعت لیتا ہوں۔)'' اس نے کہا: اپنی قوم (کے اسلام) پر بھی (بیعت کرتا ہوں۔) اس کے بعد آپ نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا، وہ ان کی قوم کے پاس سے گزرے تو امیر لشکر نے لشکر سے پوچھا: کیا تم نے ان لوگوں سے کوئی چیز لی ہے؟ تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے ان سے ایک لوٹا لیا ہے۔ اس نے کہا: اسے واپس کر دو کیونکہ یہ (کوئی اور نہیں بلکہ) ضماد رضی اللہ عنہ کی قوم ہے۔

بدعتی کو پناہ دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کا بیان

[749]...... عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُسِرُّ اِلَیْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُسِرُّ اِلَیَّ شَیْئًا یَکْتُمُهُ النَّاسَ غَیْرَ اَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِی بِکَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ قَالَ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ)) .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الاضاحى، باب تحريم الذبح لغير الله تعالى، رقم: 1978 .

ترجمة الحديث ابوطفیل عامر بن عاثلہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا، کہا: میں سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: نبی ﷺ آپ کو رازداری سے کیا فرماتے تھے؟ آپ ناراض ہوئے اور کہا: نبی ﷺ نے مجھے کوئی راز نہیں بتایا جس کو اور لوگوں سے چھپایا ہو، البتہ آپ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائی تھیں۔ اس نے پوچھا: امیر المؤمنین! وہ کیا باتیں ہیں؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اس پر اللہ لعنت کرے اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ لعنت کرے اور جس شخص نے زمین (کی حد بندی) کا نشان بدلا اس پر اللہ لعنت کرے۔''

[750]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَدِینَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا

يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، کتاب فضائل المدينة، باب حرم المدينة، رقم: 1867، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة...... الخ، رقم: 1366.

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مدینہ حرم ہے فلاں جگہ سے فلاں تک (جبل عیر سے ثور تک) اس حد میں کوئی درخت نہ کاٹا جائے نہ کوئی بدعت کی جائے اور جس نے بھی یہاں کوئی بدعت نکالی اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔''

دین میں نئے نئے عقائد ایجاد کرنے والوں سے دور رہنے کا بیان

[751]...... عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ فِي أُمَّتِي الشَّكُّ مِنْهُ خَسْفٌ أَوْ مَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ.

تخريج الحديث سنن ترمذی، کتاب القدر، بابٌ، رقم: 2152۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: فلاں شخص نے آپ کو سلام عرض کی ہے، اس سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ اس نے دین میں نیا عقیدہ ایجاد کیا ہے، اگر اس نے دین میں نیا عقیدہ ایجاد کیا ہے تو اسے میرا سلام نہ پہنچانا، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے: اس امت میں یا میری امت میں (یہ شک راوی کی طرف سے ہوا ہے) تقدیر کا انکار کرنے والوں پر خسف، مسخ یا قذف کا عذاب ہوگا۔

[752]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذٰلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((أَيُّهَا النَّاسُ)) فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَأْخِرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ فَقُلْتُ إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

ﷺ ((اِنِّی لَکُمْ فَرَطٌ عَلَی الْحَوْضِ فَاِیَّایَ لَا یَاْتِیَنَّ اَحَدُکُمْ فَیُذَبُّ عَنِّی کَمَا یُذَبُّ الْبَعِیرُ الضَّالُّ فَاَقُولُ فِیمَ هٰذَا فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ سُحْقًا)) .

تخريج الحديث صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا ﷺ وصفاته، رقم 2295.

ترجمة الحديث نبی ﷺ کی اہلیہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں لوگوں سے سنتی تھی کہ وہ حوض (کوثر) کا ذکر کیا کرتے تھے۔ میں نے یہ بات خود رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی تھی، پھر ان (میری باری کے) دنوں میں سے ایک دن ہوا، اور خادمہ میری کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اے لوگو!'' میں نے خادمہ سے کہا: مجھ سے پیچھے ہٹ جاؤ! وہ کہنے لگی: آپ ﷺ نے مردوں کو پکارا (مخاطب فرمایا) ہے، عورتوں کو نہیں۔ میں نے کہا: میں بھی لوگوں میں سے ہوں (صرف مرد ہی لوگ نہیں ہوتے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ میرے پاس تم میں سے کوئی اس طرح نہ آئے کہ اسے مجھ سے دور دھکیلا جا رہا ہو، جس طرح بھٹکے ہوئے اونٹ کو (ریوڑ سے) اور دور دھکیلا جاتا ہے۔ میں پوچھوں گا: یہ کس وجہ سے ہو رہا ہے؟ تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیا نئے کام نکالے تھے۔ تو میں کہوں گا: دوری ہو!''

[753]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِيْ فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ))

تخريج الحديث صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، رقم: 6576، صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل فی الوضوء، رقم: 248.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں اپنے حوض پر تم سے پہلے ہی موجود رہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔''

[754]...... عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُوْنِيْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مِنِّيْ وَمِنْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ:

هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ؟ وَاللّٰهِ! مَا بَرِحُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ)) فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ﴿عَلَىٰٓ أَعْقَـٰبِكُمْ تَنكِصُونَ﴾ [المؤمنون: 66] تَرْجِعُوْنَ عَلَى الْعَقَبِ.

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الرقاق، باب فى الحوض، رقم: 6593، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، رقم: 2293.

ترجمة الحديث سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے۔ پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے انہوں نے تمہارے بعد کیا کام کیے تھے؟ واللہ یہ مسلسل الٹے پاؤں لوٹتے رہے۔'' (دینِ اسلام سے پھر گئے) ابن ابی ملیکہ (جو کہ یہ حدیث سیدہ اسماء سے روایت فرماتے ہیں) کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم الٹے پاؤں (دین سے) لوٹ جائیں یا اپنے دین کے بارے میں فتنے میں ڈال دیے جائیں۔ ابو عبداللہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ سورۂ مومنون میں جو فرمانِ خداوندی ہے ﴿عَلَىٰٓ أَعْقَـٰبِكُمْ تَنكِصُونَ﴾ اس کا معنی بھی یہی ہے کہ تم دین سے اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پھر گئے تھے یعنی اسلام سے مرتد ہو گئے تھے۔

غلو کرنے والوں کے ہلاک ہونے کا بیان

[755]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب العلم، باب هلك المتنطعون، رقم: 2670.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! غلو کرنے والے، حد سے بڑھنے والے ہلاک ہوئے۔ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

[756]...... عَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَذْكُرُ الْفَقْرَ وَنَتَخَوَّفُهُ فَقَالَ: أَالْفَقْرَ تَخَافُونَ وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَتُصَبَّنَّ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا صَبًّا حَتَّى لَا يُزِيغَ قَلْبَ أَحَدِكُمْ إِزَاغَةً إِلَّا هِيهْ وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ صَدَقَ وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَنَا وَاللّٰهِ عَلَى مِثْلِ

الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة رسول الله ﷺ، رقم : 5۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، جب کہ ہم فقر کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے اور اس سے خوف کا اظہار کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم فقر سے ڈرتے ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم پر دنیا (اتنی زیادہ) برسا دی جائے گی، حتیٰ کہ کسی کے دل کو اس کے سوا کوئی چیز مائل نہیں کرے گی، (ہر شخص اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔) اللہ کی قسم! میں تمہیں روشن (چاند کی راتوں جیسی) شریعت پر چھوڑ رہا ہوں، جس کے رات اور دن برابر ہیں۔ سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا، واللہ! آپ ہمیں ایسی روشن شریعت پر چھوڑ کر تشریف لے گئے ہیں جس کے رات اور دن برابر ہیں۔

[757]...... عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلٰى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا إِلَّا هَالِكٌ .

تخريج الحديث السنة لابن ابى عاصم، رقم : 48، صحيح الترغيب والترهيب، رقم : 59 .

ترجمة الحديث سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے: تحقیق میں تمھیں ایک عمدہ، پاکیزہ اور روشن دین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات بھی دن جیسی (روشن) ہے اس سے بے رغبتی وہی کر سکتا ہے جو تباہ و برباد اور ہلاک کرنے والا ہے۔

نئی نئی بدعات سے احتراز کرنے کا بیان

[758]...... عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

تخریج الحدیث سنن ترمذی، کتاب العلم، باب الاخذ بالسنة واجتناب البدع، رقم: 26276، سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، رقم: 4607۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں صلاۃِ فجر کے بعد ایک موثر نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں اور دل لرز گئے، ایک شخص نے کہا: یہ نصیحت ایسی ہے جیسی نصیحت دینا سے (آخری بار) رخصت ہو کر جانے والے کیا کرتے ہیں، تو اللہ کے رسول! آپ ہمیں کس بات کی وصیت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے، امیر کی بات سننے اور اسے ماننے کی نصیحت کرتا ہوں، اگرچہ تمہارا حاکم اور امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ تم میں سے آئندہ جو زندہ رہے گا وہ (امت کے اندر) بہت سارے اختلافات دیکھے گا تو تم (باقی رہنے والوں) کو میری وصیت ہے کہ نئے نئے فتنوں اور نئی نئی بدعتوں میں نہ پڑنا، کیونکہ یہ سب گمراہی ہیں، چنانچہ تم میں سے جو شخص ان حالات کو پالے تو اسے چاہیے کہ وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر قائم اور جما رہے اور میری اس نصیحت کو اپنے دانتوں کے ذریعے مضبوطی سے دبا لے۔ (اور اس پر عمل پیرا رہے)

بدعات کے گناہ ہونے کا بیان

[759]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ أَوْزَارُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا.

تخریج الحدیث سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب من احیا سنة قد امشیت، رقم: 209، سنن ترمذی، کتاب العلم، باب الاخذ بالسنة واجتناب البدع، رقم: 2677۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحدیث سیدنا عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا، پھر اس پر لوگوں نے عمل کیا، اسے اس سنت پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے کوئی بدعت ایجاد کی، پھر اس پر عمل کیا گیا، اسے عمل کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

[760]...... عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَاٰى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَئُوا عَنْهُ حَتّٰى رُئِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَآءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُورُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئة، رقم: 1017.

ترجمة الحديث سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ دیہاتی حاضر ہوئے، انہوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ نے ان کی بد حالی دیکھی کہ وہ ضرورت مند اور محتاج ہو گئے تھے تو آپ نے لوگوں کو (ان کے لیے) صدقہ کرنے کی ترغیب دی لیکن لوگوں نے اس میں سستی سے کام لیا، حتیٰ کہ یہ بات آپ ﷺ کے چہرہ انور سے ظاہر ہونے لگی۔ کہا: پھر انصار میں سے ایک شخص چاندی (کے سکوں/ درہموں) کی ایک تھیلی لے کر آ گیا، پھر دوسرا آیا، پھر لوگ ایک دوسرے کے پیچھے (صدقات لے کر) آنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کا چہرۂ انور پر مسرت جھلکنے لگی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اسلام میں کسی اچھے کام کی ابتدا کی اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا، اس کے لیے (ہر) عمل کرنے والے (کے اجر) جتنا اجر لکھا جاتا رہے گا اور ان (بعد میں عمل کرنے والوں) کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے اسلام میں کسی برے کام کا آغاز کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوا تو اس پر اس (برے کام) پر عمل کرنے والوں جتنا گناہ لکھا جاتا رہے گا اور ان کے گناہوں میں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔''

[761]...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلَی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُورِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلَی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَیْئًا .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئة، رقم : 2674.

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کسی گمراہی کی دعوت دی، اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ (کا بوجھ) ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“

بدعت کے مردود ہونے کا بیان

[762]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) .

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا على صلح جور، رقم : 2697، صحيح مسلم، كتاب الاقضية، باب نقض الاحكام الباطلة ورد محدثات الامور، رقم : 1718 .

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے ہمارے دین میں از خود کوئی ایسی چیز نکالی جو اس میں نہیں تھی تو وہ رد ہے۔“

[763]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) .

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الاقضية، باب نقض الاحكام الباطلة ورد محدثات الامور، رقم : 1718 .

ترجمة الحديث ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں تو وہ مردود ہے۔

بدعات کو رواج دینے والوں پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ① وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ② عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ③ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ④﴾ (الغاشية: 1 تا 4)

''کیا تیرے پاس ڈھانپ لینے والی کی خبر پہنچی؟ اس دن کئی چہرے ذلیل ہوں گے۔ محنت کرنے والے، تھک جانے والے، گرم آگ میں داخل ہوں گے۔''

[764]...... عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ ((مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)) قَالَ عَاصِمٌ: فَأَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: ((أَوْ آوَى مُحْدِثًا)).

تخريج الحديث صحيح بخاری، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب اثم من آوى محدثا، رقم: 7306، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة...... الخ، رقم: 1365.

ترجمة الحديث عاصم نے بیان کیا، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرمت والا شہر قرار دیا ہے؟ فرمایا کہ ہاں ''فلاں جگہ (عیر) سے فلاں جگہ (ثور) تک۔ اس علاقہ کا درخت نہیں کاٹا جائے گا جس نے اس حدود میں کوئی نئی بات پیدا کی، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔'' عاصم نے بیان کیا کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ ''یا کسی نے دین میں بدعت پیدا کرنے والے کو پناہ دی۔''

[765]...... عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِيْ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيْهِ صَحِيْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِيْ هَذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيْهَا: ((أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَإِذَا فِيْهَا الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)) وَإِذَا فِيْهِ: ((ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)) وَإِذَا فِيْهَا: ((مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا))

تخريج الحديث صحيح بخارى، الاعتصام بالسنة، باب ما يكره من التعمق والتنازع فى العلم، رقم: 7300، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة...... الخ، رقم: 1370.

ترجمة الحديث ابراہیم تیمی نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں اینٹ کے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ آپ تلوار لیے ہوئے تھے جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: واللہ! ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی اور کتاب نہیں جسے پڑھا جائے اور سوائے اس صحیفہ کے، پھر انہوں نے اسے کھولا تو اس میں: ''دیت دیئے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا۔ (کہ دیت میں اتنی اتنی عمر کے اونٹ دیے جائیں) اور اس میں یہ بھی تھا کہ مدینہ طیبہ کی زمین عیر پہاڑی سے ثور پہاڑی تک حرم ہے، پس اس میں جو کوئی نئی بات (بدعت) نکالے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اللہ اس سے کسی فرض یا نفل عبادت کو قبول نہیں کرے گا۔'' اور اس میں یہ بھی تھا کہ ''مسلمانوں کی ذمہ داری (عہد یا امان) ایک ہے اس کا ذمہ داران میں سب سے ادنیٰ مسلمان بھی ہوسکتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کا ذمہ توڑا، اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام جہانوں کی۔ اللہ اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفل عبادت۔'' اور اس میں یہ بھی تھا کہ ''جس نے کسی سے اپنے والیوں کی اجازت کے بغیر ولاء کا رشتہ قائم کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اللہ نہ اس کی فرض نماز قبول کرے گا نہ نفل۔''

[766]...... عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَقَالَ: فِيهَا الْجِرَاحَاتُ وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ، ((وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى فِيهَا مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ))

تخريج الحديث صحيح بخارى، كتاب الجزية باب ذمة المسلمين وجوارهم...... الخ، رقم: 3172.

ترجمة الحديث ابراہیم تیمی نے اپنے والد (یزید بن شریک تیمی) سے بیان کیا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، جس میں فرمایا کہ کتاب اللہ اور اس ورق میں جو کچھ ہے، اس کے سوا اور کوئی کتاب (احکام شریعت کی) ایسی ہمارے پاس نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں، پھر آپ نے فرمایا کہ اس میں زخموں کے قصاص کے احکام ہیں اور دیت میں دیئے جانے والے اونٹوں کی عمر کے احکام ہیں اور یہ کہ ''مدینہ حرم ہے عیر پہاڑی سے فلاں (احد پہاڑی) تک۔ اس لیے جس شخص نے کوئی نئی بات (شریعت کے اندر داخل کی) یا کسی ایسے شخص کو پناہ دی تو اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل۔ اور یہ بیان ہے جو لونڈی غلام اپنے مالک کے سوا کسی دوسرے کو مالک بنائے اس پر بھی اس طرح (لعنت) ہے اور مسلمان مسلمان سب برابر ہیں ہر ایک کا ذمہ یکساں ہے۔ پس جس شخص نے کسی مسلمان کی پناہ میں (جو کسی کافر کو دی گئی ہو) دخل اندازی کی تو اس پر بھی اسی طرح لعنت ہے۔''

بدعت کے آنے پر سنت کا اٹھ جانے کا بیان

[767]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: خَيْرُ الدِّيْنِ دِيْنُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا اتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا مَا اتَّبَعْتُمُ الْأَثَرَ إِنْ تَتَّبِعُوْنَا فَقَدْ سَبَقْنَاكُمْ سَبْقاً بَعِيْداً وَإِنْ تُخَالِفُوْنَا فَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالاً كَبِيْراً ، مَا أَحْدَثَتْ أُمَّةٌ فِيْ دِيْنِهَا بِدْعَةً إِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُمْ سُنَّةَ هَدْيٍ ثُمَّ لَا تَعُوْدُ فِيْهِمْ أَبَداً وَلَأَنْ أَرٰى فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ نَاراً تَشْتَعِلُ فِيْهِ احْتِرَاقاً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَرٰى بِدْعَةً لَيْسَ فِيْهِ لَهَا مُغَيِّرٌ .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، ص 57، رقم : 81.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: بہترین دین محمد ﷺ کا دین ہے اور بدترین کام نئے ہیں (سنت کی) پیروی کرو اور بدعات نہ نکالو، جب تک تم آثار (صحابہ) کی پیروی کرتے رہو گے، کبھی گمراہ نہ ہوگے' اگر تم ہماری پیروی کرو، تو تحقیق ہم تم سے بہت زیادہ سبقت لے جا چکے ہیں۔ اور اگر تم ہماری مخالفت کرو، تو تم بہت بڑی گمراہی میں جا پڑے۔ جو امت اپنے دین میں بدعت نکالتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ان میں سے سنت کو اٹھا لیتا ہے، پھر وہ سنت ان میں کبھی واپس نہیں پلٹتی۔ اور یہ کہ مسجد کے ایک کونے میں آگ بھڑکتی دیکھوں، مجھے اس بات سے زیادہ عزیز و پسند ہے کہ مسجد میں بدعت

دیکھوں، جس کو کوئی روکنے والا نہ ہو۔

[768]...... عَنْ حَزْمٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: لَوْ كَانَ بِكُلِّ بِدْعَةٍ يُمِيْتُهَا اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَكُلِّ سُنَّةٍ يَنْعَشُهَا اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ بِضْعَةٌ مِّنْ لَحْمٍ حَتَّى يَأْتِيَ آخِرُ ذٰلِكَ عَلٰى نَفْسِي لَكَانَ فِي اللّٰهِ يَسِيْراً .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، ص 62، رقم : 90 .

ترجمة الحديث حزم سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر ہر اس بدعت کے بدلے جسے اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے ختم کرے اور ہر اس سنت کے بدلے جسے اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے بلند کرے، میرے بدن کے آخری ٹکڑے تک کو قربان کرنا پڑے تو بھی یہ اللہ تعالیٰ (کے دین کی خدمت) میں معمولی بات ہے۔

[769]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَقُوْلُ: لَوْكَانَتْ كُلُّ سُنَّةٍ أُمِيْتَتْ فَأَحْيَاهَا اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَكُلُّ بِدْعَةٍ مَعْمُوْلٌ بِهَا فَأَمَاتَهَا اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ بِضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ كَانَ ذٰلِكَ قَلِيْلًا .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، ص 62، رقم : 91 .

ترجمة الحديث عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر ہر مردہ ومتروکہ سنت کے بدلے جسے اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے (دوبارہ) زندہ کرے اور ہر بدعت جس پر عام عمل ہو رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھ سے ختم کرائے اور اس کے بدلے (اپنے جسم کا) ایک ایک ٹکڑا دینا پڑے، تو بھی یہ بہت تھوڑی (قربانی) ہے۔

[770]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ أَنْعَشَ سُنَّةً وَأُمِيْتَ بِدْعَةً لَمَا سَرَّنِيْ أَنْ أَعِيْشَ فِي الدُّنْيَا فَوَاقاً وَلَوَ دِدْتُ أَنِّي كُلَّمَا انْعَشْتُ سُنَّةً وَأَمَتُّ بِدْعَةً أَنَّ عُضْواً مِنْ أَعْضَائِي سُقِطَ مَعَهَا .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، ص 62، رقم : 92 .

ترجمة الحديث سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! اگر میں سنت کو بلند نہ کروں، اور بدعت کو ختم نہ کروں تو مجھے ایک لمحہ بھی دنیا میں زندہ رہنا اچھا نہیں لگتا۔ اور میں تو یہاں تک

پسند کرتا ہوں کہ میں جب بھی کسی سنت کو زندہ و بلند کروں اور بدعت کو ختم کروں تو اس کے ساتھ میرے جسم کا ایک ایک ٹکڑا گر جائے۔

[771]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا يُحْيَا فِيْهِ بِدْعَةٌ وَّيُمَاتُ فِيْهِ سُنَّةٌ حَتَّى تَحْيَا الْبِدَعُ وَتَمُوْتَ السُّنَنُ .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، ص 65، رقم : 98.

ترجمة الحديث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سال بدعات زندہ ہو رہی اور سنن مر رہی ہیں یہاں تک کہ بدعات کو فروغ حاصل ہوگا اور سنن متروک ہو جائیں گی۔

[772]...... عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: اِقْتِصَادٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنِ اجْتِهَادٍ فِي بِدْعَةٍ ، إِنَّكَ أَنْ تَتَّبِعَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَبْتَدِعَ وَلَنْ تُخْطِيءَ الطَّرِيْقَ مَا اتَّبَعْتَ الْأَ ثَرَ .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، ص 65، رقم : 100.

ترجمة الحديث سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت پر استقامت و اعتدال بدعت میں جدوجہد سے بہتر ہے۔ بے شک تو اگر (سنت کی) پیروی کرے تو یہ بدعت رائج کرنے سے بہتر ہے اور تو (سیدھے) راستے سے اس وقت تک بھٹک نہیں سکتا، جب تک تو آثار (صحابہ) کی پیروی کرتا رہے گا۔

تمام بدعات کے سیئہ ہونے کا بیان

[773]...... عَنِ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَإِنْ رَآهَا النَّاسُ حَسَناً .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، ص 58، رقم : 82.

ترجمة الحديث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر بدعت گمراہی ہے، اگر چہ لوگ اس کو اچھا (بدعتِ حسنہ) تصور کریں۔

[774]...... عَنِ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَظْتَنَا مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ فَاعْهَدْ إِلَيْنَا بِعَهْدٍ فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِى اخْتِلَافًا شَدِيدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِى وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَالْأُمُورَ الْمُحْدَثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، رقم : 42، سنن ترمذی، كتاب العلم، باب الاخذ بالسنة واجتناب البدع، رقم : 2676۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور ایک متاثر کن وعظ فرمایا، جس سے دل (اللہ کی ناراضی اور عذاب سے) خوف زدہ ہوگئے اور آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں ایسے نصیحت فرمائی ہے، جس طرح رخصت کرنے والا نصیحت کیا کرتا ہے، آپ ہم سے کوئی عہد و پیمان لے لیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور حکم سن کر تعمیل کرو اگرچہ (تمہارا حاکم) کوئی حبشی غلام ہو اور تم میرے بعد سخت اختلاف دیکھو گے تو میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو اختیار کرنا، اسے ڈاڑھوں سے پکڑ کر رکھنا، (اس پر مضبوطی سے قائم رہنا) اور نئے نئے کاموں سے پرہیز کرنا، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

[775]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ، وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ، فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ .

تخريج الحديث سنن ابن ماجه، المقدمة، باب من كان مفتاحا للخير، رقم : 238۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

ترجمة الحديث سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی کے کچھ خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں بھی ہیں، مبارک ہو اس بندے کو جسے اللہ تعالیٰ نے نیکی کی چابی اور برائی کا تالا (گناہ کی راہیں بند کرنے والا) بنا دیا اور تباہی ہے اس بندے کے لیے جسے اللہ تعالیٰ نے برائی کی چابی اور نیکی کا تالا بنا دیا۔''

بدعت میں خیر نہ ہونے کا بیان

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ

﴿وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳﴾

(المائدة : 3)

''تمھارے لیے حرام کیے گئے ہیں مردہ جانور، خون، سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور گلا گھٹنے سے مر جانے والا، چوٹ لگ کر مرنے والا، اوپر سے گر کر مر جانے والا، کسی کا سینگ لگ کر مرنے والا اور وہ جانور بھی جسے درندے کھا جائیں، سوائے اس کے جسے تم ذبح کر لو، اور وہ جانور جو آستانوں پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ تم فال کے تیروں سے قسمت معلوم کرو، یہ سب گناہ (کے کام) ہیں۔ آج وہ لوگ نا امید ہو گئے جنھوں نے تمھارے دین کا انکار کیا، لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھی سے ڈرو، آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور پس جو شخص بھوک سے بے بس ہو جائے جبکہ وہ گناہ پر مائل ہونے والا نہ ہو، تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

[776]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ ((فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ))

تخريج الحديث صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، رقم : 867.

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور جلال کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی حتی کہ

ایسا لگتا جیسے آپ کسی لشکر کے ڈرا رہے ہیں، فرما رہے ہیں کہ وہ (لشکر) صبح یا شام (تک) تمہیں آ لے گا اور ارشاد فرماتے: ''میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔'' اور آپ اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھاتے اور فرماتے: ''(حمد وصلاۃ) کے بعد، بلاشبہ بہترین حدیث (کلام) اللہ کی کتاب ہے اور زندگی کا بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ زندگی ہے اور (دین میں) بدترین کام وہ ہیں جو خود نکالے گئے ہوں اور ہر نیا نکالا ہوا کام گمراہی ہے۔'' پھر فرماتے: ''میں ہر مومن کے ساتھ خود اس کی نسبت زیادہ محبت اور شفقت رکھنے والا ہوں۔ جو کوئی (مومن اپنے بعد) مال چھوڑ گیا تو وہ اس کے اہل وعیال (وارثوں) کا ہے اور جو مومن قرض یا بے سہارا اہل وعیال چھوڑ گیا تو (اس قرض کو) میری طرف لوٹایا جائے (اور اس کے کنبے کی پرورش) میرے ذمے ہے۔''

بدعتی کی توبہ قبول نہ ہونے کا بیان

[777]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَدَعَ بِدْعَتَهُ .

تخريج الحديث صحيح الترغيب والترهيب، رقم: 31.

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کی توبہ کی قبولیت کے سامنے ایک آڑ کر دیتا ہے جب تک وہ بدعت نہیں چھوڑتا۔''

[778]...... عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ إِبْلِيسُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَأْتُوْنَ بَنِي آدَمَ فَقَالُوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ فَهَلْ تَأْتُوْنَهُمْ مِنْ قِبَلِ الِاسْتِغْفَارِ قَالُوْا هَيْهَاتَ ذَاكَ شَيْءٌ قُرِنَ بِالتَّوْحِيدِ قَالَ لَأَبُثَّنَّ فِيهِمْ شَيْئًا لَا يَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ مِنْهُ قَالَ فَبَثَّ فِيهِمُ الْأَهْوَاءَ .

تخريج الحديث سنن الدارمي، المقدمة، رقم: 316.

ترجمة الحديث ابن مبارک بیان کرتے ہیں کہ اوزاعی نے کہا: ابلیس نے اپنے دوستوں سے کہا: تم کس راستے سے ابن آدم کے پاس جاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہر راستے سے۔ ابلیس نے کہا: کیا تم ان کے پاس استغفار کی طرف سے بھی جاتے ہو؟ انہوں نے کہا: افسوس ہے کہ یہ ایسی چیز ہے جو توحید کے

ساتھ ہی ملائی ہوئی ہے۔ ابلیس نے کہا: میں لوگوں کے درمیان ایسی چیز پھیلاؤں گا جس کی وجہ سے وہ اللہ سے استغفار نہیں کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے لوگوں میں خواہشات کو پھیلا دیا۔

سنت رسول اللہ ﷺ اور منہج صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مضبوطی سے تھامنے کے لیے سلف صالحین کے اقوال

[779]...... عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ الْفَزَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الْبَاكِيْنَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْأَعْيُنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ كَأَنَّ هٰذَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ؟ فَقَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْداً حَبَشِيًّا مُّجْدَعاً فَإِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافاً كَثِيراً فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِيْ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) .

تخريج الحديث: السنة امام مروزی، رقم : 69، سنن ابی داود، كتاب السنة باب لزوم السنة، رقم : 4607، سنن ترمذی، رقم : 2917، سنن ابن ماجة، رقم : 44، مسند احمد : 1266/4، مستدرك الحاكم : 90/1، 97، شرح السنة : 205/1 .

ترجمة الحديث: سیدنا عرباض بن ساریہ فزاری سے مروی ہے جو کہ بہت زیادہ رونے والے تھے، فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور ہماری طرف رخِ انور فرما کر ہمیں ایسا زبردست وعظ فرمایا کہ اس سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل دہل گئے۔ ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! (یہ تو) گویا الوداعی خطاب ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سمع و طاعت (حکم سن کر مان لینے) کی وصیت کرتا ہوں، اگر چہ تمہارا امیر (حبشی غلام ناک کٹا ہو۔) بے شک تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا' تو بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا، پس تم میری سنت اور میرے بعد خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور اسے داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو اور نئے کاموں (بدعات) سے بچو، پس بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔

[780]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَلَيْكُمْ بِالْإِسْتِقَامَةِ وَاتِّبَاعِ الْأُمَرَاءِ وَالْأَثَرِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم : 83، سنن الدارمی ، رقم : 139، الابانة ، رقم : 157.

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم استقامت، امیروں کی اطاعت و اتباع اور آثار (صحابہ) کو لازم پکڑو اور بدعات سے بچو۔

[781]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا يُحْيَا فِيْهِ بِدْعَةٌ وَّيُمَاتُ فِيْهِ سُنَّةٌ حَتَّى تَحْيَا الْبِدَعُ وَتَمُوْتَ السُّنَنُ .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم : 98، الابانة لا بن بطة، رقم : 225.

ترجمة الحديث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سال بدعات زندہ ہو رہی اور سنن مر رہی ہیں یہاں تک کہ بدعات کو فروغ حاصل ہوگا اور سنن متروک ہو جائیں گی۔

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ (آل عمران : 7)

”وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی جس میں کچھ آیات محکم (واضح) ہیں جو اس کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور کچھ دوسری متشابہات (غیر واضح) ہیں، پھر جن لوگوں کے دل میں ٹیڑھ ہے وہ ان میں سے انھی آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ (غیر واضح) ہیں، ان کا مقصد محض فتنے اور تاویل کی تلاش ہوتا ہے، حالانکہ اللہ کے سوا کوئی بھی ان کی تاویل نہیں جانتا، اور جو لوگ علم پختہ ہیں وہ کہتے ہیں: ہمارا ان (متشابہات) پر ایمان ہے، یہ سب ہمارے رب ہی کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو عقل مند ہی حاصل کرتے ہیں۔“

[782]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّهُ سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُوْنَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوْهُمْ بِالسُّنَنِ فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .

تخريج الحديث سنن الدارمی، المقدمة، رقم : 121، جامع بيان العلم رقم :1701، الفقيه والمتفقه، رقم : 608.

ترجمة الحديث سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کے

متشابہات پر تم سے جھگڑا کریں گے تو ان کو حدیثوں کے ساتھ جواب دو کیونکہ اصحاب سنن اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتے ہیں۔

[783]...... عَنْ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اِتَّقُوا اللّٰهَ مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ وَخُذُوْا طَرِيْقَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتَقَمْتُمْ لَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقاً بَعِيْداً وَلَئِنْ تَرَكْتُمُوْهُ شِمَالًا وَّيَمِيْناً ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْداً ، أَوْ قَالَ: مُّبِيْناً .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم : 86

ترجمة الحديث سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے قراء کی جماعت! اللہ سے ڈرو اور اپنے سے پہلے لوگوں (صحابہ) کا راستہ اختیار کرو، پس اللہ کی قسم! اگر تم استقامت اختیار کرو تو بھی صحابہ تم سے بہت زیادہ سبقت حاصل کر چکے ہیں اور اگر تم طریقِ صحابہ کو چھوڑ کر دائیں بائیں راستے اختیار کرو، تو تم بہت بڑی گمراہی کا شکار ہو جاؤ گے یا واضح گمراہی میں جا پڑو گے۔

[784]...... عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا حُذَيْفَةُ وَنَحْنُ فِي حَلْقَةٍ فِيْ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْلُكُوا الطَّرِيْقَ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ سَلَكْتُمُوْهُ لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقاً بَيِّناً وَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِيْناً وَشِمَالًا لَّقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْداً .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم : 87، صحيح بخاری، رقم : 7282، الابانة، رقم : 196 .

ترجمة الحديث ھمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم مسجد میں ایک حلقہ بنائے بیٹھے تھے، تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے اور فرمایا: اے قراء کی جماعت! (صحابہ کے) راستے پر چلو، پس اللہ کی قسم! البتہ اگر تم اس راستے پر چلو گے تو تم بڑے واضح مسبوق ہو، اور اگر تم دائیں بائیں راستے اختیار کرو تو تم بہت دور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔

[785]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَقَدْ كُفِيْتُمْ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم : 78، الابانة لابن بطة: 174، 175 .

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (سنت کی) پیروی کرو اور بدعات نہ

نکالو، پس تحقیق تمہیں سنت ہی کافی ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

[786]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم: 79، كتاب الثقات لابن حبان: 3658.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (سنت کی) پیروی کرو اور بدعات نہ نکالو، پس تحقیق تمہیں سنت ہی کافی ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

[787]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّكُمُ الْيَوْمَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنَّكُمْ سَتُحْدِثُوْنَ وَيُحْدَثُ لَكُمْ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مُّحْدَثَةً فَعَلَيْكُمْ بِالْهَدْيِ الْأَوَّلِ.

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم: 80، الابانة لابن بطة: 180، 181، 182.

ترجمة الحديث سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک تم آج فطرت (اسلام) پر ہو اور بے شک تم خود بدعات ایجاد کرو گے اور لوگ بھی تمہاری خاطر بدعات نکالیں گے، پس جب تم نیا کام دیکھو تو پہلے راستے اور طریقے کو لازم پکڑو۔

[788]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُّقْبَضَ، وَقَبْضُهٗ أَنْ يُذْهَبَ بِأَصْحَابِهٖ۔ أَوْ قَالَ. بِأَهْلِهٖ۔عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يُفْتَقَرُ أَوْ يَفْتَقِرُ إِلٰى مَا عِنْدَهٗ وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ أَقْوَاماً يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ يَدْعُوْنَكُمْ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَقَدْ نَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيْقِ.

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم: 85، طبرانی الكبير، رقم: 8845، الابانة، رقم: 168، 169.

ترجمة الحديث سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم علم کو اس کے اُٹھ جانے سے قبل لازم پکڑ لو اور حاصل کرلو، اور علم اٹھنے سے مراد اہل علم کا اٹھنا ہے، تم علم کو لازم پکڑو، پس بے شک تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے پاس جو کچھ ہے اس کی اسے کب ضرورت پڑ جائے۔ اور بے شک تم بہت جلد ایسے لوگ

پاؤ گے جو یہ زعم کرتے ہونگے کہ وہ تمہیں اللہ کی کتاب کی دعوت دے رہے ہیں، حالانکہ انہوں نے اسے (کتاب اللہ کو) پس پشت ڈال رکھا ہوگا۔تم علم کو لازم پکڑو اور بدعات، غلو ومبالغہ اور گہرائی میں جانے سے بچو اور عمدہ و پرانا طریقہ کار اپناؤ۔

[789]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: خَيْرُ الدِّيْنِ دِيْنُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا اتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا مَا اتَّبَعْتُمُ الْأَثَرَ إِنْ تَتَّبِعُوْنَا فَقَدْ سَبَقْنَاكُمْ سَبْقاً بَعِيْداً وَإِنْ تُخَالِفُوْنَا فَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالاً كَبِيْراً ، مَا أَحْدَثَتْ أُمَّةٌ فِيْ دِيْنِهَا بِدْعَةً إِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُمْ سُنَّةَ هَدْيٍ ثُمَّ لَا تَعُوْدُ فِيْهِمْ أَبَداً وَلَأَنْ أَرٰى فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ نَاراً تَشْتَعِلُ فِيْهِ احْتِرَاقاً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَرٰى بِدْعَةً لَيْسَ فِيْهِ لَهَا مُغَيِّرٌ .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم : 81.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: بہترین دین محمد ﷺ کا دین ہے اور بدترین کام نئے ہیں (سنت کی) پیروی کرو اور بدعات نہ نکالو، جب تک تم آثار (صحابہ) کی پیروی کرتے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے، اگر تم ہماری پیروی کرو، تو تحقیق ہم تم سے بہت زیادہ سبقت لے جا چکے ہیں۔ اور اگر تم ہماری مخالفت کرو تو تم بہت بڑی گمراہی میں جا پڑے۔ جو امت اپنے دین میں بدعت نکالتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ان میں سے سنت کو اٹھا لیتا ہے، پھر وہ سنت ان میں کبھی واپس نہیں پلٹتی۔ اور یہ کہ مسجد کے ایک کونے میں آگ بھڑکتی دیکھوں، مجھے اس بات سے زیادہ عزیز و پسند ہے کہ مسجد میں بدعت دیکھوں، جس کو کوئی روکنے والا نہ ہو۔

[790]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَإِنْ رَآهَا النَّاسُ حَسَناً .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم : 82، الابانة لابن بطة، رقم : 205.

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر بدعت گمراہی ہے، اگرچہ لوگ اس کو اچھا (بدعتِ حسنہ) تصور کریں۔

[791]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ بَيْنَ الرَّبِيضَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا إِنَّمَا قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَلَمْ يُجَاوِزْهُ وَلَمْ يُقَصِّرْ عَنْهُ۔

تخريج الحديث اسناده صحيح: سنن الدارمی، المقدمة، رقم : 327، الكفاية خطيب بغدادی ص:173.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو باڑوں کے درمیان مذبذب ہو تو سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''نہیں! آپ نے تو ایسے اور ایسے فرمایا تھا۔'' راوی کہتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتے تو نہ اس میں زیادتی کرتے اور نہ کمی کرتے۔ نہ اس کو زیادہ بڑھاتے اور نہ اسے مختصر کرتے۔

[792]...... عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: اِقْتِصَادٌ فِيْ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنِ اجْتِهَادٍ فِيْ بِدْعَةٍ ، إِنَّكَ أَنْ تَتَّبِعَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَبْتَدِعَ وَلَنْ تُخْطِيءَ الطَّرِيْقَ مَا اتَّبَعْتَ الْأَثَرَ .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم : 100، شرح اصول اعتقاد اللالكائی : 115، الابانة : 232.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت پر استقامت و اعتدال بدعت میں جدوجہد سے بہتر ہے۔ بے شک تو اگر (سنت کی) پیروی کرے تو یہ بدعت رائج کرنے سے بہتر ہے اور تو (سیدھے) راستے سے اس وقت تک بھٹک نہیں سکتا، جب تک تو آثار (صحابہ) کی پیروی کرتا رہے گا۔

[793]...... عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ رَجُلٌ بِدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ .

تخريج الحديث اسناده صحيح: سنن الدارمی، المقدمة، رقم : 100، كتاب الشريعه امام آجری ص:68، طبقات ابن سعد: 134/1/7، الاعتصام شاطبی: 55/1.

ترجمة الحديث ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس نے کوئی بدعت نکالی اس پر تلوار نکالنا جائز ہو جاتا ہے۔

[794]...... عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ جِبْرِيْلُ إِذَا نَزَلَ بِالْقُرْآنِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَأْخُذُهُ كَالْغَشْوَةِ فَيُلْقِيهِ عَلَى قَلْبِهِ فَيُسْرِيْ عَنْهُ وَقَدْ حَفِظَهُ فَيَقْرَؤُهُ، وَأَمَّا السُّنَنُ فَكَانَ يُعَلِّمُهُ جِبْرِيْلُ وَيُشَافِهُهُ بِهِ .

تخريج الحديث السنة امام مروزی، رقم : 112.

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جبریل علیہ السلام جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن لے کر نازل ہوتے تو آپ پر غشی سی طاری ہو جاتی۔ اور جبریل علیہ السلام اسے آپ کے دل میں ڈال دیتے اور جب یہ کیفیت دور ہوتی تو آپ اسے یاد کر چکے ہوتے اور اسے پڑھ لیتے، لیکن جبریل علیہ السلام آپ کو سنن کی باقاعدہ

بالمشافہ تعلیم دیتے تھے۔

[795]...... عَنْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ يَقُوْلُ: لَوْكَانَتْ كُلُّ سُنَّةٍ أُمِيْتَتْ فَأَحْيَاهَا اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَكُلُّ بِدْعَةٍ مَعْمُوْلٌ بِهَا فَأَمَاتَهَا اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ بِضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ كَانَ ذٰلِكَ قَلِيْلًا .

تخریج السنة امام مروزی، رقم : 91.

ترجمه عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر ہر مردہ ومتروکہ سنت کے بدلے جسے اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے (دوبارہ) زندہ کرے' اور ہر بدعت جس پر عام عمل ہورہا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھ سے ختم کرائے اور اس کے بدلے (اپنے جسم کا) ایک ایک ٹکڑا دینا پڑے، تو بھی یہ بہت تھوڑی (قربانی) ہے۔

[796]...... عَنْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ أَنْعَشَ سُنَّةً وَأُمِيْتَ بِدْعَةً لَمَا سَرَّنِيْ أَنْ أَعِيْشَ فِيْ الدُّنْيَا فَوَاقاً وَلَوَ دِدْتُ أَنِّي كُلَّمَا انْعَشْتُ سُنَّةً وَأَمَتُّ بِدْعَةً أَنَّ عُضْواً مِنْ أَعْضَائِيْ سُقِطَ مَعَهَا .

تخریج السنة امام مروزی، رقم : 92، الجرح والتعديل لابن ابی حاتم : 883.

ترجمه عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! اگر میں سنت کو بلند نہ کروں، اور بدعت کو ختم نہ کروں تو مجھے ایک لمحہ بھی دنیا میں زندہ رہنا اچھا نہیں لگتا۔ اور میں تو یہاں تک پسند کرتا ہوں کہ میں جب بھی کسی سنت کو زندہ و بلند کروں اور بدعت کو ختم کروں تو اس کے ساتھ ساتھ میرے جسم کا ایک ایک ٹکڑا گر جائے۔

[797]...... عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قال: لَأَنْ أَرٰى فِيْ الْمَسْجِدِ نَاراً لَّا اَسْتَطِيْعُ إِطْفَائَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ أَرٰى فِيْهِ بِدْعَةً لَّا أَسْتَطِيْعُ تَغْيِيْرَهَا .

تخریج السنة امام مروزی، رقم : 99.

ترجمه ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ کہ میں مسجد میں ایسی آگ دیکھوں جس کو میں بجھا نہ سکوں' یہ مجھے اس بات سے زیادہ عزیز و پسند ہے کہ مسجد میں ایسی بدعت دیکھوں جس کو میں ختم اور روک نہ سکوں۔

[798]...... عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ شَيْءٍ قَالَ لا أَدْرِي قَالَ قِيلَ لَهُ أَلا تَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِكَ قَالَ إِنِّي أَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ أَنْ يُدَانَ فِي الْأَرْضِ بِرَأْيِي .

تخریج **اسناده صحيح**: سنن الدارمی ، رقم : 108 ، الابانة 423/1 حدیث:347 پر امام ابن بطہ نے اس کو روایت کیا ہے کسی اور کتاب میں موجود نہیں۔

ترجمه عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ عطاء سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ''میں نہیں جانتا۔'' عبدالعزیز کہتے ہیں ان سے کہا گیا کہ ''کیا تم اس کے متعلق اپنی رائے سے کوئی بات نہ کہو گے؟'' انہوں نے کہا: ''مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ زمین میں میری رائے کی فرمانبرداری کی جائے۔''

[799]...... عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَحْفَظَ مَاجَاءَ نَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ﴿ وَمَآ آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر: 7) فَهُوَ عِنْدَنَا بِمَنْزِلَةِ الْقُرْآنِ .

تخریج السنة امام مروزى ، رقم : 101 ، الكفاية للخطيب : 12 .

ترجمه اسمٰعیل بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث کو محفوظ کرلیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ'' یہ (احادیث رسول) ہمارے نزدیک قرآن کی طرح ہی ہیں۔

[800]...... عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مَنْ مَضَى مِنْ عُلَمَآئِنَا يَقُولُونَ اَلاعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ نَجَاةٌ وَالْعِلْمُ يُقْبَضُ قَبْضًا سَرِيعًا فَنَعْشُ الْعِلْمِ ثَبَاتُ الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَفِي ذَهَابِ الْعِلْمِ ذَهَابُ ذٰلِكَ كُلِّهِ .

تخریج **اسناده صحيح**: سنن الدارمی ، رقم : 97، كتاب الزهد امام ابن المبارك حديث :817، حلية الاولياء : 369/3، كتاب المعرفة والتاريخ : 386/3 .

ترجمه زہری بیان کرتے ہیں کہ جو ہمارے علماء گذر گئے ہیں وہ کہتے تھے: ''سنت کو مضبوطی سے پکڑنا نجات ہے، اور علم جلدی اٹھا لیا جائے گا۔ علم کی ترقی دین اور دنیا کا قیام ہے اور علم کا اٹھ جانا تمام (دین ودنیا) کا چلے جانا ہے۔''

[801]...... عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: كَانَ جِبْرِيْلُ يَنْزِلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالسُّنَّةِ

كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ وَيُعَلِّمُهُ إِيَّاهَا كَمَا يُعَلِّمُهُ الْقُرْآنَ .

تخریج السنة امام مروزی، رقم: 102، سنن الدارمی، رقم: 588، الابانة: 90، 219.

ترجمه حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سنت لے کر نازل ہوتے تھے، جیسے قرآن لے کر نازل ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنت بھی اسی طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن سکھاتے تھے۔

[802]...... وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: اَلسُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى الْكِتَابِ وَلَيْسَ الْكِتَابُ قَاضٍ عَلَى السُّنَّةِ .

تخریج السنة امام مروزی، رقم: 103، جامع بیان العلم ابن عبدالبر: 191/2، الابانة: 88.

ترجمه یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: سنت قرآن کی وضاحت کرتی ہے نہ کہ کتاب سنت کی۔ سنت قرآن کی تفسیر میں فیصلہ کن ہے نہ کہ قرآن سنت کی۔

[803]...... عن هشام بن عروة عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اَلسُّنَنَ اَلسُّنَنَ فَإِنَّ السُّنَنَ قِوَامُ الدِّيْنِ

تخریج السنة امام مروزی، رقم: 110.

ترجمه عروہ فرماتے ہیں: سنتوں کو اپناؤ، سنتوں پر عمل پیرا ہو جاؤ، پس بے شک سنتیں اسلام کا دارومدار ہیں۔

[804]...... قَالَ مَكْحُولٌ: الْقُرْآنُ أَحْوَجُ إِلَى السُّنَّةِ مِنَ السُّنَّةِ إِلَى الْقُرْآنِ .

تخریج السنة امام مروزی، رقم: 104.

ترجمه مکحول فرماتے ہیں: سنت کو قرآن کی اتنی احتیاج نہیں جتنی قرآن کو سنت کی ضرورت ہے۔

[805]...... عن ابن عون يقول غير مرة: ثَلَاثٌ أَرْضَاهَا لِنَفْسِيْ وَلِإِخْوَانِيْ: أَنْ يَنْظُرَ هٰذَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْقُرْآنَ فَيَتَعَلَّمَهُ وَيَقْرَأَهُ وَيَتَدَبَّرَهُ وَيَنْظُرَ فِيْهِ . وَالثَّانِيَةُ: أَنْ يَنْظُرَ ذَاكَ الْأَثَرَ وَالسُّنَّةَ فَيَسْأَلَ عَنْهُ وَيَتَّبِعَهُ جُهْدَهُ . وَالثَّالِثَةُ: أَنْ يَدَعَ هٰؤُلَآءِ النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ .

تخریج السنة امام مروزی، رقم: 106، شرح اصول الاعتقاد للالکائی: 36.

ترجمه ابن عون رحمہ اللہ نے ایک سے زیادہ مرتبہ فرمایا: تین چیزیں ہیں، جن کو میں اپنے اور اپنے

بھائیوں کے لیے پسند کرتا ہوں: (1) یہ کہ مسلمان آدمی قرآن مجید کو دیکھے اس کا علم حاصل کرے اور اسے پڑھے، اس میں غور وفکر اور تدبر کرے۔ (2) یہ کہ آثار وسنن دیکھے اور ان کے متعلق معلومات حاصل کرے اور حتی الوسعۃ ان کی پیروی کرے۔ (3) یہ کہ بھلائی کے سوا لوگوں کو چھوڑے رکھے۔

[806]...... عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ إِذَا حَدَّثْنَاكُمْ بِالْحَدِيثِ عَلٰى مَعْنَاهُ فَحَسْبُكُمْ.

تخریج **اسناده صحيح**: السنة امام مروزى، رقم: 69، المحدث الفاصل بين الراوى والواعى رقم: 685، المعجم الكبير، 54/22، 65 رقم: 58، 128، مستدرك حاكم 569/3.

ترجمه واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ جب ہم تم کو حدیث کے معنی بتلا دیں تو وہ تمہیں کافی ہے۔

[807]...... قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ: اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ.

تخریج ردّ المحتار على الدر المختار، لابن عابدين: 68/1.

ترجمه امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب حدیث صحیح ثابت ہوجائے تو وہی میرا مذہب ہے۔

[808]...... وَقَالَ مَالِكٌ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِیءُ وَاُصِيْبُ، فَانْظُرُوْا فِيْ رَاْيِيْ، فَكُلُّ مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ، وَكُلُّ مَا يُخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاتْرُكُوْهُ.

تخریج الجامع لابن عبدالبر: 32/2، أصول الاحكام لابن حزم: 194/6، الايقاظ، ص: 72، صفة صلاة النبى للألبانى، ص: 48.

ترجمه امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یقیناً میں ایک انسان ہوں، میری بات غلط بھی ہوسکتی ہے اور صحیح بھی، لہٰذا میری رائے میں نظر دوڑاؤ، اور جو بات تمہیں کتاب وسنت کے موافق لگے، اسے لے لو، اور جو کتاب وسنت کے مخالف ہو اسے ترک کرو۔"

[809]...... وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: "اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى مَنْ اِسْتَبَانَ لَهُ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَدَعَهَا لِقَوْلِ اَحَدٍ."

تخریج الايقاظ، ص: 68.

ترجمه امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس کسی کے لیے رسول مقبول ﷺ کی سنت واضح ہوجائے تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اسے کسی کے قول کی وجہ سے چھوڑ دے۔

[**810**]...... وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: "مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ عَلَى شَفَا هَلَكَةٍ ."

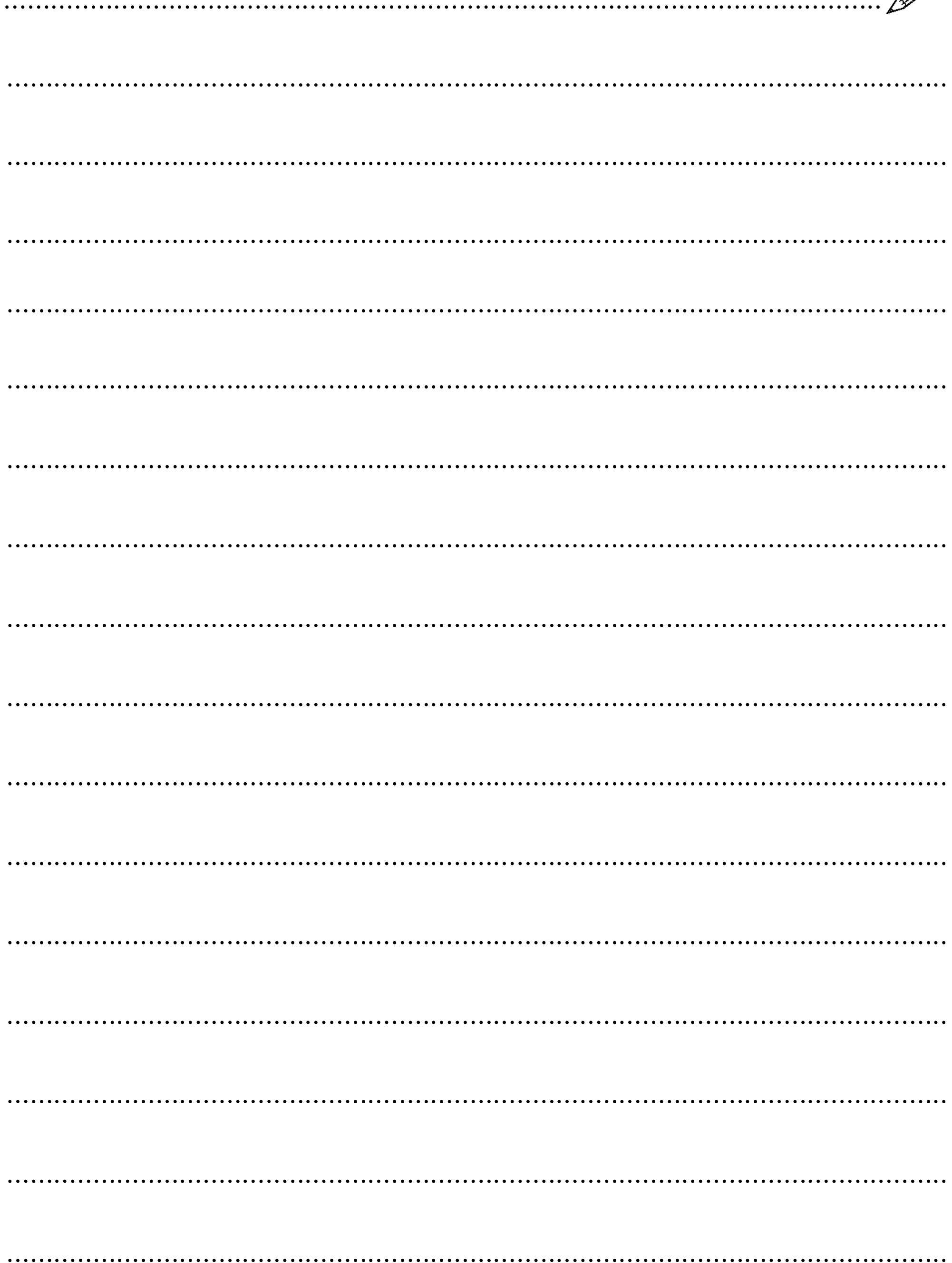
تخريج صفة صلاة النبي ﷺ ، ص: 53 .

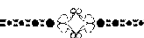
ترجمه امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک کو ردّ کیا تو وہ شخص ہلاکت کے دھانے پر ہے۔''





اہم یادداشت






انسائیکلوپیڈیا جامع السنن



